TARIKH · JHAJHAR

ہزار شکر و سپاس آفریدگار

کہ حسب ارشاد

جناب جیمس ٹیمٹ صاحب بہادر کمشنر حصار کے

تاریخ جھجر

Distt. Ruhtaq in India

از تالیفات جناب منشی غلام نبی تحصیلدار

مطبع فیض احمدی میں چھپی

فہرست خلاصہ مطالب جلد اول موسوم بتاریخ جھجھر

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	مقدمہ
۱	مؤرخین کا مقولہ ہی کہ قصبہ جھجھر کو راجہ جوجن نی آباد کیا تہا اور نام اوسکا جاج نگر رکہا تہا کہ بگڑتے بگڑتے جھجھر ہو گیا
۲	اکثرون کی روایت ہی کہ قصبہ جھجھر ڈہر یعنی نشیب قیام گاہ آب مین آباد ہوا تہا اسواسطی نام اوسکا جھجھر مشہور ہو گیا
۳	دہقانی لوگ کہتی ہین کہ جھجھر کو جھوجا جاٹ نیے آباد کر کے نام اوسکا اپنے نام پر رکہا تہا کہ انجام کو کثرت بول چال سے تخفیف پاکر جھجھر ہو گیا
۴	سنہ ۱۱۰۷ ہجری مین شاہزادہ عالیگہر نے قصبہ جھجھر مین ایک قلعہ خام بنانا شروع کر کے نام اوسکا مبارک آباد عرف جھجھر رکہا
	باب اول
۶	تمہید تحریر حالات بادشاہان دہلی سن ابتدای شہاب الدین غوری
	فصل اول سلطنت غوریون اور غلامونکے بیان مین
۷	ذکر سلطنت شہاب الدین غوری
۸	ذکر قطب الدین ایبک ترکی
۹	ذکر آرام شاہ ترکی
۱۰	ذکر حسب و نسب سلطان شمس الدین التمش
۱۱	وجہ تسمیہ التمش
۱۲	ذکر سلطنت شمس الدین التمش
۱۳	ذکر رکن الدین فیروز شاہ ترک
۱۴	ذکر رضیہ سلطان بیگم دختر شمس الدین التمش
۱۵	ذکر معز الدین بہرام شاہ ترک
۱۶	ذکر سلطان علاؤالدین مسعود شاہ ترک
از ۱۷ تا ۲۲	ذکر سلطان ناصر الدین محمود شاہ ترک
۲۳	ذکر الغ خان ملقب غیاث الدین بلبن ترک

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
۲۴	ذکر معز الدین کیقباد ترک
	فصل دوم خلجیون کی بیان مین
از ۲۵ تا ۲۷	ذکر جلال الدین فیروز شاہ خلجی
از ۲۸ تا ۳۲	ذکر سلطان علاء الدین خلجی معہ تذکرہ تعشق رانی پدماوت زوجہ راجہ رتن سین والی چتوڑ
۳۳	ذکر شہاب الدین عمر خلجی
۳۴	ذکر قطب الدین مبارک شاہ خلجی
۳۵	ذکر حسن خان الملقب بسلطان ناصر الدین خسرو خان بروار
	فصل سوم خاندان تغلق وغیرہ کی بیان مین
از ۳۶ تا ۳۸	ذکر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ترک معہ تذکرہ وفات حضرت شاہ نظام الدین اولیا اور امیر خسرو کے
از ۳۹ تا ۴۳	ذکر سلطان محمد عادل تغلق شاہ عرف الف خان
از ۴۴ تا ۴۶	ذکر فیروز شاہ ترک معہ بعض ذریت اوسکے بیٹے

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
از ۴۷ تا ۴۹	ذکر ناصر الدین محمود شاہ بن عمر خان بن فیروز شاہ ترک معہ تذکرہ نصرت شاہ واقبال خان و امیر تیمور
۵۰	ذکر دولت خان قوم لودہی
	فصل چہارم سلطنت سادات کے بیان مین
۵۱	ذکر خضر خان ولد سلیمان خان سید
۵۲	ذکر معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ
۵۳	ذکر سلطان محمد خان بن فرید خان بن خضر خان
۵۴	ذکر علاء الدین عالم شاہ
	فصل پنجم لودہیون کی بیان مین
۵۵	ذکر سلطان بہلول لودہی
۵۶	ذکر سلطان سکندر لودہی
۵۷	ذکر ابراہیم شاہ لودہی
	فصل ششم سلطنت مغلیہ یعنی خاندان تیموریہ اور افاغنہ یعنی خاندان سوریان کی بیان مین مشتمل اوپر دو شقون کی شق اول خاندان تیموریہ کی بیان مین

نمبر واقعات	خلاصہ مضمون
۵۸	ذکر ظہیر الدین محمد بابر شاہ بادشاہ
۵۹ و ۶۰	ذکر سلطنت مرتبہ اول ہمایون بادشاہ اور چلی جانی اوسکی کا ولایت کو بحالت لاچاری
	شق دوم خاندان سوریان
از ۶۱ تا ۶۴	ذکر فرید خان الملقب بہ شیر شاہ سور
۶۵	ذکر جلال خان الملقب با سلام شاہ
۶۶	ذکر فیروز شاہ و مبارز خان و دیگر اقوام سور جو مدعی سلطنت کے ہوئے
	شق سوم خاندان تیموریہ از ہمایون تا فرخ سیر
۶۷	ذکر مسلط ہونی ہمایون بادشاہ کا بار دوم
۶۸	ذکر تخت نشینی ابو الفتح محمد جلال الدین اکبر بادشاہ
۶۹	بیان شورش ہیمون بقال اور ماری جانی اوسکے کا
۷۰	بیان بے اعتدالی اور بغاوت بہرام خان کا
۷۱	بیان عبد الرحیم خانخانان
۷۲	بیان اجرای طریقہ رشتہ داری اکبر بادشاہ کا راجہ ہای ہندیہ سے
۷۳	بیان خوش عقیدگی اکبر بادشاہ کا
۷۴	بیان تعمیر قلعہ اور آبادی شہر اکبر آباد کا
۷۵	بیان تعمیر قلعہ اور آبادی شہر الہ آباد کا
۷۶	بیان شیخ ابو الفیض متخلص بفیضی
۷۷	بیان شیخ ابو الفضل
۷۸	بیان تان سین کلاونت کا
۷۹	بیان راجہ ٹودرمل کا اور تفصیل کارنامون اوسکی کی بموجب ضمن ہای مرقومہ ذیل ضمن اول ذکر ترتیب دفتر فارسی ضمن دوم ذکر پیمائش تمامی ملک اور تقرر جمع دامی ضمن سوم ذکر تقرر صوبجات و سرکار و دستور و محال و پرگنہ و خدمت کروڑی ضمن چہارم ذکر داغ اسپ سپاہیان ضمن پنجم ذکر اجرای سن فصلی ضمن ششم ذکر تقرر سواریان ضمن ہفتم ذکر انتظام تقرری

نمبر دفعات	خلاصه مضمون
	واقعه نگاران
۸۰	بیان اجرای کارخانه تجارت اہل فرنگ کا ہندوستان مین
۸۱	بیان عادات وخصایل وغیره محمد اکبر بادشاه
۸۲	بیان مذہب اکبر بادشاه
۸۳	مدت سلطنت و وفات اکبر بادشاه
۸۴	ذکر ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاه
از ۸۵ تا ۸۶	بیان کیفیت حال نورجہان بیگم زوجہ جہانگیر بادشاه
۸۷	بیان سکہ مختلف جہانگیر بادشاه
۸۸	ذکر طیار کئی جانے منارہ ہای علامت کوس وغیره کا عہد جہانگیر بادشاه مین
۸۹	ذکر تعمیر کوٹھی تجارت فرنگیان شہر سورت مین
۹۰	بیان بغاوت مرزا خورم ومناقشه باہمدگر مہابت خان وزیر اور

نمبر دفعات	خلاصه مضمون
	نورجہان بیگم اور وفات جہانگیر بادشاہ کا
از ۹۱ تا ۹۳	ذکر خلافت شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاه
۹۴	بیان شوق علم موسیقی شاہجہان بادشاه کا
۹۵	بیان روضه تاج بی بی کا
۹۶	بیان تخت طاؤسی کا
۹۷	بیان احداث باغ وکھدوائی نہر لاہور کا
۹۸	بیان لعل قلعه کا
۹۹	بیان آبادی شاہجہان آباد کا
۱۰۰	بیان جامع مسجد شاہجہان آباد کا
۱۰۱	بیان اختراع زبان اُردو کا
۱۰۲	بیان تعمیر بعض کوٹھی ہای فرنگیان
۱۰۳	بیان اولاد نرینہ شاہجہان کا
از ۱۰۴ تا ۱۰۷	بیان زوال سلطنت شاہجہان بادشاہ او وقوع جنگ وجدال باہمدیگر بیٹون اسکے کا
از ۱۰۸ تا ۱۱۰	ذکر جلوس اول محمد اورنگزیب کا بتخت خلافت برمعہ مصروفیت بعض مہمات برادران

نمبر صفحات	خلاصہ مضمون
از ۱۱۱ تا ۱۱۵	بیان جلوس ثانی ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ معہ کیفیت اختتام مناقشہ برادران اور وفات شاہ جہان
۱۱۶	بیان لستابیہ عورت کا
۱۱۷	ذکر ہونی پرگنہ جہجہر کا جاگیر مرزا کام بخش خلف عالمگیر بادشاہ مین
۱۱۸	ذکر عادات وسکنات وغیرہ عالمگیر بادشاہ اور وفات اوسکی کا
۱۱۹ و ۱۲۰	ذکر سلطنت محمد معظم الملقب بشاہ عالم بہادر شاہ
۱۲۱	ذکر سلطنت معز الدین جہاندار شاہ
از ۱۲۲ تا ۱۲۴	ذکر سلطنت جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ معہ کیفیت اجمالی گروہای فرقہ سکہان
۱۲۵	ذکر نشو ونما انگریزی عملداری کا
۱۲۶	ذکر وفات فرخ سیر بادشاہ کا
	باب دوم
۱۲۷	ذکر اوس تمہید کا جسکے سبب سے سلسلہ تحریر حال بادشاہونکا قطع ہوکر لکھا جانا

نمبر صفحات	خلاصہ مضمون
	کیفیت عملداری اور حکام متفرق کا ضرور ہوا
از ۱۲۸ تا ۱۴۲	فصل اول عملداری نواب روشن الدولہ اور عاقل خان افغان جہجہر اور نواب فوجدار خان بلوچ فرخ نگر کے بیان مین
از ۱۴۳ تا ۱۴۷	فصل دوم عملداری میر مرتضی خان ایرانی کے بیان مین
	فصل سوم عملداری بلوچون کی بیان مین
از ۱۴۸ تا ۱۵۲	ذکر نواب کامگار خان بلوچ فرخ نگر
۱۵۳ و ۱۵۴	ذکر عملداری نواب موسی خان بلوچ
	فصل چہارم عملداری جاٹونکی بیان مین
از ۱۵۵ تا ۱۶۵	جگونگی حال تسلط جاٹان ریاست فرخ نگر پر اور پکڑا جانا موسی بلوچ رئیس فرخ نگر کا لشکر جاٹان مین
از ۱۶۶ تا ۱۷۷	ذکر عملداری کنور جواہر سنگہ خلف راجہ سورج مل جاٹ بہرت پور والہ
۱۷۸	ذکر عملداری راجہ رتن سنگہ خلف راجہ سورج مل بہرت پور والہ
از ۱۷۹ تا ۱۸۱	ذکر عملداری راجہ نول سنگہ پسر راجہ

نمبر دفعات	خلاصه مضمون
	سورج مل جاٹ بہرت پور والہ
۱۸۲	ذکر عملداری راجہ رنجیت سنگہ خلف رجہ سورج مل جاٹ بہرت پور والہ
۱۸۳ و ۱۸۴	بیان دخلیابی موسی خان بلوچ کا ریاست فرخ نگر پر اپنی یامردی سی بعد شکست دینی عامل راج بہرت پور کے
	فصل پنجم عملداری سمرو صاحب الیمان اور زیب النسا بیگم زوجہ اوسکی کی بیان مین
۱۸۵	ذکر سمرو صاحب الیمان کا
از ۱۸۶ تا ۱۹۰	ذکر مسماۃ زیب النسا بیگم زوجہ سمرو صاحب
	فصل ششم عملداری نجف قلیخان و اسمعیل بیگ خان و صاحب سنگہ سکہ کی بیان مین
۱۹۱ و ۱۹۲	ذکر نجف قلیخان جیلہ مرزا نجف خان
۱۹۳ و ۱۹۴	بیان نواب اسمعیل بیگ خان برادرزادہ محمد بیگ خان ہمدانی
۱۹۵ و ۱۹۶	بیان صاحب سنگہ و بہنگا سنگہ وغیرہ سکہان

نمبر دفعات	خلاصه مضمون
	فصل ہفتم عملداری آپا کہانڈہ راو اور جارج طامس صاحب اور اوسکے ملازم کی بیان مین
۱۹۷ و ۱۹۸	ذکر آپا کہانڈہ راو مرہٹہ ملقب براجہ شمشیر بہادر
از ۱۹۹ تا ۲۰۴	ذکر جارج طامس صاحب انگریز عرف جہاز صاحب کا
از ۲۰۵ تا ۲۰۸	خلاصہ کیفیت حال مادہوجی سندہیہ پٹیل جسمین ضمنا تذکرہ نمک حرامی غلام قادر روہیلہ کا بہی اجمل سے ہے
۲۰۹	ذکر انتظام طامس صاحب کا بہ نسبت پرگنات تجارہ وغیرہ اور دورہ اطراف جہجہر کا
از ۲۱۰ تا ۲۱۲	پہونچنا طامس صاحب کا کمک آپا کہانڈہ راو پر جبکہ وہ قلعہ کونٹ پوتلی مین محصور رہا اور مقرر ہونا پرگنات جہجہر اور بیری اور مانڈوتی اور بادودہ کا اوسکی صلہ مین بجاگیر طامس صاحب کے
۲۱۳	لڑنا طامس صاحب کا میوات مین برادرزادہ گنگا بشن زمیندار سے
۲۱۴ و ۲۱۵	گروی رکہنا آپا کہانڈہ راو کا ایک بہتر حصہ اپنی ملک کا پاس بابو بہرتو بین ملازم

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	سرکار پونا کی بعض ادای باقی محاصل مادہوجی سندہیہ کے
۲۱۶	ذکر لڑائی طامس صاحب کا ساکنان قصبہ بیری سے
از ۲۱۷ تا ۲۱۹	ذکر بعض معاملات ہمدگر ہی آپا کہانڈراو و طامس صاحب
۲۲۰ و ۲۲۱	ذکر وفات آپا کہانڈہ راو کا از روی استغراق دریای جمن کی
از ۲۲۲ تا ۲۲۵	بیان مسند نشینی باون راو مرہٹہ اور وقوع مناقشہ درمیان اوسکے اور طامس صاحب کی اور آخر الامر بیش خود مختار ہوجانا طامس کا
۲۲۶	ذکر ملک گیری طامس صاحب بعد فتح موضع کانہوری تا نواح ہانسی و حصار وغیرہ
۲۲۷ و ۲۲۸	تشریح حدود و عرض و طول ملک مفتوحہ طامس صاحب کے بقید اسامی مقامات مشہورہ کی اور قرار پانا قصبہ ہانسی کا خاص دار الریاست اوسکا
۲۲۹	ذکر اجرای ٹکسال اور تفصیل سپاہ

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	اور آلات و سامان ضرب طامس صاحب کا
۲۳۰	ذکر آبادی موضع جارج گڈہ عرف جہاز گڈہ پرگنہ جہجہر کا
۲۳۱	پکڑا جانا والی خان وغیرہ لہ نفر سکنای جہجہر کا بعلت غارتگری اعرابہ ہای محمولہ کہاندے کے سرکار بیرن صاحب مین بمقام قصبہ کول اور پہر چہوڑانا طامس صاحب کا اونکو بادای ہوئے ہزار روپیہ دررہ مصالحہ کے جو اونسے قصبہ جہجہر سے وصول کر کے بیرون صاحب کی ہان داخل کرایا تہا
از ۲۳۲ تا ۲۳۸	ہونا درخواست انتزاع اضلاع جہجہر وغیرہ کا جانب بیرون صاحب جنرل فوج دولت راو سندہیہ سی بتقرر پچاس ہزار روپیہ تنخواہ ماہانہ کے اور نامنظور کرنا طامس صاحب کا اور جاری ہونا معاملہ کا اور پہر جنگ و جدال کی
از ۲۳۹ تا ۲۴۹	بیان محاربات طامس صاحب کا فوج لوئیس صاحب سرگروہ فوج جنرل فوج بیرون صاحب سے بمقامات موضع جہاز گڈہ اور قصبہ ہانسی اور آخر کار شکست کہا کر بہاگ جانا اوسکا عملداری سرکار انگریزی مین

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
٢٥٠	فصل ہشتم عملداری جنرل پیرون صاحب سالار فوج دولت رام سندھیہ کی بیان مین
٢٥١ و ٢٥٢	فصل نہم عملداری متفرق راجہ فوج سنگہ رئیس بلبگڈہ و نجابت علیخان بہادر عاملان سرکار انگریزی اور ہیراسنگ اور مرہٹہ عاملان جسونت راو ہولکر کے بیان مین
	باب سوم
از ٢٥٣ تا ٢٦٢	فصل اول متضمن ذکر اجمالی خاندان بہریجان اور ورود اور کارکردگی اور حصول جاہ و منصب اونکے کے
از ٢٦٣ تا ٢٧١	فصل دوم متضمن ذکر ریاست نواب نجابت علی خان بہادر کے
٢٧٢ و ٢٧٣	فصل سوم متضمن ذکر ریاست نواب فیض محمد خان بہادر و ذکر علحدگی فیض طلب خان کا مختاری ریاست جہجر سی اور مقرر کرنا نواب فیض محمد خانکا کشن لعل قوم کایتہ کو اوپر عہدہ دیوانی کل کے
از ٢٧٤ تا ٢٨٨	ترتیب و آراستگی فوج کا بیان

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
٢٨٩	بیان تقرری سررشتہ دواب جو عملداریے سرکار مین بلفظ کمسریت کی نامزد ہیے
٢٩٠	بیان انتظام عدالت کا
از ٢٩١ تا ٢٩٧	ذکر شق عدالت دیوانی کا
از ٢٩٨ تا ٣٠٣	ذکر شق عدالت فوجداری کا
از ٣٠٤ تا ٣١٠	بیان انتظام سررشتہ مال
٣١١	بیان تقرری سررشتہ پنج
٣١٢	ذکر تقرری خزانہ
٣١٣	ذکر دفتر دیوانی کل ریاست کا
٣١٤	بیان کارگذاری فوج کا
ضمن ١	ذکر مہم جی پور
ضمن ٢	ذکر مہم ہبیان مواضع ورہڑہ و نہادرا علاقہ بیکانیر
ضمن ٣	ذکر مہم بہرت پور
ضمن ٤	ذکر بغاوت لالیا زمیدار چرخی پرگنہ دادری
ضمن ٥	ذکر لڑائی موضع کہوڈانہ کا
ضمن ٦	ذکر لڑائی موضع ڈابلہ بہاری پور علاقہ جی پور
٣١٥	بیان برخاستگی چہاونی لشکر بہریجان کا

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	قصبہ دادری سے اور مقیم ہونا اوسکا مقام جھجر میں اور انقسام پرگنہ دادری اور باڈھوانہ کا فیما بین نواب فیض محمد خان رئیس جھجر اور بہادر جنگخان جاگیردار بہادرگڈھ اور معاودت انتقال پرگنہ دادری و بہادرگڈھ کے باہمدگر بسر ورثیان مذکور کے
از ۳۱۷ تا ۳۲۱	بیان اون عمارات اور بناہای عمدہ کا جو بعہد نواب فیض محمد خان کی تعمیر اور احداث ہوئین
از ۳۲۲ تا ۳۲۴	بیان اون انہو سنیڈ کا جو بہ تجویز نواب فیض محمد خان کی جاری ہوئی
۳۲۵	ذکر اون جایداد غیر منقولہ کا جو نواب فیض محمد خان نے اپنی ریاست سے باہر اور مقاموں میں خرید کی تہی
از ۳۲۶ تا ۳۲۹	بیان تقسیم اوقات و اشغال نواب فیض محمد خان
۳۳۰ و ۳۳۱	بیان شغل شکار اندازی نواب فیض محمد خان کا
۳۳۲	ذکر عادات و خصائل نواب فیض محمد خان
۳۳۳ و ۳۳۴	بیان اوصاف نواب فیض محمد خان
۳۳۵	بیان سخاوت نواب فیض محمد خان
۳۳۶	بیان موت نواب فیض محمد خانکا جس مین کیفیت حال راجہ نہونکل سنگہ جودہپور والہ کی ہے

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	معہ بعض اور رئیسون کی تذکرہ ہی
۳۳۷	بیان غیوری نواب فیض محمد خان
۳۳۸	ذکر ازواج و اولاد نواب فیض محمد خان
۳۳۹	ذکر اون اشخاص با جوہر اہل کمال کا جو ریاست نواب فیض محمد خان میں اوسکی قدر دانی سے جمع ہوئے تہے
۳۴۰	ذکر وفات نواب فیض محمد خان
	فصل چہارم متضمن ذکر ریاست نواب فیض علیخان
از ۳۴۱ تا ۳۴۶	بیان مسند نشینی نواب فیض علیخان و ضبطی چند دیہات خارج از احاطہ ریاست و تغیر و تبدیل بعض ملازمان و آبادی چہاونی جدید معروف فیض آباد کا
۳۴۷	بیان تصرف نواب فیض علیخان بنسبت اصلاح بعض مراتب صیغہ فوج
۳۴۸ تا ۳۵۸	کیفیت نظم و نسق صیغہ مال جو نواب فیض علیخان نے ازراہ کفایت شعاری بطور خود کیا
۳۵۹ تا ۳۶۲	بیان عمارات عمدہ نواب فیض علی خان
۳۶۳	بیان تنبیہ و تدارک مبید رلمن متصع منیالہ تہیل چانکہ جنہون نے راہ ہمزنی و شرارت اداے اوجب میں استاد کی تہی اور منتقل ہو جانا دیہات مذکورہ کا ریاست جہجر سے

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	ضلع ہتک عملداری سرکار انگریزی مین
۳۶۴	ذکر ٹرہی جانی میعادی بن دہ سالہ پرگنہ دادری کے جو بہادر جنگخان رئیس دادری اور بہادر گڑہ نے بنام فیض محمد خان بابت نواب فیض علیخان کے رکھا تھا
۳۶۵	ذکر ازواج و اولاد نواب فیض علی خان
از ۳۶۶ تا ۳۶۹	ذکر اوصاف ذاتی اور صفاتی نواب فیض علیخان معہ کیفیت بعض اشغال اوسکی کی
۳۶۹	ذکر وفات نواب فیض علی خان کا
	فصل پنجم متضمن ذکر ریاست نواب عبدالرحمانخان جہجر کے
۳۷۰ تا ۳۷۲	ذکر مسند نشینی نواب عبدالرحمانخان معہ چند سوانحات دیگر کے جو اوسی ضمن مین واقع ہوئے
۳۷۳ تا ۳۷۵	ذکر معاملات متعلقہ صیغہ فوج
۳۷۶	ذکر صیغہ عدالت
۳۷۷ تا ۳۸۱	ذکر صیغہ مال
۳۸۲	ذکر سررشتہ خاص
۳۸۳	بیان متعلق ہونے جانبی فوجداری مواضع چہارا وغیرہ متعلقہ ریاست جہجر کا ضلع ہتک عملداری سرکار

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	انگریزی سی
۳۸۴	بیان خارج ہونی پرگنہ چرخی دادری کا ریاست جہجر سے اور تعلق ہونی اوسکی کا بہادر جنگخان جاگیردار بہادر گڑہ سے
۳۸۵	ذکر عمارات اور دیگر بناہای عمدہ نواب عبدالرحمان خان
ضمن ۱	بیان موتی محل کا
ضمن ۲	بیان چاندی محل کا
ضمن ۳	بیان طیاری محل سہ گانہ اور شادی محل کا اندر قلعہ فیض آباد کے
ضمن ۴	بیان باغ اور کوٹھی جہان آرا کا
ضمن ۵	بیان مکان نوگھرہ واقعہ باغ جہان آرا کا
ضمن ۶	بیان حمام اور محل ہای زنانہ واقعہ باغ جہان آرا کا
ضمن ۷	بیان بارہ دری اور گول گہرا در حوض واقعہ باغ جہان آرا کا
ضمن ۸	بیان مکان ضلع شرقی باغ جہان آرا کا
ضمن ۹	بیان مکانات کچہری کلکٹری اور عدالت اور مسجد کا جو متصل دروازہ شرقی باغ جہان آرا کی واقعہ ہین
ضمن ۱۰	بیان سڑک پختہ چوک واسکا معہ منارہ ہای میل اور درختان لب سڑک کا
ضمن ۱۱	بیان تکیہ واقعہ سڑک چہوک واس

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
ضمن ۱۲	بیان سڑک پختہ بیڑ سونا روالہ
ضمن ۱۳	بیان تالاب اور باغ اور کوٹھی اور محل اور مسجد اور مسافرخانہ مکانات وغیرہ واقعہ بیڑ چھوٹ واس عرف عیش بن کا
ضمن ۱۴	بیان کوٹھی بیڑ سونا روالہ عرف گلزار بن کا
ضمن ۱۵	بیان کوٹھی کانونڈ کا
ضمن ۱۶	بیان باغ اور کوٹھی اور حویلی موضع اہدپور کا
ضمن ۱۷	بیان طیاری پل کی نالہ بنجارہ والہ او موضع بڑہر کا
ضمن ۱۸	بیان تعمیر باڑہ و مسجد قصبہ ٹودی کا
ضمن ۱۹	بیان بنگلہ موضع پاٹودہ کا
ضمن ۲۰	بیان تعمیر کوٹھی موضع جہانہ کا
۳۸۶ و ۳۸۷	ذکر ازواج و اولاد نواب عبدالرحمانخان معہ تذکرہ شادی نورعلیخان پسر نواب مذکور
۳۸۸	ذکر ہنروران عہد نواب عبدالرحمانخان
۳۸۹	ذکر اوصاف و عادات نواب عبدالرحمانخان
۳۹۰	بیان انصاف نواب عبدالرحمانخان
۳۹۱	بیان سخاوت نواب عبدالرحمانخان
۳۹۲	بیان صلاحیت مزاج نواب عبدالرحمانخان

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
۳۹۳	بیان پابندی حفظ مراتب نواب عبدالرحمانخان
۳۹۴	ذکر شکار و دیگر مشغلات نواب عبدالرحمانخان
۳۹۵	ذکر لغویات و طمع نواب عبدالرحمانخان
	فصل ششم عملداری سرکار انگریزی کی بیان مین
۳۹۶	پہونچنا خبر غدر دہلی کا نواب عبدالرحمانخانکو بمقام قصبہ کانونڈ
۳۹۷	لکہا جانا خریطہ نواب عبدالرحمانخانکی طرف سے کالون صاحب لفٹنٹ گورنر اگرہ کی نام
۳۹۸ و ۳۹۹	آنا مسٹر جان مٹکلف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی کا معہ ایک اور صاحب افسر پربٹ کی بمقام جہجر اور پہر چلا جانا اونکا بی اعتنائی داروغہ کوٹھی جہجر کے باعث اس سی
۴۰۰	پہونچنا جواب خریطہ نواب عبدالرحمانخانکا جانب نواب لفٹنٹ گورنر اگرہ سے
۴۰۱	بہیجنا نواب عبدالرحمانخان کا عبدالصمدخان اور ابراہیم علیخان کو معہ تین سو سوار دہلی مین باعانت باغیان واسطے مقابلہ فوج سرکار انگریزی کی
۴۰۲	پہونچنا حکم کا پیشگاہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اگرہ سے بنام نواب عبدالرحمانخان بنابر مشمول ہونے فوج سرکار انگریزی کے بمقام موضع علی پور اور آمد خط مسٹر فورڈ صاحب کلکٹر گوڑگانوہ کا

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	بطلب امداد بنام نواب مذکور اور ہونا کسی طرح کے بندوبست کا
۴۰۳	ذکر وقوع فساد سنالو سنگہ کا سپاہی پلٹن سے اور چڑہ جانا تمام فوجکا موضع کوتانی مسکن نامبردہ پر بلا اجازت نواب عبد الرحمٰنخان
۴۰۴	نامو کرنا نواب عبد الرحمٰنخان کا سوارونکو واسطے امداد مسٹر فورڈ صاحب کلکٹر گوڑگانوہ کی اور واپس چلا آنا اونکا اثنار راہ سے بلا دینی کسی طرح کے مدد کی
۴۰۵	ذکر رہتا کہ نواب عبد الرحمٰنخان نے چند میمون کو تا رفع غدر قلعہ کانونڈ مین محفوظ رکہا
۴۰۶	آنا فرامین شاہ دہلی کا بنام نواب و افسران فوج نواب کی معرفت امجد علی رسالہ دار کے بطلب پانچ لاکہ روپیہ تعداد ر کومکت فوج کے
۴۰۷	دوبارہ آنا امجد علی رسالہ دار کا اور تصرف کرنا محمد عظیم شاہزادہ کا بادلی پر اور پہر چلا جانا اوسکا باستماع خبر آمد فوج نواب کی
۴۰۸	آنا خضر سلطان شاہزادہ دہلی کا جہجہر مین واسطے مطالبہ زر کے
۴۰۹	ذکر فتح ہو جانی دہلی کا معہ دیگر کیفیت حال علاقہ جہجہر کے
۴۱۰	ذکر آمد فوج سرکار انگریزیکا قصبہ بادلی اور ریواڑی اور دادری وغیرہ مکانات متعلقہ ریاست جہجہر مین اور گولی سے مارا جانا بیس نفر سواران نواب عبد الرحمٰنخان کا جو معہ گوڑیانی سے گرفتار ہوئی تہی
از ۴۱۱ تا ۴۱۳	ذکر گرفتاری نواب عبد الرحمٰنخان کا بمقام چہوچک واس اور ضبط ہونا ریاست اوسکی کا اور پہونچنا خبر اوسکے کا جہجہر مین
۴۱۴	ذکر تسلط لشکر انگریزیکا قصبہ جہجہر پر اور روانہ کیا جانا نواب کا معہ چند ملازمان اوسکی کی دہلی کو بغرض تحقیقات بغاوت کی
۴۱۵	ذکر متوجہ ہونی کرنیل ڈگ لارنس صاحب کا آبادی رعایای مفرور جہجہر مین
۴۱۶	ذکر تقرری کرنیل ڈگ لارنس صاحب کا بنا بر پولیٹکل اجنٹ کی اور مصروفیت اونکی انتظام ریاست جہجہر مین
۴۱۷	ذکر ضبطے پرگنہ دادری اور بہادر گڈہ جاگیر بہادر جنگخان بہ ترتیج اور گرفتاری اوسکے کا اور کیفیت انتظام تقرر تحصیل و تہانجات پولیس

نمبر دفعات	خلاصه مضمون	نمبر دفعات	خلاصه مضمون
	ڈڈا گخانسجات معه دیگر حالات کے	۴۲۴	ذکر تقرر ہونی کوٹھی فیض علی خان والی کا واسطی کچہری اور دفتر ضلع کے اور ترتیب دفتر عہد رئیس اور مقرر ہوے رای پرتاب سنگه صاحب کے بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی
۴۱۸	ذکر مجاربه لشکر انگریزی کا ساتھ عبدالصمد خان باغی وغیرہ کی مقام نارنول پر	۴۲۵	ذکر علیحدہ ہونی ضلع جھجر کا حکومت فوجی سی اور متعلق ہو جانی اوسکی کا انتظام سول مین ماتحت کمشنری حصار کے
۴۱۹	ذکر پھانسی پای جانی نواب عبدالرحمانخانکا مقام دہلی مین	۴۲۶	ذکر اوڑ جانی میگزین اور ہلاک ہوجانے بعض بعض آدمیونکا اوسی صدمه سے
۴۲۰	ذکر ضبطی مال و اسباب خانه نواب عبدالرحمانخان	۴۲۷	ذکر ایصال بقایای پرگنه دادری اور تقسیم تنخواہ ایک ساله ملازمان رئیس اور ادای بعض رقوم قرضه او متعلق ہو جانے پرگنه بہادرگڈه کا ضلع رہتک سے اور انتظام محصول نمک سرہای سلاٹ و زاہدپور وغیرہ و انہدام قلعه جھجر کا
۴۲۱	ذکر تحقیقات بغاوت اور سزا پانیے عوام الناس	۴۲۸	ذکر دئی جانی پرگنه نارنول کا مہاراجه پٹیاله اور پرگنات کانتی اور باول کا
۴۲۲	ذکر رخصت ہو جانی دیوان نہالچند ملازم مہاراجه جمونکا جھجر سی اور تقرر ہو کر آنا کیمل صاحب کا بجای کرنیل ڈک لارنس صاحب کے معه دیگر کوائف ذکر کارفرمائی مستر جان اسکاٹ کیمل صاحب بہادر		
۴۲۳	بیان اسباب کا که کیمل صاحب ضلع جھجر مین برس دو تک رہے		

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	مہاراجہ نابہہ اور پرگنہ دادری کا مہاراجہ جھیند کو بطور جاگیر اور بندوبست سرسری پرگنات باقی ماندہ ضلع جھجہر کا
۴۲۹	ذکر پہانسی پانی ابراہیم علی خان رشتہ دار نواب کا جو دہلی مین مقابلہ فوج سرکار انگریزی سے جنگ کرنی گیا تہا اور مقرر ہونے پنشن و اسبتگان نواب عبدالرحمانخان کا اور جلا وطن ہونا ازولج اور اولاد وغیرہ نواب مذکور کا قصبہ پانی پت اور لدہیانہ مین
	ذکر حکومت کپتان جان فنڈل صاحب ڈپٹی کمشنر
۴۳۰	تبدیل ہو کر آنا کپتان فنڈل صاحب کا بجای کیمل صاحب ڈپٹی کمشنر کے اور مقرر کرنا جلسہ بار عام کا
۴۳۱	ذکر آراستگے شہر جھجہر اور تخفیف جمع پرگنہ کانونڈ کا
۴۳۲	ذکر حاضر ہوجانی عبد الصمد خان کا سرکار مین اور مرجانی اوسکی کا ڈیڑ سال بعد اپنی قضا سی
۴۳۳	ذکر تخفیف خرچ شادی اور غمی رعایا کا
۴۳۴	ذکر تقرر محصول آمدنی اور خرفجات کا بطور سرسری اور انتقال ہونا ضلع جہار کا پرگنہ جھجہر سیے پرگنہ سانپلہ ضلع رہتک مین
۴۳۵	ذکر بندوبست سرہایے نمک وغیرہ بنام بنام ٹہیکہ داران
۴۳۶	ذکر متعلق ہوجانی اہتمام مدارس دیہاتی کا صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع سے
۴۳۷	ذکر تفویض بعض بعض حصہ ضلع جھجہر کا مہاراجہ پٹیالہ اور نابہہ اور جہیند کو اور شکستگے ضلع جھجہر کا

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	ذکر حکومت کپتان ہارصاحب ڈپٹی کمشنر ضلع رہتک سن ابتدای شمول تحصیل جھجر اور بادلی
۴۳۸	ذکر فروخت اکثر ملبہ مکانات عہد رئیس
۴۳۹	ذکر تقرر انکم ٹکس اور لیسنس ٹکس کا
۴۴۰	ذکر قحط سالی ۱۸۶۰ء
۴۴۱	ذکر تقرری لین بریٹ کا
۴۴۲	ذکر شکستگی تحصیل بادلی اور تغیر و تبدل بعض دیہات کا
۴۴۳	ذکر انتظام جدید پولس کا
۴۴۴	ذکر عطای زمین چہاونی عہد رئیس کا مالکان سابق آراضی مذکور کو
۴۴۵	ذکر تخفیف و تجدید عملہ تحصیل جھجر اور محکمہ رای پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بعہد کارفرمائی کپتان ہارن صاحب
	قایم مقام ڈپٹی کمشنر
۴۴۶	ذکر اجرای کاغذ زر کا
۴۴۷	ذکر تبدیلی کپتان ہارصاحب ڈپٹی کمشنر کا
	ذکر حکومت کپتان اسٹن صاحب و میجر گریم صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنران
۴۴۸	ذکر تشریف آوری کپتان اسٹن صاحب اور میجر گریم صاحب ڈپٹی کمشنران کا
۴۴۹	ذکر اجرای قوانین جدید فوجداری
۴۵۰	ذکر تشخیص جمع بندوبست قانونی پرگنہ جھجر کا
۴۵۱	ذکر معافی تمام وکمال لیسنس ٹکس اور کچھہ حصہ انکم ٹکس کا
	ذکر حکومت کرنیل وایل صاحب ڈپٹی کمشنر
۴۵۲	ذکر تشریف لانی کرنیل وایل صاحب کا

نمبر دفعات	خلاصہ مضمون	نمبر دفعات	خلاصہ مضمون
	اوپر عہدہ کمشنری فی ضلع رہتک کے	۴۶۳	ذکر تخفیف معاملہ سنہ ۱۸۶۰ع کا بہ نسبت بعض دیہات پانی مار کے
۴۵۳	ذکر طیاری سڑک اور اختتام کار بند و بست پرگنہ جھجر کا	۴۶۴	ذکر اجرای مدارس دختران
۴۵۴	ذکر غرقیدگی رقبہ بعض دیہات نواح بادلی کا روندی ستہانے مین اور تخفیف معاملہ سرکاری کا اوسکے سبب سے	۴۶۵	ذکر عجایب خانہ لاہور کا
۴۵۵	ذکر اجتماع چندہ کا واسطے محتاجان ولایت انگلستان کی	۴۶۶	ذکر کپتان ٹیٹ صاحب سپرٹنڈنٹ پولس ضلع رہتک کا
۴۵۶	ذکر گرانی نرخ روئی کا	۴۶۷ و ۴۶۸	ذکر تحصیلداران تحصیل جھجر کا
۴۵۷	ذکر معلق ہونی بعض دیہات تحصیل سانپلہ کا تحصیل جھجر سے		
از ۴۵۸ تا ۴۶۰	ذکر آمد ٹیڈی اور انتظام دفعیہ اوسکے کا		
۴۶۱	ذکر بھیجی جانی تحفہ تہنیت شادی کتخدائی شاہزادہ کلان انگلستان کا		
۴۶۲	ذکر معافی فیصدی ایک روپیہ کا منجملہ فیصدی چار روپیہ انکم ٹکس کے		

تمت

لله میراث السموات والارض
ہزاران شکر و سپاس آفریدگار
تاریخ
از نتایج افکار منشی غلام نبی صاحب تحصیلدار
بمطبع فیض احمدی باہتمام شیخ احمد مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دامن دامن گوہر اہدار حمد و ثنا کے نثار بارگاہ عظمت پناہ اوس شہنشاہ رب العالمین کے ہین کہ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ جسکے شان ہے اور چمن چمن گلہاے رنگین پر بہار ستایش و نیایش کے نثار جناب صمدیت مآب اوس ملک القدیر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے ہین کہ تَبَارَکَ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا جسکی صفت کا بیان ہے سبحان اللہ عجب زبردست بادشاہ ہے جسکی سلطنت کو کبھی کچھہ زوال نہین اور اوسکے احکام قضا اور قدر مین سواے تسلیم و رضا کے دم مارنیکی مجال نہین قصر رفیع سبع شداد اوسکا ایک ادنیٰ ایوان ہے اور بسیط وسیع ہفت طبقہ زمین اوسکا ایک کمینہ صحن مکان ابیات زبان قلم کو یہہ طاقت کہان + کہ قدرت کا اوسکے کرے کچھہ بیان + نہین دخل وہان چون اور چند کا + بھر انسان سے تعریف ہو اوسکی کیا + سو لاچار مجکو یہہ لازم ہے اب + کہ اسباب سے مین کرون بند لب + کرون فکر پھر کچھہ مناجات کا کہ ہوون جس سے حاجات میری روا + مناجات خدایا تو ہے مالک دو جہان + ہین

ہین قبضہ مین تیری زمین و زمان + سبہی اے میرے پاک پروردگار + ہر ایک نیک و
بد کا ہے سب اختیار + جسے چاہے پکڑے گناہون مین تو + عذاب اوسپہ نازل
کرے موبمو + ہو جسپر تیری ایک کرم کی نگاہ + تو دم بہر مین اوسکے تو بخشے گناہ
+ اوتر جائین اوسپر سے سب سیئات + کہلے اوسپہ ایک عمدہ راہ نجات
اگرچہ مین ہون بندۂ روسیاہ + گناہون مین اپنے بحال تباہ + کہ نفس لعین و بد اندیش نے + ہمیشہ ضلالت
مین رکہا ہے مجہے + رہا مین براہ بدی تیز گام + نہ نیکی کا مجہہ سے ہوا کوئی کام + ہوا خواہش جاہ
مین مین ہلاک + جلا کر کیا حرص نے مجکو خاک + کئے مینے شدت سے فسق و فجور + رہا
بہاگتا تجہسے بس دور دور + وہ ہے تیری رحمت کا ہر دم خیال + مین کرتا ہون ای داور
بیہمال + تو ایسا خوشی سے مین جاتا ہون پہول + کہ اپنے گناہونکو جاتا ہون بہول + کہ رحمت
تیری بحر ذخار ہے + میرا جرم مثل خس و خار ہے + اوٹہے جوش دریا سے جسوقت موج
تلاطم کرے ہر طرف فوج فوج + تو اوسوقت ایسے متوج مین لس + نہ بہہ جائے کیونکر بہلا خار و
خس + سنا ہے کہ جب بندہ ہوکر خراب + رجوع تجہسے کرتا ہے با اضطراب + تو پہر دیر لگتی نہین
کچہہ ذرا + قبول اوسکی ہوتی ہے توبہ دعا + سو اب مین بہت سا پشیمان ہون ندامت سے سر در
گریبان ہون + تری درسی جودنکوہی انتشار + نہایت ہون مین مضطر و بیقرار + مجہے
یاد آتے ہین اپنے گناہ + شب و روز کرتا ہون فریاد و آہ + بس اب ایسی حالت مین تیری سوا
نظر کوئی پڑتا نہین دوسرا + الٰہی میرے حال پر رحم کر + گناہون سے میرے تو کر در گذر
کئے ہین جو کچہہ مینے افعال بد + زبان سے نکالے ہین اقوال بد + برائی سی اونکی مجہے کر معاف
کہ تا ہون مین سب طرح سے پاک و صاف + مجہے اپنی رحمت سے ای میرے رب + تو دے
نیکیان دین و دنیا کی سب + بچا مجکو تو جملہ آفات سے + حفاظت مین رکہہ سب بلیات سے

۱۸ ابیات

سوا اسکے ہے تجہسے یہہ التجا + کہ اپنی محبت مجہے کر عطا + الٰہی جہانمین مین جب تک
جیئون + شراب محبت کو تیری پیئون + نشہ مین ہون اوسکے ہر وقت چور + نہ کیفیت اوسکی ہو
بس دلسے دور + جب آوے پہر آخر کو میری قضا + کرے جان کو تاکہ تن سے جدا + تو اوسدم
سوا تیرے اے ذوالجلال + نہو دلپہ میرے ذرا کچہہ خیال + نہ مشکل ہو کچہہ مجہہ پہ سکرات
موت + کرون مثل نیکو نکے دُنیا سے فوت + نکیرین ہون آکے جب روبرو + کرین مجہسے
مطلب کی وہ گفتگو + تو دون اونکو اوسوقت شافی جواب + کہ تا ہوکے خوش ہون وہ رخصت
شتاب + نہو قبر کا مجہہ پہ مطلق فشار + اذیت سبہے مجہے کچہہ ندین مور و مار + لحد مین بآرام راحت
تمام + رہے تیری تسبیح کا مجکو کام + یہان تک کہ پہونچے قیامت کا دن + کہ جس سے
خطرناک ہون انس و جن + ہر ایک دل پہ طاری ہو بیم و ہراس + بجا ہون کسی کے نہ ہوش و
حواس + تو اوسوقت باعظمت سر بسر + ہو محشر کے میدان مین جلوہ گر + عدالت کے
میزان مہیا ہو وہان + تولین جسمین اعمال کل بندگان + بدی جنکی نیکی سے ہووے فزون
پڑے وہ جہنم مین ہوکر زبون + جو غالب ہو نیکی مین وقت حساب + بہشت برین سے
وہ ہو کامیاب + تو اوس روز مرقد سے باخوف و بیم + اوٹہون مین بہی باحال زار و
سقیم + خجالت سے با دیدۂ اشکبار + عدالت مین محشر کے ہون روبکار + تو اوس روز
اے میرے رب الجلیل + مجہے کیجیو مت تو خوار و ذلیل + بحق رسول سیادت مآب +
میری مغفرت کیجیو بے حساب + **نعت** + سزاوار تبلیغ تحفۂ تحیت و صلوٰۃ کے وہ
رکن رکین دین اسلام مختار درگاہ حضرت ملک العلام ہے جسکو اوسکے حضور سے
تشریف ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی اور تقرب فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ عطا ہوا
اور لائق تشویغ ہدیہ درود مسعود وہ سرور کائنات مفخر موجودات ہے کہ منشور لامع

لامع النور خصوصیت اوسکی کا خباب الوہیت مین لطغراے کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا کے
مزین رتبہ عظمت اوسکی کا پیشگاہ ربوبیت مین فحواے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ سے
مبرہن ہے یعنی شفیع المذنبین دلیل الضالین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی اصلی اللہ علیہ
والہ واصحابہ وسلم سلبب تالیف کتاب بعبدہ ضمیر منیر مورخان جہان و
دانایان اخبار عالم وعالمیان پر مخفی نرہے کہ جس زمانہ مین یہہ ہیچکارہ خاکسار
ابوالاعجاز غلام نبی میرٹھی قصبہ جھجر ضلع رہتک مین تحصیلدار تہا اوس وقت
حضور صاحب ذیشان رفیع المکان ارسطو فطرت فلاطون خبرت معدن
جود و نوال جوہر شناش ارباب فضل وکمال رعیت نواز عدالت گستر
دوستدار علم وہنر مستر جمیس لنمٹ صاحب بہادر کمشنر قسمت
حصار سے حکم طیاری تواریخ ہر ایک تحصیل ضلع رہتک معرفت
تحصیلدارونکے صادر ہوا اور پہر اوسکی تائید مین تاکیدات متواتر صادر
ہوتی رہین سو ہرچند کہ یہہ ہیچمدان مطلقاً لیاقت تالیف کتابکی نرکہتا تھا اور
نہ امور متعلقہ سے ایسی فرصت تہی کہ فراہمی اسقدر طومار طویل الذیل مین
صرف اوقات کا کیا جاوے مگر لاعلاجاً بحکم المامور مجبور حسبطرح سے بنا واقف کار
لوگون اور کاغذات دیرینہ قانونگویان اور کتب تواریخ اور سیر وغیرہ مثل تواریخ ہند
وخلاصۃ التواریخ وزبدۃ التواریخ وسیر المتاخرین وتاریخ فرشتہ اور
مرآت آفتاب نما وتاریخ مظفری وآئین اکبری وواقعات ہند و
سیر مختصر ہند وگنجینہ افغان وتاریخ برن وہر نیم روز وامیر نامہ.
وتاریخ انگریزی جارج طامس صاحب وتاریخ جیکم صاحب وآثار الصنادید

ز ابنا مین خزانہ پوشیدہ ۱۲۵ تفحیحن نزگی ۱۲ اگر پیدا کرتا تجلّو العتہ پیدا کرتا آسمانو نکو ۱۲ سر نامہ وصحیفہ ۱۲ جمع ۱۲

و دبستان المذاہب و فصل بہار و جنگ نامہ مثل سی حالات ضروری جمع کرکے اوس مجموعہ کو بصورت کتاب مرتب کیا اور باعتبار تباین معاملات کے تفریق اوسکی دو جلدون پر عمل مین آئی جلد اول مین خالص بحث تواریخ کی کی گئی اور جلد دوم مین خصوصیات پرگنہ کی بطور جغرافیہ کے مرقوم ہوئین اور اگرچہ یہہ کتاب مجموعاً بنامزد تواریخ جھجھر کی معروف رہیگی الا منفرداً جلد اول کو بنام تاریخ جھجھر اور جلد دوم کو بنام جغرافیہ جھجھر سمجھنا چاہئے

قطعہ تاریخ تالیف مصنف

نہتی ہرچند چندان مجکو فرصت — لکھون تا اسقدر مین طول دفتر
ہمیشہ پر ہمارے حاکمون سے نے — نہایت سخت کی تاکید ہم پر
تو لاچاری سے اوسکا بار تالیف — لیا مینے پہر اپنے سر کے اوپر
سوا اوسکے جمع کرنے مین کہون کیا — مجھے پہونچین ہین تکلیفین سراسر
ثنا و شکر ایزد ہے کہ آخر — یہہ نسخہ آن پہونچا خاتمہ پر
لہذا اب ہوا یہہ فکر مجکو — نکالون تا کوئی تاریخ بہتر
کہ ہاتف نے کہے سن عیسوی تو — زہے دلکش بنی تاریخ جھجھر
وگر ابیات بالا سے ہو منظور — کہ نکلے سال ہجری اے برادر
تو حرف ہر سر مصرعہ کے اعداد — بلا وسواس تو باہم جمع کر
علاوہ اوسکے بہی ایک اور تاریخ — رقم کرتا ہون تا ہو یاد اکثر
زبس یہہ نسخہ جو مرغوب دل ہے — یہی تاریخ بہی اوسکی ہے اظہر

عنوان و عنان بالضم و بالکسر دیباچہ کتاب و نشان آن و اول چیزے و نخچہ بدان دلیل کنند بر چیزے و نخچہ فہمیدہ و دریافتہ شود از چیزے ۱۲ الفضل جداز

عنوان جلد اول الموسوم تاریخ جھجر

یہہ جلد مشتمل اوپر ایک مقدمہ اور تین باب کے ہے مقدمہ مین بنا کی آبادی اور وجہ تسمیہ
جھجر کا بیان ہے اور **باب اول** مین مختصر حال عملداری سلاطین دہلی کا جن سے پرگنہ
جھجر متعلق تہا من ابتداے شہاب الدین غوری جسکے زمانہ مین جھجر آباد ہوئی تہی
لغایت فرخ سیر جسکے وقت مین بدعملی اور ضعف سلطنت کا ہو گیا مندرج ہے اور
اسباب مین چہہ فصلین ہین **فصل اول** سلطنت غوریون اور غلامون کے بیان مین
فصل دوم سلطنت خلجیونکے بیان مین **فصل سوم** سلطنت خاندان تغلق وغیرہ کے
بیان مین **فصل چہارم** سلطنت سادات کے بیان مین **فصل پنجم** سلطنت لودیونکے
بیان مین **فصل ششم** سلطنت مغلیہ یعنی خاندان تیموریہ و افاغنہ یعنی خاندان سوریہ کے
بیان مین **باب دوم** اس باب مین کیفیت عملداری اون حکام متفرق کی مذکور ہے
جو زمانہ ضعف سلطنت خاندان تیموریہ مین پرگنہ جھجر پر کارفرما رہے اور یہہ باب نو
فصلونکی مشتمل ہے **فصل اول** عملداری نواب روشن الدولہ اور عاقل خان افغان جھجر اور
نواب فوجدار خان بلوچ فرخ نگر کے بیان مین **فصل دوم** عملداری میر مرتضی خان ابرائچ کے
بیان مین **فصل سوم** عملداری بلوچونکے بیان مین **فصل چہارم** عملداری جاٹونکے
بیان مین **فصل پنجم** عملداری سمرو صاحب الیمان اور زیب النسا بیگم زوجہ اوسکی کے
بیان مین **فصل ششم** عملداری نجف قلیخان و اسمعیل بیگ خان و صاحب سنگہ سکہ کے
بیان مین **فصل ہفتم** عملداری آپا کہانڈی راؤ اور جارج طامس صاحب اور انکے ملازمونکے
بیان مین **فصل ہشتم** عملداری جنرل پیرون صاحب سپہ سالار فوج دولت رام سیندہیہ کے
بیان مین **فصل نہم** عملداری متفرق راجہ فوج سنگہ رئیس بلبگڈہ و نجابت علیخان بہادر

عاملان انگریزی اور نراین راؤ اور مرزا اسد بیگ عاملان جسونت راؤ ہولکر کے بیان مین

باب سوم کیفیت حال ریاست بہڑیچان اور عملداری سرکار انگریزی کے بیان مین متضمن اوپر چہہ فصلونکے **فصل اول** متضمن ذکر اجمالی خاندان بہڑیچان اور روداد کارکردگی اور احوال جاہ و مناصب اونکے کے **فصل دوم** متضمن ذکر ریاست نواب نجابت علیخان بہڑیچ کے **فصل سوم** متضمن ذکر ریاست نواب فیض محمد خان بہڑیچ کے **فصل چہارم** متضمن ذکر ریاست نواب فیض علیخان بہڑیچ کے **فصل پنجم** متضمن ذکر ریاست نواب عبد الرحمن خان بہڑیچ کے **فصل ششم** عملداری سرکار انگریزی کے بیان مین

مقدمہ

بناے آبادی اور وجہ تسمیہ جہجہر کے بیان مین

دفعہ ۱ بناے آبادی اور وجہ تسمیہ قصبہ جہجہر مین روایات مختلفہ مشہور ہین بعضونکا مقولہ یہہ ہے کہ بنا اوسکی راجہ جوجن نے کی تہی اور نام اوسکا اپنے نام کی رعایت سے جاج نگر رکہا تہا کہ آخر کار اختلاف تلفظ سے بگڑتے بگڑتے جہجہر ہو گیا مگر یہہ معلوم نہین کہ راجا جوجن کس عصر مین تہا الا یہہ بات ضرور ہے کہ سابقاً ایک دفعہ انقلاب عملداریون سے یہہ بستی ویران ہو گئی تہی کہ پہر مسلمانون کے عہد سلطنت مین بمرور عرصہ تخمیناً سات سو برسکے ازسر نو آبادی اوسکی ہوئی **دفعہ ۲** اکثرونکی روایت یہہ ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر بنام دہہا کولان کے جہان اب آبادی جہجہر کی ہے وہان سے شرق کیطرف بفاصلہ دو ڈہائی میل کی آباد تہا اور اس مقام پر ایک ڈہر یعنی جہیل اس قسم کی واقع تہی کہ اوسمین ہمیشہ پانی بہرا رہتا تہا اور نام ڈہر کا بوجہ قدامت قیام آبکے جہجہر مشہور رہتا تہا چنانچہ ابتک بہی کولان شہر اور جہجہر ڈہر بطور ضرب المثل کے زبان زد

لوگون کا ہے جب سنہ پانسو ستاسی ہجری مطابق سن گیارہ سو اکانوی عیسوی مین
غوریون نے غزنین سے آکر راجہ پرتہی راج چوہان عرف رائے پتہورا فرمانروائے
اجمیر و دہلی پر فوج کشی کی تو اوس زمانہ مین نواح دہلی کی حوادث ترکتاز لشکر سے خراب و خستہ
ہوگئی تہی اور اکثر آبادیان اون صدمات سے اوجڑ گئی تہین اوسی زمانہ مین شہر بہاکولان
بہی کسی سبب سے معرض عتاب سلطانی آکر ویران ہوگیا تہا اور باشندہ اوسکے چند روز تک جا
بجا متفرق بود و باش رکہتے تہے بالجملہ جب تسلط کامل غوریونکا ہوگیا او ساکنان بہاکولان
نے درخواست تجدید آبادی اوسکے کے بحضور شہاب الدین غوری بادشاہ کے کی تو بادشاہ نے
اوسکی آبادی کی تو اجازت نذی مگر حکم دیا کہ اوسکے قرب و جوار مین اور کہین آبادی اختیار کرو
اسواسطے اون لوگون نے اس مقام کو مناسب دیکہکر سکونت اپنی یہان اختیار کرلی جب سے
یہہ شہر برابر آباد چلا آتا ہے **دفعہ ۳** دہقانان سالخوردہ اسطرح راوی ہین کہ برخاست شدگان
شہر بہاکولان مین سے اول مسمی جہوجار قوم جاٹ نے جسکی نسل جاٹان گوٹ کہوٹہ اب تک
جہجہر مین بستے ہین اسمقام پر وضع آبادی کی ڈالی تہی اسواسطے اوسنے اوسکا نام اپنے نام
پر رکہا تہا کہ انجام کو کثرت بول چال سے تخفیف پاکر جہجہر رہگیا **دفعہ ۴** جب سن گیارہ سو ستر
ہجری مطابق سن سترہ سو چہپن عیسوی مین بعہد عالمگیر ثانی فساد انگیزی اور کورنمکی عماد الملک
غازالدینخان وزیر سلطنت سے مصلحتاً شاہزادہ عالی گہر بارادہ انتظام و دورہ ہانسی و حصار
وغیرہ محالات جاگیر اپنی کے شاہجہان آباد سے برآمد ہوکر نارنول تک پہونچا تو حاکم جہجہر نے
اغوا اور اشارہ عماد الملک سے سرکشی اور بغاوت شروع کی کہ اوسکی سرکوبی کے واسطے
شہزادہ موصوف جہجہر مین آیا اور اوسکو گرفتار اور قید کرلیا اور کئی مہینے تک جہجہر مین قیام
رکہا اور متصل تالاب بوا والہ کے ایک قلعہ خام بنانا شروع کیئے نام اوسکا مبارکباد

جمع حادثہ ۱۲
ترکتاز اسپ تاختن
تاراج فوج ۱۲
غلبہ و قبض و تصرف ۱۲
از سر نو ۱۲
بضم کاف فارسی مخلوط و سکون واو و رفتن تاء ہندی و آخر یائے تحتانی مکسور و سکون [illegible] مختفی نام کوچا [illegible] ۱۲

رکہا اور بعد تخت نشینی انہی کے فرمانون مین بہی مبارک آباد عرف جہجر لکہوانا شروع کردیا
اور وجہ تسمیہ مبارکآباد کی ظاہرا یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اس بادشاہ کے ساتہہ لفظ مبارک کو ایک
خصوصیت تہی چنانچہ اوسکے جلوس کو اکثر کاغذات مین جلوس مبارک لکہا ہوا دیکہا ہی اور نیز
اوسکی بیگم کا بہی لقب مبارک محل تہا اسواسطے جہجر بہی باسم مبارک آباد موسوم ہوا

باب اول

اسباب مین مختصر حال عملداری سلاطین دہلی کا جس سے پرگنہ جہجر متعلق تہا
من ابتداے شہاب الدین غوری جسکے زمانہ مین جہجر آباد ہوی تہی لغایت
فرخ سیر جسکے وقت مین بدعملی اور ضعف سلطنت کا ہوگیا مندرج ہے

دفعہ ۵ کسی کتاب تواریخ مین کچہہ حال مفصل قصبہ جہجر کا دیکہنے مین نہین آیا جسے روئداد جہجر کی
عملداریون اوسکی کے اخذ کرکے لکہی جاتی مگر ازانجاکہ یہہ قصبہ دہلی سے صرف بفاصلہ ۲۴
کروہ کے گوشہ غرب اور جنوب مین واقع ہے اسواسطے یہہ امر یقینی ہے کہ سواے اوس
حالت کے کہ آخر کو خاندان تیموریہ کی سلطنت مین ضعف واقعہ ہوا ازمنہ ماضیہ مین جس شخص نے
دہلی مین فرمان روائی کی ہوگی یہہ قصبہ بہی اوسکے تحت حکومت مین رہا ہوگا عام اس سے
کہ اوسکی طرف سے نظم و نسق اوسکا کسی عامل کے سپرد رہا ہو یا جاگیردار کے پس ضرور ہوا کہ حقیقت
فرمان روائی اون لوگونکی اس موقع پر اختصار کے ساتہہ قلم بند کی جاے دفعہ ۶ جو کہ بنا آبادی
قصبہ جہجر کی عہد حکومت شہاب الدین غوری مین ہوئی تہی اسواسطے اوسیکے زمانہ سلطنت سے
تحریر حال شاہان سابق کا مناسب متصور ہوکر اوپر چہہ فصلون کے حسب ذیل لکہا جاتا ہے

فصل اول سلطنت غوریون اور غلامونکی بیان مین ذکر شہاب الدین غوری

دفعہ ۷ شہاب الدین الملقب بابو المظفر سلطان معز الدین محمد بن بہاؤ الدین سام غوری اوائل ۵۶۹ھ
ہجری مطابق ۱۱۷۳ عیسوی کے غزنین مین تخت پر بیٹہا اور وہان سے ہندوستان پر حملہ آور ہوکر

پرتھی راج چوہان عرف راے پتھورا کو مار کر سلطنت دہلی پر مسلط ہوا اور پندرہ برس تک کارفرمائی کرتا رہا بالآخر لاہور سے غزنین کو جاتا تہا کہ ایک مقام مین گکہرون کے ہاتہہ سے بتاریخ سوم شعبان ۶۰۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۰۶ سنہ عیسوی کے مارا گیا اور غور کی سلطنت پر اوسکا بہتیجا سلطان محمود بیٹہا اور چونکہ قطب الدین ایبک سلطان شہاب الدین کی طرف سے ہندوستان کا سپہ سالار رہتا تہا اور اوسنے بہت قوت بہم پہونچائی تہی اسواسطے سلطان محمود نے ہندوستان کی بادشاہی قطب الدین ایبک کو بخشدی اور خط آزادی اور چتر بادشاہی بہیجدیا اور قطب الدین لاہور تک اوسکی استقبال کو گیا ذکر قطب الدین ایبک ترکی **دفعہ ۸** قطب الدین ایبک ترکی سلطان شہاب الدین محمود کا غلام تہا بتاریخ ہیجدہم ذیقعدہ روز سہ شنبہ ۶۰۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۰۶ سنہ عیسوی مین بمقام لاہور تخت پر بیٹہا اور چار سال اور کئی ماہ بادشاہت کر کے ۶۰۷ سنہ ہجری مطابق ۱۲۱۰ سنہ عیسوی مین چوگان کہیلتے ہوئے گہوڑے سے گر کر مر گیا ذکر آرام شاہ ترکی **دفعہ ۹** بعد وفات قطب الدین ایبک ترکی کے آرام شاہ اوسکا بیٹا ۶۰۷ سنہ ہجری مطابق ۱۲۱۰ سنہ عیسوی مین بمقام لاہور تخت پر بیٹہا اور چند ماہ خلافت کی پہر شمس الدین التمش نے اوسکو شکست دیکر سلطنت چہین لی ذکر سلطان شمس الدین التمش ترک **دفعہ ۱۰** اگرچہ اصلیت حسب و نسب سلطان شمس الدین التمش مین روایات مختلف اور طول طویل ہین مگر مختصر یہہ ہی کہ اصل نام اوسکا شاہ میر اور اوسکے باپ کا ویلم خان تہا اوسکے بہائیون نے رنجیدہ ہو کر اوسکو کسی سوداگر کے ہاتہہ فروخت کر دیا اور اوسنے کسی اور کے ہاتہہ بیچدیا اور اسیطرح بکتے بکتے یہانتک نوبت پہونچی کہ قطب الدین ایبک نے اوسکو شامل خیل غلامان ترکی کے خرید کیا اور نام اوسکا التمش رکہا **دفعہ ۱۱** صاحب جامع لغات آفتاب نما وجہ تسمیہ التمش یہہ لکہتے ہین ال ترکی مین ولادت اور تمش گرفتگی کو کہتے ہین جو کہ پیدایش اوسکی ہنگام گرفتگی ماہ یعنی چاند گہن کی ہوئی تہی اسواسطے اس لقب سے مشہور ہوا اور میری راے

---

۱ گکہر بفتح کاف فارسی و تشدید کاف تازی مفتوح مخفف و سکون را مہملہ بالآخر نام قوم قدیم

۲ ایبک بالکسر و یاے ساکن مجہول و فتح یاے موحدہ و کاف ترکی یعنی بت کہ عربی مین اوسکو صنم کہتے ہین اور کبہی مجازاً معشوق کے معنے مین بہی آتا ہے اور نیز معنے اوسکے غلام اور قاصد کے بہی ہین ۱۲

یہہ ہے کہ التمش ترکی مین فوج پیشین کو کہتے ہین یعنی جو فوج درمیان ہراول کے ہوتی اور ایسے
حصہ فوج مین آدمی بہادر اور جری داخل سپہ کیے جاتے ہین جو کہ یہہ شخص دلاور اور جرار تہا
اسواسطے قطب الدین نے اوسکو اس لقب سے ملقب کیا دفعہ ۱۲ القصہ قطب الدین نے اسکو امیری
کانپو اور اقطاع بداؤن پر مقرر کر کے بہیجا تہا جب بعد وفات قطب الدین کے آرام شاہ اوسکا بیٹا
تخت نشین ہوا اور درمیان اوسکے اور امیر علی اسمٰعیل سپہ سالار اور میر داؤد دیلمی وغیرہ امرا کے
ناچاقی اور فساد ہوا تو حسب الطلب اون لوگونکے اوسنے بداؤن سے دہلی مین آکر آرام شاہ سے
لڑائی کی اور اوسکو شکست دیکر سنہ ۶۰۷ ہجری مطابق سنہ ۱۲۱۰ عیسوی مین سلطنت پر تسلط اپنا کیا اور لقب
اپنا شمس الدین مقرر کیا اور قطب الدین کی بیٹی سے نکاح اپنا کیا اور چند سال تک بادشاہت کرتا رہا
آخر کو تاریخ بستم شعبان روز دوشنبہ سنہ ۶۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۵ عیسوی ہنگام مراجعت ملتان سے
بیمار ہو کر مرگیا ذکر رکن الدین فیروز شاہ ترک دفعہ ۱۳ رکن الدین فیروز شاہ شمس الدین کا
بیٹا تہا بعد وفات اپنے باپ کے ماہ شعبان سنہ ۶۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۵ عیسوی مین تخت پر بیٹہا
چہہ ماہ اٹہائیس دن دہلی مین کارروائی سلطنت کی کی پہر ملک اعزاز الدین حاکم ملتان کے تنبیہہ کو
پنجاب کیطرف روانہ ہوا تہا اون اوسکے امرا نے رضیہ سلطان بیگم دختر شمس الدین التمش کو تخت پر
بٹہا دیا رکن الدین یہہ خبر سنکے دہلی مین آیا اور کیلوکہیڑی کے میدان مین لڑائی ہوئی امرا سے
لڑائی مین پکڑا گیا اور سنہ ۶۳۵ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۷ عیسوی مین بحالت قید مرگیا ذکر رضیہ سلطان بیگم کا
دفعہ ۱۴ اسیح سنہ ۶۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۶ عیسوی کے رضیہ بیگم سلطان دہلی مین تخت پر بیٹہی اور تین
برس چہہ مہینے چہہ دن سلطنت کے آخر کو جب ملک التونیہ حاکم بہٹنڈہ سے لڑائی ہو رہی
تہی اوسوقت امرا نے مخالفت کر کے سلطان رضیہ بیگم کو قلعہ بہٹنڈہ مین قید کر لیا اور دہلی مین
بہرام شاہ کو تخت پر بٹہا دیا بعد اوسکے سلطان رضیہ بیگم نے ملک التونیہ سے نکاح کر لیا

اور بہرام شاہ سے دو دفعہ لڑی آخر کو بتاریخ ۲۵ - ماہ ربیع الاول ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ
عیسوی مین ماری گئی **ذکر معز الدین بہرام شاہ ترک دفعہ ۵** معز الدین بہرام شاہ
شمس الدین التمش کا بیٹا تہا بتاریخ ۲۸ - رمضان روز شنبہ ۶۳۷ سنہ ہجری مطابق ۱۲۳۹ سنہ عیسوی
تخت پر بیٹھا اور تین سال ایک مہینے دس دن خلافت کے پہر نظام الملک مہذب الدین
اور دیگر امرا نے مخالفت کر کے اوسکو دہلی مین محصور کیا اور تین مہینے تک پہر روز لڑائی رہی
آخرکار بتاریخ ۸ - ماہ ذیقعد روز شنبہ ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ عیسوی اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اور
ملک معز الدین بلبن امیر الامرا تخت پر بیٹھ گیا مگر امرا اوسکی بادشاہت پر راضی نہوے
اور علاء الدین کو جو قصر سفید قلعہ رنتہور مین قید تہا لے آئے بادشاہ کیا **ذکر سلطان علاء الدین مسعود شاہ
ترک دفعہ ۶** علاء الدین رکن الدین فیروز شاہ کا بیٹا تہا ماہ ذیقعد ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ
عیسوی مین بمقام دہلی تخت پر بیٹھا اور چار سال ایک ماہ ایکدن بادشاہت کی مگر ازبسکہ یہہ
بادشاہ ظالم تہا اسواسطے امرا اوس سے ناراض ہوے اور سلطان ناصر الدین کو بہرائچ سے
بلا کر بادشاہ کیا اور بتاریخ ۲۶ ماہ محرم ۶۴۴ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۶ سنہ عیسوی علاء الدین کو قید کیا
کہ اوسی زمانہ قید مین مر گیا **ذکر سلطان ناصر الدین محمود شاہ ترک دفعہ ۷** اس
بادشاہ کی ولدیت مین اختلاف ہے اکثر کہتے ہین کہ وہ شمس الدین التمش کا بیٹا تہا اور بعضے
اوسکو نبیرہ اوسکا بتلاتے ہین القصہ جو کچہہ ہو سو ہو سلطان ناصر الدین ماہ ذیحجہ ۶۴۳ سنہ
ہجری مطابق ۱۲۴۵ سنہ عیسوی مین بمقام دہلی قصر سفید مین تخت پر بیٹھا اور بیس برس کئی ماہ
سلطنت کی پہر بیمار ہو کر بتاریخ یازدہم جمادی الاول ۶۶۴ سنہ ہجری مطابق ۱۲۶۶ سنہ عیسوی کو
مر گیا **دفعہ ۸** یہہ بادشاہ نہایت عادل اور منصف تہا اوسکے عہد مین کسی پر ظلم نہین ہوا اور
رعایا بہت خوش رہے بعضے زمیندار اور باج گذار ایسے تہے جنہون نے اپنی تمردی سے

کسیکو ایک خرمہرہ نہ دیا تھا اوُنہین اوسنے اپنے دربار مین طلب کیا اور بسہولیت ازراہ حکمت
عملی اونکی رضامندیکے ساتہہ اونکی جاگیرین تغیر کر دین اور اپنی خوش نیتی سے ہر ایک ارادہ مین
فتح یاب ہوتا رہا چنانچہ سلطنت گکرونکی اور ملک دوابہ اور مالوہ اور لاہور اور ملتان اوسکے
تسلط مین آیا اور شیرخان اوسکے ایک رکن سلطنت نے سنہ ۶۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۹ عیسوی کے
مین غزنین کو فتح کیا دفعہ ۱۹ یہہ بادشاہ اگرچہ ظاہر مین جاہ حشم کے ساتہہ سلطنت
کرتا تہا مگر باطن مین بالکل فقیر وضع تھا اور ریاضت کشی اور نفس کشی کو شعار اپنا کرکے درویشانہ
بسر اوقات کرتا تہا یعنی کہانا بے آب و نمک کہایا کرتا اور صرف کتابت پر اپنا گذارہ کرتا تہا اور
اوسکے محل مین سوا ایک بیگم منکوحہ کے اور کوئی عورت حرم وغیرہ نہ تہی اوسی سے تمام کام
خانہ داری کے لیتا تہا ایکروز اوسنے عرض کی کہ ای شاہ والا جاہ مین کہانا پکانیسے تنگ آگئی
ہون اور اونگلیون کا یہہ حال ہے کہ پہپولے پڑ گئے ہین اگر ایک کنیز واسطے پکانے طعام کے
عنایت ہو تو عین کرم ہے شاہ یہہ بات سنکر متغیر ہوا اور بولا کہ یہہ ملک خالق الکائنات کی ودیعت
ہے عیش و عشرت کے واسطے نہین ہے اگر اسمین صرف بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو
کیا جواب دونگا تمکو چاہیے کہ بدستور اپنے کاروبار مین مصروف رہو تا کہ روز جزا اوسکا اجر
پاؤ وہ یہہ بات سنکر چپ رہی اور اوسی طرح سب کام کرنے لگی دفعہ ۲۰ اوسکے مزاج مین ابتدا سے
لذائذ دنیوی سے نفرت اور فقر و قناعت سے رغبت تہی چنانچہ قبل از تخت نشینی کے
یہہ بادشاہ ایک عرصہ تک مقید رہا اور حالت قید مین صرف کتابت سے اپنی گذران
کی اور خزانہ بادشاہی سے اپنے واسطے کچہہ نہ لیا دفعہ ۲۱ باوجود جلال اور شوکت سلطنت کے
دلشکنی اور خاطر آزاری کسی شخص کی منظور نہ تہا نقل ہے کہ ایکدن کوئی امیر اوسکی ملازمت
کو گیا اور اوسکے ہاتہہ کا قرآن شریف لکہا ہوا دیکہنے لگا کہین اوسمین لفظ فی کا مکرر لکہا ہوا تہا

اوسنے دیکھکر شاہ کیطرف اشارہ کیا کہ ایک فی غلط ہے شاہ نے معًا اوسکے گرد ایک حلقہ سیاہی کا
کہینچ دیا حالانکہ وہ لفظ غلط نہ تہا اور جب وہ امیر رخصت ہوکر چلاگیا اوس دایرہ کو وہان سے چھیل ڈالا
کسی امیر نے عرض کی کہ حضور نے پہلے اوسکے گرد حلقہ کہنچا اور اب چھیل ڈالا اسکا کیا باعث ہے
شاہ نے جواب دیا کہ مین جانتا تہا کہ حقیقت مین یہہ لفظ صحیح ہے لیکن اوسکے روبرو جو ایسا
نکرتا تو وہ رنجیدہ خاطر ہوتا اور شرمندگی سے کچھہ نہ کہہ سکتا **دفعہ ۲۲** کہتے ہین کہ اس بادشاہ نے
مرتے وقت وصیت کی تہی کہ بعد مرنے کے میرے پانوین رسی باندہ کر لاش میری کو کسی
غار مین کہنچکر ڈالدینا اسواسطے قبر اوسکی غار مین بنائی گئی ہے اور خلقت دہلی کی تبرکًا اور
تیمنًا اوسکی زیارت کو جاتی ہے **ذکر الغ خان ملقب بہ غیاث الدین بلبن ترک**
دفعہ ۲۳ یہہ شخص غلام شمس الدین التمش کا تہا بالقول بعضے سلطان ناصر الدین کا خسر اور
بقول بعضے اوسکا بہنوئی تہا اصلی نام اوسکا بلبن تہا حالت امارت مین بخطاب الغ خان مشہور ہوا
اور جب سلطان ناصر الدین نے وفات پائی تو ارکان سلطنت نے ماہ جمادی الاول سنہ ۶۶۴
ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۵ عیسوی اوسکو تخت پر بٹہا دیا اور اوسکے عہد مین علم کی ترقی اور
قدردانی بہت ہوئی اور حضرت امیر خسرو اور شیخ فرید الدین شکر گنج اور خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی اور شیخ بہاؤ الدین ذکریا بہی اوسیکے عہد مین تہے چنانچہ اوسنے اکیس برس چند ماہ سلطنت
کے اور آخرکار بعمر اسی برس کے بیمار ہوکر سنہ ۶۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی مین مر گیا **ذکر معز الدین
کیقباد ترک** **دفعہ ۲۴** جب سلطان غیاث الدین بلبن نے وفات پائی تو ارکین سلطنت
نے چاہا کہ کیخسرو بیٹے سلطان ناصر الدین محمود شاہ کی حق تلفی کرکے قراخان پسر کو جاے بلبن کو
تخت نشین کرین مگر اوسنے منظور نکیا اسواسطے معز الدین کیقباد خلف بغرا خان کو سنہ ۶۸۶
ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی مین تخت نشین کیا اور اوسنے بصلاح بعضے کج اندیشونکے

کیخسرو اور بہت سے امیرونکو قتل کیا اور اپنے باپ قراخان سے بہی عداوت کرنے لگا اس سبب سے تمام رعایا اوس سے ناراض ہو گئی اور اکثر لوگ باغی ہو گئے غرض کہ وہ بسبب اپنے نادانی اور تلون مزاجی کے متصدی اپنے امور سلطنت کا نہوسکا لاجرم امیرون نے فتنہ اور فساد برپا کر کے سلطنت کو درہم برہم کیا کہ آخر کار اوسی مفسدہ مین ماہ جمادی الثانی ۶۸۹ھ ہجری مطابق ۱۲۹۰ عیسوی جلال الدین فیروز کے ہاتہہ سے کہ ایک شخص خلجی تہا مارا گیا اور سلطنت اوسکی تخمیناً دو سال رہی ہوگی **فصل دوم خلجیون کے بیان مین ذکر جلال الدین فیروزہ شاہ خلجی** **دفعہ ۲۵** جلال الدین فیروز شاہ قوم خلجی تغرش خانکا بیٹا تہا ماہ جمادی الثانی ۶۸۹ھ ہجری مطابق ۱۲۹۰ عیسوی مین بعمر ستر برس کے کیلوکہری مین جلوس فرماے سلطنت کا ہوا اور تخمیناً آتہہ برس بادشاہت کی اور یہہ بادشاہ نہایت حلیم الطبع اور سلیم المزاج تہا اہل علم اور ارباب کمال سے مشاورت اور فقرا اور صلحا سے ارادت رکہتا تہا اور اپنے ملازمون سے کبہی کسی کو ناخوش نکرتا تہا اور رعایا پر ہمیشہ نظر شفقت اور عاطفت کی رکہتا تہا غرض کہ اوسکے اوصاف حمیدہ حد سے زیادہ ہین چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز کئی شخص مفسدہ پرداز جو لایق قتل اور سیاست کے تہے اوسکے حضور مین حاضر کیئے گئے اونکی تقصیرات کو اوسنے معاف کر کے فرمایا کہ بدی کے عوض بدی کرنا سلوک مساوی ہے لیکن بدی کے عوض نیکی کرنا فضیلت رکہتا ہے **دفعہ ۲۶** جب جلال الدین ہر کہ ومہ پر شفقت بی اندازہ کرنیلگا اور اوسکی رحم دلی پایہ اعتدال سی گذر گئی تو انتظام مملکت مین خلل عظیم پڑا حتی کہ علاؤالدین حقیقی بہتیجا خواہان اوسکی جان کا ہوا اور ہر طرحکی تدبیرین کرنے لگا شدہ شدہ یہہ خبر مخبران معتبر نے شاہ کو پہونچائی مگر چونکہ علاؤالدین کو اوسنے ایام طفولیت سے پرورش کیا تہا اونکی کہنے کو سچ نہ جانا اور اوسکی طرف سے کچہہ وسواس نکیا آخر کار علاؤالدین نے دغا سے بادشاہ کو

کرّہ مانک پور مین بلایا اور جب بادشاہ کشتی مین سے اوترتا تہا اوسوقت بضرب تلوار اوسکو
جان سے مار ڈالا اور یہہ واردات وفات اوسکے کی ۶۹۵ ہجری مطابق ۱۲۹۶ عیسوی مین
واقع ہوئی دفعہ ۲۷ ہرچند یہہ خبر ملکہ جہان بادشاہ کی بی بی نے سنکر رکن الدین ابراہیم شاہ اپنے
چہوٹے بیٹے کو دہلی مین تخت پر بٹہا دیا تہا لیکن جب علاؤالدین نے کڑہ مانک پور سے
معاودت کرکے جنگ شروع کی تو وہ تاب مقاومت اوسکے کی نہ لاکر فرار ہوگیا اسواسطے
علاؤالدین تخت دہلی پر متمکن ہوا ذکر سلطان علاؤالدین خلجی دفعہ ۲۸ بتاریخ بست و دوم
ذیحجہ ۶۹۵ ہجری مطابق ۱۲۹۶ عیسوی سلطان علاؤالدین بن شہاب الدین مسعود خلجی تخت نشین
ہوا اور ۶ شوال ۷۱۵ ہجری مطابق ۱۳۱۵ عیسوی کو بحالت بیماری فوت ہوا درینصورت
مدت سلطنت اوسکے کی ۱۹ برس کئی مہینے ہوتے ہین لیکن بعضونکی روایت یہہ ہے کہ
اوسنے بیس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ایک غلام کے ہاتہ سے مقتول ہوا دفعہ ۲۹
یہہ بادشاہ بڑا ظالم کینہ توز تہا اوسکی بیدادی اور بدطینتی کے سبب بہت سے امیرون نے باغی
ہوکر اطاعت سے قدم باہر رکہا پر اوسنے اپنی شجاعت اور زیرکی سے سب کو زیر کیا اور تمام
غنیمون پر فتح پائی چنانچہ تین بار مغلونکو شکست دی اور گجرات کو فتح کرکے صوبہ اپنی مملکت کا
بنایا اور دکہن کو غارت کیا اور چتور کو جو بڑا مضبوط قلعہ میواڑ مین ہے تسخیر کیا اور اکثر راجہ ہائے
عظیم الشان فرقہ راجپوت کے خراج دینے لگے دفعہ ۳۰ یہہ بادشاہ جبلی لیاقتین اور ذاتی
صفتین بہت سی رکہتا تہا اور اگرچہ ابتدا مین نوشت وخواند سے عاری اور اُمی تہا لیکن سن
شباب مین اکتساب علوم اور فنون کا عزم کیا اور بہت جی لگا کے تہوڑے ہی عرصہ مین علم
فارسی کو اسقدر تحصیل کیا کہ عمدہ عمدہ کتابین جنکی عبارتین نہایت دقیق او متین ہین پڑہنے
لگا اور اونکے معنے کو حل کرنے لگا اور علما کی صحبت کے فیض سے فقیرون اور صالحون کے

سانهه اوسکو ارادت هوگئی اوران لوگونکی تعظیم اورتکریم جیسی کہ چاهیئے بجالاتا تها دفعه ۲۱

اس بادشاه نے اپنے عهد مین نئی نئی باتین انتظام ملک کی اختراع کین چنانچہ ترتیب کاغذ

پٹواریکی کی اور داک کی چوکیان بٹهلائین اور واقع نگار مقرر کیئے دفعه ۲۲ اگرچه اس بادشاہ نے

بڑی بڑی مهمات سرکین الا چیتور کی لڑائی مین بذات خود نهایت کوشش اور جانفشانی

ظهور مین لایا مگر آخر کار جس هوس مین یهه جانبازیان کی تهین وه پوری نه هوی شرح اوسکی

یهه هے کہ رانی پدماوت بی بی راجه رتن سین والی چیتور کی نهایت حسین اور خوبصورت تهی

اوسکا شهره حسن و جمال کا سنکر بادشاه مفتون هو گیا اور ولوله عشق مین فوج کشی کرکے شهر چیتور کا

محاصره کرلیا اور راجه کو پیغام بهیجا کہ اگر عافیت اور سلامتی اپنی منظور هے تو رانی پدماوت کو

بهیجدی اوسنے اس امر کو موجب کسر ننگ و ناموس کا سمجهه کر انکار کیا اوسپر بادشاه نے پهر پیغام بهیجا

کہ اگر دینا رانی کا منظور نهین تو صرف ایک دفعه صورت اوسکی مجهے دکهلا دے اسبات کو اوسنے

بسادگی سے مان لیا چنانچه علاؤالدین نے معه چند مصاحبین کے شهر مین جاکر ایک آئینه

عکس مین صورت پدماوت کی ملاحظه کی اور راجه کو براه دغابازی همراه اپنے لاکر مقید کیا

اور حکم دیا کہ اگر پدماوت کو نه دیگا تو رهائی نهین هوگی پدماوت نے یهه خبر سنکر بادشاه کو لکها کہ مین

اس شرط سے آپکے پاس حاضر هوتی هون کہ میرے همراه سات سو ڈوله میری سهیلیونکی آوینگے

اوس ناعاقبت اندیش فریب خورده عشق نے اسبات کو منظور کرلیا اوسپر پدماوت نے سپاهیان

مسلح کو ڈولیون مین بٹهاکر لشکر شاهی مین روانه کیا اور اونهون نے وهان جاکر اول تو راجه کو

به بهانه ملاقات رانی کے بلاکر لشکر سے نکالدیا کہ وهان سے راجه ایک اسپ تیز رو پر سوار هوکر

بهاگ آیا اور بعد ازان لشکر شاهی سے اونهون نے خوب جدال و قتال کیا مگر علاؤالدین نے

پهر چیتور کو آگهیرا الا فتحیاب نهوا اور اوسوقت ناکام پهر آیا لیکن سنه ۱۳۰۳ عیسوی مین پهر لشکر

شائستہ ہمراہ لیکر چیتوڑ پر چڑہہ آیا اور سوا اسے ایک بیٹے راجہ کے کہ جسکو اوسنے خود بخیال قیام نسل کے بہگا دیا تہا اور سب بیٹے مارے گئے اور تمام شہر حالت نرغہ[۱] مین ہو گیا اور کچہہ امید زندگی کی کسیکو باقی نرہی لاچار ہو کر تب شہر کے عمدہ خاندان کی عورات نے جسمین پدماوت بہی داخل تہی انبار لکڑیونکا جمع کرکے اوسمین آگ لگادی اور اوس آگ سوزان مین جلکر رہگئین اور راجہ معہ چند بہادرونکے دروازہ شہر سے باہر نکلکر خوب لڑا اور آخر داد شجاعت اور مردانگی کی دیکر مارا گیا بادشاہ نے شہر مین گہسکر دیکہا کہ جسمین رانی پدماوت جلکر مر گئی تہی اور دلکو صبر دیا اور جملہ عمارت بلند اور مناد شہر کے منہدم کرادیے **ذکر شہاب الدین عمر خلجی** دفعہ ۳۳ بعد مرنے اپنے باپ کے شہاب الدین عمر ۷۱۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۵ سنہ عیسوی مین تخت سلطنت پر بیٹہا اور تین مہینے گئے روز فرمان دہی کرنے پایا تہا کہ مبارک خان اوسکے بہائی نے ملک نائب مدار المہام سلطنت کو ایک تدبیر سے مروا کر آپ نائب سلطنت ہوا اور چندروز بعد بادشاہ کو پکڑ کر اندہا کر دیا اور گوالیار کے قلعہ مین قید کیا اور آپ بادشاہ ہوا **ذکر قطب الدین مبارک شاہ خلجی** دفعہ ۳۴ بعد از المصادرت اور قید کرنے اپنے بہائی کے ماہ محرم ۷۱۶ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۶ سنہ عیسوی مین قطب الدین مبارک شاہ تخت پر بیٹہا اور پانچ برس دو مہینے فرمانروا رہا آخرکار بتاریخ پنجم ربیع الاول ۷۲۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۱ سنہ عیسوی رات کے وقت جاریک نے بسازش خسرو خان کے اوسکو قصر ہزار ستون[۲] مین مار ڈالا **ذکر حسن خان الملقب بسلطان ناصر الدین خسرو خان بروار** دفعہ ۳۵ ماہ ربیع الاول ۷۲۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۱ سنہ عیسوی مین خسرو خان تخت پر بیٹہا صرف چار مہینے کئی دن بادشاہت کی تہی کہ غازی الملک تغلق شاہ حاکم لاہور نے خسرو خان پر فوج کشی کی اور خسرو خان حوض علائی کے کنارہ پر نکلا اور میدان

[۱] نرغہ بہ لفظ ترکی ہے اطلاق اوسکا اکثر اوپر حالت تنگی اور نہ جانے سکنے کے ہوتا ۱۲

[۲] نام محل کا ہے ناصر الدین محمود نے اندرون قلعہ لاہور اسکو بنایا تہا ۱۲

اندرپت مین لڑائی ہوئی اور خسرو خان بہاگ کر نلپت مین چہپا آخر کار گرفتار ہو کر ماہ رجب سنہ ۷۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۱ عیسوی مین مارا گیا

فصل سوم خاندان تغلق وغیرہ کے بیان مین

ذکر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ترک

دفعہ ۳۶ بعد مارے جانے خسرو خان کے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بن ملک تغلق نے غرہ شعبان سنہ ۷۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۱ عیسوی کو قلعہ علائی مین جلوس فرمایا اور حوالی دہلی مین قلعہ تغلق آباد بنا کر کے اوسکو تخت گاہ اپنا بنایا کتب تواریخ مین مرقوم ہے کہ یہہ بادشاہ بڑا عادل اور رحم دل اور سلیم الطبع تہا اور اوسنے انتظام اُمور سلطنت کا جو بیشتر خلل پذیر ہو گئی تہی بخوبی کیا اور تمام قدیم عمارتون اور قلعونکی مرمت کروائی اور کئے قلعہ جدید بہی تعمیر کروائے اور اوسکی قلمرو مین ملک کے تاجرونکی آمد و رفت سے تجارت نے ترقی پکڑی اور بہت سے قوانین دیوانی کی ایجاد ہوی اور علما اور فضلا قدر و منزلت کے سبب سے اوسکے عہد مین بہت خوش اور محفوظ ہی اور شاہ نظام الدین اولیا اور حضرت امیر خسرو بہی اسی بادشاہ کے زمانہ مین تہے چنانچہ حضرت امیر خسرو نے ایک کتاب بہی اوسکے نام پر تصنیف کی تہی اور جس سال مین وفات تغلق شاہ کی واقع ہوئی تہی اوسی سال مین یہہ دونو حضرات بہی اس سرائے فانی سے رحلت فرمائی عالم جاودانی ہوئے دفعہ ۳۷ کہتے ہین کہ اس بادشاہ کے ایک باندی تہی جسوقت کہ بادشاہ اوسکے ساتہہ ارادہ صحبت کا کرتا تو اوس باندی کو حیض ہو جاتا تہا آخر کار یہہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ باندی در اصل اوسکی ہمشیرہ تہی دفعہ ۳۸ اس بادشاہ نے چار سال کئی مہینے سلطنت کی اور آخر کار وفات اوسکی اسطرح واقع ہوئی کہ الغ خان اوسکے بیٹے نے افغان پور کے قریب ایک محل بنایا تہا اوسمین بادشاہ کہانا کہا رہا تہا کہ دفعتاً مکان گر پڑا اور بادشاہ دبکر مر گیا اور وقوع اس سانحہ کا ماہ ربیع الاول سنہ ۷۲۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۳۲۵ عیسوی کے عمل مین آیا

ذکر سلطان محمد عادل

تغلق شاہ عرف الف خان دفعہ ۳۹ غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد عادل عرف الف خان تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا سخی اور قدردان اہل علوم اور ارباب فنون کا تہا اور زہد و تقوی اور پابندی شریعت کی بہی اوسکے ذات مین بہت تہی الاطریق مملکت داری مین ظلم دوست اور بے رحم تہا چنانچہ اوسکے وقت مین ہر ایک ہفتہ مین ایک دو امیر جان سے مارے جاتے تہے **دفعہ ۴۰** اس بادشاہ کے مزاجمین طمع بہی زیادہ تہی جسوقت وہ نربدا اور کرشنا کے درمیان کا ملک فتح کر چکا تو لاکہہ سوار نیپال کی سمت واسطے مفتوح کرنے ملک چین کے اس ہوس سے روانہ کئے کہ وہان دولت بہت ہے آخر نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ وہ سب پہاڑونمین مارے گئے اور اونمین سے کوی پہر کر نہ آیا اور جب ان بیہودہ مہمون مین زر خطیر صرف ہوگیا تب خراجکی توفیر کی طرف متوجہ ہوا اس سبب سے تمام رعایا تنگ ہوئی اور سب راجا اور صوبے بگڑ گئے مگر از بسکہ الف خان شجاعت اور معرکہ جنگ مین یکتائے روزگار تہا از راہ اولوالعزمی کے فوج کشی کرکے والیان ملتان و تلنگانہ و بنگالہ و صوبہ اودہ کو جو پہرے ہوئے تہے اور پنجاب کے گکڑونکو مار کر زیر کیا اور ایک دفعہ قنوج پر بہی حملہ کرکے اکثر نواح شہر کے لوگونکو قتل کیا **دفعہ ۴۱** اس بادشاہ کو دیوگڈہ جسکا نام اوسنے دولت آباد رکہا تھا بہت پسند تہا اسواسطے اوسنے حکم دیا کہ سکنائے دہلی وہان جاکر بود و باش اختیار کرین سو اول وہ لوگ اس خبر کو سنکر بہت گہبرائے مگر آخر کو مجبوری تعمیل حکم کی کرنی پڑی اور دہلی کو اوجاڑ کر وہان جا بسے اور اکثر بڑے درخت جڑ سمیت اوٹہا کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے گئے **دفعہ ۴۲** اس بادشاہ کو اپنی عظمت اور تعلی کا بہی بڑا خیال تہا چنانچہ ایکدفعہ اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا تہا تو اوسکو اوسنے تجمل شاہانہ ایک جگہ دفن کروادیا اور ایک عمدہ قبر

اوسکی بنوائی **دفعہ ۳ ہم** ہرچند کہ یہہ بادشاہ بڑا الوالعزم اور عاقل تہا چونکہ اوسکے مزاجمین بیرحمی
اور طمع زیادہ تہی اسواسطے اوسکے ملک مین صورت آسودگی اور امن کی نہ ہوئی اور تسلط
کامل ہونے پایا تہا کہ ناگہان کسی عارضہ بیماری مین مبتلا ہوکر ۲۱ محرم ۷۵۲ ہجری مطابق ۱۳۵۱
عیسویکو بعد فرمان روائی ۲۷ برسکے مرگیا **ذکر فیروزشاہ ترک کا معہ بعض ذریت** اوسکے
دفعہ ۴ ہم سلطان محمد عادل شاہ کی وفات کے بعد فیروزشاہ بہتیجا اوسکا تاریخ بست و سوم
شہر محرم ۷۵۲ ہجری مطابق ۱۳۵۱ عیسوی بادشاہ ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ کچہہ بڑا الوالعزم نہوتہا
چنانچہ ملک دکہن مین اوسکے عہدمین ایک شخص حسن خان نامی خودسر ہوکر بادشاہ بن گیا
اور ملک بنگالہ بہی اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا مگر فیروزشاہ عاقل اور عادل بڑا تہا سوجسقدر
ملک اوسکے ماتحت رہا اوسکا انتظام اوسنے خوب کیا اور نہایت رونق بخشی یعنی بہت سی
قسم کے محصول جو خالی از ظلم نتہے اوسنے معاف کردیئے اور خراج مین بہی تخفیف دی
اور فائدہ عوام کے واسطے تیس نہرین اور ایک سو پل اور چالیس مسجدین اور تیس مدرسہ
اور تیس خانقاہ اور سو مقبرہ اور دو سو رباط اور ایک سو بندات جہیل اور ڈیڑہ سو چاہات
اور دس حمام اور پانچ شفاخانہ اور دس منارہ اور باغات بےشمار احداث کیئے اور
کہتے ہین کہ شہر جونپور بہی اوسی نے بسایا تہا غرض کہ یہہ بادشاہ دہلی کے بڑے نیکنام
بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے **دفعہ ۵ ہم** یہہ بادشاہ بعد جلوس تخت سلطنت کے اڑتیس برس
کئی مہینے جلتیار ہا کر جب ۷۸۹ ہجری مطابق ۱۳۸۷ عیسوی مین ضعیف اور ناتوان ہوگیا
تو اوسنے اپنی خوشی سے ترک سلطنت کرکے اول شاہزادہ فتح خان کو تخت پر بٹہایا اور سکہ
اور خطبہ اوسکے نام پر کردیا اور جب ۷۹۰ ہجری مطابق ۱۳۸۸ عیسوی مین وہ مرگیا تو محمد خان
دوسرے بیٹے کو ناصر الدین محمد شاہ خطاب دیکر تخت پر بٹہایا مگر امرانے اوس سے مخالفت

کی اور لڑکر اوسکو کوہ سرمور کی طرف بہگا دیا اور غیاث الدین تغلق شاہ ثانی ولد شاہزادہ فتح خان کو تخت پر بٹہایا اسے عرصہ مین بتاریخ ۱۳ سیزدہم رمضان سنہ ۹۰ ہجری مطابق سنہ ۱۳ عیسوی فیروز شاہ مرگیا اور تغلق شاہ مستقل بادشاہ رہا دفعہ ۶۴ جب پانچ ماہ کئی روز تغلق شاہ ثانی کو گذرے تو ملک رکن الدین وزیر نے اوسکو مار ڈالا اور ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن فیروز شاہ کو ماہ صفر سنہ ۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳ عیسوی تخت پر بٹہایا مگر اُمرا اوسکے ساتھہ مخالفت کرنے لگے اور ادہر آمد آمد ناصر الدین محمد شاہ کی ہوئی اسواسطے ابوبکر شاہ میوات مین چلا گیا اور ناصر الدین محمد شاہ دہلی مین آکر تخت پر بیٹہہ گیا اور بعد لڑائیون کے ابوبکر شاہ کو پکڑ کر قلعہ میرٹہہ مین قید کیا کہ بتاریخ بستم ماہ ذیحجہ سنہ ۹۲ ہجری مطابق سنہ ۱۳۸۹ عیسوی وہین مرگیا اور ناصر الدین تین سال کئی مہینے فرمان روا رہکر بتاریخ ہفتدہم ربیع الاول سنہ ۹۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۹۳ عیسوی بیمار ہوکر مرگیا اور ہمایون خان سکندر اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اور ایک مہینے بعد وہ بہی بحالت بیماری مرگیا ذکر ناصر الدین محمود شاہ بن محمد شاہ بن فیروز شاہ ترک معہ کیفیت ورود امیر تیمور دفعہ ۶۷ بعد مرنے سکندر شاہ کے پندرہ روز تک باہم امرا کے یہہ بحث رہی کہ کسکو بادشاہ کیا جاوے آخرکار ماہ جمادی الاول سنہ ۹۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۹۳ عیسوی محمود شاہ کو تخت پر بٹہایا اگرچہ اس بادشاہ نے ۱۹ سال کئی ماہ سلطنت کی مگر اوسکی سلطنت مین نہایت تزلزل رہا کیا معنے اول تو جب دہلی مین تخت پر بیٹہا تو اوسکے تہوڑے دن بعد مین نصرت شاہ بن شاہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ نے سنہ ۹۷ ہجری مطابق سنہ ۱۳۹۴ عیسوی مین بمقام فیروزآباد تخت نشین ہوکر سلطنت دہلی کی اپنے نام پر مسلم کی چنانچہ تین سال تک مہینے تک وہ قایم رہا تب تک باہم جنگ جدل ہوتی رہی اور بہت خلق اللہ کشتہ اور خستہ ہوئی بعدہ سنہ ۹ ہجری مطابق سنہ ۱۳ عیسوی مین اقبال خان نے مدد قوم افغان فیروزآباد کو

قابض اور متسلط ہوگیا اور مقام کوشک سیری کو پایہ تخت اپنا قرار دیکر تخمیناً دو سال تک
دم سلطنت بھرتا رہا دفعہ ۴۸ اسی عرصہ مین امیر تیمور سمرقند کی جانب سے وارد
ہندوستان ہوا اور ممالک مغربی کو قتل اور غارت کرتا ہوا باہ جمادی الاول سنہ ۸۰۱ ہجری
مطابق سنہ ۱۳۹۸ عیسوی دہلی تک پہنچا اوسوقت سلطان محمود شاہ نے اپنی ٹوٹی ہوئی
فوج سے جو قریب چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار کے ہوگی مقابلہ کیا مگر غالب نہ آیا
اور فتح سے مایوس ہوا لہذا بلاچاری قلعہ خالی کردیا اور اپنے اہل و عیال و ارکین سلطنت سمیت
کسی سمت کی راہ لی تب تیمور نے شہر مین گھسکر ہاتھہ قتل اور غارت کا دراز کیا چنانچہ ہر کوچہ
اور برزن لاشون سے بھر گیا اور نصف سے زیادہ شہر مغلون نے پھونک دیا بعد ازان
تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کیا اور صرف پندرہ روز
دہلی مین رہکر اکثر امیرون اور عہدہ دارونکو جو اوسکے مطیع ہوئے تھے خلعت دیئے
اور اونکو صوبے اپنی طرف سے عطا کرکے شمال کی جانب رہ نورد ہوا اور دریائے گنگ
کی دونو طرف کے ملکونکو شروع سے آخر تک تاخت و تاراج کیا اور بہت سا مال غنیمت کا
معہ قیدیونکے جسمین بیشتر ہندوستانی امیر اور سردار تھے لیکر سمرقند کو روانہ ہوا دفعہ ۴۹
جب تیمور ہندوستان سے چلا گیا مابین امرائے سلطنت کے فساد عظیم برپا ہوا اس
نااتفاقی کے سبب پھر محمود شاہ نے آکر دہلی پر تسلط کرلیا اور مدت مین رفتہ رفتہ صورت
آبادی شہر کی ہوئی لیکن سلطان محمود کی اطاعت مین سب امیر اور وزیر متفق نہ ہوے
سو اونکی بغاوت کے سبب سے سلطنت پھر دوبارہ برباد ہوئی غرض کہ اسی طرح سے محمود شاہ
بیس برس برائے نام سلطنت کرکے ماہ ذیقعد سنہ ۸۱۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۲ عیسوی مین
رہ گرائے عالم بقا ہوا ذکر دولت خان قوم لودہی دفعہ ۵۰ بعد مرنے

محمود شاہ کے اُمرا نے اتفاق کرکے ماہ محرم سنہ ۸۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۳ عیسوی مین
دولت خان لودہی کو جو فیروز شاہ بادشاہ کے عمدہ اراکین مین سے تہا بادشاہ بنایا چنانچہ
اوسنے مقام کوشک سیری مین ایکسال دو ماہ چند یوم جلوس سلطنت کا کیا پہر خضر خان
قوم سید والی ملتان نے اوسپر فوج کشی کی اور دولت خان کوشک سیری مین محصور ہوا
اور جب اوسکا کچہہ بس نہ چلا تو لاچار ہوکر خضر خان کے پاس چلا آیا اوسنے اوسکو فیروز آباد
مین قید کیا کہ آخرکار سنہ ۸۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۴ عیسوی مین وہین مرگیا **فصل چہارم**

سلطنت سادات کے بیان مین ذکر خضر خان ولد ملک سلیمان خان سید

دفعہ ۱۵ خضر خان سید والی ملتان بعد مغلوب ہونے دولت خان لودی کے شاہرخ
ابن تیمور کے عہد مین سلطنت دہلی پر متسلط ہوا اور ازبسکہ یہہ شخص آدمی دانا اور دور اندیش تہا
اوسنے لقب بادشاہی کا اپنی نسبت عاید نہین کیا بلکہ صرف نائب تیمور کہلائے جانے پر قناعت
کی اور شاہرخ کا سکہ اور خطبہ بدستور جاری رکہا اور سات برس کئی مہینے بہت خوبی کے
ساتہہ سلطنت کرکے تاریخ ہفدہم شہر جمادی الاول سنہ ۸۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۱ عیسوی کو
بیمار ہوکر مرگیا کہتے ہین کہ ملک رحمت مورث اعلی افغانان ججہر اور دوجانہ وغیرہ کا اسی
بادشاہ کے عہد مین ولایت سے آکر ججہر مین آباد ہوا تہا کہ کیفیت اوسکی مفصل انشاء اللہ تعالے
جلد دوم مین مرقوم ہوگی **ذکر معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ** دفعہ ۲۵ بعد وفات
خضر خان کے مبارک شاہ بیٹا اوسکا مالک سلطنت ہوا یہہ بادشاہ تدبیر جنگ و جدال اور
انتظام مملکت مین نہایت ہوشیار تہا لڑائی کے ڈہب اوسکو خوب یاد تہے اس سبب سے
وہ اکثر صوبہ ہائے باغی پر غالب آیا اور اوسکے عدل و داد سے خلق نے آرام پایا اور اوسکے
اخلاق حمیدہ کے باعث سے لوگ اوس سے محبت دلی کرتے تہے اس بادشاہ نے تیرہ برس

کئی ماہ سلطنت کی اور نوین تاریخ ماہ رجب ۸۳۷ ہجری مطابق ۱۴۳۴ عیسوی کو لباز بن سردار الملک وزیر نمک حرام کے ایک مسجد مین نماز پڑہتا ہوا سند ہو نیکے ہاتھہ سے جنہون نے اوس سے کچھہ ایذا بہی نہین پائی تہی مارا گیا اور بعضے مورخین کہتے ہین کہ میران صدر اور قاضی عبد الصمد نے لباز بن وزیر مذکور ہلاک کیا **ذکر سلطان محمد خان بن فرید خان بن خضر خان دفعہ ۲۳ ٥** جب مبارک شاہ مرگیا تو سردار الملک وزیر نمکحرام نے محمد شاہ ولد مبارک کو تخت پر بٹہایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور کالیے خان کو اپنا نایب بنایا کچہہ عرصہ بعد جو سرکشون نے زور پکڑا تو کالیخان اونکی تنبیہ کے واسطے مامور ہوا اور وہان جاکر خود اون سے ملگیا اور دہلی پر معہ باغیون کے چڑہ آیا اور یہان آکر باغیون نے درخوست کی کہ اگر وزیر اعظم جان سے مارا جاوے تو ہم مطیع الامر سلطانی ہو جاوینگے بادشاہ نے اس امر کو غنیمت سمجہا کیونکہ اوسکو واسطے لینے قصاص اپنے باپ کے یہہ موقع منجانب اللہ ملگیا سو اوسنے سردار الملک کو مروا ڈالا اور کالیخان کو وزیر اعظم مقرر کیا الآ پہر طبعیت بادشاہ کی عیش و آرام کیطرف مائل ہوگئی اور امور سلطنت مین ضعف واقع ہوا اسواسطے لوگونکے دماغ میں ہوا خودسری بہر گئی چنانچہ بہلول لودہی باشندہ سرہند جو بادشاہ کیطرف سے حاکم ملتان تہا باغی ہوکر چڑہ آیا اور چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ کیئے پڑا رہا مگر بالآخر فتحیاب نہ ہوکر ملتان کو لوٹ گیا اور بادشاہ بیمار ہوکر بعد فرمان روائی بارہ برس چند مہینے کے ۸۴۹ ہجری مطابق ۱۴۴۵ عیسوی مین مرگیا **ذکر سلطان علاؤالدین عالم شاہ دفعہ ۲۴ ٥** بعد وفات سید محمد شاہ بادشاہ کے سید علاؤالدین عالم شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ اپنے باپ سے بہی زیادہ غافل اور عیاش تہا اوسکے وقت مین کاروبار سلطنت کے بالکل خلل پذیر ہوگئے اور جہان تہان لوگون نے خودمختاری اختیار کرکے براسہ جدی حکومتین قایم کرلین اور بادشاہ نے

شہر بداؤن مین ایک باغ بنایا تہا اوسکی آراستگی اور زیبائش مین مصروف رہتا تھا جب چارون
طرف سے غدر ہو کر جابجا فتنہ او فساد پہیل گیا تو بادشاہ نے وزیرون کو جمع کر کے تدبیر پوچھی اونہون
نے براہ خباثت یہہ صلاح دی کہ حمید خان وزیر اعظم نے یہہ ساری خرابیان کی ہین حضور
اوسکو موقوف کر دین بادشاہ نے دہوکہ مین آکر حمید خان کو قید کیا مگر نامبردہ قابو پاکر قید سے نکل گیا اور
اور دہلی مین جاکر تمام مال و اسباب سلطانی پر قبضہ کر کے بیگمات کو نکالدیا اور بہلول لودہی کو بلاکے
بتاریخ ہفدہم ربیع الاول ۸۵۵ھ ہجری مطابق ۱۴۵۱ء عیسوی سلطنت دہلی پر قابض کرادیا اور
علاؤالدین نے بہلول سے کچہہ تنخواہ اپنے مقرر کروالی اور اتہائیس برس تک بداؤن مین زندگی
بسر کی ۸۸۳ھ ہجری مطابق ۱۴۷۸ء عیسوی مین وفات پائی **فصل پنجم سلطنت لودیون کے**
بیان مین ذکر سلطان بہلول لودی دفعہ ۵ یہہ بادشاہ افغانون کے خاندان مین
بڑا اولوالعزم اور صاحب صلح تھا اوسنے اول تخت نشین ہو کر حمید خان وزیر اعظم کو جسنے
علاؤالدین عالم شاہ سے منحرف ہو کر اوسکو دہلی کی سلطنت پر مسلط کر دیا تھا موقوف کر دیا اور اپنی شجاعت
اور جوانمردی جونپور کی سلطنت کو مغلوب کر کے اپنی قلمرو مین داخل کیا بلکہ تمام ملک سندہ سے
بنگالہ تک اپنے قبضہ مین کیا اور اوسیکے عہد مین مقام انبالہ گرو نانک قوم کہتری پیدا
ہوا تہا یہہ بادشاہ اڑتیس برس تک بہت قوت کے ساتھہ بادشاہت کر کے ۸۹۴ھ ہجری
مطابق ۱۴۸۸ء عیسوی مین رہگرائے ملک بقا کا ہوا **ذکر سلطان سکندر لودی**
دفعہ ۶ بعد وفات بہلول لودی کے اوسکا بیٹا سکندر جانشین ہوا اور اوسنے اپنے عہد
سلطنت مین جہترامین مسجدین اور بازار تعمیر کئے اور ہندؤنکو بت پرستی سے روکا اور اونکو فارسی
لکہنا پڑہنا سکہلایا ورنہ اوس سے پہلے کوئی ہندو فارسی نہ پڑہتا تہا اٹہائیس برس پانچ مہینے اوسنے
سلطنت کی اور پہر بتاریخ ہفتم ذیقعد ۹۲۳ھ ہجری مطابق ۱۵۱۷ء عیسوی مین بیمار ہو کر مر گیا ذکر

ابراہیم شاہ لودہی دفعہ ۷ بعد وفات سکندر شاہ کے ابراہیم شاہ بڑا بیٹا اوسکا تخت پر
بیٹہا اوس عرصہ مین جلالخان اوسکے منجہلے بہایئے نے ارادہ کیا کہ جونپور کو اپنا پایہ تخت کرکے
اپنے لئے ایک جدی سلطنت بناوے لیکن سلطان ابراہیم سے شکست کہا گرفتا ہوا بادشاہ نے
حکم دیا کہ اوسکو ہانسی مین قید رکہو اور جب وہ روانہ ہانسی ہوا تو رقیبان راہ کو اشارہ کرکے
اوسکو مروا ڈالا اور علاؤ الدین تیسرے بہایئے کے فکر مین ہوا اسواسطے نامبردہ جان بچا کر کابل
کو چلا گیا اور علی ہذالقیاس اراکین سلطنت کی نسبت بہی بادشاہ ظلم اور بدگمانی کرنے لگا
اسواسطے اونہون نے بغاوت پر کمر باندہی یہانتک کہ دولت خان صوبہ ملتان نے
شاہ بابر کو جو کابل مین حکومت کرتا تہا لکہا کہ ہندوستان مین آگر اس ملک کو اپنے قبضہ مین
لاؤ اور خلق اللہ کو ظالم کے پنجہ سے چہوڑا کر راحت پہونچاؤ برطبق اوسکے شاہ کابل ملک
پنجاب کو تاخت و تاراج کرتا ہوا دہلی کو روانہ ہوا جب پانی پت پہونچا تو سلطان ابراہیم
نے بذات خود مقابلہ کیا الا فتحیاب نہوا اور شکست کہا کر اوسی معرکہ مین بتاریخ ہشتم رجب سنہ ۹۳۲
ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۵ عیسوی مارا گیا اور سلطنت ہندوستان کی خاندان مغلیہ کے ہاتہہ آئی

فصل ششم سلطنت مغلیہ یعنی خاندان تیموری اور افاغنہ یعنی خاندان سوریان کے بیان مین مشتمل اوپر تین شقون کے شق اول خاندان تیموریہ کے بیان مین

ذکر ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن شیخ مرزا ابن ابو سعید مرزا ابن محمد مرزا ابن میران شاہ بن امیر تیمور دفعہ ۸ محمد ظہیر الدین بابر بن عمر شیخ مرزا ابن ابو سعید
مرزا ابن محمد مرزا ابن میران شاہ بن امیر تیمور بتاریخ ششم محرم سنہ ۸۸۸ ہجری مطابق سنہ ۱۴۸۳ عیسوی کو
پیدا ہوا تہا ازبسکہ بد ایت سے یہہ لڑکا ہونہار اور لئیق تہا اسواسطے اوسکے باپ نے جو اندجان
اور فرغانہ کا والی تہا بارہ برس کی عمر مین اوسکو اندجان کا ناظم کیا بعد وفات اپنے باپ کے

اوسکا جانشین ہوا حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور بہادر ملک
ایشیا مین گذرا ہے اول اوسنے ملک توران مین بڑے بڑے معرکہ اور کارنامہ کیے
اور پہر پانچ چہہ دفعہ ہندوستان کی چڑہائی کی پر بسبب پیش آجانے کسی نہ کسی
ہرج مرج کی لوٹ لوٹ گیا آخر کار اپنی دلاوری سے دخلیاب ولایت ہندوستان کا ہوا اور یہان
بہی اکثر سوائے جنگ ابراہیم شاہ کے جسکا اوپر مذکور ہوا اور مہمات عظیم اوسکو پیش آئین
مگر اوسنے اپنی جرات اور دلاوری سے استقلال اور ثبات قدم کو ہاتہہ سے ندیا ایک
مرتبہ ایک لاکہہ آدمی جنمین راجپوت لوگ بہی جو قوم ہنود مین بڑی سورما اور دل چلے ہوتے
ہین شامل تہے بسرگردگی محمود برادر شاہ ابراہیم متوفی کے ہندوستان کے مغرب کی طرف
جمع ہوئے ایسے وقت مین کہ اور اطراف سے بہی غنیم اوسکی مخالفت مین سرگرم تہے اوسپر ایک
حالت زغہ کی طاری ہوئی مگر وہ اپنی علو ہمتی اور دلیری سے کچہہ نہ گہبرایا اور ہر چند
کہ اوسکے سرداران نے صلاح دی کہ آپ دریائے سندہ پر تشریف لیے چلین مگر
اوسنے اونکو جواب دیا کہ دنیا مین ایکدفعہ مرنا ہے پس مقتضائے غیرت کا یہہ ہے کہ لڑکر مرین
اور اشعار شاہنامہ کے جو مضمون بہادری کا رکہتے تہے لوگونکو پڑہکر سنائے اور جو کہ
اوسکے دشمنون مین زیادہ ہندو لوگ تہے اسواسطے اوسنے اپنی فوج کے لوگون سے بیان کیا
کہ یہہ لوگ کافر ہین ان پر جہاد کرنا ضرور ہے تب اوسکی فوج نے جواب دیا کہ آپ شراب
پیتے ہین ہم آپکو امام جہاد نہین بنا سکتے اوسپر اوسنے اوسیوقت شراب پینے سے توبہ کرلی
اور جسقدر سونے کی پیالیان شراب خواری کے واسطے بنی ہوئین تہین سب کو گلواکر
فقرا اور مساکین کو بانٹ دیدین یہہ حال دیکہکر تمام فوج نے کلام اللہ اوٹہایا کہ ہم تیرے
ساتہہ لڑینگے اور اپنی جان دینگے اس قرار پر بابر کو بڑا حوصلہ ہوا کیونکہ اوسکو ہندوون

اور توپخانہ پر بہت بہروسا تہا اسلیئے کہ بابر کے زمانہ سے پہلے توپخانہ اور فوج پیادونکی
ہندوستان مین کم لڑی تہی چنانچہ بروقت مقابلہ کے توپونکو آگے لگایا اور اونکے پیچہے
پیادونکو جمایا اور بائین طرف سوارونکا پرا باندہا اور اودہر سے پٹہانون کی فوج نے آکر بہت بسیار لشکر بابر کو
گہیر لیا لیکن بمدد توپخانہ کے وہ اونکو ہٹاتا رہا جب بابر نے دیکہا کہ فوج غنیم دو چار حملہ کرکے تہک گئی ہے اور وقت
دو دستہ فوج جلے لیکر دشمن پر دہاوا کیا مخالفین تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگے اور بہت سے نامور سردار
مارے گئے اور اگرچہ بابر کے مخالف جو بڑے قوی اور زور آور تہے تتر بتر ہوگئے مگر پہر بہی اس سبب سے
کہ سرکشان کابل اور ہندوستان اوسکی عیش کو منغص کرتے رہتے تہے دلجمعی سے اوسکو بادشاہت کرنی
نصیب نہوئی آخرکار چار برس دس مہینے چند یوم دہلی کی سلطنت کرکے ششم جمادی الاول
۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ عیسوی کو عارضہ بخار مین مرگیا کسی شخص نے قطعہ تاریخ
وفات اوسکی کا خوب لکہا ہے قطعہ بادشاہ دہر بابر با کمال + وعدل بود + واقف
احسان عالم مصدر لطف اله + سال جان اوگزیدن جا بفردوس بگوے + جاے
فردوس ابد بگزید بابر بادشاہ + یہہ قطعہ بڑی صنعت کا ہے اول تو ہر مصرعہ سے
۹۳۷ ہجری حساب ابجد کی رو سے برآمد ہوتے ہین گویا کہ چارون مصرعہ جدے
جدے مادہ تاریخ کے ہین اور علاوہ برین اگر اعداد حروف مہملہ مصرعہ اول بیت اول
کو جو بتعداد ۶۲۷ کے ہین اعداد حروف معجمہ مصرعہ دوم بیت اول کو جو بتعداد ۳۱۰ کے
ہین ملایا جاوے تو بہی وہی ۹۳۷ پیدا ہوجائیگے اور علی ہذا القیاس اگر اعداد حروف
منقوط مصرعہ اول بیت اول کو جو بتعداد ۱۰۳ کے ہین اعداد حروف غیر منقوط مصرعہ
دوم بیت اول جو بتعداد ۸۳۴ کے ہین شامل کیا جاوے تو بہی وہی سن نکل آوینگے اور
اسیطرح سے اگر اعداد حروف منقوط مصرعہ اول بیت دوم کے جو بتعداد ۲۱۵ کے ہین

ساتھہ اعداد حروف منقوطہ مصرعہ دوم بیت دوم کے جو بہ تعداد ۲۰۴ کے ہین جمع کئے جائین تو بہی ۹۳۷ برآمد ہونگے اور جو اعداد حروف غیر منقوط مصرعہ اول بیت دوم کو جو بہ تعداد ۷۰۱ کے ہین اعداد حروف غیر منقوط مصرعہ دوم بیت دوم مین مخلوط کرین تو بہی وہی سن حاصل ہوجاوینگے سوائے اسکے یہہ دونون مصرعہ بہی جداگانہ دو مادہ تاریخ کے ہین مصرعہ اول بہشت روزی باد مصرعہ ثانی ہمایون بود وارث ملک وسے

ذکر نصیر الدین ہمایون بادشاہ دفعہ ۵۹ بعد وفات بابر شاہ کے ہمایون اوسکا بیٹا ۹۳۷ہجری مطابق ۱۵۳۰عیسوی مین تخت پر بیٹہا چنانچہ کسی شخص نے لفظ خیر الملوک مین سے سال جلوس اوسکے کی ابجد کے حساب سے نکالی ہین اس بادشاہ کو نجومیون سے بڑا ربط تہا اور خود بہی علم نجوم سے خوب ماہر تہا اسیواسطے اوسنے سات دیوانخانہ سات سیارون کے نام پر بنائے تہے اور یہہ دستور مقرر کیا تہا کہ سپہ سالار اور فوجکے سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے تہے اور مفتی اور قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد اور شاعر اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوا کرتے تہے اور سازندہ اور راگ ناچ والے خانہ زہرا مین آیا کرتے

دفعہ ۶۰ بعد تخت نشینی ہمایون کے اوسکے بہائی مرزا کامران اور مرزا ہندال اوسکے ساتھہ مخالفت کرنے لگے چنانچہ مرزا کامران نے کابل اور پنجاب پر اور مرزا ہندال نے آگرہ پر تصرف اپنا کرلیا اور ہمایون کو بہادر شاہ والی گجرات اور سلطان ابراہیم کے پوتے کی سرکوبی مین بہت شدائد اور نقصان عاید ہوا تہا اسواسطے شیر خان افغان حاکم بنگالہ نے بادشاہ کے گہر مین فساد اور اوسکی سلطنت کے ضعف دیکہ کر خود سری اختیار کی لامحالہ اوس سے بادشاہ کو لڑنا پڑا اسکو کئی دفعہ اوس سے بڑی بڑی سخت لڑائیان ہوئین مگر فتحیاب ہوا اور ہندوستان کے امرا اور صوبجات سے طالب امداد ہوا مگر کسی نے اوسکی رفاقت اور حمایت نکی

لاچار ۹۴۷ھ ہجری مطابق ۱۵۴۰ع عیسوی مین بحال خستہ اور خراب اپنی اہل و عیال کو لیکر افغان و خیزان ولایت کو چلا گیا

شق دوم خاندان سوریان ذکر فرید خان الملقب بہ شیر شاہ سور دفعہ ۶۱

فرید خان افغان سور در اصل پشاور کیطرف کا تہا بہلول شاہ لودہی کے زمانہ مین ابراہیم خان اوسکا دادا جو گہوڑون کی سوداگری کرتا تہا موضع سیاہ علاقہ نارنول مین آرہا تہا اوسکا بیٹا حسن خان اور اوسکا بیٹا فرید خان ہوا سو فرید خان آدمی دل چلا اور زیرک تہا اول کسی چہوٹے عہدہ پر جمال خان حاکم جونپور کے ہان نوکر ہوا اور بعد چند عرصہ کے بزمانہ فرمان روائی بابر بادشاہ کی سرکار سلطان محمد لودی حاکم بہار مین جسنے اوسوقت لقب بادشاہی کا اپنے اوپر قایم کر لیا تہا ملازم ہو گیا اور وہان خدمات شایستہ ظہور مین لایا ایکروز بادشاہ شکار مین تہا فرید خان نے براہ جرأت اور جوانمردی کی ایک شیر کو مارا اوسپر سلطان محمود نے اوسکا لقب شیر خان کر دیا بعدہ وہان سے نوکری چہوڑکر چند روز پاس جنید برلاس بہنوئی بابر بادشاہ حاکم مانکپور کے رہا اور وہان سے علیحدہ ہوکر پہر حاکم بہار کے یہان لوٹ آیا اور اوسکا بڑا معتبر الیہ ہو گیا جب حاکم مذکور مر گیا اور اوسکا بیٹا گدی پر بیٹہا تب شیر خان کا اقتدار اور اختیار زیادہ ہو گیا اور اسی طرح سے چند روز مین فرید خان خود مختار ہوکر تسخیر ملک کی کرنے لگا آخرکار نوبت باین رسید کہ ۹۴۷ھ ہجری مطابق ۱۵۴۰ع عیسوی مین ہمایون بادشاہ کو شکست دیکر سریر آرائے سلطنت دہلی کا ہوا اور لقب اپنا شیر شاہ کیا دفعہ ۶۲ اس بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین اکثر امور مفیدہ کو اختراع کیا چنانچہ دریائے سندہ سے بنگالہ تک جو مسافت پندرہ سو کوس کی ہے ایک ایک کوس پر کنواں اور دو دو کوس پر مہمان سرائے اور مساجد بنوائین اور ہر ایک سرا مین دو گہوڑے اور ایک نقارہ رکہوا کر اوسکا

نام ڈاک چوکی رکہا اور اس ڈاک کے ذریعہ سے تین روز مین رہتاس پنجاب سے
بنگالہ تک خبر پہونچی تہی اور ہر ایک سرائے مین کوتوال مقرر کئے کہ مسافرونکے حال سے
اطلاع دیتے رہین اور محافظت جان و مال اونکی کرتے رہین اور اس بادشاہ نے یہہ بہی
دستور مقرر کیا تہا کہ جب اوسکے سامنے دسترخوان طعام لایا جاوے تو نقارہ بجے کہ بمجرد
استماع آواز نقارہ دار السلطنت کے غریو نقارہ ہر ایک سرا کا بلند ہو کر بادشاہ کے مقام سے
اوسکی قلمرو کی حدود تک جہان جہان سرایات تہین آن واحد مین آواز نقارہ سے
ملازمان شاہی مامورہ ممالک کو خبر پہنچ جاتی تہی اور اوسیوقت عملہ بادشاہی کی معرفت مسلمان
مسافرونکو طعام اور ہندونکو سیدہا خام پہنچ جاتا تہا سوا اسکے راستون پر دورویہ درخت
میوہ دار نصب کرائے تاکہ مسافر اوسکے سایہ مین چلے جاوین اور میوون سے بلا مزاحمت
حلاوت پاوین **دفعہ ٦٣** لیکن یہہ بات بہی اسبادشاہ کی قابل یادگار ہے کہ جنگ بہوجپور
مین مساۃ حاجی بیگم حرم خاص ہمایون بادشاہ کی اوسکے ہاتہہ لگ گئی تہی سو اوسنے از راہ
حسن سلوک اور نیک ذاتی کے اوس عورت کو نہایت عزت اور حرمت سے مثل اپنے
ننگ و ناموس کے محفوظ رکہا اور کئی سال تک یہہ بی بی اوسکے یہان رہی مگر کبہی بنظر تحقیر
دلشکنی اوسکی ہونے دی آخر کار جب ہمایون ایران سے پر و پرزہ درست کرکے کابل پر
متسلط ہوا اوسوقت اوسنے اوس عفیفہ بی بی کو نہایت اعزاز اور احترام سے ہمایون کے پاس پہنچا دیا
دفعہ ٦٤ اسبادشاہ نے چار سال چار ماہ پندرہ یوم سلطنت نہایت قوت اور حسن انتظام
اور نصفت و عدالت کے ساتہہ سلطنت کی جب اجل اوسکی آئی تو یہہ بہانہ ہوا کہ وہ بداعیہ تسخیر
کالنجر کے محاصرہ قلعہ کا کئے ہوئے تہا کہ اتفاقاً حقہ باروت سے اوسکے لشکر مین آگ
لگ گئی کہ اوسمین خود وہ اور اکثر لشکری اوسکے جل گئے اور اوسی حالت سوختگی مین اوسنے

بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ۹۵۲ھ ہجری مطابق ۱۵۴۵ع اس جہان فانی سے رحلت
کی چنانچہ قطعہ تاریخ وفات اوسکی کا ذیل مین لکھا جاتا ہے قطعہ شیر شہ انکہ از صلابت او
شیر و بز آب باہم میخورد + چونکہ رفت از جہان بدار بقا + یافت تاریخ او ز آتش مرد دفعہ ۶۵
بعد وفات شیر شاہ کے جلال خان اوسکا بیٹا پانزدہم ربیع الاول ۹۵۲ھ ہجری مطابق ۱۵۴۵ء
عیسوی تخت پر بیٹہا اور اوسنے لقب اپنا اسلام شاہ کیا اور شہرت اوسکی بہ تسمیہ سلیم شاہ
کے بہی ہوئی یہہ بادشاہ بہی مثل اپنے باپ کے موصوف بصفات حمیدہ تہا اور
قواعد سلطنت کو مستحکم رکہتا تہا اور جو جو جہان سرائین اوسکے باپ نے بنائین تہین اونمین
اوسنے اپنی طرفسے ایک ایک سرائے اور بنائی اور طریقہ مسافر پروری کا بدستور
اپنے باپکے جاری رکہا اور واسطے ضبط حالات ملک کے عمدہ قانون گوئی کا ایجاد کیا
اور جو قلعہ شاہجہان آباد مین لال قلعہ سے ملا ہوا بنام سلیم گڈہ کے بنا ہوا ہے یہہ بہی
اوسیکے یادگار ہے چنانچہ اوسنے آٹہہ سال دو مہینے ۱۰ یوم سلطنت کی اور بتاریخ
بست و پنجم جمادی الاول ۹۶۰ھ ہجری مطابق ۱۵۵۲ء عیسوی بیمار ہو کر مرگیا ذکر فیروز شاہ
و مبارز خان و دیگر اقوام سور جو مدعی سلطنت کے ہوے دفعہ ۶۶ بعد
انتقال اسلام شاہ کے فیروز خان اوسکا بیٹا امرا کے اتفاق سے دس برس کی عمر مین بادشاہ
ہوا اور لقب اوسکا فیروز شاہ رکہا گیا تخت نشینی اوسکی کو صرف تین روز ہوئے تہے
کہ مبارز خان عدلی بن نظام خان برادر شیر شاہ اوسکے ماموں نے ناحق سنگدلی اور بیرحمی
سے اوسکو مارڈالا اور خود تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لقب اپنا محمد عادل شاہ
مقرر کیا اور شمشیر خان چہوٹا بہائی غلام زادہ شیر شاہ کا اوسکا وزیر اعظم اور مدار علیہ بادشاہت کا
ہوا اور ہیمون بقال ساکن ریواڑی کو بہی اوسکے روبرو یہانتک اعتبار و اقتدار پیدا ہوا

کہ امور جہانبانی کی بالکل اوسی سے متعلق ہو گئی سبحان اللہ + وزیرچنین شہریار چنان +
جہان چون نگیرد قرار چنان + آخرکار جب مدار سلطنت کا ایسے ایسے لوگون پر آپڑا
اور بادشاہ بذات خود کچھہ بال نہ تہا تو اوسکے بہائی بند باغی ہو گئے اور جا بجا فتنہ
اور فساد پہیل گیا چنانچہ ماہ جمادی الاول ۹۶۱ ہجری مطابق ۱۵۵۴ عیسوی مین ابراہیم خان
سور نے جو بادشاہ کا سالا اور شیرشاہ کے چچیرے بہائیون مین سے تہا اکثر نواح دہلی کو دبا لیا
اور عادل شاہ چنار گڈھ کے قلعہ کیطرف بہاگ آیا اور ابراہیم خان سلسلہ سلاطین دہلی مین
داخل ہوا اس واقعہ کے ظہور پر احمد خان سور کہ بہتیجا اور داماد شیرشاہ اور بہنوئی عادل شاہ
کا تہا اپنے تئین بادشاہ گردانکر اور لقب سکندر شاہ سے ملقب ہو کر ابراہیم خان سے لڑنے
چڑہ گیا اور اوسپر غالب آیا سو آگرہ اور دہلی اور سندہ سے دریائے گنگ تک تصرف اوسکا
ہو گیا اور دو مہینے تک سلطنت اوسکی قایم رہی شق سویم خاندان تموریہ از ہمایون
تا فرخ سیر ذکر متسلط ہونے ہمایون بادشاہ کا بار دوم ہندوستان مین
اور رحلت کرنا اوسکا اس جہان فانی سے دفعہ ۲۷ جب ہمایون ہندوستان سے
ذک اوٹہا کر قندہار پہونچا تو میرزا عسکری حاکم قندہار نے جو مرزا کامران اوسکے بہائی
کیطرف سے مامور تہا اوسکو نہ ٹہیرنے دیا لاچار وہ اپنے کس وکو کو قندہار چہوڑ کر ایران کو
چلا گیا شاہ طہماسپ فرمان روائے ایران نے نہایت تواضع اور مہمانداری اوسکی
کی اور آخرکار فوج شائستہ دیکر اوسکو روانہ کابل کیا کہ کابل مین اوسنے مرزا کامران
اپنے بہائی کو شکست دیکر ریاست وہانکی لے لی اور رفتہ رفتہ اپنی تمام ملک موروثی پر
تصرف کر لیا اور نو برس وہان امارت کے بعدہ جبکہ باہم گرافغانان سور کے جو مالک
سلطنت ہند کے تہے فتنہ اور فساد برپا ہوا تو ہمایون نے اونکی الپکی پہوٹ کو لفاول

اقربا و رفقاء

ای شگون فال

ترقی اقبال اپنے کا سمجھہ کر پندرہ ہزار سوار اور کیقدر پنجابی لوگ نوکر رکھہ کر ہندوستان پر
فوج کشی کی اور جسپر حملہ آور ہوا اوسی اپنی اطاعت مین لایا آخر کار سکندر شاہ اسی
ہزار فوج جسکے ساتہہ اوسکے مقابلہ پر آیا اور طرفین مین ایک بڑی بہاری لڑائی
ہوئی اور محمد اکبر شاہزادہ نے جو اوسوقت صرف تیرہ برسکا تہا اس لڑائی مین نہایت
ترددات رستمانہ کئے اوسکا تہور اور جلادت دیکہہ کے سپاہ کو ایک عجیب حوصلہ
اور اُمنگ لڑنے مرنے کی ہوگئی چنانچہ لشکریان ہمایون ایسا ثابت قدمی کے ساتہہ
لڑے کہ افغانون نے شکست کہائی اور سکندر شاہ کوہ شمال کی طرف فرار ہوگیا اور
ہمایون نے ماہ رمضان ۹۶۲ ہجری مطابق ۱۵۵۵ع مین دہلی کو فتح کرلیا چنانچہ شمشیر ہمایون
مادہ تاریخ اوسکی کا ہے الغرض ہمایون نے تیرہ برسکے بعد دوبارہ ہندوستانکی سلطنت
حاصل کی لیکن اس مرتبہ اوسکی عمر نے وفا کی صرف چہہ مہینے کئی دن بادشاہت کی تہی
کہ پیمانہ حیات اوسکی کا لبریز ہوگیا ناگزیر ایکروز بادشاہ کسی تقریب سے کتب خانہ چہت پر
چڑہا اور وہان دیر تک تفریحاً چہل قدمی کرتا تہا بعد ازان تہک کر بیٹہہ گیا اسمین اذان
نماز مغرب کی ہوئی چاہتا تہا کہ عصا ٹیک کر اوٹہے مگر چونکہ فرش سنگ مرمر کا تہا ہموار
عصا پہسل گیا اور وہ سنبہل نہ سکا اور چہت پرسے نیچے آپڑا سو اوسے صدمہ سے چند روز بیمار
رہکر بتاریخ یازدہم ربیع الاول ۹۶۳ ہجری مطابق ۱۵۵۶ع جان بحق تسلیم ہوا چنانچہ قطعہ
تاریخ وفات اوسکی کا نیچے لکہا جاتا ہے ؎ ہمایون بادشاہ ان شاہ عادل کہ فیض خاص او بہ
عام افتاد بنای دولتش چون یافت رفعت اساس عمرش از انجام افتاد چو خورشید جہانتاب
از بلندی بپایان نماز شام افتاد جہان تاریک شد در چشم مردم خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بہر تاریخش رقم کرد ہمایون بادشاہ از بام افتاد ذکر ابوالفتح محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

بعد وفات ہمایون کے اوسکے بیٹے محمد جلال الدین اکبر بادشاہ نے بعمر تیرہ چودہ برس کے بتاریخ دوم
ربیع الثانی ٩٦٣ہ ہجری مطابق ١٥٥٥ عیسوی تخت سلطنت پر جلوس کیا اور یہہ بادشاہ ایسا
قوی طالع تہا کہ اوسکے نیر اقبال کے سامنے کسی بد اندیش اور مفسد کے چراغ نے فروغ نپایا اور باوجودیکہ
اپنے باپ کی وفات کے وقت خورد سال تہا لیکن کسیکا حوصلہ نہوا جو اوسکی تخت نشینی کا مانع
ہوتا اور اگرچہ عہد طفولیت مین بجاے جبر تربیت او ستاد کے اوسنے بڑی بڑی آفتین
پیر فلک کے ہاتہہ سے کہنچی تہین اور بہت سی مصیبتین اپنے باپکی دشمنون سے اوٹہائی تہین
لیکن تسپر بہی اپنے ذہن عالی کی صفائی اور عقل خداداد کی رسائی سے چند روز مین معاملات
سیاست اور ملک داری کو خوب سمجہنے اور ہر امر کے نیک و بد کو اچہی طرح بوجہنے لگا بیان

شورش ہیمون بقال اور مارے جانے اوسکے کا دفعہ ٦٩ چند روز بعد جلوس
اکبر شاہ کے ہیمون بقال سپہ سالار اور مدار علیہ سلطان عادل شاہ نے جسکا ذکر اوپر ہو چکا
خبر وفات ہمایون کے سنکر سلطان عادل شاہ کو توپنہ مین چہوڑا اور آپ بہ فوج معقول کے
آگرہ مین پہونچا لا محالہ اوس زمانہ مین اکبر بادشاہ بارادہ استیصال سکندر شاہ جو قلعہ مانکوٹ
مین محصور تہا پنجاب کیطرف گیا ہوا تہا اسواسطے اوسنے تہوڑی سی لڑائی مین امراے
بادشاہی کو شکست دیکر تصرف اپنا آگرہ اور دہلی مین کر لیا یہہ خبر سنکر بادشاہ حدود جالندہر
سے بعزم تنبیہ ہیمون کے لوٹ آیا اور کچہہ فوج لیکر سکندر خان اور تک اگی روانہ ہوا اور حوالی
پانی پت مین مقابلہ اوسکا فوج ہیمون سے ہوگیا اور طرفین سے نہایت سخت لڑائی ہوئی
اتفاقاً ایک تیر فوج بادشاہی سے چہوٹ کر حدقہ چشم ہیمون مین لگ گیا اور کاسہ سر سے
پار ہوگیا اوسنے بیتاب ہوکر اپنا سر ہودہ کے تکیہ پر لگالیا اس سبب سے اوسکی فوج ہودہ
فیل کا خالی سمجہکر بہاگ نکلے اور فوج بادشاہی غالب آگئی اور ہیمون بقال گرفتار ہوکر

حضور بادشاہ مین جو درمیان گہرونڈہ اور پانی پت کے مقیم تہا حاضر آیا اور وہان اگر بہرام خان کے ہاتہہ سے بضرب شمشیر قتل ہوا

بیان بے اعتدالیون اور بغاوت بہرام خان کا معہ کیفیت انجام کار اوسکی کے دفعہ ۰۷

بہرام خان جو ہمایون کے وقت سے امرائے بادشاہی مین سے تہا اول اول تو اوسنے بادشاہ کے ساتہہ رفاقت اور خیرخواہی کی جب بہ سبب خوردسالی بادشاہ کے اختیار اوسکا تمام سلطنت پر ہوگیا تو اوس سے بے اعتدالیان زیادہ سرزد ہونے لگین کئی سرداران اور ملازمان بادشاہی کو اوسنے بلا مرضی بادشاہ کے مار ڈالا اور کتنون کو موقوف کردیا یہہ حرکات وسکنات بہرام خان کی بادشاہ کو ناگوار گذرین اور فکر دفعیہ اوسکی کا کرنے لگا آخرکار ایکروز شکار کے بہانہ چند امرا کو ساتہہ لیکر آگرہ سے دہلی کو چلا آیا اور یہان آکر اطراف وجوانب مین فرامین اس مضمون سے جاری کردے کہ ہمنے بہرام خان کو موقوف کرکے تمام امور سلطنت کی اپنے ذمہ لے لئے ہین جو شخص بندہ بادشاہی ہو وہ حضور مین حاضر ہووے چنانچہ اکثر امرا اور علما اکبر بادشاہ کے پاس دہلی مین جمع ہوگئے اور بہرام خان نے بغاوت اختیار کرکے پنجاب مین فتنہ اور فساد برپا کردیا کہ واسطے مدافعت اوسکی کے حضور بادشاہ سے میر شمس الدین محمد خان انکہ معہ دیگر امرا کے مامور ہوا اور درمیان دریاے ستلج اور بیاس کے دونون لشکرون مین مقابلہ واقع ہوا اور بعد محاربہ عظیم کے بہرام خان مغلوب اور منہزم ہوا اور انجام کار جب بہرام خان نے دیکہا کہ بادشاہ کے مقابلہ مین غالب آنا محال ہے تو بذریعہ عبد اللہ سلطان پوری کے حضور بادشاہ مین حاضر ہوا اور بہت رویا بادشاہ نے عفو تقصیر اوسکی کرکے اوسکو اجازت کعبہ جانے کی دی کہ دراثنائے راہ بمقام پٹن مضاف صوبہ احمد آباد گجرات مین مبارک خان نامی افغان نے اس عداوت سے کہ سابقًا اوسکا باپ ایک لڑائی مین بمقابلہ بہرام خان کے مارا گیا تہا اوسکو قتل کردیا کسی شاعر نے تاریخ فوت اوسکے کی اسطرح سے نکالی ہے ؎

بہرام لطواف کعبہ چون بست احرام ۔ نرسیدہ بکعبہ کار اوگشت تمام + تاریخ وفات او بجستم از عقل + گفتا کہ شہید شد محمد بہرام **بیان عبدالرحیم خانخانان دفعہ ۱۷** بعد از وفات بہرام خان کے مرزا عبدالرحیم بیٹا اوسکا لعمر تین سال کے باقی رہا تو بادشاہ نے اوسکو حضور مین بلوایا اوسکے سر پر ہاتھ شفقت کا رکھکر مرزا نی خطاب دیا اور جب سن تمیز کو پہونچا تو اوس سے اچھی اچھی خدمات بن آئین اسواسطے خطاب اوسکا یار وفادار فرزند برخوردار خانخانان سپہ سالار ہوکر منصب پنج ہزاریکا اوسکو بخشا گیا اور بعد فتح ولایت گجرات اور ٹھٹھہ اور دکن کے جب راجا ٹوڈرمل مرگیا تو امور وزارت کی اوس سے متعلق ہوگئے اور یہہ خانخانان آدمی بڑا قدردان اور لطیف طبع اور عالی ہمت اور شجاع اور سخی تہا **بیان اجرای طریقہ رشتہ داری بادشاہ کا راجہاے ہندسے دفعہ ۲۷** اکبر بادشاہ نے چند ماہ بعد جلوس بغرض التیام اور تالیف قلوب کے یہہ امر قرین مصلحت کے دیکہا کہ دختران راجہاے عمدہ ہندوستان کو اپنی اور اپنی اولاد کی زوجیت مین لاوے اوّل اوسنے خواستگاری حسن خان میواتی کی بہتیجی کی کی اوسنے بلحاظ مناسب اسلام کے اسبات کو خوشی سے قبول کرکے اپنی بہتیجی کو داخل حرم سراے سلطانی کے کردیا بعد اوسکے راجہ بہارا امل کچھواہہ کو جو عمدہ ترین راجہاے ہنود مین سے تہا یہی حکم ہوا اوسنے بسبب مخالفت دین کے انکار کیا مگر آخر کار لاچار ہوکر اپنی بیٹی کی شادی اکبر سے کردی اور پس از ان دو شادیان مرزا سلیم شاہزادہ کی، پہلی دختر راجہ بہگونت سنگہ ولد بہارا امل کچھواہہ سے اور پہر دختر موٹہ راجہ ولد راجہ بالدیو والی جودہپور سے کی اور پچہلی برات مین اکبر خود بڑی دہوم دہام سے جودہپور بیاہنے گیا اور وہان سے بہت ساداں جہیز لیکر آیا **بیان خوش عقیدگی بادشاہ کا دفعہ ۲۳** اکبر بادشاہ عقیدہ کا بڑا سچا تہا اوسکو حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے بہت اعتقاد تہا اسواسطے اوسنے

عہد کیا تہا کہ اگر مجھے خدا تعالی بیٹا دے تو مین پیادہ واسطے زیارت مزار خواجہ صاحب کے جاؤن جبکہ ببرکت دعاے شیخ سلیم چشتی کے بطن جیبہ راجہ بہارا مل سے فرزند نرینہ جسکا نام اونسنے بمناسبت شیخ سلیم چشتی کے مرزا سلیم رکہا تہا پیدا ہوا تو اکبر بادشاہ فتح پور سیکری سے اجمیر تک کہ بارہ بارہ کوس کی مسافت کے سات منزل مین پیادہ پا واسطے زیارت خواجہ صاحب کے گیا **بیان تعمیر قلعہ اور آبادی شہر اکبر آباد دفعہ ۴۔** سنہ ۹۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۵ عیسوی مین تعمیر قلعہ اکبر آباد کی شروع ہوئی چنانچہ عرض بنیاد اس قلعہ کا تیس گز رکہا گیا اور عمق اوسکا پانی کی ثبوت تک پہنچایا گیا اور قلعہ کی دیوارین ساٹہہ گز اونچے بنائی گئین اور کل تعمیر اس قلعہ کی بنیاد سے کنگرہ تک سنگین ہوئی سیر المتاخرین مین لکہا ہے کہ ہر روز چار ہزار استاد سنگتراش اور معمار اور آہن گر اور نجار کام کیا کرتے تہے جب آٹہہ برس کے عرصہ مین قلعہ اور شہر عظیم مرتب ہو چکا تو نام اوسکا اکبر آباد رکہا گیا اور یہہ شہر وسط ممالک محروسہ ہند مین واقع ہے **بیان تعمیر قلعہ اور آبادی شہر الہ آباد کا دفعہ ۵۔** جس زمانہ مین اکبر بادشاہ بقصد استیصال جماعہ باغیان اطراف بنگالہ کے متوجہ دیار شرقی کا تہا اور شکار کرتا ہوا قطع مسافت کرتا جاتا تہا اتفاقاً گذر اوسکا اوسجگہ ہوا جہان گنگا جمنا دونون باہم ملتے ہین اور ہندو لوگ اوسجگہہ کو اپنے اعتقاد مین مقدس اور متبرک سمجہتے ہین اور نہایت کثرت سے ہندو لوگ تیرتہہ کرنے آتے ہین اسواسطے اکبر بادشاہ نے آبادی اوس مقام کے موجب آسودگی خلائق تصور کرکے سنہ ۹۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۳ عیسوی مین وہان ایک قلعہ محکم بنایا اور ایک شہر دلچسپ آباد کیا اور نام اوسکا الہ باس رکہا کہ اب علی العموم شہرت اوسکی الہ آباد کی ہے **بیان شیخ ابو الفیض متخلص بفیضی دفعہ ۶۔** ازبسکہ حقیقت دانشمندی شیخ مبارک اور بیٹون اوسکے کی اکبر بادشاہ پر ظاہر ہوئے لہذا بمقتضا قدر شناسی کے

بارہوین سال جلوس مین شیخ ابو الفیض متخلص بفیضی کہ بڑا بیٹا شیخ مبارک کا تہا بملازمت
بادشاہ حاضر ہوا چنانچہ اوسکو روبرو بادشاہ کے پنجرہ نقرہ سے باہر کہڑا کیا اوسوقت فیضی نے
یہہ قطعہ فی البدیہہ پڑہا قطعہ بادشاہا درون پنجرہ ام + از سر لطف خود مرا جا دہ + زانکہ من طوطے
شکر خوارم + جا سزائے طوطی درون پنجرہ بہ + بادشاہ کو یہہ اشعار برمحل اوسکے پسند آئے
اور اوسیوقت اوسکو نوکر رکہہ لیا اور روز بروز قدر اوسکی بڑہتی گئی یہان تک کہ ۲۳ سنہ
جلوس مین خطاب ملک الشعرائی اوسکو عطا ہوا اور ۲۹ سنہ جلوس مین تفسیر غیر منقوط قرآن شریف
اور کتاب ملدس اور مرکز ادوار تصنیف کرکے بادشاہ کی نظر سے گذرانی اور مورد تحسین اور
آفرین کا ہوا اور آیندہ کو کتاب سلیمان بلقیس بوزن خسرو شیرین اور ہفت کشور بمقابلہ
ہفت پیکر و اکبرنامہ مقابل سکندرنامہ پیش نہاد خاطر رکہتا تہا مگر ہنوز خاتمہ اُن کتابونکا
نہوا تہا کہ عمر اوسکی تمام ہو گئی اور جب وہ مرض الموت مین بیمار ہوا تو بادشاہ معہ شاہزادون
کے اوسکی عیادت کے واسطے گیا اوسوقت فیضی نے یہہ رباعی بادشاہ کے سامنے پڑہی
رباعی دیدی کہ فلک بمن چہ نیرنگی کرد مرغ دلم از قفس شب آہنگی کرد + آن سینہ کہ عالمے
درو می گنجید تا نیم نفس برآورم تنگی کرد عرض کہ سن چالیس جلوس مین فیضی اس دار
فانی سے انتقال کر گیا بیان شیخ ابو الفضل دفعہ ۷ ، ۱۹ سنہ جلوس مین اکبر بادشاہ
نے شیخ ابو الفضل بن شیخ مبارک برادر کوچک شیخ ابو الفیض کو اپنے روبرو بلوایا اوسنے تفسیر
آیۃ الکرسی کے بنام اکبر کے لکہکر ملازمت بادشاہ کی حاصل کی بادشاہ کو وہ تفسیر بہت پسند آئی
یوماً فیوماً مورد الطاف بادشاہی ہوتا رہا اور قدر اور منزلت اوسکی امرائے عظام اور وزرائے
کرام سے بہی زیادہ ہو گئے اور مقرب اور مستشار بادشاہ کا اوس درجہ ہوا کہ اور اہنائے جنس اوس سے
حسد کرنے لگے لامحالہ شہزادگان باتفاق اراکین سلطنت کے اسباب پر آمادہ ہوے کہ کسی طرح

ای ارادہ بروز ... کردہ شدہ ... وہ شخص جس ... صلاح اور مشورہ کرین ۱۲

سے استیصال اوسکا کیا جاے اور طرح طرح کی پرخاش اور دراندازی اوسکی کرتے رہے القصہ ابو الفضل واسطے تقدیم مقدمات ممالک دکہن کے مامور ہوا اور اوس نواح مین اوسنے کمال محنت اور جانفشانی بجا لاوری امور لازمی انجے مین کے اور کچہہ عرصہ کے بعد بادشاہ نے واسطے صلاح اور شورہ بعضے امور ملکی کی جریدہ اوسکو وہان سے حضور مین طلب کیا چنانچہ شیخ بہ تعمیل حکم معہ چند رفقا روانہ اکبر آباد ہوا اور اوس زمانہ مین مرزا سلیم الہ آباد مین مقیم تہا اوسنے خبر جریدہ آنے شیخ کی سن کر راجہ نرسنگہ دیو رفیق اپنے کو حکم دیا کہ اوسنے برسبیل استعجال معہ فوج راجپوتوان کے پہنچکر اوجین کے قریب اوسکو جا گہیرا شیخ نے بمقتضاے استقلال اور ثابت قدمی کے اون تہوڑے سے آدمیون کے ساتہہ راجہ نرسنگہ دیو کا مقابلہ کیا اور نہایت داد شجاعت اور جوانمردی کی دی اور بالاآخر بزخم نیزہ زمین پر گر کر ماہ ربیع الاول سنہ ۴۷ جلوس مین مارا گیا راجہ نرسنگہ دیونی اوسکا سر کٹوا کر شاہزادہ کے پاس الہ آباد مین بہجوا دیا جسوقت یہہ خبر بادشاہ کو پہونچی نہایت مغموم اور محزون ہوا اور حالت بے تابی مین ہاتہہ اوپر سر اور چہاتی کے مارا اور راے رایان پتر داس فوجدار اوس ضلع کو جہان نرسنگہ دیو رہتا تہا معہ شیخ عبد الرحمن ولد شیخ ابو الفضل اور دیگر امرا واسطے تدارک اور پاداش راجہ نرسنگہ دیو کے مامور کر کے حکم دیا کہ جب تک سر اوس کمبخت نالایق کا نہ لاوین لڑای موقوف نکرین بلکہ اوسکے سب زن و بچہ کو قتل کرنا چاہئے کہتے ہین کہ جب سر ابو الفضل کا شاہزادہ سلیم کے پاس پہنچا تو کسی شخص نے رفقاے شہزادہ مین سے تاریخ وفات ابو الفضل کی بقاعدہ تخرجہ لفظ بایں تعمیہ سے اسطرح نکالی مصرع تیغ اعجاز سلیم اللہ سر باغی برید + رات کو اوس شخص کے خواب مین ابو الفضل آیا اور یہہ بات کہی کہ نالایق مین لایق نہین ہون کہ میری وفات کی تاریخ ایسے لفظ کر یہہ نکالی جاے بلکہ میری تاریخ حضرت بندہ ابو الفضل ہے

بیان تاوان میں گلا ؤت کا دفعہ ۲

تان سین کلانوت کہ علم موسیقی اور فن نغمہ سرائی مین بے بدل اور عدیم النظیر تہا اور کاونگی لوگ اوسکو بمقتداجانتے ہین اور نام اوسکا تعظیماً بلفظ میان تانسین کے زبان پر لاتے ہین سنہ ۷ جلوس مین بہیجا ہوا راجہ رام چندر مرزبان پٹنہ کا اکبر بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہوا ازبسکہ بادشاہ فہیم و دراک راگ مین مہارت تام رکہتا تہا اور تانسین کو اس علم مین کمال تہا اسواسطے صحبت اوسکی بادشاہ کو پسند آئی اور مخصوصان بارگاہ سلطانی مین ہوگیا اور چہبیس ۲۶ برس تک قرب شاہی مین بسر کرکے سنہ ۳۴ جلوس مین مرگیا بیان راجہ

ٹوڈرمل کا دفعہ ۷۹ راجہ ٹوڈرمل اول بزمرہ محرران بادشاہی نوکر تہا مگر ازبسکہ آدمی ذی ہوش اور بیدار مغز تہا رفتہ رفتہ رتبہ اوسکا بڑہگیا اور اکثر معرکون مین مظفر اور منصور ہوکر سنہ ۲۵ جلوس مین وزیر اعظم ہوگیا اور اوسکے وقت مین درستی اور اصلاح امور سلطنت مین نہایت کوشش ہوئی اور عمدہ عمدہ باتین ایجاد کی گئین چنانچہ تذکرہ اونکا بموجب ضمن ہاے ذیل کے لکہا جاتا ہے ضمن اول اوس سے پہلے ہندوستان مین تحریر دفترونکی طریقہ اہل ہنود پر ہوتے تہے اوسنے اہل ایران سے قواعد اور ضوابط کو اخذ کرکے ترتیب دفتر کے بطور اہل ولایت کے کی کہ ابتک وہی عمل درآمد جاری ہے ضمن دوم ممالک ہند کو جریب آہنی شصت درعی سے پیمایش کرکے رقبہ ہر ایک گانو کا منقح ہوا اور جمع دامی اوسکی مقرر کی گئی اور مقدار ہر ایک دام کی چالیسوان حصہ روپیہ کا ٹھہرایا گیا ضمن سوم تقسیم ممالک ہندوستان کی اوپر بائیس ۲۲ صوبون مفصلہ ذیل کے ہوئی اکبرآباد ۱ لاہور ۲ الہ آباد ۳ اودہ یعنی اجودہیا ۴ بہار یعنی پٹنہ ۵ بنگالہ عرف ڈہاکہ ۶ اوڑیسہ ۷ اجمیر ۸ مالوہ عرف اوجین ۹ ملتان ۱۰ کشمیر ۱۱ احمدآباد عرف گجرات ۱۲ کابل ۱۳ ٹہٹہ ۱۴ قندہار ۱۵ گہاٹ عرف اورنگ آباد ۱۶

(۱) بادشاہ یعنی عالم

(۲) تحقیق کردہ شدہ ۱۲

خاندیس عرشٔ برہان پور برار حیدراباد تلنگانہ بلخ بدخشان اور
ہر صوبہ مین تقرری سرکار اور دستور اور محال اور ہر پرگنہ کے عمل مین آئی اور ایک کروڑ
دام کی جمع پر جسکے ڈہائی لاکہہ روپیہ ہوتے ہین ایک عامل بنامزد کروڑیکے مقرر ہوا
ضمن چہارم اگرچہ بعہد سلطان علاؤالدین خلجی اور بعدۂ زمانہ شیرشاہ مین طریقہ داغ اسپ پیدا ہو نکالا گیا تہا الا رواج اوسکا نہین ہوا تہا سو دور خلافت محمد اکبر شاہ مین یہہ دستور باہتمام راجہ
ٹوڈرمل کی بخوبی رواج پذیر ہوا ضمن پنجم ہندوستان مین تو سابق سے سمت بکرماجیت کے جاری تہے جب دفتر
بوضع اہل ولایت کے جاری ہوئے تو بترکیب سمت کے سال ہجری جسکا حساب ہر گردش ماہ سے ہے رکہا گیا جاری ہوا لیکن
سال قمری ربط و ضبط فصول زراعت اور معاملات مالی کے واسطے کچہہ مناسبت نرکہتا
تہا اور علی ہذا القیاس سمت بکرماجیت کی بہی کما حقہٗ تمیز اور تشخیص فصلونکی واسطے کافی
نہ تہی کیونکہ ابتدا اوسکی چیت کے مہینے سے ہوتی ہے حالانکہ وہ وقت آغاز اور انجام
کسی فصل کا نہین ہے اسواسطے فصلون زراعت کے لحاظ سے باصلاح فتح اللہ خان
شیرازی اور راجہ ٹوڈرمل کے ۹۷۱ ہجری مین ایک نیا سال بنامزد سنہ فصلی کے
جاری ہوا ضمن ششم پٹواری لوگ ہر ایک گانو کے حساب و کتاب کا کاغذ ہندی مین
رکہنے لگے ضمن ہفتم انتظام تقرری واقعہ نگارون کا عمل مین آیا بیان اجراے کار خانہ
تجارت اہل فرنگ کا ہندوستان مین دفعہ ۱۰ سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۰
عیسوی مین محمد اکبر بادشاہ نے اہل فرنگ کو اجازت دی کہ اونہون نے بموجب فرمان
ملکہ الزبتہ فرمان رواے انگلستان کے ہند مین کارخانہ تجارت کا جاری کیا بیان
عادات و خصایل وغیرہ محمد اکبر بادشاہ دفعہ ۱۱ محمد اکبر بادشاہ کی مانند کوئی
شخص سلاطین ہند مین سے صاحب اقبال اور مدبر اور مہذب الاخلاق اور ستودہ صفات نہین

ہوا اعمال اور افعال اوسکے اس جزو قلیل مین گنجایش پذیر ہنین ہو سکتے ہین لہذا
اوپر تحریر چند سطرون اکبرنامہ کے جستے جستے کچھہ کچھہ اوضاع[۱] اور اطوار اوسکے واضح ہو
اکتفا کیا جاتا ہے ترجمہ عبارت اکبرنامہ ہمیشہ ہمت اسبادشاہ کی اسی پر مصروف ہے
کہ سب آدمیونکے دلونکو ہاتھہ مین لاوے اور باوجود بے شمار شغلون اور بی حساب
فکرون کے جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز کو ضروری ہین اوسکے دلپر کبھی اضطراب ظاہر
ہنین ہوتا بلکہ جب دیکھو شاد نظر آتا ہے کبھی رضی الٰہی سے قدم باہر ہنین رکھتا اور ہمیشہ جویانے
رضامندی اپنے معبود حقیقی کا رہتا ہی ازبسکہ تشنہ علم و فضل کا ہی عالمون اور فاضلون کی
صحبت سے استفادہ کرتا ہے اور اپنے فہم رسا اور انتظام شایستہ پر نازان ہنین ہوتا
ہر ایک کی بات پر کان دہرتا ہے اس خیال سے کہ دیکھئے کسکے موہنہ سے کیا بات
سُننے مین آوے اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود اسقدر قدرت اور
شوکت کی کبھی غصہ اوسکی طبیعت پر ہنین آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک اوسکے دل کے گرد
ہجوم رکہتے ہین کسی ملت اور مذہب کی تحقیر اور تضحیک[۲] کا کلمہ اوسکے موہنہ سے ہنین نکلتا
اور امورات واجب مین کبھی تساہل[۳] اور تغافل اوس سے ظہور مین ہنین آتا اوسکی نیت کی
برکت سے تمام کام جو اوس سے صادر ہوتے ہین خالی از عبادت حق اور بغیر از اطاعت
قادر مطلق ہنین اسیحق کہ یہہ بادشاہ ہر بات پر سجدہ شکر کا درگاہ ایزدی مین بجالاتا ہے اور
ہمیشہ نگران اپنے حال اور افعال کا رہتا ہے حضوص صبح و شام و نصف روز و نصف شب دلکو
تمام امورات دنیوی سے کھینچ کر طرف معبود کے رجوع کرتا ہے گنہگارونکی تقصیر ین معاف
کرتا ہے رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر رکھتا ہے خواہشون نفسانی کا طالب ہنین ہوتا
اور شب و روز مین فقط ایکمرتبہ تناول طعام فرماتا ہے اور خواب بہت کم کرتا ہے باقی تمام

(۱) اوضاع جمع وضع بمعنے طریقہ و چلن ۱۲

(۲) تضحیک بمعنے ہنسی ۱۲
(۳) تساہل سستی و کاہلی ۱۲

وقت امورات ضروری کے انصرام مین صرف کرتا ہے شام کو تہوڑی دیر آرام کے بعد کام مین مصروف ہوتا ہے بعد اوسکے خلوت مین مجلس حکما اور فضلا کے جمع کرکے دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہے ملکونکی رموز اور دقیقون کو اپنی عقل باریک بین سے دریافت کرتا ہے اور نئے آئین ایجاد کرتا ہے اسلاف کی غلطیونکو اصلاح دیتا ہے اور اخلاف کے واسطے ضوابط صحیح و درست مقرر کرتا ہے اور اوسکی مجلس مین فاضل تاریخدان بہی حاضر رہتے ہین اور روایات سنین کو بلا کم و کاست معرض بیان مین لاتے ہین بعد اوسکے بادشاہ کچہہ رات گئے تک عرضداشتین عمال اور حکام کی سنتا ہے اور ہر ایک پر حکم مناسب صادر کرتا ہے قبل از طلوع آفتاب کے اہالی موالی جمع ہوتے ہین اور دن نکلتے ہی جلوہ شاہی سے بہرہ یاب ہوکر کورنش بجا لاتے ہین بعد اوسکے بہت سے امورات متفرق انصرام پاتے ہین اور اوسوقت بادشاہ بیدار دل تہوڑی دیر تک خواب استراحت فرماتا ہے دفعہ ۲۲ اکبر بادشاہ کے مذہب مین اختلاف ہے بعضے اوسکو شیعہ اور بعضے معتقد مذہب ہنود اور بعضے مایل بہ نصرانیت کہتے ہین مگر دراصل وہ مسلمان تہا لیکن از انجا کہ تفتیش مذہبی اوسکے مزاج مین زیادہ تہی اور ہر ایک ملت اور مذہب کے علما سے معاملات دینی کو سنتا تہا اور باہم اکثر علمائے مختلف المذہب کے مباحثہ کرتا رہتا تہا اسواسطے اوسکے مذہب کی نسبت روایات مختلفہ مشہور ہوگئین دفعہ ۲۳ اکبر بادشاہ اکیاون برس دو مہینے گیارہ دن سلطنت کی اور آخرکار ۶۵ برس قمری کی عمر مین بمقام اکبرآباد بتاریخ بارہوین جمادی الآخر ۱۰۱۴ھ ہجری مطابق ۱۶۰۵ء مرگیا اور تاریخ وفات اوسکے کی آصف خان جعفر نے اسطرح نکالی ہے بیت فوت اکبر از قضائے الہ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ ذکر ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ دفعہ ۲۴ بعد وفات جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کے شاہزادہ سلیم اوسکا بیٹا ۳۸ برس کی عمر مین بتاریخ چہاردہم جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ ہجری مطابق ۱۶۰۵ء دار الخلافہ اکبرآباد مین

سریر آرائے سلطنت کا ہوا اور لقب اپنا نور الدین محمد جہانگیر رکھا اگرچہ خسرو اوسکے بڑے
بیٹے نے بہت چاہا کہ تصرف اپنا سلطنت پر کر کے خود بادشاہ بن جاوے اور اوسی ہوس مین
اوسنے باغی ہوکر انواع انواع کے فتنہ اور فساد کئے لیکن آخرکار وہ گرفتار ہوکر محبوس ہوا
اور جو لوگ اوسکے رفیق اور مغوی تھے وہ اوسکے روبرو بڑی عقوبت کے ساتھہ جان سے
مارے گئے اور انتہا مین اگرچہ دس برس بعد چند روپ فقیر سناسی کے شفاعت سے رہائی
اوسکی قید سے ہوگئی مگر آخر کو مرزا خرم عرف شاہجہان اوسکے چھوٹے بھائی نے اس منصوبہ
سے اوسکو مار ڈالا کہ بعد مرنے اوسکے کے وہ خود ولی عہد سلطنت کا ہو جاوی کا

بیان کیفیت حال نور جہان بیگم زوجہ جہانگیر بادشاہ کا دفعہ ۵ [1] اس بادشاہ

کے بڑے واقعات مین قصہ عاشق ہونے اوسکے کا نور جہان بیگم پر جو ایک امیر کبیر کی
زوجہ تھی ہے سو اوسکو اسمقام پر درج کیا جاتا ہے کہ خواجہ غیاث بیگ مخاطب باعتماد الدولہ
پسر خواجہ محمد شریف طہرانی وزیر شاہ طہماسپ فرمان روای ایران کا تھا بعد مرنے اوسکے
کے اوسکی اولاد پر ادبار آیا اور مفلسی چھا گئے لاچار خواجہ غیاث بیگ معہ خواجہ ابو الحسن
اپنے بیٹے کے پیادہ ہندوستان کیطرف چل نکلا اور ایک بیل اوسکے پاس تھا اوسپر اپنی
بی بی کو چڑھا لیا اتفاقاً اوس ایام مین اوسکی عورت حاملہ تھی جسوقت یہہ لوگ اوس
دشت مین پہونچے جو ہندوستان اور تاتار کی راہ مین واقع ہے عورت حاملہ نے لڑکے
جنے از انجا کہ خواجہ غیاث بیگ حالت افلاس مین مبتلا تھا اوسنے یہہ بات سوچی کہ رحم
مادر مین تو اس لڑکے کی نحوست نے نوبت نکبت اور تباہی کی یہانتک پہونچائی اب کہ
وہ کتم عدم سے عرصہ شہود مین آگئی ہے دیکھا چاہئے کہ اوسکی اثر ولادت سے کیا کیا بلائین
ہمارے اوپر نازل ہونگی اسواسطے وہ اوس لڑکی کو اوسی جنگل پر از دد و دام مین ڈالکر

[1] کمر چنگیز پورنیزگی / در پردہ ۱۲ ... دودام / ای جانوران ... / دو ... ۱۲

آگے کو روانہ ہوا لیکن ماکی محبت حد سے زیادہ ہوتی ہے وہ دو دو قدم پر پیچہا پہر کر دیکہتی
جاتی تہی اور اسطرح اوسنے دو فرسنح راہ طی کی آخر کار ایک جگہہ پر اوسنے اپنے آپکو
بیل کی پیٹہہ سے گرا دیا اور غل مچایا کہ نو مہینے کامل مینے رنج اور مصیبت اوٹہائی آج جو
میرا بچہ پیدا ہوا تو اسطرح سے مجہے اوس سے جُدا کر دیا اور شل ہی ہی آب اوس بچہ کو یاد
کرکے ٹہنڈی لگی اوسوقت خواجہ غیاث بیک کے دلمین بہی محبت پدری جوش کر آئی اور کہنے
لگا جو ہو سو ہوا اوس لڑکی کو مین لاتا ہون اور اوُنہین قدمون پیچہے کو لوٹا جبوقت موقع مقصود
پر پہنچا تو دیکہا کہ ایک کالا سانپ پہن پہلائے ہوے اوسکے چہرہ پر واسطے دفع زحمت
تمازت آفتاب کے سایہ کئے ہوئے ہے جب خواجہ غیاث بیگ آگے بڑہا تو وہ سانپ اوسکی
آہٹ سنکر علیحدہ ہوگیا اور باپ نے اوس لڑکی کو خاک سے اوٹہا لیا اتفاقاً اوس صحرا
مین کوئی فقیر صاحب کمال موجود تہا اوسنے غل مچایا کہ العزیز تو کون ہے جو اس کنار
پروردہ تفضلات سبحانی کو اپنی گود مین اوٹہائی لئے جاتا ہے خواجہ نے عرض کی کہ یہہ لڑکی
لخت جگر میرا ہے اوسوقت اوس فقیر صاحب نسبت نے کہا کہ یہہ لڑکی ہندوستان کے
بادشاہ کی ہوگی اسکو بہت عزیز رکہو اور اوس سے نفرت نکرو چنانچہ خواجہ غیاث اوسکو
اوٹہا لایا اور اوسکی ماکی سپرد کیا اور وہان سے چلکر بعد قطع منازل کے لاہور پہنچے ازبسکہ
خواجہ غیاث ایک مرد زیرک اور صاحب سلیقہ تھا جہٹ پٹ نوکر ہوگیا اور رفتہ رفتہ
ایسا بڑہا کہ اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بخشی الممالک کے عہدہ پر سرفراز ہوگیا اور اوسنے
اپنی بیٹی کی تعلیم مین بہت کوشش کی چنانچہ وہ لکہہ پڑہ کر قابل ہوگئی جبکہ شہرہ حسن و جمال اور
علم اور فضل اوسکے کا مرزا سلیم شاہزادہ خلف اکبر شاہ نے سنا تو وہ دل و جان سے اوسپر عاشق
اور مفتون ہوگیا اگرچہ کہ نسبت اوس لڑکی کی علی قلی خان ترکمان ملقب بہ شیر افگن خان سے

ہو چکی تہی اسواسطے اکبر بادشاہ نے شہزادہ سلیم کی خاطر نسبت توڑنا بعید از انصاف سمجھکر
اوس امر مین دخل ندیا یہانتک کہ اوسکا نکاح شیر افگن خان سے ہوگیا اور شہزادہ سلیم بسبب
نصفت اور عدالت باپکے کچھہ نکرسکا الاجسوقت شاہزادہ سلیم بعد وفات اکبر بادشاہ اپنے
باپکے سریر آراے خلافت کا ہوا تو اپنے مقصد کے حاصل کرنے کے فکر مین پڑ گیا
ایک دفعہ شیر افگن خان کے مار ڈالنیکی تجویز کی مگر وہ بہی ایسا شجاع اور بہادر تہا کہ بادشاہ کو
علانیہ مرواڈالنے کا قابو نملا ایکدفعہ بادشاہ نے شیر کا مقابلہ شیر افگن خان سے کرایا اور ایکدفعہ
ایک مست ہاتہی اوسکے سامنے چہوڑ دیا پر شیر افگن خان اپنی قوت بازو سے جو انسان کی
طاقت سے باہر تہی ان دونو بلاؤن سے سلامت رہا اور جو کہ شیر افگن خان صوبہ بنگالہ مین
جاگیر رکہتا تہا اسواسطے قطب الدین کوکلتاشخان کو بادشاہ نے صوبہ دار بنگالہ کا مقرر کیا اور پوشیدہ
اوسکو سمجہا دیا کہ شیر افگن خان کی بی بی کو اوس سے طلاق دلواکر حضور مین بہجدے اور اگر
شیر افگن خان طلاق نہ دیوے تو اوسکو کسی حیلہ اور فریب سے مار ڈالے سو قطب الدین خان نے
بنگالہ مین پہونچکر تہوڑے دنون بعد بجانب بردوان جہان شیر افگن خانکی جاگیر تہی توجہ کی
شیر افگن خان نے قطب الدینخان کا استقبال کیا اور واسطے ملاقات کے آیا لیکن جسوقت
قطب الدین خانکی زبانی اوسکو مطلب شاہی منکشف ہوا اوسی وقت اوسنے اول قطب الدین خانکو
تلوار سے دو ٹکڑہ کیا اور پہر قطب الدین کے آدمیون سے بہادرانہ لڑتا ہوا زخمی ہوکر نکل آیا
اور گہر کی طرف کا قصد اس ارادہ سے کیا کہ اپنی بی بی کو جسپر یہہ فساد ہے بلحاظ حفاظت
ننگ و ناموس کے جان سے مار ڈالے سو اوسکی بی بی نے اوسکو دوڑتے آتے ہوئے دیکہہ کر دانائی
سے جانا کہ وہ اوسکو ضرور قتل کریگا اسواسطے اوسنے دوڑکر دروازہ بند کرلیا اور جو کہ
قطب الدین خان کے آدمی پیچہے پیچہے ہجوم کئے ہوے آتے تہے لاجرم اوسنے پہر مقابلہ

رہاشدن زن از قیدنکاح ۱۲

کر کے بہت جرات اور بہادری کے ساتہہ مارا گیا دفعہ ۸۶ بعد مقتول ہونے
شیر افگن خان کے اوسکی عورت جسکے دل مین بادشاہ کی بیگم بننے کا شوق تہا اور حکومت
کے تشنہ تہے ۶ سنہ جلوس مین بادشاہی محل مین جا داخل ہوئی مگر بادشاہ نشہٴ شراب
مین بیہوش رہتا تہا اور کچہہ ندامت شیر افگن خان کی مروا ڈالنے کی بہی رکہتا تہا اسواسطے
اوسنے چار برس تک اوس عورت کی مطلق خبر نہ لی جب چار برس بعد اتفاقاً ایکروز
نظر بادشاہ کی اوسپر پڑی تو فوراً اوسکا عشق جوش کر آیا اور محبت پیدا ہوئی اور اوسکو
اپنی زوجیت سے مشرف کرکے اولاً خطاب نور محل کا بخشا اور پہر مخاطب بنور جہان بیگم
کیا اور خواجہ غیاث اوسکے باپکو وزیر اعظم اور دونون بہائیون اور اور خویش و اقارب کو
خدمات عمدہ پر سرفراز کیا اور امور سلطنت مین اونکو اختیار کلی حاصل ہوگیا اور رفتہ رفتہ
نوبت اقتدار نور جہان بیگم کی یہانتک پہونچی کہ بادشاہ برائے نام رہگیا اور بالکل اختیار
مہام سلطنت کا نور جہان بیگم کے ہاتہہ مین آگیا چنانچہ نور جہان بیگم اکثر جہروکہ مین بیٹہتی
تہی اور امرا اور ارکین سلطنت حاضر ہوکر اداے کورنش کرتے تہے اور جو فرامین امیران
ممالک محروسہ کے نام جاری ہوتے تہے اون پر یہہ طغرا لکہا جاتا تہا حکمت
عَلیہ عَالیہ مہد علیا نور جہان بیگم بادشاہ اور سجع مہر اوسکی کا یہہ ہے
نور جہان گشت بحکم اله + ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ اگرچہ خطبہ بیگم کے نام نہین پڑہا جاتا
تہا الا روپیہ پر آخر کو سکہ نور جہان کا یہہ مضروب ہونا شروع ہوگیا تہا مصرعہ بحکم شاہ جہانگیر
یافت صد زیور بنام نور جہان بادشاہ بیگم زر دفعہ ۸۷ نور جہان بیگم جہانگیر
بادشاہ کی جسکو امور سلطنت پر اقتدار کلی تہا فی الحقیقت ایک عورت دانشمند اور دلاور اور
فیاض اور منتظمہ تہی چنانچہ بہت جوان اور زیور قلب وغیرہ مخترعات اوسکی سے ہے اور

ایک روز اوسنے شکار مین نو شیر بندوق سے مارے اور جو لوگ اہل حوایج حالت بیچار کی مین اوسکے پاس جاتے تہے اپنی سخاوت سے اونکی چارہ گری کرتے تہے اور ہمیشہ غربا اور بیکس لوگون کے لڑکیونکا بیاہ اپنی طرفسے کردیتی تہی سو یقین ہے کہ اوسنے اپنے عہد مین قریب پانسو دختران ناکتخدا کی شادی کی ہوگی اور امراے عظام کو ارتکاب اون امور سے جو مخصوص سلاطین سے ہین منع کیا یعنی یہہ کہ وے لوگ جہروکہ مین نہ بیٹہین اور ہاتہیونکی لڑائی نکرواوین اور کسی شخص کو حلیہ بصارت سے عاطل نکرین اور کسی کی ناک کان نہ کاٹین اور اپنی لوگونکو خطاب نا واجب نہ بخشین اور ملازمان شاہی کو حکم سلام کرنے کا اور تسلیمات بجالانے کا نہ دین اور گہر سے نکلتے وقت نقارہ نہ بجاوین اور جب ہاتہی یا گہوڑا ملازمان بادشاہی کو دین تو انکو نظام اور اونکی کندہی پر نہ رکہواوین اور بندہ ہاے بادشاہی کو پیادہ پا جلو مین نہ لیجاوین بیان سکہ مختلفہ جہانگیر بادشاہ دفعہ ۸ جہانگیر کا سکہ ہر ایک شہر مین مختلف تہا چنانچہ بمقام اکبر نگر عرف راج محل سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین یہہ سکہ رایج ہوا ؎ روے زر را ساخت نورانی برنگ مہر و ماہ ❊ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ❊ اور جب بعد وفات اکبر شاہ کے آگرہ مین تخت پر بیٹہا تو یہہ سکہ جاری ہوا ؎ سکہ زد با آگرہ شاہ ہے بزر در مہر و ماہ ❊ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ❊ ایضا سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ ❊ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ❊ اور شہر لاہور مین درمیان سنہ ۱۰۱۴ ہجری یہہ سکہ مضروب ہوا ؎ بد سہر باد روان تا فلک بود در دور ❊ بنام شاہ جہانگیر سکہ لاہور اور شہر برہان پور مین یہہ سکہ رایج تہا ؎ سکہ زد در شہر برہان پور شاہ دین پناہ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ اور ایک روپیہ برہان پوری پر یہہ سکہ کندہ دیکہا گیا ؎ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ❊ برہان پور محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب ذکر تیار

کئی جانے منارہ ہاے علامت کوس وغیرہ کا عہد جہانگیر بادشاہ مین

دفعہ ۸۹ ۱۲ سنہ جلوس مین جہانگیر بادشاہ نے اکبر آباد سے لاہور تک ایک ایک کوس کی مسافت پر منار طیار کروائے تاکہ علامت کوسکی معلوم اور ممتاز ہولی رہے اور واسطے اور رفع تکالیف مسافرونکے ہر ایک منار سومی کی متصل کوین احداث کئے اور دو رویہ راستہ پر اشجار میوہ دار لگوائے **ذکر تعمیر کوتہی تجارت فرنگیان شہر سورت** مین

دفعہ ۹۰ اسی بادشاہ کیوقت مین مستر طامس سفیر جیمس اول شاہ انگلستان کا دربار شاہی مین حاضر ہوا اور اوسکو شہر سورت مین کوتہی تجارت بنانے کی اجازت ملی یہہ بادشاہ نیک مزاج اور رحم دل اور تلون طبع بہت تہا اور اسی سبب سے تکفل مہام سلطنت کا اوس سے کما حقہ نہین ہو سکتا تہا چنانچہ طامس صاحب لکہتا ہے کہ ایسی نیک مزاجی تلون امیز سے تو بہتر تہا کہ یہہ بادشاہ بدمزاج ہوتا **دفعہ ۹۱** جب تک خواجہ غیاث بیگ مخاطب باعتماد الدولہ باپ نورجہان کا جو مرد زیرک اور مختار امور سلطنت تہا زندہ رہا کسیطرح کا خلل سلطنت کے کامون مین نہ آیا اور اوسکے مرنے کے بعد آخر تو نورجہان فرتی ناقص العقل مین سے تہی مصدر اعمال نالایق اور خود پسندیونکی ہونے لگی ناگزیر کار و بار خلافت مین ابتری واقع ہوگئی یعنی اول تو مرزا خورم جو بعد مارے جانے مرزا خسرو پسر کلان جہانگیر کے بہائیون سے عمر مین بڑا تہا اور اپنے آپکو وارث تاج و تخت سمجہہ کر مداخلت اپنے امور سلطنت مین چاہتا تہا اس سبب سے باغی ہوگیا کہ نورجہان بیگم مرزا شہریار ولد شاہزادہ دانیال برادر زادہ جہانگیر کو جس سے بیٹی نورجہان کی جو شیر افگن خان کے نطفہ سے تہی بیاہی تہی بہت عزیز رکہتی تہی اور ہر ایک امر مین اختیار اوسکا بڑہاتی جاتی تہی سو شاہزادہ خورم نے ہر چند کہ نواح دکہن مین فوج جمع کرکے فتنہ اور فساد کیا اور اپنے باپ کی فوج سے لڑا اگر شجاعت اور

دلاوری مہابت خان سے فتحیاب نہ ہوا اور اونہین اطراف مین آوارہ پہرتا رہا دوم
ہرگاہ مہابت خان نے بعد جانفشانیون کے مرزا خورم کو شکست دی تو اسحالت مین
وہ صلہ انصرام ایسے مہم عظیم مین لایق عنایات سلطانی تہا مگر نور جہان بیگم نے چند روز بعد
اوسکی طرف سے طبعیت بادشاہ کو پہیر دیا اور اس سبب سے بہی ایک نہایت فساد پہیلا اور اوسمین
مہابتخان نے بہی خودسری اختیار کی اور لشکر نور جہان اور مہابتخان مین بڑی بڑی لڑائیان
ہوئین اور نور جہان مغلوب ہوکر قریب تہا کہ جان سے ماری جاوے مگر بادشاہ کی شفاعت سے
بچہ رہی لیکن پہر بہی مہابتخان کے ساتہہ اوسنے فریب کیا آخرکار جب ایذا دہیان نور جہان کی
حد سے گذر گئین تو جو عمدہ عمدہ ارکان سلطنت تہی وہ اس امر پر آمادہ ہوئی کہ مرزا خورم کو تخت
پر بٹہانا چاہیئے مگر اس عرصہ مین بادشاہ شدت بیماری دمہ سی بتاریخ ۲۷ بست و ہفتم صفر
سنہ ۱۰۳۷ ہجری مطابق نوین ماہ نوانبر سنہ ۱۶۲۷ع فوت ہوگیا چنانچہ قطع تاریخ اوسکی وفات کا یہہ ہے
شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر + کہ دست عدل او بر آسمان رفت + چو نور الدین
محمد بود نامش + ازان انوار رفتش نور جہان رفت + ازین ماتم سرا چون رخت بر بست
جہان غمگین شدہ او از جہان رفت + چو تاریخ وفاتش جستم گفتہ + خرد گفتا جہانگیر از
جہان رفت

ذکر خلافت شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ

دفعہ ۹۲ جسوقت جہانگیر بادشاہ نے وفات پائی تو شاہزادہ خورم بیٹا اوسکا جو اولو العزم
اور دعوی دار خلافت تہا اور آصف خان وزیر اعظم سے رشتہ دامادی رکہتا تہا اطراف
دکہن مین بہ سبب خلاف ورزی جہانگیر اپنے باپ کے آوارہ تہا سو اگرچہ اولا مرزا شہریار داماد
نور جہان بیگم نے تصرف اپنا خزائن اور کارخانجات شاہی پر کر کے فتنہ اور فساد برپا کیا
مگر آخر کو آصف خان اور ارادت خان وغیرہ ارکین سلطنت نے اوسکو گرفتار کر کے اندہا

کردیا اور سر دست مرزا بلاقی معروف بہ سلطان داور بخش پسر مرزا خسرو ابن جہانگیر بادشاہ
کو مصلحتًا تخت پر بٹہا دیا اور خفیہ شاہزادہ خورم کو طلب کیا جب شاہزادہ موصوف
عرصہ دو ماہ مین آگرہ پہونچا تو مرزا بلاقی بادشاہ عارضی اور گرشاسب اوسکے بہائی اور سلطان
شہریار اور طہمورث و ہوشنگ پسران شاہزادہ دانیال کو آصف خان نے بایمائے
شاہزادہ خورم کے لاہور مین مروا ڈالا اور شاہزادہ موصوف بتاریخ بست دوم جمادی الاول
روز یکشنبہ سنہ ۱۰۳۷ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۸ عیسوی اکبرآباد مین تخت سلطنت پر جلوس فرما
ہوا اور لقب اپنا شہاب الدین محمد شاہ جہان رکھا حکیم رکنا ہے تخلص بہ مسیح نے قطعہ
تاریخ جلوس اوسکی کا اسطرح لکھا ہے **قطعہ** بادشاہ زمانہ شاہ جہان + خرم و شاد و کامران
باشد حکم او بر خلایق عالم + ہمچو حکم قضا روان باشد + ہر سال جلوس او گفتم + در جہان
بادشاہ جہان باشد **دفعہ ۹۳** شاہجہان کے سے پہلے بادشاہونکو لوگ سجدہ کیا کرتے تہے اونسے
تخت خلافت پر جلوس کرتے ہی حکم دیا کہ سجدہ سوائے خدای تعالی کے اور کسی کو
جایز نہین ہے پس یہہ رسم بالکل موقوف کیجاوے اور بصلاح مہابتخان وزیر کے یہہ
بات قرار پائی کہ بجائے سجدہ کے زمین بوس اسطرح کیا کرین کہ دونو ہاتہہ زمین پر رکہہ کر
پشت دست کو چوم لیا کرین اور سادات اور علما اور فقرا اور مشایخ کو اوس سے بہی بری کیا
گیا اور اونکے واسطے صرف یہہ مکتفی ہوا کہ وقت ملاقات کے سلام کر لیا کرین اور رخصت
ہونے وقت فاتحہ پڑہا کرین اور چند سال بعد زمین بوس بہی موقوف ہوگئی اور بالعوض
اوسکے تسلیم چہارم مقرر ہوئی **دفعہ ۹۴** جس روز شاہجہان بادشاہ سریر سلطنت پر متمکن
ہوا اوس روز اوسنے بہتر لاکہہ روپیہ نقد بدین تفصیل انعام دیا کہ دو لاکہہ اشرفی اور چہہ
لاکہہ روپیہ نواب ممتاز الزمانی بیگم اپنی بی بی کو اور ایک لاکہہ اشرفی اور چار لاکہہ روپیہ

نواب جہان آرا بیگم اپنی دختر کلان کو اور باقی دیگر بیگمات اور خدمہ محل معلی و ارکان دولت
اور بادشاہ زادگان اور فضلا اور سادات اور مورخین اور شعرا اور مساکین اور بیوہ جات کو
عطا فرمایا اور دس لاکھہ روپیہ وظیفہ سالانہ نواب ممتاز زمانی بیگم اور چہہ لکہہ روپیہ وظیفہ
سالانہ نواب جہان آرا بیگم کا مقرر ہوا اور یومیہ دارشکوہ بڑے بیٹے کا ایکہزار اور
شجاع منجہلے بیٹے کا سات سو روپیہ اور محمد اورنگ زیب پسر سوم کا پانسو اور مراد بخش
چہوٹے بیٹے کا دہائی سو روپیہ قرار پایا اور بعد اوسکے جب بتاریخ دوازدہم شہر
رجب جشن نوروزی مرتب ہوا تو اوسمین ایک کروڑ اسّی لاکہہ روپیہ نقد اور جنس اور
چار لاکہہ بیگہہ زمین بیچ بحسب گانو درولبست مستحقین کو بخشا **بیان شوق علم موسیقی**
شاہجہان بادشاہ کا دفعہ ۹۵ اس بادشاہ کو گانے کا شوق بہت تہا چنانچہ
لعل خان پسر تانسین کلانونت اوسکی صحبت مین رہتا تہا اور بہ سبب اوسکے کہ اوسکو علم
موسیقی مین تبحر[1] تہا خطاب اوسکا گن سمندر رکہا گیا تہا اور تاثیر صحبت گن سمندر سے
شاہجہان کو گانے مین نہایت مہارت ہوگئی تہی اور اکثر مشایخین اوسکی غنا[2] پر
وجد[3] اور سماع کرتے تہے چنانچہ تاریخ مظفری مین لکہا ہے کہ بعض صوفیونکو اوسکے
راگ پر ایسا ذوق شوق ہوا کہ اوسی حالت مین مرگئے **بیان روضہ تاج**
بی بی دفعہ ۹۶ سنہ ۴ جلوس مطابق سنہ ۱۰۴۰ ہجری موافق سنہ ۱۶۳۰ع مین مسماۃ
ارجمند بانو بیگم الملقب بہ نواب ممتاز الزمانی زوجہ بادشاہ کی بمقام برہان پور
مرگئی وہان سے نعش اوسکی اکبرآباد مین آکر جمنا کی کنارہ پر مدفون ہوئی اور بادشاہ نے
حکم دیا کہ مقبرہ اوسکا بہت عمدہ اور دلکشا طیار کیا جاوے مطابق اوسکے مقبرہ اوسکا
اور دیگر مکانات متعلقہ اوسکے نہایت نفاست عمدگی کے ساتہہ تیار ہوئے اور

[1] تبحر بروزن تفعل بہت سا علم ہونا ۱۲
[2] غنا بمعنے گانا ۱۲
[3] وجد و سماع حالت ذوق و شوق صوفیان در نغمہ اندوہ گین شدن ۱۲

۷۰ لاکہہ روپیہ اوسکی بنا مین صرف ہوا اور شہرت اوسکی اب بنام روضۂ تاج بی بی کے ہے اور حال مفصل عمارات مکانکا کتاب مرات آفتاب نما مین مندرج ہے اوسکی مطالعہ سے شائقین کو کیفیت پوست کندہ مکانونکو کے دریافت ہو سکتے ہین مگر خلاصہ یہہ ہے کہ عجیب و غریب عمارت اور باغ اور حوض وغیرہ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہین اور رنگ برنگ کے پتہرون کی اوسمین پچی کاری ہوئی ہے خوبی اور صنعت اوسکی دیکہنے کے لایق ہے یہہ تو کہنا فضول ہے کہ روی زمین پر ایسی عمارت نہ ہوگی مگر البتہ ہندوستان مین اور چند ولایتونمین اوسکی مانند دوسری عمارت نہین ملیگی

اگر فردوس بر روے زمین است ہمین است و ہمین است و ہمین است

بیان تخت طاؤسی کا

دفعہ ۹ اس بادشاہ نے واسطے جلوس اپنے کے ایک تخت طاؤسی جواہرات سے جڑا ہوا بنایا تہا کہ شہرت اوسکی خلایق مین بنام تخت طاؤسی کی ہتی یہہ تخت سات برس مین بنکر طیار ہوا تہا اور اوسکی طیاری مین ایک کرور روپیہ بدین تفصیل صرف ہوا کہ چالیس لاکہہ روپیہ کا سونا اوسمین لگا تہا اور ساٹہہ لاکہہ روپیہ کے جواہرات اوسمین تعبیہ کیئے ہوئے تہے طول اس تخت کا سوا تین گز اور عرض ڈہائی گز اور بلندی پانچ گز ہتی اور تختہ جو پشت کیطرف اوس تخت کے بطور تکیہ گاہ کے نصب تہا قیمت اوسکی دس لاکہہ روپیہ ہتی اور جن جواہرات سے وہ تختہ مرصع تہا اونمین ایک لعل لاکہہ روپیہ کی قیمت رکہتا تہا اوس لعل کو شاہ عباس صفوی والی ایران نے بطریق ہدیہ جہانگیر بادشاہ کے پاس بہیجا تہا منقول ہے کہ اول نام امیر تیمور اور مرزا شاہرخ پسر اور مرزا الغ بیگ نبیرہ امیر تیمور کا لکہا ہوا تہا اور جب وہ قبضہ شاہ عباس مین آیا تو اوسنے نام اپنا اوسپر لکہوایا اور جسوقت جہانگیر کے

پہونچا تو اوسنے نام اکبر بادشاہ اسپنے باپ کا اور اپنا مرتسم کرایا اور جبکہ نوبت اوسکی شاہجہان تک پہونچی تو اوسنے اپنا نام اوسپر کندہ کرایا تاریخ اتمام تخت طاؤسی کی حاجی محمد خان قدسی نے اسطرح لکہی ہے ۵ چو تاریخش زبان پرسید از دل گفت اورنگ شاہنشاہ عادل

اور ایک مصرعہ تاریخ ثانی سریر ہمایون صاحب قرانی + کہتے ہین کہ یہہ تخت محمد شاہ کی سلطنت تک تو شاہجہان آباد ہی مین رہا جب زمانہ بادشاہ موصوف مین نادرشاہ ایران سے آیا تو شال اور اشیار غارت کی اوس تخت کو بہی لی گیا **دفعہ ۹۸** مقام لاہور مین اسبادشا نے باہتمام علی مردانخان و خلیل اللہ خان کے ایک باغ بنام فرح مبارک بنیاد احداث کیا اور نہر کہودوائی چنانچہ اختتام باغ اور نہر کا بصرف آٹہہ لاکہہ روپیہ کے سنہ ۱۶ جلوس مطابق سنہ ۱۰۵۲ ہجری مین ہوا **بیان لعل قلعہ کا دفعہ ۹۹** ضمن اول فرواز دہم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲ جلوس مطابق سنہ ۱۰۴۸ ہجری اور سنہ ۱۶۳۸ع کو معرفت اوستاد حامد اور احمد معماران کی دہلی مین متصل قلعہ سلیم گڈہ کے دریا کے کنارہ پر شاہجہان بادشاہ نے بنیاد ایک قلعہ جدید کی ڈالی اور اہتمام اوسکا اوّلا عزت خان کو دیا چنانچہ پانچ مہینے دو دن مین اوسکے اہتمام سے قلعہ کی بنیادین کہدین اور کچہہ مصالح جمع ہوا اور کہین کہین سے بنیادین اونچی بہی ہوائین کہ اس عرصہ مین عزت خان صوبہ داری ٹہٹہ پر مامور ہوا اور اہتمام قلعہ کا الہ وردی خان کو سونپا گیا دو برس ایک مہینے گیارہ دن مین اوسکے اہتمام سے قلعہ کے چارون طرف کی دیوار بارہ بارہ گز اونچی ہو گئی پہر اوسکا اہتمام مکرمت خان کے سپرد ہوا اور بیسوین سال جلوس مین اوسیکے اہتمام سے تعمیر قلعہ کی تمام ہو گئی اور بتاریخ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۲۱ جلوس مطابق سنہ ۱۰۵۸ ہجری موافق سنہ ۱۶۴۸ع بادشاہ نے قلعہ مذکور مین جلوس کیا **ضمن دوم** سر سے پانو تک یہہ قلعہ سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے اور ہر ایک مقام پر کنگورہ اور مرغولہ بہت خوبصورتی کے ساتہہ اوسمین بنائی گئی ہین قطع اس قلعہ کی ہشت پہلو اور طول اوسکا

اکثر جگہ نوشتہ کردہ شدہ ۱۲۵ کے صاحبقران اوس شخص کو کہتے ہین کہ بجائی پیدایش جسکی ولادت کے وقت قران زہرہ و مشتری کا ہوا اور ایسا شخص بادشاہ عظیم الشان ہوتا ہے ۱۲

ہزار گز اور عرض چھہ سو گز کا ہے جسکے کل زمین چھہ لاکھہ گز ہوئی اس حساب سے یہہ قلعہ اکبر آباد کے
قلعہ سے دوگنا ہے اور فصیل اس قلعہ کی پچیس گز اونچی اور بنیاد اوسکی گیارہ گز گہری ہے
اور آثار فصیل کے دیوارونکا بنیاد سے پندرہ گز اور اوپر سے دس گز ہے اور اس قلعہ کی
شرقکی جانب جمنا بہتی ہے اور باقی تین طرف خندق جسکا محیط تین ہزار چھہ سو گز کا ہے
پچیس گز چوری اور دس گز گہری کہود کر پختہ بنائی گئی ہے کہ نہر کے پانی سے عند الضرورت
بہر دیجاتی ہے اور پچاس لاکھہ روپیہ خاص تعمیر قلعہ مین اور پچاس لاکھہ روپیہ مکانات اندرونی
اوسکی مین کل ایک کڑور روپیہ صرف ہوا ہے سو یہہ قلعہ بنام لال قلعہ کے مشہور ہے
ضمن سوم دو دروازہ اس قلعہ کی بہت بڑے ہین ایکدروازہ جنوبی جو دلی دروازہ کی نام سی مشہور ہی اور دوسرا
دروازہ غربی جو لاہوری دروازہ کے نام سے مشہور ہے یہہ دونون دروازہ بہت خوبصورت بنے
ہوئے ہین اور اونکے اوپر سہ دریان نہایت دلکشائی کے ساتھہ تعمیر کیے ہوئے ہین ضمن چہارم
جو مکانات اس قلعہ کے اندر بنائے گئے تہے تفصیل اونکی یہہ ہے نقارخانہ یا ہتیاپول
دیوان عام مع تخت سنگین خاص محل اسد برج شاہ محل یا دیوان خاص حمام
موتی محل باغ حیات بخش معہ ساون بہادون شاہ برج مہتاب باغ چہتہ لاہوری
دروازہ چنانچہ جب بعد غدر افواج باغی کی سرکار انگریزی نے ۱۸۵۷ء مین دہلی پر قبضہ پایا
اور باخراج بہادر شاہ معہ لواحقین اوسکے کے دخل اپنا قلعہ پر کیا تو علی العموم کل مکانات اندرونی
قلعہ سوائے دیوان خاص وغیرہ بعض منازل جزوی کے مسمار کرا دیے ضمن پنجم ہر چند
اہل ہنود کے مذہبی لوگ وجہ بناء لعل قلعہ کے یون بیان کرتے ہین کہ بادشاہ نے تلسی رام
گسائین کو قید کیا تہا اوسکے تصرف سے قلعہ کہنہ دہلی پر بندرون نے بہت یورش کی اسواسطے
بادشاہ نے اوس قلعہ کو چہوڑ کر یہہ قلعہ جدید طیار کیا اگر یہہ بات کچھہ اصل اور معتبر نہین ہے

بیان آبادی شاہجہان آباد کا دفعہ ۱۰۰ جب بعد طیاری لعل قلعہ کی شاہجہان بادشاہ اوسمین نشستہ لگا تو اوس زمانہ سے شہر شاہجہان آباد بہی بسنا شروع ہوگیا چنانچہ میر یحیی کاشی نے مادہ تاریخ آبادی اوسکی کا اسطرح نکالا ہے مصرعہ شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد اور کیفیت مختصر اوسکی یہہ ہے کہ سن ۲۲ جلوس مین مطابق ۱۰۶۰ہجری ہوافق ۱۶۵۰ع مین موجب حکم شاہجہان بادشاہ کے مٹی اور پتہر سے چار مہینے کے عرصہ مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر شہر کی فصیل طیار ہوئی مگر دوسرے برسات مین اکثر جگہہ سے گر پڑی اسواسطی اوسکو بادشاہ نے پہر چونہ اور پتہر سے از سر نو بنے کا حکم دیا کہ سات برس کے عرصہ مین بصرف چار لاکہہ روپیہ کے دوبارہ فصیل شہر کی تیار ہوئی طول اوسکا چہہ ہزار چہہ سو چونسٹہہ گز کا ہے اور چار گز کے چوڑی اور نو گز کی اونچی ہے اور اوسمین ستائیس برج دس دس گز کے قطر سے ہین اور چودہ دروازہ اور چودہ کہڑکیان شہر شاہجہان آباد کی اس تفصیل سے ہین **دروازونکے نام جو بالفعل معروف ہین** دلی دروازہ راج کہاٹ دروازہ خضری دروازہ کلکتہ دروازہ نگمود دروازہ کیلہ کہاٹ دروازہ لعل دروازہ کشمیری دروازہ بدررو دروازہ کابلی دروازہ پتہر کہٹی دروازہ مسدود لاہوری دروازہ اجمیری دروازہ ترکمان. دروازہ **کہڑکیونکے نام جو بالفعل معروف ہین** زینت المساجد کی کہڑکی نواب احمد بخش خان کی کہڑکی نواب غازی الدینخان کی کہڑکی نصیر گنج کی کہڑکی نئی کہڑکی شاہ گنج کی کہڑکی اجمیری دروازہ کی کہڑکی مسدود سید بہولی کی کہڑکی مسدود بلند باغکی کہڑکی مسدود فراشخانہ کی کہڑکی امیر خان کے کہڑکی خلیل خان کی کہڑکی بہادر علی خان کی کہڑکی نگمود کی کہڑکی (**تنبیہ**) شاہجہان آباد پہلے بہت کثرت اور وسعت کے ساتہہ آباد تہا مگر بعد غدر ۱۸۵۷ع کے بعض بعض محلہ اور بازار وغیرہ اوسکے

قطر بعض فاضلون نے جذر کی کہتے ہیں ... اور ... اصطلاح مین قطر وہ خط ہے کہ درمیان دائرہ کے اسطرح کہینچا جاوے کہ مرکز پر گذرتا ہوا دائرہ کو دونیم برابر کردیا

اوسکے منہدم ہوگئے اس سبب سے اگرچہ کثرت آبادی کی پہلے سے تو نہین ہے لیکن جسقدر آباد ہے
اب موجود ہے اوسمین رونق اور آراستگی پہلے سے بہت زیادہ ہے اور سڑکین جو حالمین
نکالی گئی ہین وہ نہایت دلچسپ اور پرفضا ہین اور نہر جو پہلے جاری تہی اوسکو کہین کہین سے
واسطے صفائی اور وسعت بازار کے بالفعل پاٹ دیا گیا ہے اور کہین کہین بدستور کہلی
ہوئی جاری ہے **بیان جامع مسجد شاہجہان آباد کا دفعہ ۱۰** شاہجہان آباد مین
لعل قلعہ سے ہزار گز کے فاصلہ پر غرب کیطرف ایک چہوٹی سی پہاڑی پر مسجد جامع شاہجہان
نے طیار کرائی خوبی اور لطافت اوسکی فی الحقیقت قابل دید ہے اور کچہہ شک نہین ہے
کہ ایسی خوش قطع اور خوشنما اور کوئی مسجد دنیا کے پردہ پر نہین ہوگی **تنبیہہ ضمن اول**
یہہ مسجد سر سے پانوتک سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے اور اندر سے اجارہ تک سنگ
مرمر کے اور جابجا سنگ سرخ مین سنگ مرمر کی دہاریان اور سنگ موسی کی پچی کاری
کی ہوئی ہے برج اوسکے تمام سنگ مرمر کے ہین اور اوسمین سنگ موسی کے دہاریان ہی
ہوئی ہین ایسے مہندس بے بدل نے یہہ مسجد بنائی ہے کہ کوئی در و دیوار و طاق و محراب
و مرغولہ و کنگورہ تناسب سے خالی نہین ہے **ضمن دوم** دسوین شوال سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۵۰ع موافق سال بست و چہارم جلوس شاہجہانی مین اس مسجد کی بنیاد باہتمام سعد اللہ خان
دیوان اعلی اور فاضل خان خانسامان کی پڑنی شروع ہوئی اور ہر روز پانچ ہزار راج مزدور
بیلدار سنگتراش کام کرتے تہے باوجود اس اہتمام کی چہہ برس مین دس لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر
یہہ مسجد طیار ہوئی **ضمن سوم** اس مسجد کے تین گنبذ ہین نہایت خوشنما نوے گز طول اور
تیس گز کے عرض مین اندر کو سات محرابین ہین اور باہر صحن کیطرف گیارہ در ایک در تو
بہت بلند اور پانچ در ادہر اودہر ہین بڑے در پر تو یا ہادی لکہا طغرا اور باقی درون پر

کتبہ نام نامی شاہجہان اور تاریخ تعمیر اور زر مصارف سنگ موسی کی پچی کاری سے کہودا ہوا ہے ان دروں کی دونوں طرف منارہیں نہایت بلند اور نہایت خوشنما اور اونمین زینہ بنے ہوئے ہین کہ اوس زینہ سے منار کی اوپر چلے جاتے ہین اور مناروںکے اوپر بارہ دری کی برجیان سنگ مرمر کی نہایت دلکشا بنی ہوئی ہین ان مناروں پر چڑہنے سے شہر کی عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے اور نہایت سیر دکہائی دیتی ہے تمام شہر مثل گلدستہ کی معلوم ہوتا ہے اور درختونکی رونق اور مکانوں کی خوشنمائی سے ایک عالم دکہائی دیتا ہے ضمن چہارم شمالی منارہ بسبب صدمہ بجلی کے گر گیا تہا اور اوسی سے عمارت اور صحن کا فرش بہی کہ تمام سنگ سرخ کا ہے جابجا سے بگڑ گیا تہا سرکار انگریزی نے ۱۲۳۳ ہجری مطابق ۱۸۱۸ء معین الدین محمد اکبر شاہ کے عہد مین اوس منار کو بنوا دیا اور فرش بہی درست کرا دیا ضمن پنجم کثرت نمازیونکی اس مسجد مین بدرجہ غایت ہوتی ہے اور امام کی آواز تکبیر سب نمازیونکو نہین پہنچ سکتی تہی اسواسطے مرزا سلیم ابن معین الدین محمد اکبر بادشاہ نے ۱۲۴۳ ہجری مطابق ۱۸۲۸ء مین بڑی در کے بیچمین ایک مکبر سنگ باسی کا بہت خوشنما بنوا دیا ہے کہ مکبر اوس مکبر پر کہڑے ہوکر آواز اللہ اکبر اور ربنا لک الحمد سب کے کان مین پہنچاتا ہے ضمن ششم اس مسجد کے اندر تمام فرش سنگ مرمر کا ہے اور اوسمین سنگ موسی کی پچی کاری سے گلکاری بنی ہوئی ہین اور منبر اس مسجد کا سنگ مرمر سے ایسا خوشنما بنا ہوا ہے کہ جسکا بیان ممکن نہین + ضمن ہفتم جانب شمال کے ایک دالان سنگ سرخ کا نام زد مقام آثار شریف کے بنا ہوا ہے سابقاً اوسمین کچہہ تبرکات جناب خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی رہتی تہی جب ۱۸۵۷ء مین بوجہ غدر افواج باغی کے یہہ مسجد ضبط سرکار ہوئی تو وہ تبرکات وہان سے اوٹہا لئے گئے لیکن جسوقت غدر رند کو رفع ہو گیا اور ۱۸۶۳ء عیسوی مین مسجد

ضبطی سرکار سے مستخلص ہوئی تو بسبب اختلاف فرقہ ہائی مسلمانوں کے اوسجگہہ رکھا جانا تبرکات کا
موقوف ہوا اور فرش مسجد گوشہ شرقی اور شمالی کی برجمین وہ تبرکات رکھی گئے ضمن ہشتم صحن اس
مسجد کا نہایت دلکشا اور فرحت بخش ایک سو چھتیس گز مربع ہے اور اوسکی بیچون بیچمین ایک حوض
سنگ مرمر کا ازبس دلکشا اور روح افزا پندرہ گز سے بارہ گز کا واقع ہے اور اوسکے
وسط مین ایک فوارہ لگا ہوا ہے کہ اکثر روز جمعہ اور عیدین کے یہہ چھوٹا کرتا ہے اور اوس حوض کے
غربی گوشہ پر محمد تحسین خان محلے بادشاہی نے ۱۲۶۶ہجری مطابق ۱۸۵۰ عیسوی مین
یہہ بات بیان کر کر کہ مینے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اسجگہہ بیٹھے ہوے
دیکھا ہے ایک چھوٹا سا کٹہرا پتھر کا بنوا دیا ہے ضمن نہم اس مسجد کے صحن کی چارون
طرف ایوان ہائے خوشنما اور دالان ہائے فرحت افزا اور حجرہ ہائے دلکش اور مکانات
فرحت بخش بنی ہوئے ہین اور چارون کونون پر چار برج بارہ دری کے بہت دلچسپ بنے ہین
کہ اوسی سے ایک عجیب رونق اور بہار حاصل ہو گئی ہے اور جنوبی اور شرقی
دالان کے سامھنے نماز کا وقت دریافت کرنے کے واسطے ایک دائرہ ہندی بنا ہوا
ہے ضمن دہم اس مسجد کے تین دروازہ بہت عالی ہین اور اون مین برنجی کواڑ چڑھے
ہوئے ہین اور ہر ایک دروازہ مین پولس کا پہرہ کھڑا رہتا ہے تاکہ کسی شخص کو اندر
جوتا پہنے ہوئے نجانے دے اور احتیاط رکہے کہ مسجد کے اندر سوائے نماز اور
عبادت معبود مطلق کے اور کوئی امر خلاف قانون نہونے پاوے ضمن یازدہم
جنوبی دروازہ اس مسجد کا چتلی قبر کی بازار کیطرف بہت خوشنما بنا ہوا ہے اور دروازہ کے
اوپر حجرہ ہائے معقول لائق بود و باش کے بنے ہوئے ہین اور اس دروازے کی تینتیس
سیڑھیان ہین اون پر تیسری پہر کو مجمع عام ہوتا ہے اور بساطی اپنے اپنے دوکان

لگاتی ہین اور طرح طرح کی چیزین بیچتی ہین اور فالودہ والہ اپنی دوکان لگاتا ہے اور
شربت قند اور فالودہ رنگین بیچتا ہے اور کبابی لوگ ہر ایک طرحکی کباب نان تی اور بیچتے
ہین اور سوا اوسکے عجیب عجیب طرحکے جانور اور اصیل مرغ بکتی ہین اور جوانان خوش
وضع ایام نوروز مین انڈے لڑاتے ہین کہ آسمان بہی اونکی نیرنگی اور حرفت کاری پر
رشک کہاتا ہے اور یاران ہم عمر اور جوانان ہم سیرت ہاتہہ مین ہاتہہ دئے سیر تماشا
کرتے پہرتے ہین ضمن دوم از دہم دروازہ شمالی اس مسجد کا پایہ والون کے بازار کیطرف
واقع ہے اور یہہ دروازہ بہی بہت خوبصورت ہے اور اوسپر بہی حجرے رہنے
کے لایق بنے ہوئے ہین اور اسطرف اونتالیس ۳۹ سیڑہیان ہین اگرچہ اس طرف بہی
کبابی بیٹہتے ہین اور سودے والے دوکانین لگاتے ہین لیکن بڑا تماشا اس طرف
مداریون اور قصہ خوانون کا ہونا ہے تیسرے پہر کو ایک قصہ خوان مونڈہ بچہا کر بیٹہتا
ہے اور داستان امیر حمزہ کہتا ہے اور کسی طرف قصہ حاتم طائی اور کہیں
داستان بوستان خیال ہوتی ہے اور صدہا آدمی اوسکے سننے کو جمع ہوتے ہین
اونکیطرف مداری تماشا کرتا ہے اور یہان ہتی کا کہیل ہوتا ہے اور بوڑہ کو جوان اور جوان کو
بوڑہا بناتا ہے ضمن سیوم دہم شرقی دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کیطرف ہے
یہہ بہت بڑا دروازہ ہے اور اوسپر بہی بہت مکانات بنے ہوئے ہین اور اس دروازہ
کے آگے پینتیس ۳۵ سیڑہیان ہین ان سیڑہیون پر روز گذری ہوتی ہے اور یہہ گذری
شاہجہان آباد مین گویا ہر روز کا میلہ ہے ہزارون طرحکے کپڑے الگنیون پر بزاز لوگ
بیچنے کے واسطے ڈالدیتے ہین اور نظارگیان کو اونکے دیکہنے سے کیفیت گلزار کی نظر
آتی ہے اور جوانان عشق پرست طرح طرحکے جانور پنجرون مین لئے ہوئے سیر کرتے ہین

ہین اور اونکی اچھی اچھی آوازین سنواتے ہین اور ایک طرف کبوتر والہ کبوتر بیچتے ہین
اور ایک طرف گھوڑے والہ گھوڑے لئے کھڑے ہوتے ہین اور خریدار لوگ جوق
جوق اور غٹ کے غٹ پھرتے ہین اور ہر ایک چیز کو اپنی اپنی پسند اور خواہش کے موافق
خریدتے ہین بیان اختراع زبان اُردو کا دفعہ ۱۰۲ ہندوستان مین قبل از
داخلت سلاطین اہل اسلام کی ہندی بھاشا جاری تھی جب سے مسلمان بادشاہونکا تسلط ہوا
تو بہ سبب اسکے کہ اونکی زبان فارسی تھی اور دفتر بھی اونکا اوسی زبان مین تھا اہل ہندوستان
کو سیکھنا اوس زبان کا ضرور پڑا اور جو لوگ ولایتی آراکین سلطنت اور ملازمان لشکر کے تھے
اونکو بغرض سہولیت کارروای واقفیت ہندی زبان کی لازم آئی اسواسطے بول چال
مین تدریج خلط ملط ہونا فارسی اور ہندیکا پیدا ہوتا گیا جبکہ شاہجہان بادشاہ نے شہر
شاہجہان آباد آباد کیا اور لشکر اوسکا وہان قایم ہوا تو اوسکے لشکر اور علی الخصوص
بازار لشکر مین ملک ملک کے لوگ بود و باش رکھتے تھے ناگزیر اختلاط زبانون مختلفہ سے
لشکری لوگون مین ایک جدی زبان پیدا ہو کر بنام زبان اردو کے مشہور ہو گئی اور وجہ
تسمیہ زبان اُردو کی یہہ ہے کہ اُردو ترکی مین لشکر کو کہتے ہین اور زبان اُردو وہ
زبان ہے جو اہل لشکر کی تلفظ مین جاری ہو بیان تعمیر بعض کوٹھی ہاے
فرنگیان دفعہ ۱۰۳ ۱۶۶۸ء مطابق ۱۰۷۸ھ ہجری مین بنبئی پرتگیزیون سے
چارلس ثانی بادشاہ لنڈن کو جہیز مین ملی اور ہوگلی مین شاہجہان بادشاہ
نے اور ہند بلس کے ہانسکے راجانے فرنگیون کو اجازت دی کہ اونہون نے مقامات مذکورہ
مین اپنی کوٹھیان تجارت کی بنا مین اولاد نرینہ شاہجہان کا دفعہ ۱۰۴
اس بادشاہ کے چار بیٹے تھے اول دارا شکوہ پسر کلان کہ وہ بادشاہ کے باعث تعلق تھا

ور اوسکے واسطے ولیعہدی کی تجویز تہی دوم مرزا شجاع کہ وہ حکومت بنگالہ کا کارفرمائی کرتا تہا
سوم محمد اورنگ زیب کہ اوسکو حکومت برہان پور کے سپرد تہی چہارم مراد بخش کہ وہ حاکم
گجرات تہا اگرچہ چارون بیٹے شاہجہان کے دلیر اور عاقل اور صاحب علم تہے پر چارون مین
محمد اورنگ زیب نسبت سبہون نہایت قایم مزاج اور کم گو تہا اور عیش و عشرت سے کچہہ سروکار
نرکہتا تہا اور بوجہ علو حوصلگی اپنی قوت بازو سے درجہ اعلی حاصل کرنے کا ارادہ رکہتا تہا
اور پابندی شرع کو ہر ایک امر مین مقدم سمجہتا تہا اور از بسکہ اوسنے مدت تک فوج دکہن پر سپہ سالاری
کی تہی اسواسطے نسبت اپنے اور بہائیونکے فن سپہ گری مین بہی زیادہ مشاق اور تجربہ کار
تہا اور دل چلا بہی ایسا تہا کہ ایکدفعہ شاہجہان بادشاہ نے ہاتہیون کی لڑائی کروائی ہاتہی
اوسمین چارون شہزادہ تماشا دیکہنے کے واسطے موجود تہے دفعتًا جو دو ہاتہی اوسمین لڑ رہے
تہے ایک اوسمین سے بہاک کر تماشائیونکی طرف حملہ آور ہوا اوسپر سب لوگ اپنی جان بچانے کے
واسطے ادہر اودہر فرار ہوگئے مگر محمد اورنگ زیب نے جو اوسوقت پندرہ برس کی عمر مین تہا
گہوڑا کودا کر ہاتہی کے اوپر ایک برچہا مارا اور ہاتہی نے اوسکو معہ گہوڑے کے سونڈ مین لپیٹ کر پہینکدیا
مگر اورنگ زیب بدحواس نہوا اور جرأت کرکے جہٹ پٹ پہر گہوڑے پر سوار ہوگیا اور تلوار
کہینچکر گہوڑا ہاتہی کیطرف سیدہا کیا کہ اس عرصہ مین دوسرا ہاتہی حریف اوس ہاتہی کے
پیچہے سے آگیا اور پہر دونون ہاتہی لڑائی مین مصروف ہوگئے

بیان زوال سلطنت شاہجہان بادشاہ اور وقوع جنگ و جدل باہمدیگر اوسکے بیٹون کا دفعہ ۱۰۵

القصہ جب زمانہ فرمانروائی شاہجہان کا گذر گیا تو یہہ صورت ہوئی کہ شاہجہان ایکدفعہ ایسا بیمار
ہوا کہ کئی دن تک بےحس و حرکت پڑا رہا اور داراشکوہ حسب ایماے اپنے باپ کے امور
سلطنت کو انجام دینے لگا یہہ امر بہائیون کو ناگوار گذرا اور آتش حسد اونکے دلمین

بھڑک گئی اور اسنے مرنیکو طیار ہو گئے چنانچہ اولاً مرزا شجاع بنگالہ سے حرکت کر کے
دار الخلافت کی جانب روانہ ہوا اسی عرصہ مین بادشاہ کو آرام ہوگیا دارا شکوہ نے اہتمام
سلطنت سے دست بردار ہو کر کل اختیار بدستور اپنے باپکو مسترد کر دیا لیکن مرزا شجاع تب بہی اپنے
ارادہ سے باز نہ آیا اور بہ نیت فساد معہ فوج بنارس تک پہونچ گیا تب مرزا سلیمان پسر
دارا شکوہ و راجہ جے سنگہ لشکر لیکر اوسکے مقابلہ پر پہونچے اور گنگا کے کنارہ پر سواد بہادر پور
مین دونو لشکرونکی لڑائی ہوئی اور آخر کار شجاع شکست کہا کر بنگالہ کیطرف معاودت کر کے
مونگیر کے قلعہ مین متحصن ہوگیا دفعہ ۷۰ اسی عرصہ مین مراد بخش نے علی نقی دیوان بادشاہی کو
ناحق اپنے ہاتہہ سے قتل کر کے خود سری اختیار کی اور سکہ بادشاہی کا اپنے نام جاری کر دیا
اسواسطے شاہجہان نے اوسکو تغیر کر کے قاسم خانکو واسطے نظامت احمد آباد گجرات کے روانہ
کیا اور ادہر محمد اورنگ زیب خبر بیماری بادشاہ اور قایم مقام ہو جانے دارا شکوہ کے
سنکر برہانپور سے اکبر آباد کیطرف چل پڑا تہا راستہ مین مراد بخش سے ملاقات ہوئی سو بچالاکی
چرب و نرم ابلہ فریبی کی اوسکو بہی اپنا رفیق کر لیا جب دونون شاہزادہ معہ فوج کے موضع
دہرمات پور مین جو اوجین سے سات کوس ہے پہونچے تو مہاراجہ جسونت سنگہ راجپوت
اور قاسم خان سب مجمع شاہی لیکر اونکے مقابلہ پر آئے اور بتاریخ بست و دوم ماہ رجب
۱۰۶۸ ہجری مطابق ۱۶۵۸ء فریقین مین جنگ و جدال واقع ہوئی مگر انجام کار قاسم خان
اور جسونت سنگہ نے شکست فاحش کہائی اور دونون شاہزادہ وہان سے کوچ کر کے
گوالیار پہونچے اور ادہر دارا شکوہ اکبر آباد سے نکلا اور دہولپور سے آگے بڑہ کر مورچہ قایم کیے
چنانچہ محمد اورنگ زیب خبر آنے دارا شکوہ کی سنکر تین روز مین بطریق یلغار مقابل لشکر دارا شکوہ
پہونچا اور دوپہر کے وقت طرفین مین جنگ توپ و تفنگ کی شروع ہوئی اور بہت سی دہا

متحصن تحصن سے ہے قلعہ بند ہونا متحصن وہ شخص جو قلعہ نشین اور محصور ہو ۱۲ ... ترکی ... اوسکے دشمن ... فوج پر دوڑ سکے اور تاخت لا سکے ہین ۱۲

کے بعد دارا شکوہ کو شکست ہوئی اور وہ وہان سے بہاگ کر شام کے وقت اکبرآباد آیا اور
رات کو اپنے بال بچون بیت اور کچھہ جرنری مردمان کو ہمراہ لیکر شاہجہان آباد کو چلتا ہوا
اور دو چار روز دہلی مین رہکر اپنی جان بچانے کے واسطے وہان سے بہی لاہور کیطرف فرار
ہوگیا دفعہ ۱۰۷ بعد ہزیمت کہانے دارا شکوہ کے دونون شاہزادونکی فوج بالاتفاق آگرہ کو
آئی اور چونکہ شاہزادہ مراد بخش زخمی ہوگیا تہا اسواسطے اورنگزیب کو خوش طالعی سے تمام
فوج کا اختیار حاصل ہوگیا اب وہ اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح سے اپنے باپکو قابو مین کرے چنانچہ
اوسنے ایک ایلچی شاہجہان کیخدمت مین روانہ کیا اوسنے جاکر بادشاہ کی خاطر جمع کی اور محبت
اور سعادت مندی اورنگزیب کا اظہار کیا اوسپر شاہجہان نے فرمایا کہ اگر وہ لڑکا سعادت مند
اور فرمان بردار ہے تو کسواسطے یہان آکر حاضر نہین ہوتا اورنگزیب نے یہہ حال دریافت
کرکے اپنے بیٹے محمد سلطان کو باپکی خدمت مین بہیجا اوسنے وہان جاکر دیکہا کہ قلعہ مین
سپاہی اور سوار اورنگزیب کی گرفتاری کے واسطے کمینگاہ مین کہڑے تہے اسلئے
محمد سلطان نے عرضی کی کہ اس سپاہ کے یہان جمع ہونے سے شک پڑتا ہے اگر سپاہ
رہے تو میرے والد حاضر ہون بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ چلے جاؤ پس اسطرح سے محمد سلطان
نے قبضہ قلعہ آگرہ کا کرلیا شاہجہان نے اگرچہ بہت عجز و انکسار کیا مگر کچھہ کارگر نہوا دفعہ ۱۰۸
اب اورنگزیب کو صرف مرزا مراد سے فیصلہ کرنا باقی رہا سو اوسکی یہہ صورت کی کہ اوسکو
کہلا بہیجا کہ آج شب کو آپکی دعوت ہے چنانچہ مرزا مراد بخش خوشی سے رات کو آیا اور اورنگزیب نے
خوب ناچ اور راگ و رنگ کروایا اور بڑی دہوم سے ضیافت کی طیاری کی جب
مراد بخش بدمست ہوگیا اور مزہ کے مارے رات کو وہین پڑکر سو رہا تو اوسوقت اورنگزیب
نے اوسکو بند ہوالیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بہی قصور کرے تو فوراً

مار ڈالو غرض کہ وہ بہی مقید ہوگیا اور اوسکی نسبت یہہ حکم ہوا کہ وہ قلعہ شاہجہان آباد مین محبوس رکہا جاوے اور بندوبست اکبرآباد اور محبوسی باپ کا محمد سلطان کو تفویض کرکے خود متعاقب دارا شکوہ شاہجہان آباد کیطرف نہضت کی جب وہان جاکر چلا جانا دارا شکوہ کا لاہور کیطرف دریافت ہوا تو باغ سندر باڑی مین جواب شالامار مشہور ہے خیمہ زن ہوا اور یہہ بات دلمین ٹہانی کہ وہین سے متعاقب دارا شکوہ لاہور کیطرف کوچ کرے

ذکر جلوس اول محمد اورنگ زیب کا تخت خلافت پر معہ مصروفیت بعض مہمات برادران دفعہ ۱۰۹

اسی موقع پر نجومیون نے عرض کی کہ واسطے جلوس تخت سلطنت کے ساعت محمود اور زمانہ سعید ہے اسواسطے محمد اورنگ زیب نے وہین جشن کرکے بروز جمعہ غرہ ذیقعد ۱۰۶۸ سنہ ہجری مطابق ۱۶۵۸ع تخت بادشاہت پر جلوس کیا اور جو کہ تاریخ ولادت اوسکے کی آفتاب عالمتاب ہے اسواسطے اوسنے تاریخ جلوس اپنے کی آفتاب عالم تاب اپنی زبان سے فرمائی اور سید عبدالرشید نے تاریخ اوسکی جلوس کی اس آیۂ کریمہ مین سے پیدا کی أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اور کسی نے یہہ مصرعہ مادہ تاریخ کا کہا مصرعہ سرافراز سریر پادشاہی + غرض کہ جب اورنگ زیب باغ شالامار شاہجہان آباد مین شگون خلافت کا کرچکا تو اوسنے تجویز سکہ اور خطبہ اور تعین لقب کی جلوس ثانی پر منحصر رکہہ کر پنجاب کیطرف قطرہ زن ہوا مگر ازانجا کہ فوج دارا شکوہ کی ناتجربہ کار اور جدید تہی اسواسطے اوسنے سردست مقابلہ کرنا فوج شاہی کا مناسب نہ سمجہا اور دریاے سندہ کے پار چلا گیا دفعہ ۱۱۰ اوسی اثنا مین اورنگ زیب کو خبر پہونچی کہ مرزا شجاع اوسکا دوسرا بہائی بنگالہ سے فوج لیکر اوسکے مقابلہ کو چلا ہے اسلیے دارا شکوہ کا تعاقب چہوڑکر بنگالہ کیطرف روانہ ہوا اور الہ آباد پر مرزا شجاع کو معہ ایک لشکر کثیر پڑا ہوا

دیکہا سو اوسنے لشکر شجاع سے بہیہ جنگ کی مگر اسی موقع پر ایک اور حملہ معترضہ پیش آیا
کہ راجہ جسونت سنگہ راجپوت جو خاصان شاہجہان سے تہا پیچہے سے اورنگ زیب کے
فوج پر چہاپہ آور ہوا اسباب اورنگ زیب کو بڑا خلجان واقع ہوا کیا معنے کہ دشمن تو سامنے
مقابلہ پر موجود ہی تہا پیچہے سے ایک اور دشمن ناگہانے پیدا ہو گیا مگر اوسنے استقلال اور ثبات
قدم کو ہاتہہ سے نجانے دیا اور مخالفین میں ویسے ہی لڑنا شروع کیا اور اپنے ہاتہے پر جما ہوا
بیٹہا رہا اسی کارزار مین اورنگ زیب کے ایک سردار نے بڑہ کر مرزا شجاع کے ہاتہی کو زخمی
کیا اور جانب مخالف سے ایک امیر نے اپنا ہاتہی آگے بڑہا کر اورنگ زیب کے ہاتہی کے
پاس لاکر ایسی ٹکر لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتہی گہٹنون کے بل بیٹہہ گیا اوسوقت بادشاہ بہ جوان آمد
ہو کر چاہتا تہا کہ ہاتہی سے اوترے کہ اتنے مین ایک سردار شاہی نے للکار کر کہا کہ خبردار
ہاتہی سے نہ اوترنا اسوقت آپکا ہاتہی سے اوترنا گویا تخت سے اوترنا ہے یہہ بات سنکر
اورنگ زیب سنبہل گیا اور اوسکے دلکو تقویت ہوئی اور اوسی وقت ہاتہی کے پیرون مین
زنجیر ڈالودی تاکہ وہان سے بہاگنے نہ پاوے تہوڑی دیر مین وہی غلطی جو اورنگ زیب
سے ہوتی ہوتی رہگئی تہی مرزا شجاع سے وقوع مین آئی یعنی وہ ہاتہی سے اوترکر کہوڑے پر سوار
ہوا معاً اوسکی فوج نے ہودہ خالی دیکہہ کر ہمت ہار دی اور بہاگنا شروع کر دیا لاچار شجاع
بہی بنگالہ کیطرف الٹا پہر گیا اور جسونت سنگہ بہی قوت اور اقبال شاہی دیکہہ کر کنارہ کش ہوا
اور فتح نمایان نصیب اولیائے دولت بادشاہ کے ہوئی دفعہ ۱۱۱ اسی ضمن مین خبر
پہونچی کہ دارا شکوہ بعد سرگردانی فراوان کے گجرات مین پہونچ گیا ہے اسواسطے بادشاہ نے
قیام اپنا صوبہ الہ آباد مین مناسب نہ سمجہہ کر عنان عزیمت اوپر مہم دارا شکوہ کے معطوف
کی اور دارا شکوہ تخمیناً عرصہ سوا مہینے تک گجرات مین ٹہر کر بائیس ہزار سوار کے ساتہہ

بارادہ جنگ اجمیر مین پہونچا سو بادشاہ بہی نزدیک لشکر اوسکے کے پہنچکر مقابل آوعالی جہہ کو سکے فاصلہ پر اور بالاے (برآمشیر) کے خیمہ زن ہوا مگر ازانجا کہ داراشکوہ طاقت مقابلہ لشکر اورنگ زیب کے میدان مین نکہتا تہا اسواسطے اوسنے درہ کوہستان اجمیر مین ایک جگہہ بلند ہے پناہ پکڑکر مورچہ اپنے قایم کئے جب اورنگ زیب نے دیکہا کہ مین ایسی جگہہ محفوظ مین جنگ مجادل سے عہدہ برائی نکرسکونگا تو اوسنے یہہ فریب کیا کہ دو سرداروں کی طرف سے اس مضمون کا خط داراشکوہ کو لکہوایا کہ ہم سے بڑا قصور ہوا کہ جو آپکی رفاقت سے جدا ہوئے اگر دروازہ قلعہ کا آپ فلان وقت کہلا رکہین تو ہم معہ اپنے رفیقوں کے حضور مین حاضر ہون داراشکوہ یہہ فریب کہا گیا اور اوسی وقت معین پر دروازہ کہولدیا کہ وہ دو سرداران مذکور داخل ہوگئے اور اونکے پیچہے ہی تمام فوج بادشاہی اندر گہس گئے تب اوسکو حال فریب کا ظاہر ہوا مگر پہر بہی بہت شجاعت اور مردانگی کے ساتہہ لڑا اور آخرکار کامیاب نہوکر تہوڑے آدمیون کے ہمراہ گجرات کی طرف فرار ہوگیا اور بادشاہ متوجہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کا ہوا

بیان جلوس ثانی ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ معہ کیفیت اختتام مناقشہ برادران و وفات شاہجہان دفعہ ۱۱۲

چونکہ خاطر اورنگ زیب کی فتنہ مدعیان مثل داراشکوہ اور شجاع اور مراد بخش سے فی الجملہ مطمئن ہوگئی اسواسطے اراکین دولت کو حکم ہوا کہ سامان جشن جلوس ثانی کا آراستہ اور مہیا کیا جاوے چنانچہ در و دیوار دیوان عام و خاص باہتمام کارپردازان سرکار والا اور حجرہ ہاے دیوان عام بسربراہی امراے اعظام بانواع اقمشہ و فروش طلاباف آراستہ اور پیراستہ ہوئے اور بتاریخ بست و چہارم رمضان المبارک ۱۰۶۹ ہجری مطابق ۱۶۵۸ع محمد اورنگ زیب اورتخت مرصع اپنے باپ کے جلوس

فرمان ہوا اور ابواب عیش وطرب کے ہواخواہان دولت پر کشادہ کئے رامشگران سحرپرداز اور مغنیان عشوہ ساز نے صداے شادیانہ کی زہرہ کے کان تک پہونچائی اور حضور بادشاہ سے دامن دامن زر و گوہر شاہزادون اور بیگیات اور ارباب حاجات اور اہل طرب کو مرحمت ہوا اور خطبہ باسم سامی ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر کے بلند آواز ہوا اور جو کہ شاہجہان کے عہد مین ایک طرف اشرفی اور روپیہ کے کلمہ طیب اور نام خلفائے راشدین کا کندہ ہوتا تہا یہہ دستور موقوف ہوا کیونکہ زر سکوک اکثر مقامات نامناسب پر پہونچ جاتا ہے اور وہان تعظیم اوسکی بجا نہین رہتی اور حکم ہوا کہ سکہ اسطرح قایم کیا جاوے ۵ سکہ زد در جہان چو بدر منیر ٭ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ٭ اور تاریخ جلوس کی ملا بخشی نے لفظ ظل الحق مین سے پیدا کی دفعہ ۱۱۳ العبد الفراغ جشن جلوس کے بلا عوض وجیہہ خدمت احتساب پر مقرر ہوا اور ایک گروہ احدیان اور منصب داران کا اوسکی رفاقت مین مامور کیا گیا تاکہ اگر کوئی شخص از راہ جہالت اور خیرگی اوسکا کہنا نمانے تو اوسکو تادیب کرین اور تمامی حکام ممالک محروسہ کے نام فرمان جاری ہو گئے کہ قطعاً ابواب مسکرات اور منہیات کے بند کر دئے جاوین اور ہر ایک حاکم بمعاونت محتسب کے کوشش کرے دفعہ ۱۱۴ دارا شکوہ جو مقام اجمیر سے ہزیمت کہا کر بدین خیال گجرات کی جانب گیا تہا کہ اوسکو وہان پناہ ملیگی سو وہ منصوبہ اوسکا غلط ہوا اور حاکم گجرات نے اوسکو پناہ ندی اور مرہٹون نے اوسکی باقیماندہ سپاہ کا سب مال اور اسباب لوٹ لیا اب وہ بیچارہ بے سر و سامان سراسیمہ ہو کر ریگستان کیطرف بہاگا اور حالت خرابی اور پریشان خالی مین چند رفیقوں کے ہمراہ ٹھٹہ مین پہونچا اور وہان سے ارادہ روانگی ایران کا کیا تہا کہ اتفاقاً اوسوقت مین

۱۹ اوسکا بانوتی بی اوسکی جان بلب ہو رہی تہی اس سبب سے حالت نزع مین اوسنے مفارقت
اوسکی گوارا نکی اور وہان سے قریب ریاست گاہ سردار جہان خان کی ہتی اور پہلے دو دفعہ
اوسکے ظلم اور تعدی کے سبب سے شاہجہان بادشاہ نے اوسکے قتل کا حکم دیا تہا مگر دارا شکوہ
کے شفاعت سے دونون دفعہ اوسکی خطا معاف ہوکر جان بخشی ہوگئی تہی اس موقع پر دارا شکوہ
خیال ہوا کہ وہ مجہہ سے کچہہ حسن سلوک کریگا مگر معاملہ بالعکس ہوا یعنی اوس محسن کش نے اوسکو
گہیر کر پکڑ لیا اور اسیر اور دستگیر کرکے بحالت ذلت و خواری کے دہلی میں لایا اور عالمگیر
بادشاہ کے سپرد کردیا سو عالمگیر نے اوسکو تشہیر کرواکے مروا ڈالا دفعہ ۱۱۵ اب صرف
مرزا شجاع ایک بہائی بادشاہ کی نظر و یمین خار دکہلائی دیتا تہا اور اوسکی جانب سے
فی الجملہ خطرہ بہی تہا کیونکہ اوسنے فرصت پاکر بہت فوج جمع کرلی تہی اسواسطے بادشاہ نے
محمد سلطان اپنے بیٹے کو ہمراہ محمد معظم خان وغیرہ سرداران نامدار کے مرزا شجاع کے مقابلہ
روانہ کیا وہان عجیب معاملہ ہوا کہ مرزا محمد سلطان عہد طفولیت سے مرزا شجاع اپنی چچا کی بیٹی
عاشق تہا اور اگرچہ اس شاہزادگی شجاع اور اورنگ زیب مین کسی قدر عشق اوسکا فرو
ہوگیا تہا مگر جب وہ مرزا شجاع اپنے چچا کے مقابلہ پر آیا تو اوسکی معشوقہ نے ایک خط
مرزا شجاع اپنی باپ کے سفارش مین لکہا سو خط کے پڑہتے ہی محمد سلطان کے دل مین آگ
عشق کی بہڑک گئی اور فوراً اپنے چچا سے جا ملا چنانچہ مرزا شجاع اوسکے چچا نے اوسکی بہت
خاطرداری کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی شادی کردی اور بعد رسوم شادی اور خوشی کے لڑائی مین
مصروف ہوئے اگرچہ محمد سلطان کو یہہ گمان تہا کہ تمام سپاہ اورنگ زیب کی میرے ہمراہ
ہوجاویگی مگر ایسا نہ ہوا اور فوج بادشاہ کی مرزا شجاع اور محمد سلطان سے خوب لڑی اور
معظم خان نے لشکر شجاع اور محمد سلطان کو بہگا دیا مگر ہنوز معاملہ فریقین کا انفصال نہین ہوا تہا

کہ عالمگیر نے براہ فریب کے ایک خط محمد سلطان کے نام اسطور پر لکہا کہ گویا اوسکے
خط کا جواب دیتا ہے اور اوسمین یہہ مضمون تہا کہ تم اپنے سُسر کی رفاقت چہوڑدو اور اوس خط
کو اس طرح روانہ کیا شجاع کے ہاتہہ آجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا شجاع نے جب وہ خط پڑہا
تو اوسکو شک پیدا ہوگیا کہ وہ اپنے باپ سے ملا ہوا ہے ہر چند محمد سلطان نے اظہار صداقت اور
صفائی کا کیا پر اوسکا شک رفع نہ ہوا اور آخر کار اوسکو معہ اوسکی بی بی کے بنگالہ سے
نکالدیا اور خود ارکان کی طرف چلا گیا کہ وہانکے راجہ نے اوسکو معہ عیال و اطفال کے
دغا سے پکڑ کر مار ڈالا اور مرزا محمد سلطان نے بنگالہ سے چلکر اپنے باپ کیطرف رجوع کی کہ
اوسنے اوسکو گوالیار کے قلعہ مین قید کردیا اور وہان چہہ سات برس تک قید رہا اور
پہر قصور اوسکا معاف ہوا اور سپہر شکوہ اور سلیمان شکوہ پسران دارا شکوہ جو بعد مارے جانے
دارا شکوہ کے قلعہ گوالیار مین مقید ہوئے تہے وہ دونون اوسی قلعہ مین بحالت قید مر گئے اور
علی ہذا القیاس شاہجہان باپ عالمگیر کا بہی آگرہ مین نو برس تک قید رہکر ۱۰۷۶ہجری مطابق ۱۶۶۵ع
مین بحالت قید مرگیا اگرچہ بحالت قید مین عالمگیر شاہجہان کے پاس نہین گیا مگر ظاہر
مین اوسکی عزت اور توقیر برابر کرتا رہا کسی شخص نے تاریخ وفات شاہجہان
کی اس طرح لکہی ہے ع خرد تاریخ نقلش چون گہر سفت * جمال خلد با
شاہ جہان گفت * دفعہ ۱۱۶ مرزا مراد بخش برادر خورد عالمگیر
کا یہہ حال ہوا کہ ایک روز اوسنے قلعہ کی فصیل سے رسّی لٹکا کر بہاگ جانیکا
ارادہ کیا تہا مگر ایک عورت ہندو نے جو زیر فصیل رہتی تہی غل مچا کر اوسے
پکڑوا دیا اس واردات کے بعد عالمگیر نے دلمین سوچا کہ جب تک مراد بخش زندہ رہیگا
تب تک خدشہ رفع نہین ہوگا اسلئے اوسنے واسطے ہلاک کرنے کے حیلہ شرعی کے ایک السابقہ کا تلاش

کیا کہ جسکے باپ کو مراد بخش نے بحالت حکومت گجرات کے قتل کیا تہا اور اوسکو سمجہا کر
اوسپر دعوی خون اپنے باپ کا کرایا اور اوس مقدمہ مین بعد تحقیقات کے مراد بخش کو
بہ بہانہ قصاص اپنے سامنے قتل کروا ڈالا بیان لستامیہ عورت کا دفعہ
اسی بادشاہ کے عہد مین ایک عورت لستامیہ نامی نے داد دہش اور خلق اپنا دکہا کر
میوات کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جنمین جتی اور فقیر اور جوگی اور ہر شامل تہے
جمع کر کے اس بادشاہ پر چڑہائی کی اور آگرہ تک فتح کرتی ہوئی چلی آئی اور یہہ مشہور
ہو گیا کہ اس عورت نے بزور سحر ایسی طرح کا کہانا طیار کر رکہا ہے کہ جب لڑائی کے وقت وہ اپنے
لشکر کو کہلا دیتی ہے تو لشکریان اوسکے فوج حریف کو دکہلائی نہین دیتے ہین اسلیے
عالمگیر کے لشکر مین خوف پڑ گیا ہر چند عالمگیر سپاہ کو سمجہاتا تہا پر وہ اعتقاد باطل اونکی دل سے
نجاتا تہا اسواسطے اوسنے چند تعویذ لکہوا کر اپنے جہنڈون پر لٹکوا دیے اور سپاہ کو کہدیا کہ
اوس عورت کا جادو تمپر اثر نکریگا اسطرح جب خوف اونکے دل سے دور ہوا اور دشمن پر اونکی سپاہ
غالب آئی اور سب کو تہ تیغ کیا دفعہ ۱۱۸ اس بادشاہ کے عہد مین پرگنہ جہجہر بیچ جاگیر
مرزا کام بخش پسر کو چک اوسکے تہا اور شہزادہ موصوف کیطرف سے ترمبت رام عامل
واسطے نظم و نسق پرگنہ مذکور کے مامور رہا کرتا تہا دفعہ ۱۱۹ یہہ بادشاہ بڑا دیندار تہا
ممنوعات شرعی کو اوسنے بالکل بند کر دیا تہا اور براہ تعصب مذہبی کے اکثر بتخانون اور
ورشادر ہنود کو بہی منہدم کروا دیا تہا اسواسطے اکثر لوگون کے دل مین سے اوسکا اعتقاد
اور اخلاص کم ہو گیا تہا چنانچہ اسی ضمن مین ایک قوم جدید اہل ہنود کی بنام مرد مرہٹہ کے
زور پکڑ گئی اور سرغنہ اوسکا اور بانی سیوا جی نامی تہا اور بعد وفات اوسکے اوسکا بیٹا سنبہا
جانشین ہوا اور یہہ قوم ملک دکہن مین بہت پہیل گئی تہی اور اسی سبب سے جو بانی

ریاستونمین فرمان روائی عالمگیر کی اچھی طرح قایم نہوئی اسواسطے اوسنے سنہ ۲۵ جلوس مین
دار الخلافہ شاہجہان آباد کو چھوڑکر ممالک دکھن کیطرف توجہ کی اور وہان وقت مرگ تک
یعنے تا مدت چھبیس ۲۶ برس سال تفتیش اور تسخیر بیجاپور اور گولکنڈہ اور دیگر ممالک جنوبی مین
مصروف رہکر سنہ ۱۱۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۶ع مین بمقام احمدنگر بعارضہ تپ وغیرہ فوت ہوگیا

ذکر سلطنت محمد معظم الملقب بشاہ عالم بہادر شاہ دفعہ ۱۲ عالمگیر بادشاہ کے
پانچ بیٹے تہے اول محمد سلطان کہ وہ بحین حیات عالمگیر بادشاہ کے مرگیا دوم محمد معظم
سوم محمد اعظم چہارم محمد اکبر کہ وہ بہی اپنے باپ سے بغاوت اختیار کرکے ملک ایران مین
جاکر بمقام مشہد مرگیا تہا پنجم محمد کام بخش سو وقت وفات عالمگیر کے محمد معظم تو صوبہ دار کابل پر مقرر تہا
اور محمد اعظم اوسکے پاس اور محمد کام بخش حکمرانی بیجاپور کی کرتا تہا بعد مرنے عالمگیر کے تینون بہائیون مین
بابت سلطنت کے جنگ و جدل واقع ہوئی مگر محمد معظم فتحیاب ہوا اور اون دونون مین سے
ایک تو لڑائی مین مارگیا اور دوسرے نے اپنے آپکو ہلاک کیا اور محمد معظم نے لقب اپنا شاہ عالم
بہادر شاہ قرار دیکر بتاریخ ۱۹ غرہ ذیحجہ سنہ ۱۱۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۶ع تخت سلطنت پر جلوس فرمایا
ہوا اور پانچ سال کئی مہینے بادشاہت کرکے بست و یکم محرم سنہ ۱۱۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۲ع
مین مرگیا دفعہ ۱۲۱ اس بادشاہ نے مذہب شیعہ اختیار کرلیا تہا اور اسی سبب سے اوسنے
چاہا تہا کہ خطبہ مین کلمہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کا داخل کردیا جاوے چنانچہ ایکروز
دن جمعہ بمقام لاہور مین اوسنے ایک خطیب اپنا بعیت شاہزادہ عظیم الشان
جامع مسجد مین بہیجا تہا تاکہ وہ خطبہ کو باضافہ کلمہ مذکور کے پڑہے مگر اہل سنت نے اجرا
اوسکا ہونے نہ دیا اور خطیب کو قبل ازان کہ وہ خطبہ پڑہے ہجوم کرکے مار ڈالا ذکر
سلطنت معز الدین جہاندار شاہ دفعہ ۱۲۱ شاہ عالم بہادر شاہ کی وفات کے

منقش فیروز ناکامیونہا ۱۱

خطبہ پر شیعہ والا ۱۱

بعد اوسکی چار بیٹون یعنی معز الدین اور عظیم الشان اور رفیع الشان اور خجسته اختر مین
تخت کیواسطے باہم لڑائی ہوئی مگر چونکہ معز الدین بڑے بیٹے کا طرفدار نواب
ذوالفقار خان رئیس مقتدر اوس زمانہ کا ہو گیا تہا اس سبب سے معز الدین کی فتح ہوئی اور باقی
تینون بیٹے لڑائی مین مارے گئے پس معز الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور لقب اپنا جہاندار
شاہ مقرر کیا مگر یہہ بادشاہ حکومت کے باب مین نہایت ناقابل نکلا اسواسطے سید عبد اللہ
خان اور حسین علیخان نے جو کہ قوم سادات بارہہ سے اور باہم سگے بھائی تھے فرخ سیر
بن عظیم الشان بن بہادر شاہ کو بادشاہت کیواسطے برانگیختہ کیا چنانچہ فرخ سیر نے
ملک بنگالہ مین علم بغاوت بلند کر کے جہاندار شاہ اور نواب ذوالفقار خانکو شکست دی
اور وہ دونو مارے گئے اور فرخ سیر نے سنہ ۱۱۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۳ع مین تخت دہلی کا حاصل
کیا **ذکر سلطنت جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ دفعہ ۲۳** اس بادشاہ کے
عہد مین بندا نامی سردار سکہونکا معہ توابعین اپنے کے بڑے عذاب سے مارا گیا چنانچہ حال
اوسکا مفصل معہ کیفیت اختصاری مذہب سکہون کے اس طرح پر ہے کہ نانک نامے ایک طفلک
قوم کہتری کا تہا ابتدا مین فی الجملہ حسین اور صبیح تہا اور تہوڑی عمر مین استعداد اور لیاقت خدا
داد اوسکو حاصل تہی چنانچہ اوس زمانہ مین سید حسن نام ایک درویش کامل تھے اونکی
نظر توجہہ کی اوسپر پڑ گئی سو اونہون نے تربیت اور تعلیم اوسکی شروع کی از بسکہ یہہ لڑکا
ہدایت سے ہونہار اور قابل تہا چند مدت مین بفیض صحبت اوس درویش کے حقایق اور
معارف الہی سے واقف ہو گیا اور تعصب مذہب آبائی اپنے سے گذر کر مضامین اقوال فقرائی
اسلام و صوفیائی کرام کو جو اوسنے کتب تصوف اسلامیہ سے حاصل کئے تہے اشعار زبان پنجابی
مین موزون کیا اور زمانہ بابر بادشاہ مین اوسکو فروغ اور اعتبار بہت زیادہ ہوا اور جو اشعار

پنجابی بہاشا مین گرو نانک نے تصنیف کیئے تہے اونکے اجتماع سے ایک کتاب طیار ہوگئی
کہ وہ کتاب سکہون مین اب تک بنام گرنتہ گرو نانک کے مشہور ہے اور عزت و تعظیم اوسکی
سکہون مین بدرجہ غایت ہوتی ہے **دفعہ ۱۲۴** گرو نانک کے دو بیٹے ہوئے ایک سری چند
دوسرے لکہمی چند چنانچہ لکہمی چند نے دنیا جمع کی کہ اولاد اوسکی اب تک باقی ہے اور سری چند نے
بحالت تجرد اور تفرد کی درویشی اختیار کی مگر اوسنے بوجہ آزادی سجادہ نشینی باپ کی بہی
اختیار نکی چنانچہ بعد وفات گرو نانک کے انگد نامی چیلہ اوسکا سجادہ نشین ہوا
اور چونکہ کوئی اوسکا بیٹا نہ تہا اسواسطے بعد مرنے اوسکے امرداس مرید اوسکا گدی پر
بیٹہا اور اوسنے باوجود موجودگی پسر کے رام داس اپنے داماد کے ساتہہ استخلاف کیا سو
جب وہ دس سال سجادہ نشینی کر کے مرگیا تو رامداس خلیفہ اوسکا اوسکے جگہہ جاگزین ہوا
اور سات برس تک وہ جیا بعد وفات اوسکی کے گرو ارجن بیٹا اوسکا اوسکی جگہہ قایم ہوا اور
۲۵ برس تک اوسنے گہنتی کی پہر مرگیا اور اوسکے بعد گرو ہرگوبند صاحب سجادہ ہوا اور
اٹہائیس برس تک وہ گدی پر قایم رہا اور جب موا تو گرو ہر رای نبیرہ ہرگوبند
کا بسبب اسکے کہ اوسکا باپ اپنے باپ کے روبرو مرگیا تہا اپنے دادا کا جانشین ہوا اور
سترہ برس تک پیشوائی اپنے پیرونکی کرتا رہا اور پہر مرگیا اور گرو ہرکشن بیٹا اوسکا حالت
خوردسالی مین گدی پر بیٹہا اور تین برس کے بعد فوت ہوگیا اور تیغ بہادر پسر گرو ہرگوبند قایم مقام
اوسکا ہوا اور اوسنے گیارہ برس تک سرخیلی اپنے توابع کی کی مگر ازبسکہ مریدان اور پیروان تیغ
بہادر کے بہت کثرت سے ہوگئے تہے اور ہزارہا آدمی اوسکے ہمراہ پہرتے تہے اور وہ لوگوں سے اخذ و جبر
زر کا بحیثیت تعدی کرتا تہا وقایع نگاروں نے کیفیت حال اوسکے کی اورنگزیب عالمگیر بادشاہ
کو لکہی عالمگیر کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ شخص رفتہ رفتہ بدعوی سلطنت خروج کرے اسواسطے

اوسنے حاکم لاہور کو حکم دیا کہ اوسنے اوسکو پکڑکر مقید اور محبوس کیا اور بعد چند روز کے حسب الحکم بادشاہ کے اوسکو اشنہ ہجری مین قتل کیا اور کئی ٹکڑہ اوسکے جسم کے اوسکے اطراف شہر مین لٹکا دیا چنانچہ بعد مارے جانے تیغ بہادر کے گروگوبند بیٹا اوسکا جانشین ہوا اوسنے آہستہ آہستہ پیروان تیغ بہادر کو جو متفرق اور متلاشی ہو گئے تہے جمع کیا اور بالفعل جو طریقہ اور عقیدہ سکہون مین جاری ہے موجد اور مجتہد اوسکا وہی ہے اور اوسنے ہیچ ہیچ مین سلاح واسپ ویراق بہم پہونچا کر اپنے معتقدون کو تقسیم کیے اور کچہہ کچہہ ہاتہہ پانون کا لگانا وتاز شروع کی تہی کہ بموجب فرمان بادشاہی کے فوجداران اوسوقت کے درپے استیصال اوسکے کی ہوئی لاچار وہ بہاگ کر کسی جگہ محفوظ مین چلا گیا اور دو بیٹے اوسکے اسیر ہو کر جان سے مارے گئے چند روز بعد اوسنے چاہا کہ اپنی اہل و عیال مین پہونچے مگر از انجا کہ گذر اوسکا لشکر حکام سرہند سے دشوار تہا اسواسطے بعض افغانون سے اوسنے وعدہ کیا کہ اگر تم مجکو کسی طرح صحیح وسالم میری گہر پہونچا دو تو مین تمکو بہت سا روپیہ دونگا اونہون نے اوسکو لباس نیلگون جو پوشش روہیلون کی ہوتی ہے پہنا کر اور اوسکے سر اور ڈارہی کے بال بڑہا کر اپنے ہمراہ لیا اور تمام راستہ بہت عزت اور حرمت کے ساتہہ لائے اور جو شخص اثنار راہ مین پوچہتا تہا تو جواب دیتے تہے کہ یہہ پیرزادہ اوچہہ کا ہے اور جب وہ منزل مقصود کو پہونچگیا اور پریشان حالی اوسپر طاری ہوی ناگزیر اوسنے وہی ہائیت بحال رکہی اور اوسمین کچہہ تغیر نکیا اور مریدان کو بہی اوسی ہیئت اور حالت کیطرف دلالت کی اور چونکہ غم انتقام پسران اسپنے مین ہوش و حواس اوسکے باقی نہ تہے اوسی حالت مین مرگیا دفعہ ۱۲۵ بعد مرنے گروگوبند کے بندا بجاے اوسکے قایم مقام ہوا اور چونکہ کینہ ہاے دیرینہ قتل تیغ بہادر و پسران گروگوبند

مین رکہتا تہا اسواسطے جہان تک دیہات اور آبادی اہل اسلام پر قابو اوسکا پہونچتا تہا
باشندگان اونکی کو مار ڈالتا تہا اور بچون تک باقی نہین چہوڑتا تہا اور جو زن حاملہ ہوتی
تہی اوسکا پیٹ چاک کرکے جنین کو باہر نکال لیتا تہا اور عورت کو قتل کروا ڈالتا تہا اور
بطور قطاع الطریقون کے اطراف وجوانب مین دوڑتا پہرتا تہا اور جہان تک اوسکا بس
چلتا تہا قتل و غارت مسلمانان اور تخریب مساجد اور اوکہاڑنے قبور مسلمانون کے مین قصور
اور کوتاہی نکرتا تہا ہرچند کہ بعہد شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ دومرتبہ فوج شاہی اوسکے تنبیہ
کے واسطے مامور ہوئی لیکن مہم اوسکی سر نہو سکی اور اوس زمانہ مین باہم شاہزادگان دہلی
مجادلہ اور جنگ بہت رہی اسواسطے کوئی پرسان حال اوسکے کا نہوا اور اقتدار اور
اختیار اوسکا زیادہ بڑہ گیا بعد اوسکے جب زمانہ خلافت فرخ سیر کا پہونچا تو اسلم خان صوبہ دار
لاہور واسطے تنبیہ بندا کے مامور ہوا کہ بالاخر فتح یاب نہ ہوکر مغلوبانہ لوٹ آیا اسمین غرور
بندا کا حد سے زیادہ گذر گیا اور ظلم اور ستم اوسکا مسلمانون پر پیشتر سے بہی زیادہ ہونے لگا
اور حرکات نابالسیت کرنے لگا اسی عرصہ مین بایزید خان فوجدار سرہند کو حکم مقابلہ بندا کا
صادر ہوا چنانچہ اوسنے بارادہ جنگ بندا کے لشکر آراستہ کیا تہا کہ کسی سکہہ نے مریدان
بندا سے بایزید خان کو بحالت مصروفیت نماز مغرب کے مار ڈالا اور خود صحیح اور سالم نکلکر اپنے
ہمراہیون مین جا ملا جب یہہ خبر بادشاہ کو پہونچی تو اوسنے عبد الصمد خان صوبہ دار کشمیر کو اوپر
مہم بندا کے مامور کیا اور ساتھہ ہی سند صوبہ داری لاہور کے بنام زکریا خان اوسکے بیٹے
کے بہیجدی اور دار الخلافت سے قمر الدین خان اور اغر خان کو معہ افواج مغلیہ اور احدیان
اور توپخانہ کی اوسکی مدد کے واسطے تعینات کیا سو مطابق اوسکے عبد الصمد خان نے حملہ ہائے
متواترہ سے بندا کو مضمحل کر دیا ہرچند کہ بندا نے بہی جرأت اور تہور کو ہاتہہ سے ندیا لیکن

لڑائیان بہت مغلیہ فوجکے ساتھہ کین کہ فوج بادشاہی کو عاجز کردیا لیکن اون لوگون نے بہی پیچہا اوسکا نچہوڑا اور انجام سکہہ لوگ شکست پر شکست کہا کر قلعہ قصبہ گوردا س پورہ مین متحصن اور محصور ہوئے اور عبد الصمد خان نے محاصرہ اوسکا کر لیا اور رسد اجناس غلہ وغیرہ اونکی بند کردی جبکہ محاصرہ کو ایک مدت گذر گئی اور ذخیرہ غلات کا جو قلعہ کے اندر تہا ختم ہوگیا تب سکہہ لوگ مجبور ہوئے اور لاچاری سے اونہون نے خر و اسپ وغیرہ چار پایونکو جو اونکے مذہب مین ناخوردنی اور حرام تہے کہانا شروع کردیا مگر از راہ غیرت اور تعصب مذہبی کے اطاعت اور انقیاد مسلمانونکی قبول نہین کرتی تہی ہرگاہ کہ شدت مخمصہ حد سے گذر گئی اور وے لوگ ضعف اور اسہال اور صدمہ بہوک سے مرنے لگے تب تنگ ہوکر لشکر شاہی کی طرف رجوع کرکے خواستگار امان کے ہوئے عبد الصمد خان نے ایک نشان میدان مین کہڑا کرکے حکم دیا کہ سب لوگ ہتیار اپنے اوس علم کے نیچے رکہہ کر خالی ہاتہہ حاضر ہون سو وے لوگ تو محض عاجز اور بیچارہ تہے اونہون نے اوسی طرح سے کیا اور جب وہ لوگ خالی ہاتہہ جمع ہوگئے تو عبد الصمد خان نے اون مین سے تین ہزار آدمیونکو کنارہ اوس دریا کے جو گوردا س پور کے نیچے بہتا ہے تلوار سے قتل کرادیا اور باقی مشہور اور سردار لوگونکو اوپر اونٹون کے پالان اور خرون عریان کے سوار کرایا اور کاغذی ٹوپیان اونکے سر اور ہاتہہ پاون کو آہنی زنجیرون مین مسلسل کرکے داخل لاہور کے ہوا جب یہ حال بانزید خان کی ماں نے سنا تو کسی چہت پر سر سواری عبد الصمد خان کے بیٹہہ گئی اور آدمیون سے کہدیا کہ جسوقت میرے بیٹے کا قاتل جو اوسوقت بسبب مار ڈالنے بانزید خان کے بنام ذبار سنگہ کے شہرت رکہتا تہا اس طرف کو گذرے مجہے تلادینا چنانچہ جب وہ باز نامی جو اوسوقت بےکسی اور بےبسی کے سبب سے مثال دلبہ کی

له مخمصہ بہوک گرسنگی ۱۲

سله دلیرا زقسم چیل و کبوتر وغیرہ ایک جانور مردہ ہوتا ہے کہ باز دار لوگ باز و جرہ وغیرہ جانورین شکاری کو دکہاتے ہین یعنی شکاری جانور اوسکو اپنا شکار سمجہہ کر اوسکے پیچہی چلا جاتا ہے ۱۲

ہورہا تہا گدہے سکے اوپر سوار ہوا پہونچا تو بایزید خان ہے کے مان سے نے اوسکے سر مین
کوٹہہ سکے اوپر سے ایسا پتہر مارا کہ وہین طایر روح اوسکا قفس تن سے خلاص ہوکر
پرواز کر گیا عبد الصمد خان سے نے یہہ حال دریافت کرکے اون لوگونکو گدہون اور گہوڑون
کی جہولون مین مستور کر دیا تاکہ آیندہ پہر کوئی کسی کیصورت پہچان کر نہ مار ڈالے اور بعد
چند روز کے اون سب کو ہمراہی قمر الدینخان اور زکریا خان اپنے بیٹے کی دار الخلافہ کیطرف
روانہ کیا جب وہ لوگ قریب شاہجہان آباد کے پہونچے تو فرخ سیر نے اعتماد الدولہ محمد امین خانکو
حکم دیا کہ شہر کے باہر جاکر بندا کا موہنہ کالا کرکے بسواری فیل اور اور دورون کو اوپر گدہون اور اونٹونکے
اور جو سر بے تن آئے ہین اونکو نیزون پر چڑہاکر شہر مین لاوے اور جب اوس بدبخت گذائی
سے وہ لوگ دربار شاہی مین پہونچے تو حکم ہوا کہ بندا کو معہ پسر اور دو تین سرداران
معزز کے قلعہ مین قید رکہا جاوے اور اور لوگون مین سے ہر روز سو آدمی سر بازار
کوتوالی چبوترہ کے آگے قتل ہوا کرین سو اسی طرح سے تعمیل حکم بادشاہ کی عمل مین آئی
سچ ہے مرگ انبوہ جشنے دارد سکہہ لوگون نے بڑے استقلال اور بے ہراسی کے
ساتہہ جان دے مقتل مین ہر ایک شخص مرنیکے واسطے اوپر دوسرے شخص کے سبقت
چاہتا تہا اور جلاد کی خوشامد کرتا تہا کہ پہلے مجہے قید زندگی سے آزاد کردے نقل ہے کہ
کسی عورت نے روبرو بادشاہ کے گریہ وزاری کرکے اجازت جان بخشی اپنے بیٹے کے
جو اوسی گروہ کشتنی مین داخل تہا حاصل کرلی تہی مگر اوسکا بیٹا عمداً تہلکہ سے باہر نہ نکلا
اور جلاد سے کہا کہ او بیدرد سفاک یاران قافلہ قطع مسافت منزل عدم مین سرگرم اور
تیز رو ہین خبردار ایسا نہو کہ مین تنہا بغیر اونکے عرصہ یاس اور نامرادی مین مثل گرد کاروان
کے بہٹکتا رہ جاون جلد مجکو ہمراہ قافلہ کے روانہ کر اور جب تک وہ شخص جان سے

نہ مارا گیا زبان کو زمزمہ آراسئے اشتیاق روانگی عالم فناسی بند نکیا آخر کار جب سب وہ
لوگ قتل ہو چکے تب نبدا کے بیٹے کو اوسکے زانو پر بٹھا کر اوسیکے ہاتھہ سے ذبح کرایا
اور پھر لوہی کے زنبوروںکو آگ مین گرم کرکے اون سے اوسکے بدن کا گوشت جدا کیا اور
اسی طرحسے بڑے عقوبت اور عذاب سے ہلاک کیا کہتے ہین کہ جب نبدا قتل گاہ مین آیا
تو محمد امین خان نے اوس سے پوچھا کہ تیرے بشرہ سے اثار عقل اور رشادت کے ظاہر
ہوتے ہین تو نے کیا سمجھہ کر خلقت خدا پر ایسا ظلم کیا کہ جسکی پاداش مین نوبت تیری
یہان تک پہونچی اوسنے جواب دیا کہ جملہ اہل مذاہب اور ملل اسبات پر متفق ہین کہ
جب تمرد اور عصیان خلایق کا حد سے زیادہ گذر جاتا ہے تو منتقم حقیقی اوسکی مکافات
کے واسطے مجھسے ظالم کو مامور کرتا ہے تاکہ اونکے عمل کی سزا دون اور پھر تمسے زبردست
لوگونکو غالب کرکے مجھسے شخص کو پاداش ظلم اور جفا کاریون کا دیتا ہے تاکہ اور لوگ
عبرت کرین **دفعہ ۱۲۵** اسی بادشاہ کے عہد مین انگریزی عملداری کا تخم ہندوستان کے
کہیت مین سرسبز ہوا کیا معنے کہ سنہ ۱۱۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۵ع مین کمپنی تاجران ہند نے بارادہ
حصول مراحم سلطانی ایک ایلچی معہ تحالیف اور نذرونکے بادشاہ کے حضور مین روانہ
کیا اور اس ایلچی کے ہمراہ ایک ڈاکٹر ہملٹن صاحب نامی جو فن طبابت اور جراحی مین
بڑا ماہر تہا وارد شاہجہان آباد ہوا یہان آکر اوسکو یہہ خبر لگی کہ بادشاہ سخت بیمار ہے اور
اسی سبب سے شادی بادشاہ کی جو راجہ جودہپور کی لڑکی سے قرار پائی تہی ملتوی ہوگئی
اور اطبائی ہند کا علاج واسطے ازالہ مرض کے سودمند نہین پڑتا اسواسطے ہملٹن صاحب نے
درخواست علاج بادشاہ کی کی کہ وہ بپایہ منظوری پہونچے اور آخر کار اوسکے علاج سے
فرخ سیر بادشاہ کو صحت ہوگئی اوسوقت بادشاہ نے خوش ہوکر ڈاکٹر ہملٹن صاحب سے کہا

که بعوض اس علاج کے جو تم مانگوگے وه بخشا جاویگا ڈاکٹر نے اپنی غرض نفسانی پر توجه نکی اور
اپنی قوم کی بهلائی اور خوش اقبالی مقدم سمجهکر عرض کی که بنده صرف یهه چاہتا ہے که یهه
جو کمپنی تاجران انگلستان کی حضور کی قلمرو مین سوداگری کرتی ہین اوسکی اجناس کا محصول
معاف ہوجاوی اور کچهه زمین سرکار سے مرحمت ہو تاکه وه لوگ اپنی حفاظت کے واسطے
مکانات تعمیر کرکے سپاه اور پہره رکهه لین چنانچه یهه درخواست ڈاکٹر ہملٹن صاحب کے فوراً منظور
ہوگئی اسلئی انگریزون نے ایک قلعه کلکته مین تعمیر کرکے اوسکا نام فورٹ ولیم رکها اور [illegible]
اپنی بڑہالی دفعه ۱۲۷ اس بادشاه کی عهد مین سادات بارہه بالکل مختار سلطنت کے تهے اور بادشاه
برائے نام تها اور جب بادشاه کو زیاده سری اور بے اعتدالی سادات کی ناگوار ہوئی
اور درپی دفعیه اونکے کے ہوا تو اون لوگونکو منصوبه اوسکا کهل گیا که اوسیر عبدالله خان اور
حسین علیخان سیدون نے بتاریخ ہشتم ربیع الثانی ۱۱۳۱ سنه ہجری مطابق ۱۷۱۸ سنه ع اوس بادشاه کو
گرفتار کرکے بانواع ذلت اور خواری محل سے باہر نکال لائے اور انکهون سے اندها
کرکے ترپولیه کے اوپر قلعه مین ایک جگه نہایت تنگ اور تاریک تهی قید کیا اور بعد دو مهینے
کے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا کسی شخص نے تاریخ اس حادثه کے آیته فَاعْتَبِرُوا
یَا اُولِی الاَبْصَارِ استخراج کی ہے

باب دوم

اسباب مین کیفیت عملداری اون حکام متفرق کی مذکور ہے
جو زمانہ ضعف سلطنت خاندان تیموریہ مین پرگنہ جہجر پر کارفرما
رہے **دفعہ ۱۲۸** جو کہ فرخ سیر کے بعد ضعف سلطنت کا ہوگیا اور پرگنہ جہجر مین اور اور
حاکم کارفرمائی کرنے لگے اور سوا اون لوگونکے خاص سلاطین دہلی سے چندان
تعلق باقی نرہا اسواسطے سلسلہ فرمان روای بادشاہان دہلی کا قطع کرکے اب اون حکام
کی کیفیت موجب تفصیل جداگانہ قلمبند کرتا ہون جو بذات خود پرگنہ جہجر پر حکمران اور کارفرما
رہے **فصل اول عملداری نواب روشن الدولہ و عاقل خان افغان
جہجر اور نواب فوجدار خان بلوچ فرخ نگر کے بیان مین دفعہ ۱۲۹**
عہد محمد شاہ بادشاہ مین عملداری پرگنہ جہجر کے درمیان اشخاص مختلفہ کے خلط ملط کے
طور پر رہے یعنی اختیار مالی ایک شخص کو رہا اور اقتدار حکومت ملکی دوسرے شخص کو چنانچہ
بیان اوسکا دو شقون پر ذیل مین کیاجاتا ہے **شق اول کارروای مالی کے بیان مین**
دفعہ ۱۳۰ اوایل عہد دولت محمد شاہ بادشاہ مین ملک ہریانہ جسمین پرگنہ جہجر بھی
داخل ہے جاگیر نواب روشن الدولہ ظفر جنگ مین مقرر ہوا تو اولاً نواب موصوف
نے تخمیناً عرصہ سترہ اٹھارہ برس تک انتظام تحصیل زر مالگذاری کا بماموری نبدرابن وغیرہ
عمال کے باختیار خود کیا اور پھر ٹھیکہ اوسکا بتعیین تین لاکھ روپیہ کے بنام عاقل خان
افغان جہجر کے مقرر کردیا چنانچہ وہ مستاجری عاقل خان کے لغایت سنہ ۲ جلوس احمد شاہ
بادشاہ مطابق سنہ ۱۱۶۲ ہجری سنہ ۱۷۴۸ع بحال رہے **دفعہ ۱۳۱** عاقل خان مانند نام اپنی کے
اہرم عاقل اور ہوشیار تھا اوسنے عہد مستاجری اپنے مین بندوبست پرگنہ جہجر کا

اچھا کیا اور باشندگان شہر کو حسن سلوک اور مراعات برادرانہ سے راضی رکھا اور عمارات مفید عام اور خاص مثل چاہات اور گڈہے ہائے پختہ و خام مواضع خلیل آباد عرف جہال پور کے اور ملک پور شفیع پور اور دہورہ و کوسلے اور تلاؤ و باہرہ و ملک پور اور جوبہ مین طیار کرائین الا عاقل خان تحصیل معاملہ مین فی الجملہ سخت گیر تہا چنانچہ اوسنے سوائے پیداوار زراعت کے اراضیات غیر مزروعہ پر لاگت پانہ اور پولہ وغیرہ کے زیادہ کرکے جمع پرگنہ کی چار لاکہہ تک پہنچائے

شق دوم حکومت فوجداری کے بیان مین جو کہ سابق سے نظم و نسق فوجداری وغیرہ

حکومت ملکی پرگنہ جہجہر شامل دیگر پرگنات ملک ہریانہ وغیرہ کے بارگاہ سلطانی سے تفویض نواب فوجدار خان رئیس فرخ نگر کے تہا اسواسطے اگرچہ بوجہ جاگیر نواب روشن الدولہ کے کار روائی تحصیل خراجگی بطور دیگر ہوئی الا اوسمین کچہہ خلل واقع نہ ہوا بلکہ اوس اقتدار کے ذریعہ سے سبیل مالگذاری پرگنہ مذکور مین بہی مداخلت اوسکی رہی یعنی جو نیردل خان اور دبندار خان پسران اور وارث خان وغیرہ متوسلان نواب فوجدار خان کے اس پرگنہ مین نیابتاً اوسکی طرف سے کار فرمائی کرتے تہے اون سے اکثر اوقات عاملان مالی کو ضرورت استمداد اور استعانت کے ہوا کرتی تہی اس سبب سے اونکو کل رطب و یابس پرگنہ مین دخل رہتا تہا

دفعہ ۳۳ | فوجدار خان نے اپنے عہد حکومت مین مردمان جہجہر کے ساتہہ طریق مرضیہ اور روش پسندیدہ پیش آیا چنانچہ ایک مسجد محلہ سادات مین مدت دراز سے ویران افتادہ شکستہ پڑی تہی کہ اوسکو معہ دکاکین ملحقہ کے تصرف زر کثیر از سر نو طیار کرکے بتاریخ بست و پنجم شہر شعبان المعظم ۱۱۴۶ ہجری تفویض سید محمد امجد موروث حافظ سید مدن علی کی کردیا اور سوا ازین اور بہی مراعات اور حسن سلوک عمل مین آیا تہا

دفعہ ۳۴ | ازانجا کہ اس مقام پر ذکر حکومت اور کارفرمائی نواب فوجدار خان مرحوم رئیس فرخ نگر کا آگیا اور آئندہ اوسکی بہی کرہ اختلاف اوسکے کا آنے والا ہے اسواسطے ضرور ہوا کہ یہان بالاجمال کیفیت عروج اور سلسلہ خاندان اوسکی کی معہ شجرہ انساب کے تحریر کیجاوے تاکہ قلعہ اور والہ اصلیت اوسکے کے معلوم اور مکشوف رہے

دولت خان
ملک سیرن
بابو خان
میر جہانگیر مورث اعلی

دفعہ ۱۳۵ امور شاعلی نواب فوجدار خان کا میر جاگیر تہا کہ وہ زمانہ تیمور مین داخل ہندوستان ہوا اور میر وادان پوتی میر جاگیر کو عہد ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ مین کچھہ فروغ ہوا کہ اوسنے متصل آگرہ کے ایک موضع بلوچپورہ آباد کیا چنانچہ چھہ پشت تک میر وادان نواح آگرہ مین رہا بعد ازان شادی محمود خان و علی خان پسران دولت خان کے جو میر جاگیر کی آٹھوین پشت مین تھے خاندان بلوچان موضع خورم پور کے جو قصبہ فرخ نگر سے بجانب غرب کوس ہوا کوس پر واقع ہے ہوا اسی سبب سے وہ دونون شخص خورم پور مین آباد ہو گئے اور چند روز بعد محمود خان نے متصل خورم پور کے ایک موضع بنام نہاد محمود پور کے آباد کر کے بود باش اپنی وہان اختیار کی اور محمود خان کا بیٹا بابو خان اور بابو خان کا بیٹا دلیل خان ہوا اوسنے بسبب تنازعہ برادران کے گھر سے باہر نکلکر نوکری عامل پرگنہ دادری طلب کی کر لی اور خدمتگذاری عامل مذکور کو تہہ دل سے کمال خیر خواہی او عرق ریزی کے ساتھہ کی اوسپر عامل مذکور نے اوس سے خوش ہو کر سفارش اوسکی بحضور فرخ سیر بادشاہ کے کی چنانچہ بارگاہ سلطانی سے امتحاناً انتظام فوجداری خورم پور وغیرہ چند دیہات کا اوسکو سونپا گیا اور آئندہ بشرط پسند خدمت مترصد ترقی ہوا **دفعہ ۱۳۶** اندریافت کیفیت مذکورہ بالا زمینداران دیہات گرد نواح اور برادران دلیل خان حسد کرنے لگے اور درپے اسبات کے ہوئے کہ انتظام دلیل خان خلل پذیر ہو تا کہ بوجہ بدنظمی اور بے بندوبستی کی نارسائی اوسکی ہو کر کامیابی جاہ و مناصب سے محروم رہے مگر دستور کی بات ہے کہ جس شخص کو خدا تعالے اپنے انعام اور افضال سے سرفراز اور بہرہ مند کرتا ہے دراندازی اور پرخاش حاسدان کی اوسکی حق مین کچھہ موثر خرابی اور مضرت کی نہین ہو سکتے بلکہ خود حاسد لوگ خاسر اور نگونسار ہو جاتے ہین بیت چراغی را کہ ایزد برفروزد چو حاسد تف کند ریشش بسوزد جہان اب قصبہ فرخ نگر آباد ہے وہان ایک جھیل تہی اور اوسمین ایک ایسا بڑا جنگل گنجان واقع

تہا کہ ہجوم درختان سے گروہ کی گروہ غارتگرون اور قطاع الطریقونکی مسافرون کو قتل
او رغارت کرکے سب بے دغدغہ اوسمین مخفی او رمتوار ہو جاتے تہی اور پتا اور نشان اونکا نہین
لگتا تہا اور اسی واسطی وہ جنگل بہ سبب ہونے موقع خونریزی اور جان کشی خلایق کی بنام زد
گل کٹ کے مشہور تہا **دفعہ ۱۳۷** الیس اب زمینداران اور برادران دلیل خان نے وار دات رہزنی
اورغارت گری کی بہ نسبت سابق کے اور زیادہ کرانے لگے اور دلیل خان نے اپنی دلیری اور بازو سے
اونکا دفعیہ اور تدارک کرنا شروع کیا حتی کہ بمقتضاے مستعدی اور سرگرمی اوسی جنگل
مین شب و روز معہ سواران ہمراہی کی رہنے لگا اور ضرورتاً کوئی خانہ گلی واسطے گذارہ کے
بہی وہین بنالیا **دفعہ ۱۳۸** ایک روز یہ ماجرا گذرا کہ سواریان زنانہ سیتارام خزانچی
شاہی کی بمعیت چند سواران کہین کو جاتی تہین جب جنگل گل کٹ مین پہونچین تو غارتگران
نے اونکو آگہیرا معاً دلیل خان نے اپنی جرأت اور دلاوری سے معہ سواران ہمراہی پہونچکے
رہزنون کو مار ڈہارا اور دار و گیر اور سواریان زنانہ کو جان و مال سے صحیح و سلامت رکہا اور
اپنی حفاظت اور بدرقہ سے اونکو دہلی پہونچا دیا او سکے شکرانہ مین مسمیان دبیدت اور
گنگا سہاے پسران سیتارام خزانچی نے حال کوشش اور جانفشانی دلیل خان گوش گذار
بندگان بارگاہ سلطانی کی کیا کہ مطابق اوسکے حضور جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ
سے سمت ۱۷۷۳ بکرماجیت موافق سنہ ۱۷۱۶ع اور سنہ ۱۱۲۶ ہجری مین خدمت فوجداری پر دلیل خان
کو استقلال ہوا اور اجازت ہوئی کہ بمقام جہیل جنگل گل کٹ کے آبادی کرے اور
وہان بود و باش رکہہ کر انتظام فوجداری اور ہدم بنیاد حرامیان اور قزاقان وغیرہ
مردم آزار کا کرتا رہے **دفعہ ۱۳۹** دلیل خان نے برہمنان موضع خورم پور سے ہوجب
قاعدہ نجوم ساعت نیک اور یوم سعید دریافت کرکے بادہیٹہہ بدی تیرس ۲ و ار و زیکشنبہ بنا

آبادی جہیل جنگل بگل کٹ مین رکہی اور سوانہ مواضع ماجرہ ونصرپور وکہانڈورسی کی زمین
کاٹ کر رقبہ اوس آبادیکا جدا مقرر کیا اور اگرچہ اوسنے سکونت اصلی عیال واطفال اپنی کی
تاتکملہ آبادی مذکورہ کے خورم پور مین رکہی لیکن جس مقام پر پہلے اوسنے اپنی گذارہ کے واسطے
ایک خانہ نگلی بنالیا تہا وہین ایک مختصر مکان اقامت اور کچہری کا طیار کرلیا اور انصرام اور
انتظام خدمت مقبوضہ نہایت خوش اسلوبی اور طریقہ احسن کے ساتہہ کرنے لگا اور ہر ایک
قوم کے لوگ جابجا سے وہان آکر بسنے اور آباد ہونے لگے جب اسطرح پر چند عرصہ گذرا
اور دور خلافت روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ کا پہونچا تو دلیل خان کو اور زیادہ عروج ہوا
اور بخطاب نواب فوجدار خان بہادر کے مخاطب ہوکر رتق وفتق کلیہ پرگنات بتک
ونارنول وبوڑیہ وحصار وسرہند وغیرہ کا اوسکے سپرد ہوا اور یہہ بات قرار پائی
کہ آمدنی ملک سے ۱/۱۲ حصہ خود رکہا کرے اور ۱۱/۱۲ حصہ خزانہ عامرہ شاہی مین داخل
کیا کرے **دفعہ ۴۰** در اثنای تعمیر اور آبادی شہر کے اولا فوجدار خان نے
سنہ ۱۱۴۵ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۲ء مین اندر شہر متصل موقع مکانات خاصہ کی ایک مسجد
نہایت عمدہ اور خوش قطع معہ حوض دلچسپ کے طیار کی چنانچہ جو کتبہ تاریخ بنا اوسکا
پیشانی مسجد پر لکہا ہوا ہے نقل اوسکی ذیل مین کی جاتی ہے **قطعہ تاریخ**

شہ محمد شاہ کہ جہان زوست شاد اباد ان — بعہد خوش
ساختہ فوجدار خان مسجد — کہ بود ہمچو کعبہ نورافشان
حوض پاکیش کہ روشن وصاف است — کہ دہد کوثر بہشت نشان
ہاتفی گفت سال تاریخش — مسجد نور حق درو تابان

دفعہ ۴۱ سنہ ۱۱۵۰ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۷ء
مین جب تمام عمارات خاصہ ریاست اور قلعہ طیار ہوا اور تکملہ آبادی شہر کا کماحقہ ہوچکا
ہوگیا تو فوجدار خان نے اپنے متعلقان کو خرم پور سے اوٹہا کر سکونت کلی اسی شہر مین

تکملہ پور و آبادی تمام ہونا ۱۲
ترقی رتق و فتق
انتظام و بندوبست

اختیار کے اور نام شہر کا فرخ نگر رکھا اور وجہ تسمیہ فرخ نگر کی یہہ ہے کہ اول تو عروج دلیل خان اور حکم بنای اس آبادی کا حضور فرخ سیر بادشاہ سے ہوا تھا اسواسطے دلیل خان نے تعظیماً نام اوسکا لفظ اول نام فرخ سیر پر رکھا اور علاوہ برین حساب جمل کے روسے سن اختتام آبادی مذکور کی بہی یعنی ۱۱۲۵ ہجری اوس سے مستنبط ہوتے ہین اور علی ہذا القیاس مادہ تاریخ قلعہ کا بہی کسی شخص نے برمحل خوب نکالا ہے یعنی قلعہ فوجدار خان سو دروازہ شرقی قلعہ پر بہی کتبہ لکہا ہوا ہے اور اوس مین سے بہی ۱۱۲۵ ہجری پیدا ہوتے ہین **دفعہ ۲۴۲** نواب فوجدار خان نے اپنے عہد ریاست مین مواضع سواڑی اور کوتانی و خالق پور و چہانخرولہ کہاتونی و فاضل پور و کالیاواس و ڈومان و گرولہ پاتلی و جراون و کاہڑی وغیرہ دیہات جو ویران اور بے چراغ پڑے تہے اپنی کوشش اور صرف زر سے آباد کئے اور حقیت زمینداری اونکے کی آپ حاصل کی اور دیہات زمینداری مفصلہ ذیل کی حسن علی خان وغیرہ بیٹے پوتون اونکے نے زر خرید کی بہاپڑووہ بہادر ہمایون پور کسرہٹی کارور سانپلہ اسمعیلہ **دفعہ ۲۴۳** نواب فوجدار خان کے نسل مین سات پشت تک بہ تفصیل ذیل فوجدار خان کامگار خان موسیٰ خان عیسیٰ خان مظفر خان یعقوب علیخان احمد علیخان من ابتدای سمت ۱۷۷۰ بکرماجیت اور ۱۷۱۳ء اور ۱۱۲۵ ہجری لغایت سمت ۱۹۱۴ بکرماجیت اور ۱۸۵۷ء اور ۱۲۷۳ ہجری یعنی ۱۴۴ سال بحساب شہور شمسی ریاست قایم رہی آخرکار نواب احمد علیخان رئیس آخرین نے بہ سبب بغاوت غدر ۱۸۵۷ء کے پہانسی پائی اور ملک اوسکا ضبط سرکار ہوا **فصل دوم** عملداری میر مرتضیٰ خان ایرانی کے بیان مین **دفعہ ۲۴۴**

جب بعد تخت نشینی احمد شاہ بادشاہ کے منصب وزارت کا ابو المنصور خان صفدر جنگ کو
تفویض ہوا اور امور ملکی اور مالی مین اوسکو اقتدار اور مداخلت کلی حاصل ہوئی تو
جاگیر نواب روشن الدولہ ضبطی مین آئی اور حکومت فوجداری نواب فوجدار خان سے
اس پرگنہ سے معطل ہوئی اور بذریعہ صفدر جنگ کے حکومت اس پرگنہ کی بنام میر مرتضی خان
ایرانی متوسل اوسکے کی سرکار بادشاہ کیطرف سے مقرر ہوئی تو نامبردہ نے تا سنہ ۱۱۶۶ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۲ء
انصرام کار فرمائی پرگنہ جھجر کا کیا **دفعہ ۱۴۵** یہہ شخص نہایت شریف اور متین اور خلیق تھا
ہر ایک متنفس کے ساتھہ طریقہ مرضیہ اور سلوک پسندیدہ سے پیش آتا تھا اور کسی شخص کے حفظ مراتب
اور پاس عزت اور آبرو مین اوسکو دریغ نہ تھا چنانچہ ہر چند اوس زمانہ مین بسبب تسلط ابو منصور خان صفدر
جنگ کے کہ مذہب شیعہ رکھتا تھا غلبہ شیعوں کا بہت تھا اور یہہ شخص بھی اس مذہب مین نہایت غلو
رکھتا تھا مگر ازبسکہ قصبہ جھجر بستی اہل سنت اور جماعت کی تھی بنظر تہذیب اخلاق کبھی تک ایسے
افعال اور اقوال کا نہ ہوا جو موجب رنجش اور دلشکنی سنیوں کے ہوتی الکید فعہ کی نقل ہے کہ میرانے
نامی خسر پورہ اوسکے نے کچہری مین علانیہ محمد اہل اللہ قاضی شہر سے باین عبارت فارسی خطاب
کیا کہ یا حضرت قاضی چہ میفرمائی در حق عثمان کہ صد جلد کلام اللہ را طرح دادہ ہنوز قاضی مجیب
نہوا تہا کہ میر مرتضی خان نے براہ غضبناکی میرانی سے کہا کہ ای کلہ کو در حق عثمان کہ از خلفای
راشدین بود اینچنین گپ مزن اس شخص کے جوف اور ظرف کو دیکھنا چاہیے کہ باوجود تحکم اور اقتدار
کے کس لیاقت کے ساتھہ رفع فساد کا کیا **دفعہ ۱۴۶** قطع نظر حسن خلاق کے میر مرتضی خان رعب و
داب حاکمانہ بھی خوب رکھتا تھا اور اوسکے عدل و انصاف سے بہی رعایا راضی اور شاکر تہی اور اوسکو ہرگز
منظور نہ تہا کہ کسی شخص پر کچھہ جبر یا تعدی یا بیجا طلبی ہو اور اپنے عہد مین اوسنے بمقتضائے مروت
اور کریم نہادی کے شرفا اور مساکین کو مدد معاش اور انعام از قسم زمین اور نقدی روزینہ و فصلانہ

ازطرف خود بخشا اور نیز پیشگاہ صفدر جنگ سے عطا کروایا دفعہ ۴۷ ابا این ہمہ شرافت اور متانت کے اتقا اور پرہیزگاری بہی اوسکی مشہور تہی کبہی فسق و فجور کے نزدیک نجاتہا روایت ہے کہ اوسنے وسط شہر مین جہان اب پرانہ تہانہ اور سرایات سرکاری اور خانہ ہاے لفافطوا اور لشکریان رئیس کے ہین تجویز تعمیر ایک قلعہ جدید کی کی تہی چنانچہ بنیاد اوسکی کندہ کرواکر سب روساء شہر کو جمع کیا اور بآواز بلند کہا کہ جس شخص نے تمام عمر حرام نکیا ہو وہ بجوالہ شہادت خدا اور رسول کے اپنے ہاتہہ سے بنیاد پر سنگ رکہے کسی نے جرءت نکی آخرکار اوسنے خود مبادرت کرکے کہا کہ خدا اور رسول شاہد اس امر کا ہے کہ مینے تمامے عمر کبہی ارتکاب زنا کا نہین کیا اور اپنے ہاتہہ سے اول بنیاد قایم کی دفعہ ۴۸ آخرکار زمانہ نے رنگ بدلا اور درمیان بادشاہ اور صفدر جنگ کے حوالی شاہجہان آباد مین جنگ واقع ہوئی اور بعد مجادلہ اور کشتگی کے صلح ہوکر صفدر جنگ صوبجات اودہ وغیرہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوا سوا سکے میر مرتضی خان ایرانی بہی یہان سے معزول ہوکر چلا گیا اور بذریعہ عماد الملک امیر الامراے سلطنت کے پرگنہ جہجہر داخل حکومت نواب کامگار خان بلوچ رئیس فرخ نگر کے ہوا

فصل سوم عملداری بلوچون کے بیان مین ذکر نواب کامگار خان بلوچ فرخ نگر دفعہ ۴۹

نواب کامگار خان بلوچ خلف الرشید نواب فوجدار خان رئیس فرخ نگر کا تھا بعد مرنے نواب موصوف کی کامگار خان سمت ۱۸ بکرماجیت مطابق سنہ ۴۷ع و سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین مسند نشین ریاست فرخ نگر کا ہوکر تخمیناً گیارہ برس تک کار فرما رہا اور اگرچہ بزبان حکومت میر مرتضی خان کی بہی بعض بعض حصہ پرگنہ جہجہر کا کامگار خان کے تصرف مین تہا لیکن سنہ ۶۷ ۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ع سے تمام پرگنہ جہجہر پر عمل و دخل کامل اوسکا ہوگیا دفعہ ۵۰ اس رئیس کے وقت مین نہایت ریاست کو فروغ اور قوت ہوئی اور جو جو لوگ علاقہ کے سرکش اور متمرد تہے وہ بدبدبہ سطوت

وصولت اوسکے کے مطیع اور منقاد ہوئی اور جن لوگون نے استادگی اور مقابلہ کیا

اونکو بروئے محاربہ اور مقاتلہ کے زیر اور نگونسار کیا چنانچہ موضع کوسلی جو سب

سے بڑا گانو پرگنہ جہجر کا ہے اور عمارت بہی اوسکی سنگین اور بہت متین ہے اوسکے ذیل کے

چالیس گانو اہیرون نے بہ تقویت اور حمایت گوجرمل اہیر رئیس ریواڑی کے جو اونکا رشتہ دار

تھا سمت ۱۸ بکرماجیت مطابق ۱۲۵۳ھ اور سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین بغاوت اور خودسری اختیار کی تھی

اوسپر نواب کامگار خان نے فوج کشی کی اور وہان کئی روز تک لڑائی رہی آخرکار اہیر لوگ

پس پا ہوکر اندر گانو کے محصور ہوگئے تب کامگار خان کی فوج نے رسد اور آب و دانہ اونکا

بند کردیا اور بضرب گولہ ہاے توپ کے عافیت اونکی تنگ کی اوسوقت لاچار ہوکر اہیران موضع

کوسلی اور دیہات متعلقہ اوسکے نے اطاعت اختیار کی اور عملداری نواب کامگار خان کے

جملہ دیہات اسپنے مین قایم کروادی **دفعہ ۱۵** اجب بزمانہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ مین

احمد شاہ درانی کی گردی ہوی اور ملک مین ابتری ہوکر صورت طوائف الملوکی ہوگئی تو قطب شاہ

روہیلہ نے قصبہ گوہانہ پر تصرف اپنا کرکے عملداری اپنی جیند اور ہانسی اور حصار تک پہونچادی

اوسپر بادشاہ کے یہان سے کامگار خان کو لکہا آیا کہ تم قطب شاہ روہیلہ پر چڑہائی کرکے اوسکو

زیر کرو اور حکومت اون پرگنات کی بہی تمکو دی گئی موافق اوسکے نواب کامگار خان معہ عزیز

و اقارب اپنے کی فوج لیکر چڑہ گیا اور دیس کے جاٹون اور رنگہڑون کو بہی سات لیا

اور براہ جہجر اور رہتک کے کوچ کرکے تیسرے روز موضع بہوان خورد پر نہر کے اسطرف

ڈیرہ کیا اور اودہر سے قطب شاہ روہیلہ نے نہر کے اوسطرف مورچال اپنے قایم کئے

تو اول تو فریقین مین جنگ توپ تفنگ اور تیر وغیرہ کے رہے اور پہر انجام کو نوبت

تکوتہ براق پہونچکر خوب لڑائی اور چپقلش ہوئے مگر آخرکار قطب شاہ روہیلہ نے بروز جمعہ

ا انعقاد بانعقاد
ا چپقلش سکندرا
و جنگ ۱۲

بتقوم مصنف ۱۲

تاریخ دسوین شعبان سنہ [illegible] ہجری مطابق سنہ [illegible]ء شکست فاش کہائی اور کامگار خان سنے فتحیاب ہوکر وہان تصرف اپنا کرلیا **دفعہ ۵۲** کامگار خان نے اپنی ریاست مین اکثر گڈہے اور چاہات پختہ اپنے بیت المال مین سے طیار کروائے چنانچہ موضع ناہڑ اور سورہتی اور جہپار مین گڈہی ہائے سنگین جو سمت [illegible] بکرماجیت مطابق سنہ [illegible] ہجری او سنہ [illegible]ء مین طیار ہوئی تہین موجود ہین اور نیز دیہات مذکور اور اہیری وغیرہ اور دیہات مین کنوین بنائے ہوئی ان کے اب تک جاری اور برقرار ہین اور علاوہ برین چاہات آب پاشی بعطائے تقاوی معرفت زمیندارون کی بہی بہت اوسنے کثرت سے بنوائے اور لوگون کو معافیات اور روزینہ بہت دیئے اور بہادر خان جسنے دہلی سے بارہ کوس کے بیچ گوشہ مغرب اور جنوب کے سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible] ہجری او سنہ [illegible]ء مین قصبہ بہادر گدہ بسایا ہے اوسکے نوکرون مین تہا کہ بعہد عالمگیر ثانی مین بوسیلہ عماد الملک اور نجیب الدولہ کے مرتبہ امارت کو پہونچکر ہفت ہزاری ہوگیا **دفعہ ۵۳** عہد ریاست نواب کامگار خان مین اولاً ایکسال تک حسن علیخان ولد دلدار خان برادرزادہ اوسکا عامل پرگنہ جہجر رہا اور بعدہ مرزا خان ولد لشکری خان ملازم ریاست بعہدہ مذکور پر مقرر ہوا کہ نامبردہ آٹہہ سات برس تک عاملی کرتا رہا اور رعایا کی ساتہہ سلامت روی سے پیش آتا رہا **ذکر عملداری نواب موسی خان بلوچ دفعہ ۵۴** سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible]ء و سنہ [illegible] ہجری مین نواب کامگار خان مرگیا اور موسی خان اوسکا بیٹا بجاے اوسکے مسند ریاست پر بیٹہا اور جو جہجر مین مرزا خان عامل پہلے سے مقرر تہا وہ بدستور قایم رہا مگر ازبسکہ اوس زمانہ مین ضعف سلطنت بدرجہ غایت ہوگیا تہا اور عالمگیر ثانی برائے نام بادشاہ تہا اور دراصل عماد الملک غازی الدین خان بادشاہ کو مجبور کرکے امور سلطنت پر تسلط کامل رکہتا تہا اسواسطے رعب سلطانی حکام اور والیان ملک کی دلسے جاتا رہا تہا جو لوگ

دستگاہ کم رکھتے ہیں تھے وہ بظاہر عماد الملک کے اطاعت کرتے تھے اور جن لوگون کو
قوت اور استعداد زیادہ تھے وہ بذات خود دم استقلال بہرتے تھے **دفعہ ۱۵۵** جب
شاہزادہ عالی گوہر خلف عالمگیر ثانی بخیال بدنیتی وفساد عماد الملک ازراہ دوراندیشی
شاہجہان آباد سے بقصد انتظام محالات ہانسی وحصار وغیرہ برآمد ہوا تو حاکم جہجر نے اوس سے
سرکشی اور تمرد کیا چنانچہ مردمان فوج شاہزادہ نے اوسکو گرفتار کرلیا کہ اوسپر موسی خان نے
معرفت بہادر خان کے عذر ومعذرت کر کے عفو جرایم کا کرایا اور عامل جہجر کو رہائی دلوائی
بعد اوسکے جب شاہزادہ موصوف شاہجہان آباد کو معاودت کر گیا اور وہان جاکر حویلی جعفر خان
اور علی مردان خان مین عماد الملک نے ازراہ دغابازی اوسکو اپنی فوج سے محاصرہ کرلیا تو پھر شاہزادہ
وہان سے دیوار ڈہا کر نکلا اور دورہ کرتا ہوا دو تین مہینے بعد بارادہ روانگی ہانسی وحصار
کے موضع سلطان پور پرگنہ جہجر مین جواب تعلق ضلع گوڑگانوہ کے ہوگیا ہے معہ لشکر ہمراہی
کے پہونچا تو پھر بلوچون نے سرکشی اور محاربہ کیا کہ آخرکار فوج شاہزادہ نے اونکو شکست
دیکر گانو کو لوٹ لیا **دفعہ ۱۵۶** عہد ریاست موسی خان کو تخمیناً تین سال کا عرصہ گذرا ہوگا
کہ ناگہان مشیت ایزدی سے اوسکے کارخانہ اقبال مین ادبار نے اپنا غلبہ کیا لاجرم وہ
بیچارہ ایک مدت کے واسطے اپنی ریاست سے ساقط ہوکر اسیر پنجہ دشمنان ہوا بتفصیل
اس اجمالکی آگے لکھی جاتی ہے

فصل چہارم عملداری جاٹون کی بیان مین

دفعہ ۱۵۷ جب سنہ ۱۱۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۹ع مین نمک حرامی عماد الملک وزیر سے
سانحہ قتل عالمگیر ثانی بادشاہ کا واقع ہوا اور متواتر دہلی پر ترک تاز مرہٹون اور رابدالیون
وغیرہ کے ہونے لگی تو امورات سلطنت مین خرابی اور ابتری باقصی غایت ہوگئی
اور صرف اہتمام نجیب الدولہ کا بندوبست قلمرو دہلی کی واسطے کافی نظر نہ آیا اسواسطے

بہ سبب عدم موجودگی سلطان مستقل اور بانکمین کے ملک بے سر ہوگیا اور جابجا طوائف الملوکی
ہوگئی جسکا جہانتک قابو چلا ملک دبا لیا اسواسطے راجہ سورج مل جاٹ بہرت پور والا
کہ ریاست اوسکی شاہجہان آباد سے قربت رکہتی تہی خواہان اس امر کا ہوا کہ قلعہ شاہجہان آباد
مین دخل اپنا کرکے تمامی ملک نواح دہلی اور میوات اور ہریانہ کا اپنے تصرف مین لاوے
پس اسی منصوبہ سے اوسنے جواہر سنگہ پسر کلان اپنے کو حکم دیا کہ بارہ ہزار سوار بارگیر نوکر
رکہکر قواعد جنگ اونکو تعلیم کرے چنانچہ مطابق اوسکے جواہر سنگہ نے اس معاملہ مین
بہت چستی اور چالاکی کرکے جہٹ پٹ بارہ ہزار سوار نوکر رکہہ لئے اور نہایت کوشش
اور عرقریزی سے آداب اور قواعد حرب مین اونکو ہوشیار کردیا تب سورج مل نے
اپنے ارادہ کی تعمیل شروع کرکے اولاً قلعہ اکبرآباد کو بسازش قلعدار خالی کرا لیا اور جمع
ساز و سامان بادشاہی پر قابض اور متصرف ہوگیا اور عزم فوج کشی شاہجہان آباد کا رکہتا
تہا کہ درمیان اوسکے اور جواہر سنگہ پسر کلان اوسکی کی سوء المزاجی واقع ہوئی دفعہ
۱۵۸ شرح اوسکی یہہ ہے کہ سورج مل ناہر سنگہ پسر خورد اپنی کے ساتھہ محبت بہت رکہتا تہا
اور یہہ بات جواہر سنگہ کو ناگوار گذرتی تہی اور اوسکو یہہ خدشہ ہوتا تہا کہ ایسا نہ ہو کہ راجہ
مجہے کامرانی ریاست سے محروم رکہکر راج گدی ناہر سنگہ کو دیدے ایسے خیالات سے اوسنے
اپنے دل مین یہہ بات ٹہانی کہ سورج مل کو قید کرکے خود راج پر متسلط ہو جاوے ایک روز
جب وہ قواعد اپنے سواران نو ملازم کے لے چکا تو بارادہ گرفتاری سورج مل کے دو سو سوار
اعتباری کو ہمراہ اپنے لیکر باپ کے پاس آیا وہ اسوقت خدمت کار سے اپنے ہاتہہ کے
ناسور کو دہلوا رہا تہا اوسنے جواہر سنگہ کے بشرہ سے آیات فساد اور بدنیتی مطالعہ کرکے دام
مکر اور فریب کا بچہایا اور براہ ابلہ فریبی اوسکے ساتھہ نہایت تملق اور چاپلوسی سے پیش آیا اور

رومال سے بدست خود اوسکا عرق پیشانی پاک کرکے اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ بیٹا اب تو حقیقت مین رشید اور قابل انتظام ریاست کے ہوگیا ہے کاروبار راجکو سنبھال لے اور مین اپنی زندگی چند روزہ بندرابن مین بیٹھ کر ٹھاکروںکے سیوا اور پوجا مین صرف کرونگا اور اسی طرح پر سخنان چرب اور نرم کین کہ جواہر سنگھ اون پر فریفتہ ہوگیا اور تقریر پر تزویر باپکو واقعی سمجھکر اپنے ارادہ کے ارتکاب سے باز رہا جو کہ یہہ معاملہ بمقام کمیر واقع ہوا تہا اسواسطے سورج مل نے فی الفور منشی کو بلاکر سند تفویض ریاست کی بنام جواہر سنگھ کے بمہر خود لکھہ دی اور کہا کہ ابہی رسوئی کہاکر روانہ بہرت پور کے ہو جاؤ دفعہ ۱۵۹ چنانچہ جواہر سنگھ سند ریاست لیکر محل مین کہانا کہانے اور کشوری رانی سے جو اصلی بی بی سورج مل کی تہی رخصت ہونے گیا اودہر سورج مل نے ایک نوشتہ خفیہ بنام قلعدار بہرت پور کے بدین مضمون سوار کے ہاتہہ بہیجدیا کہ جواہر سنگھ باغیانہ بر سر فساد بہرت پور مین آتا ہے اوسکو وہان ہرگز نہ آنے دینا دفعہ ۱۶۰ کہتے ہین کہ کشوری رانی بڑی عالی دماغ اور تمکنت والی عورت تہی جسوقت جواہر سنگھ نے اندر محل کے اوسکو سلام کرکے بعد اظہار کیفیت حال کے رخصت بہرت پور کی چاہی تو یکبارگی جوش خروش مین آکر ایک ٹہیر جواہر سنگھ کے سر مین ایسی زور سے مارا کہ چیرا اوسکے سر سے اوترگیا اور کہا کہ گورہی کے جام آج تو اس لائق ہوا کہ مہاراج تو جاکر بندرابن مین سوئین اور تو اونکے جیتے جی اونکی جگہ راج کرے اگرچہ جواہر سنگھ نے بہی اوس سے کچھ گستاخی کی اور ہنستا ہوا باہر چلا آیا دفعہ ۱۶۱ القصہ جب جواہر سنگھ سند ریاست لیکر معہ قدرے فوج کے بہرت پور پہونچا اور وہان اپنا نقارہ بجایا تو قلعہ دار نے قلعہ پر سے توپ باری شروع کی اور مداخلت قلعہ سے مانع آیا لاچار جواہر سنگھ وہان سے اولٹا پہر کر قلعہ ڈیک کو جو کمیر سے بفاصلہ چار پانچ کوس کے ہے چلا آیا اور درمیان باپ اور بیٹے کے لڑائی کی بنیاد رکھی گئی

دفعہ ۱۶۲ اگلی روز سورج مل اپنی فوجکو حرب وضرب کے واسطے طیار کرکے بارادہ گرفتاری
جواہر سنگہ روانہ ڈیک ہوا اودہر سے جواہر سنگہ اپنی فوج لیکر قلعہ سے باہر نکل آیا اور
دونو لشکروںمین مقابلہ ہوکر طرفین سے بندوق کی گولیان چلنی لگین قضا کار گولی بندوق
ایک سوار فوج سورج مل کے اوپر زانو جواہر سنگہ کے لگی کہ جواہر سنگہ اوسوقت گہوڑی سے
اوترا اور پالکی مین سوار ہوکر قلعہ ڈیک اولٹا پہر گیا دفعہ ۱۶۳ سورج مل نے اوسی وقت اوس سوار کو
جسکی گولی جواہر سنگہ کے لگی تہی کہو برا اور ہتیار چہین کے نوکری سے موقوف کیا اور بمقتضای
محبت پدری کے خود اوسوقت معہ چند سواران ڈیک کو گیا ہرچند کہ قلعدار کو جواہر سنگہ
کی اجازت نہ تہی کہ وہ راجا یا کسی اور شخصکو اندر قلعہ کے دخل دے لیکن اوسنے راجہ کی عدول
حکمی مناسب نسمجہے اور قلعہ کہولکر راجہ کو اندر جانے دیا جب سورج مل اندر قلعہ کے پہونچا تو جواہر سنگہ
چارپائی پر لیٹا ہوا تہا باپکو آتے ہوئے دیکہہ کر منہہ پر کپڑا ڈال لیا راجہ نے جاکر جواہر سنگہ کو
بہت پیار کیا اور نہایت دلاسا اور تشفی کی اور جراح کو بلاکر بہت تاکید کی ساتہہ حکم دیا کہ البتہ علاج
کرو کہ غایت درجہ ایک ہفتہ کے اندر زخم اچہا ہوجاوے چنانچہ اوس جراح کے مرہم سے چند روز
مین جواہر سنگہ اچہا ہوگیا دفعہ ۱۶۴ کچہہ مردمان قوم مینے کی شتران خاص راجہ سورج مل
کے چورا کر موضع گہاسیڑہ پرگنہ سوہنہ ضلع گوڑگانوہ مین لے آئے تہے اور اونکے واسطے
راجانے راؤ بہادر سنگہ رجپوت رئیس گہاسیڑہ کو لکہا تہا کہ تم بجنسہ شتران ہماری ہم
پہونچا کر بہیجدو اور سارقان کو سزا دو سو راؤ مذکور نے نہ تو کچہہ پتا شتران مسروقہ کا لگایا اور
نہ چورون کو سزا دی یہہ بات سورج مل کو ناگوار گذری اور یہہ نیت کی کہ راؤ بہادر سنگہ رئیس
گہاسیڑہ پر چڑہائی کرکے اوسکے گانو اور دیگر علاقہ کو تاخت وتاراج کردیا دفعہ ۱۶۵
بعدہ ایک اور سانحہ موید اوسکے سرزد ہوا کہ ایک روز نواب موسی خان دربار کرتا تہا

اور اوسکی ایک لڑکی صغیر سن بعمر دو ڈہائی برس کی بہی وہان کہیلتی تہی کہ اس عرصہ مین موضع
گوربانی پرگنہ جہجہر سے بطور سوغات کچہہ بیر آئے نواب نے ایک بیر اوسمین سے اوٹہاکر اوس
لڑکی کے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ کہا جا اوسوقت کہڑک سنگہ جاٹ موضع جہانگیرپور پرگنہ بادلی
نے جو چودہری چند دیہات کا مقرر تہا سادہ پن سے کہدیا کہ حضور ابہی صاحبزادی کم سن ہی
لایق کہا جانے بیر کے نہین ہے سو یہہ بات اوسوقت رفت گذشت ہوگئی جب کہڑک سنگہ
دربار سے چلا گیا تو بعضے دراندازون نے گفتگو سیدہی سادی کہڑک سنگہ کو دگرگون قالب جیاری
اور رموز مین لا کر کہا کہ کرامات دیکہا آپ نے گنوار کیا بات گستاخی کی کہہ گیا اوسپر نواب نے
طیش کہا کر حکم دیا کہ کہڑک سنگہ کو پکڑ لاؤ مگر اوسکو بہی اس معاملہ کی خبر ہوگئی اسواسطے وہ کہین
چہپ گیا اور ملازمان نواب کے ہاتہہ نہ آیا اور راتون رات معہ اپنے بہائی نندون کے
گہوڑیون پر سوار ہوکر بلب گڈہ پہونچا مگر وہان اوسنے گنجایش اپنے امن کی ندیکہی لہذا
وہان قیام نکیا اور وہان سے معہ رفقاے خود روانہ ہوکر بہرت پور آیا اور کوئی ذریعہ پیدا
کرکے دربار راجہ سورجمل مین بلا دستار صرف کپڑا سر پر لپیٹے ہوے پہونچا جو کہ بلا دستار
حاضر ہونا خلاف اداب دربار کے تہا اسواسطے راجہ نے اعتراض کیا کہ تو بلا پگڑی باندہے
کسواسطے یہان آیا اوسوقت کہڑک سنگہ نے عرض کی کہ سری مہاراج میری پگڑی فرخ نگر کے
بلوچ نے اوتار لی ہے اگر آپ دلوا دینگے تو باندہونگا اور بیان کیا کہ اگر حضور میرے ساتہہ جزو
فوج بہی کردینگے تو مین بہ سہولیت تمام سیوات اور ہریانہ مین عملداری حضور کے کرادونگا جو کہ
سورجمل کو پہلے سے دبا لینا اس ملک کا منظور تہا اور یہہ بہی مد خاطر تہا کہ جواہر سنگہ کو
کسی ایسے شغل مین مصروف کرنا چاہیے جو اوسکے طرف سے پہر کچہہ اندیشہ اور خلش باقی نرہے
اب خود بخود یہہ تقریب معقول نکل آئی اسواسطے اوسنے جواہر سنگہ کو حکم دیا کہ تم اپنی فوج

لیکر جاؤ اور موضع گہاسیڑہ اور فرخ نگر کو فتح کر کے اوس نواح مین جہان تک قابو چلے ملک گیری کرو دفعہ ۱۶۶ جواہر سنگہ نے بموجب حکم سورج مل کے اول موضع گہاسیڑہ پر لشکر کشی کے اور وہان راؤ بہادر سنگہ رئیس موضع مذکور سے لڑائی ہوئی اور اوسی لڑائی مین جیت سنگہ پسر کلان بہادر سنگہ کا مارا گیا اور وہ خود فرار ہوا جے پور چلا گیا تب موضع مذکور فتح ہو گیا اور وہان سے جواہر سنگہ کو غنیمت بہت ہاتہہ آئی پہر فرخ نگر پر آکر مورچہ بندی کر کے لڑائی شروع کی مگر خالی نہوا تب از راہ فریب تہیہ صلح کی ڈالی اور بمعرفت دیوان جادون رائے وکیل نواب موسیٰ خان روبرو راجا جواہر سنگہ اور بمعرفت روپ رام کٹارہ برہمن معتمد جواہر سنگہ کے روبرو نواب موسی خان کے عہود مواثیق سلوک اور آشتی مستحکم ہوئی اور یہہ بات قرار پائی کہ بالاتفاق یکدیگر یورش کر کے تسخیر ملک جلیسور کیجاوے اور ملاقات موسی خان کی جواہر سنگہ سے لشکر جواہر سنگہ مین ٹہری ہر چند کہ عزیز اور اقارب نواب موسی خان سے کہے مانع آئے کہ آپ جاٹ کی ملاقات کو نجائی وہان بے غلبہ ہے مگر جو کچھہ شدنی ہے وہ ہو کر رہتا ہے موسی خان نے کسی کی بات نہ سنی اور خود معہ اشخاص معدود بنا بر ملاقات جواہر سنگہ کے چلا گیا اوسنے نواب موسی خان کو معہ الٰہی بخش خان اور انور علیخان و مرزا خان عزیز و اقربا اور بولے خان چوبری بردار اور لاہیا داروغہ توشکخانہ اور عاقل خان افغان جہجر اور غریب داس ساکن موضع جہوڑانی پرگنہ جہجر اور رامسکہ چودہری بادلی کی گرفتار کر لیا اور قلعہ ڈیگ مین بہجکر قید کر دیا اور ریاست فرخ نگر پر قبض تصرف اوسکا بوجہ احسن ہو گیا ذکر عملداری کنور جواہر سنگہ خلف راجہ سورج مل جاٹ بہرت پور دفعہ ۱۶۷ سنہ ۱۱۸۰ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۶ء مین جواہر سنگہ خلف راجہ سورج مل نے ریاست فرخ نگر پر عمل دخل اپنا

مواثیق جمع میثاق بمعنی عہد و پیمان ۱۲

بخوبی قایم کرکے پرگنات متعلقہ مین دورہ کرنا اور جو گانو سرکش تہے اونکا مارنا اور پہونکنا
شروع کیا چنانچہ اولاً موضع چہارا پرگنہ جہجہر کو جو بالفعل تعلق تحصیل سانپلہ کے ہے آگ
مارا اور لوٹا اور پہر جہجہر مین آیا اور یہان اپنی طرف سے مسمی رام کشن پانڈیا قوم جاٹ کو عامل
مقرر کیا اور جہان جہان گڈہی ہاے بلوچان بنی ہوئی تہین مثلاً سرہتی اور چہارا
اور ناہرہ وغیرہ اونکو جنگ اور جدل کرکے شکست کیا غرض کہ تمام علاقہ فرخ نگر اور پرگنہ
جہجہر اور بادلی وغیرہ مین تسلط کامل اوسکا ہوگیا **دفعہ ۱۶۸** فرخ نگر مین جواہر سنگہ نے قلعہ
معمرہ نواب فوجدار کو اور زیادہ اونچا کیا اور اوسکے برج بنوائے اور دروازہ غربی شہر کا ایک گہوسر
بہت عمدہ بنوایا اور ایک باؤلی نہایت دلچسپ طیار کرائے اور اگرچہ باوڑی مذکور ریاست
بلوچون مین خراب اور مسمار ہوگئی تہی لیکن اب عملداری سرکار مین مسٹر فورڈ صاحب ڈپٹی
کمشنر ضلع گورگانوہ نے اوسکو از سر نو مرمت کراکے بدستور اوسکو پر فضا اور چشمہ فیض عام
بنادیا ہے **دفعہ ۱۶۹** پرگنہ جہجہر مین جو جو عمارت اوسنے طیار کی تفصیل اوسکی ذیل مین
لکہی جاتی ہے اول یہہ کہ آبادی جہجہر کے پہلے متفرق اور منتشر بطور پورون کے تہی اوسنے
سب کو موقع مناسب پر جمع کرکے گرد اوسکے شہر پناہ بنوائی دوم قصبہ جہجہر مین بسبب اسکے
کہ مدت ہاے دراز سے اوسمین آبادی افغانان وغیرہ قوم مسلمانان سے کثرت ہے کبہی کوئی
شوالہ یا ٹہاکر دوارہ نمایان ہنود کا نہ تہا اوسنے شہر کے اندر محلہ چہادیو مین ایک سنگین پختہ
شوالہ طیار کروایا اور ہمسگہ زمین پختہ لاخراج واسطے مصارف اوسکے کے معاف اور مرفوع
القلم کے چنانچہ اتبک واگذار اور بری از خراج ہے سوم برراہ موضع ذوجانہ ایک کوا پختہ
طیار کیا اور موضع پاٹودہ پرگنہ جہجہر مین ایک گڈہی خام بنوائی کہ یہہ دونون عمارتین
بہی تا ہنوز موجود اور قایم ہین **دفعہ ۱۷۰** اجب سنہ ۱۱۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۳ع مین

راجہ سورج مل بعزم تسخیر شاہجہان آباد کے چڑہ آیا اور اوس طرف جمنا کے متصل شاہدرہ
کے ہیڈن ندی پر درمیان اوسکے اور نجیب الدولہ روہیلہ کے لڑائی ہوئی اور اوس
لڑائی مین سورج مل مارا گیا تو گدی بہرت پور کی خالی ہوئی اوسوقت ارکان دولت نے باہم
مشورہ کیا کہ اگرچہ بنیت مہاراج سورج مل کے یہہ تہی کہ میری بعد آج گدی پر ناہر سنگہ بیٹہے لیکن
فی الحقیقت ناہر سنگہ چندان لائق نہین ہے اور نہ اوسکا حق ہے اگر بالفرض اوسکو مسند پر بٹہایا
جاوے تو جواہر سنگہ جو آدمی دلیر اور اولو العزم ہے ہرگز صبر نکریگا اور ملک مین ناحق فساد اور
فتور پہیلے گا اسواسطے ہر سنگہ رائے اور موہن لعل اہلکاران ریاست اور بلرام ماموں جواہر سنگہ
فرخ نگر آئے اور جواہر سنگہ کو وہان سے بہرت پور لیجاکر گدی نشین کیا دفعہ ۱۷ جواہر سنگہ
نے وقت روانگی اپنی کے بجانب بہرت پور دیوان خوشحال رائے قوم کایتہ کو اپنا نائب
مقرر کیا چنانچہ نامبردہ نے بہی غیبت جواہر سنگہ مین انتظام پرگنات متعلقہ کا کہ عبارت
جہجہر اور دادری اور ریواڑی اور تاوڑو اور نجف گڈہ اور پاٹودی اور جہارسہ وغیرہ سے
ہے اچہا کیا گو کہ بندوبست عدالت دیوانی اور فوجداری کا تو خوب نہ تہا مگر ادائے مالگذاری
کا بہر کیف بوجہ احسن ہوئی جاتا تہا باوجودیکہ معاملہ مناسب اور نرم نہ تہا دفعہ ۲۷ الغرض بعد
خوشحال رائے دور حکومت مین بیچ سنہ ۱۱۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۶ء کے مقام جہجہر مین فوج سکہان کے
جانب قصبہ کہرکہودہ اور مانڈوٹہی سے ترک وتاز کرتے ہوے آئے اور تمام قصبہ جہجہر اور
بعض دیہات متعلقہ اوسکے کو بدرجہ غایت تاراج اور غارت کیا اور اکثر لوگون کی حویلیون کو
آگ لگا کر پہونک دیا لیکن کچہہ زیادہ قیام نکیا لوٹ کہسوٹ کرتے ہوے جانب ریواڑی
وغیرہ چلے گئے تسپر بہی سکنائے قصبہ اونکی دست برد سے ایسے مفلس اور بے سرمایہ ہو
گئے کہ چندروز تک بہم رسانی قوت روزمرہ کے اونکو مشکل نظر آتی تہی دفعہ ۲۳ جواہر سنگہ

کچھہ آدمی مدبر اور دوراندیش نہ تہا جب بعد مارے جانے اپنے باپ کے جانشین اوسکا
ہوا تو اوسکو سمائی اور برداشت نشہ ثروت کی نہ ہوئی فوراً مرہٹون کو بلا کر اپنا رفیق کیا اور
اور بعزم انتقام باپ اور تصرف دہلی کے چڑہ آیا اور محاصرہ قلعہ شاہجہان آباد کا کرنا شروع
کیا اور تخمیناً ڈیڑہ ماہ تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار درمیان مرہٹون اور نجیب الدولہ
کے بذریعہ راجہ دلیر سنگہ مخاطب براجہ روشن رائے کے صلح ہوئی اور ملاقات جواہر سنگہ
کی بہی نجیب الدولہ سے خضر آباد کی میدان مین مگر بعد از فتنہ اور فساد کا ہوگیا اور جواہر سنگہ
بہرت پور کو واپس گیا دفعہ ۴۷ کچھہ عرصہ بعد جواہر سنگہ نے سمرو صاحب الیمان کو جو
ایک آدمی عیار اور چالاک تہا معہ پلٹن اور توپخانہ ہمراہی اوسکے کے نوکر رکہا اور زبانے
اوسکے لاف ہا معرکہ آزمائی اور کشورکشائی کی سنی تو اور بہی مدہوش اور سرشار نشہ غرور
اور نخوت کا ہوا اور یہہ خیال فاسد دلمین باندہا کہ ملک وارثان راجہ جی سنگہ سوائی پر
جہان تک بس چلے قبضہ کر لیجئے اور کچہہ لحاظ اس امر کا نکیا کہ نشو نما باپ دادا اوسکی کا
اوسی خاندان سے ہوا اور یہہ رتبہ ٹہاکری اور راجگی کا بہی اوسکی بدولت پایا اور براہ
خیرگی اور ڈہٹائی کے اولاً یہہ چہیڑ چہاڑ نکالی کہ راجہ مادہو سنگہ والی جیپور کو لکہا کہ اگر
محالات کامان اور کہوڑے متصلہ بہرت پور کو آپ میرے طور پر چہوڑ دین تو مین محاصل
سال بسال ادا کرتا رہونگا اور آپ کو اقبال اس امر کا خالی از مصلحت نہین ہے
راجہ مادہو سنگہ اس گستاخی اوسکی سے آشفتہ اور غضب ناک ہوا اور جواب مین لکہا کہ
تیری آبا اور اجداد ہمارے گہر کے پروردہ یافتہ اور سرفراز کئے ہوئے ہین آج تجکو یہہ
حوصلہ ہوا کہ ہمارے ساتہہ گستاخانہ ایسے کلمات زیادہ سے اور خود نمائی سے کرتا ہے
بہتر ہے کہ اپنے باپ دادا کی راہ و رسم پر قایم رہ اور جادہ اعتدال سے قدم نہ بڑہا

ا بیجا پادو
دادا ۱۲ پر ۲

دفعہ ۷۵ اجو کہ بوجہ ازدیاد خزاین اور افواج کے دماغ جواہر سنگہ کا چلا ہوا تہا اپنے
ارادہ فاسد سے باز نرہا اور یہہ شہرت دی کہ مین واسطے اشنان پہوکر جی کے جاتا ہون
اور سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۹ع مین معہ افواج بے شمار کے روانہ ملک جیپور کا ہوا
جب جیپور مین منزل باقی رہا تو راجہ مادہو سنگہ کو پیغام بہیجا کہ مین پہوکر جی نہانے آیا ہون
جس راستہ کو ایما ہو وہان کو جاکر اشنان کرون راجہ مادہو سنگہ نے جواب دیا کہ اگر
خالصاً بہ نیت تیرتہہ پہوکر جی کے آیا ہے تو لازم ہے کہ اول موافق معمول اپنے باپ
دادا کے ہمارے حضور مین حاضر ہوکر ادائے رسوم مجرا اور سلام کا کر اور یہہ پایا تحصیل
خلاع فاخرہ فخر اور عزت اپنا بڑہا کر جسطرف کو جی چاہے پہوکر جی جانیکا اختیار ہے اور جو
تو رسوم دیرینہ کو نیست نابود سمجہتا ہے تو ہم سے اجازت کی کیا حاجت ہے جدہر کو جی چاہے
چلا جا مگر یاد رکہیو کہ پہرتی دفعہ تلوار کے گہاٹ اوترنا پڑیگا جواہر سنگہ اپنے لشکر جرار
کرار پر نازان تہا تحریر راجہ مادہو سنگہ پر کچہہ توجہ نکر کے آگے بڑہا اور متواتر اور پے بہ پے
کوچ کر کے تالاب پہوکر پر پہونچا اور وہان راجہ بیجے سنگہ خلف راجہ تخت سنگہ
راٹہوڑ والے جودہپور سے ملاقات کی اوجو کہ درمیان اوسکے اور راجہ مادہو سنگہ کے
شکر رنجی تہی اسواسطے جواہر سنگہ نے اوس سے مقصد دلی اپنا بیان کر کے درخواست
رفاقت کی راجہ بیجے سنگہ نے خود تو معیت جواہر سنگہ کی قبول نکی مگر پانچ چہہ ہزار سوار
ازمودہ کار اپنے اوسکی کمک کو تعین کئے دفعہ ۷۶ ادہر راجہ مادہو سنگہ
نے طیاری اور آراستگی اپنے لشکر کی کر کے ہرسہاے گورسہاے کہتریان مدار المہام
راج اور ساردول سنگہ چنپاوت اور ٹہاکر دلیل سنگہ رئیس موضع اونیارا اور ٹہاکر لچہمن سنگہ اور راج سنگہ
اور دلیر سنگہ وغیرہ منصبداران نامی اور مرزا صابر بیگ کرنیل رسالجات سواران کو

پہوکر جی متصل بلدہ اجمیر کے علاقہ ری جیپور مین ایک تالاب ہے کہ اہل ہنود کے نزدیک وہ بہت بڑی مقدم زیارتگاہ ہے اور غسل اوسکا باعث عظیم ثواب الکتاب ۱۲ صاحب خلف ۱۲

حکم دیا کہ افواج اپنی معہ توپخانہ آتشبار کے لیجا کر سد راہ اوس مغرور خودسر کے ہون چنانچہ
اونہون نے جہیور سے کوچ کر کے موضع مانوڈہ مندہ صوبے مین جو بفاصلہ تیرہ چودہ کوس کے
جے پور سے اثنا راہ بہوکرجی اور بہرت پور کے واقع ہے ڈیرہ کیا دفعہ ۲ ایہہ خبر سنکر
جواہر سنگہ بہوکرجی سے کوچ کر کے مقابلہ پر پہونچا اور اوسوقت ہمراہ اوسکے سات سو ضرب توپ
شترنال اور قریب ایک لاکہہ آدمی کے جمعیت سوار اور پیادہ کی لیکر گئی سمرو صاحب
الیمان اور بادہا باز خان افغان اور بہادر سنگہ کہتری دیوان اور چودہری روشن سنگہ ہوڈل والہ اور گلاب سنگہ
جاٹ جہانگیر پور والہ اور دہیرج سنگہ جاٹ کرولی والہ اور رام کشن مہنت اور بداری خان اور
دلیر خان اقوام میو سرداران جلیل القدر کے موجود تہے اور سمرو صاحب کو میدان لشکر مین
مقدمۃ الجیش کے سپاہ راجپوتان راجہ بیجے سنگہ جودہپور والہ کو اوسکا ممد اور معاون
کیا اور آپ قلب لشکر مین اسی ہزار سواران مسلح اقوام جاٹ وغیرہ مین قیام کیا اور طرفین سے
آتشبازی توپ و تفنگ کی شروع ہوکر ہنگامہ زد و خورد کا گرم ہوا اور اثنا لڑائی مین ٹہاکر
راج سنگہ راجپوت سکہاوت سردار راجہ مادہو سنگہ کا جواہر سنگہ سے جا ملا لیکن ہرسہا اور
گورسہا کہتریان اور ٹہاکر لیر سنگہ اسپات کچہہ سوا اس اوہر اس اپنے دلمین نہ لائے اور تہوڑے
بہادر اور شجاعت سے یکبارگی حملہ کرکے فوج سمرو صاحب اور راجہ بیجے سنگہ پر مثل بلا کے ناکہانی
کہ ہوش بچے اور ایسی ترددات دلیرانہ اور کوشش مردانہ کین کہ فوج جٹا بالکل درہم برہم ہوکر علیحدہ ہو گئی اور
راجپوتان راٹہور جنکا بیجے سنگہ والی جودہپور کیطرف سے مامور ہوے تہے تلوارین علم کر کے مقابل
راجپوتان کچہواہہ یعنی راجہ مادہو سنگہ کے ہوئے اور کچہہ عرصہ تک فیمابین اونکے ایسی
تلوار چلی کہ کشتون کے پشتہ لگ گئے اور زخمیون کے کچہہ شمار و قطار باقی نرہی اور
شدت خونریزی سے عرصہ کارزار صحن گلزار ہوگیا آلکار جاٹ کی فوج مین ہل چل پڑ گئی

مقدمۃ الجیش
کی کمان
قلب
بیان فوج

اور اسی ضمن مین جواہر سنگہ کے ایک بندوق کی گولی لگی اور ہرسہاے اور گورسہاے اور دلیر سنگہ
سرداران کچھواہہ داد شجاعت اور مردانگی دیکر مارے گئے تسپر ہی راجپوتان باقی ماندہ افواج
کچھواہہ کے پس پا نہ ہوئے اور جان سے ہاتہہ دہوکر جابجا تلاش جواہر سنگہ مین دوڑتے پہرتے تہے
لاچار نامبردہ بدحواس اور بیقرار ہوکر بہاگ نکلا اور جس طرحسے بنا افتان وخیزان قلعہ الور کا کہ وہان سے
نزدیک تہا لیا اور دو روز وہان ٹہرکر بہرت پور پہونچگیا اور افواج مادہو سنگہ کی مال اور
اسباب سپاہ مفرور اوسکے لوٹ کر جے پور کو پہرگئی الغرض جواہر سنگہ نے اپنے عمل کے
نتیجہ سے شکست فاش کہائی اور نکبت اور پشیمانی حد سے زیادہ اوٹہائی **دفعہ ۸** ۔ جواہر سنگہ
اپنے عہد دولت مین مصدر حرکات **سخیفہ** اور سبک و خفیفہ کا بہت ہوا اور استقلال
اور تحمل اوسکے مزاج مین کم تہا اول تو اوسنے اپنے باپ کے اکثر رفقاے اور تابعین کو
مروا ڈالا نقل ہے کہ جس روز وہ بہرت پور مین بعد وفات راجہ سورج مل کے راج گدی
پر بیٹہا تو نول سنگہ خسرپورہ راجہ مذکور کو جو ماموں حقیقی رتن سنگہ اور ناہر سنگہ برادران
اوسکے کا تہا باین اتہام کہ وہ راجہ سورج مل سے ہمیشہ دراندازی اور غمازی اوسکی کیا کرتا تہا
زندہ زمین مین دفن کروا دیا دوم باجی اور کمینے لوگون کا اوسکے مزاج مین دخل اور رسوخ
بیشتر تہا چنانچہ ایک صیدا نامے چوبدار ایسا مزاج پر حاوی تہا کہ سب سردار اقربا اوس سے
دبتے تہے سوم قلعہ اکبرآباد مین جو تخت شاہی سنگ موسی کا بنا ہوا ہے اور اوسپر جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ اور نور الدین جہانگیر بادشاہ اور اخلاف اونکے جلوس فرمایا کرتے تہے از راہ تنگ
حوصلگی کے اوسکے اوپر شکن ہوا ایسی ایسی باتون سے لوگ اوس سے از بس ناراض اور تنگ
تہے اور درپردہ اوسکے زوال حکومت کے فکر مین رہتے تہے ایکروز کا مذکور ہے کہ جواہر سنگہ
قلعہ اکبرآباد مین مقیم تہا کہ اوسنے باغ بادشاہی مین جو پائین قلعہ کے کنارہ جمنا پر واقع ہے

ہاتہیون کی لڑائے کروائی اور آپ بہی خضری دروازہ سے نکلکر اوسکے تماشہ مین مصروف ہوا اور جب لڑائی فیلون کے دیکہہ چکا تو کسی شخص نے اوسکے ملازمون مین سے ایسی تلوار آبدار اوسکی گردن مین ماری کہ اوسکا تن سے جدا ہوگیا یہہ خوب معلوم نہین کہ اوسکا قاتل قصاص کو پہونچا یا زندہ جان سلامت لے گیا بعضے کہتے ہین کہ پرتہی سنگہ پسر راجہ مادہو سنگہ والے جے پور نے بسبب نقاضِ خاطر کے جو بسبب شوخی اور کج ادائے جواہر سنگہ کی دل مین رکہتا تہا کسی آدمی کو اوسکے مارنے کے واسطے آمادہ کیا تہا کہ وہ اوسکے ملازمان کے زمرہ مین منسلک ہوا اور ہمیشہ قابو دیکہا کرتا تہا آخرکار اوس روز موقع پاکر اوسکو مار ڈالا اور بعضونکی یہہ روایت ہے کہ نصیر نامی قوم میو جواہر سنگہ کے بہنڈے خانہ کا دارو غہ تہا اتفاقاً ایک حقہ بلوری بہنڈے خانہ سے جاتا رہا تہا کسی شخص نے اوس سے مخبری کی کہ وہ حقہ نصیر امیو نے چورا کر اپنے گہر ہیجد یا ہے اونے اوسیوقت نصیر کیطرف سے ایک خط اوسکے گہر بطلب حقہ کے بہیجا وہان سے وہ حقہ بجنسہ چلا آیا اوسوقت اگرچہ جواہر سنگہ نے نصیر سے کچہہ نہین کہا مگر اوسکے دل مین یہہ خوف غالب ہوا کہ اب ضرور راجہ مجہے مروا ڈالے گا اسواسطے نصیر مذکور نے اوسکو مار ڈالا اور پہر تا اوسکا نہ لگا اور یہہ سانحہ ہلاکت جواہر سنگہ کا ۱۱۸۳ ہجری مطابق ۱۷۶۹ع مین واقع ہوا

ذکر عملداری راجہ رتن سنگہ خلف راجہ سورج مل جاٹ بہرت پور دفعہ ۷

بعد مارے جانے جواہر سنگہ کے راجہ رتن سنگہ اوسکا بہائی گدی پر بیٹہا اس شخص نے بہت تہوڑے دنون راج کیا اسکے وقت مین ایک یہہ بڑی بات وقوع مین آئی کہ جب کہیری سنگہ بیٹا اوسکا پیدا ہوا تو اوسنے اوسکی خوشی مین نواب موسیٰ خان بلوچ رئیس فرخ نگر اور جہجر وغیرہ اور دیگر مردمان ہمراہی اوسکی کو جو عرصہ دس گیارہ برس سے قید تہے چہوڑ دیا اور انقراض حکومت اوسکی کا اسطرح ہوا کہ اوسکو ہوس کیمیاگری کی بشدت تہی اس

انقراض قطع ہونا ۱۲

خیال محال سے روپانند گوشائین قوم برہمن یار رست کو کہ ایک آدمی فریبی تہا اور اپنے تئین
کیمیاگر مشہور کر رکہا تہا اپنے پاس رکہتا تہا اور اوسکی بہت خاطر کرتا تہا اور جو جو ساز وسامان
بحیلہ طیاری اکسیر کے وہ طلب کرتا تہا وہی بہم پہونچا دیتا تہا اور زر خطیر اوسکی تواضع کرچکا تہا
مگر گوشائین ہمیشہ حیلہ وحوالہ مین گذرانتا تہا آخرکار جب اسطرح سے لیت ولعل مین عرصہ بہت
گذر گیا تو ایک روز رتن سنگہ نے اوس گوشائین کو حکم دیا کہ یا تو مجہے کیمیا بتلا دے ورنہ مین
تجہے جان سے مروا ڈالونگا گوشائین کا دم بند ہوا اور اوسنے دلمین سوچا کہ اب اس خام طمع کے
ہاتہہ سے نجات اور سلامتی جان کے ممکن نہین ہے اسواسطے اوسنے راہ فریب کے کہا کہ جمنا
کے کنارہ پر خیمہ کہڑا کرواو اور ایک پرتاب تیر کے فاصلہ تک قناتین گرد اگرد کہڑی کرادو
اور دہونکنی اور کوتہالی وغیرہ آلات اور ادوات کیمیا سازی کی معہ کئی من تانبے کے وہان
پہونچوا دو مین آج آپکو ضرور وہان کیمیا بتلاؤنگا چنانچہ راجہ نے مطابق کہنے گوشائین کے
سب لوازم وہان حاضر کر دے گوشائین مکار وعیار نے خفیہ اپنے معتمدون سے کہا کہ ایک
کشتے سبک سیر متصل خیمہ اور کنارہ جمنا کے طیار رکہین اور آپ ایک چہری پوشیدہ دامن
مین رکہکر معیت رتن سنگہ کے روانہ منزل مقصود کا ہوا اور جب خیمہ پر پہونچا تو راجہ سے
کہا کہ سب لوگون کو قنات سے باہر نکلوا دو کہ مین خلوت مین تعلیم کیمیا کی آپکو کرونگا اوس سادہ
لوح اجل گرفتہ نے اوس مفتری غدار کے کہنے سے سب لوگون کو وہان سے باہر کروا دیا
جبکہ راجہ جلانے اور پہونکنے اجزا مین مطابق ہدایت گوشائین کے مصروف ہوا تو وہ دغاباز بیخبر
اچانک راجہ کو پچھاڑ کر اوسکی چہاتی پر چڑہ بیٹہا اور چہری سے اوس بیگناہ کو ذبح کیا اوس وقت
حلقوم بسمل سے ایک اواز نہایت سخت اور مہیب برآمد ہوئی وہ اواز راجا کی نوکرون نے
سنے اور بے محابا اندر خیمہ کے دوڑ گئے اور گوشائین اوسکا کام تمام کرتے چاہتا تہا

کہ بزور بادبان تدبیر کی کشتی پر سوار ہوکر اور ملک کو چلا جاوے مگر ملاح تقدیر نے اوسکے
عزم کے سفینہ مین لنگر ڈالدیا یعنے راجا کے نوکروں نے حال اپنے آقا کا ایسا ابتر اور دگرگون
دیکہہ کر کمال چستی اور چالاکی سے اوسکو فرصت سواری کشتی کی نہ لینے دی اور اوسکو
بہی بالضربات شمشیر و خنجر کے راجا کی رفاقت مین روانہ ملک فنا کا کیا ذکر عملداری راجہ
نول سنگہ پسر راجہ سورج مل جاٹ بہرت پور دفعہ ۸۹ اقریب
سنہ ۱۱۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۳ع کے بعد مقتول ہونے رتن سنگہ اوسکا بہائی گدی نشین
ہوکر کاروبار ریاست کرنے لگا یہہ راجا آدمی شجاع اور فہمیدہ تہا اور اوسنے اپنے عہد ریاست
مین قلعہ ڈیگ اور بلب گڈہ کو زیادہ استحکام بخشا اور سمرو صاحب الیمان کو جہار سہ و
اجہیر وغیرہ چند محالات بطور جاگیر عطا کیے مگر ہنوز قبضہ کامل اوسکا نہ ہونے پایا تہا کہ
خلفشار اور تردد جنگ آوری مرزا نجف خان کا پیش آ ہو گیا بیان اوسکا اسطرح پر ہے
کہ درمیان اوسکے اور رنجیت سنگہ اوسکے بہائی کے استحقاق ریاست کی بابت
منازعہ اور تکرار رہتا تہا اسواسطے اوسکی حکومت فی الجملہ خلل پذیر ہوگئے تہے اور
ازانجا کہ سابقاً اوسکے باپ اور بہائی بادشاہ سے اعتقاد درست نرکہتے تہے اور آیندہ
خود اوس سے بہی مثل اسلاف اوسکے کی اندیشہ شوخی اور گستاخی خلافت کا تہا
پس صلاح دولت یہہ ہوئی کہ ایسے موقع مین دباو ڈالکر تدارک اوسکا کیا جاوے لاجرم نگاہ
سلطنت
شاہ عالم بادشاہ کے سے ذوالفقار الدولہ مرزا نجف خان بہادر وزیر اور سپہ سالار
کا بنا بر تسخیر ملک بہرت پور کے مامور ہوا چنانچہ مرزا نجف خان نے حضور بادشاہ سے
رخصت ہوکر متصل درگاہ حضرت شاہ مردان صاحب کے خیمہ کیا اور فراہمی افواج کی ازنے
اسی موقع پر اتفاقات حسنہ سے نجف علیخان چیلہ مرزا نجف خان کا دس ہزار

ہلفتار ہلچان ہل چل بالکسرہ ۱۲

سوار و پیادہ لیکر ہانسی اور حصار کیطرف سے ہہونچکر شامل افواج اپنے آقا کا ہو گیا اور ملا
رحیم داد خان روہیلہ نے چار ہزار سوار و پیادہ سے ملازمت مرزا نجف خان کی اختیار کی
القصہ مرزا نجف خان بمعیت بیس ہزار سوار اور پیادہ کے کہ بیشتر اونمین بے برگ و نوا تھے
بہراولی اقبال روز افزونکی وہان سے کوچ کر کے قریب قصبہ فرید آباد کے کہ شاہجہان اباد سے
بارہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے پہونچا اور وہان سے عامل راجہ نول سنگہ کو نکالکر اپنا عامل قایم کیا

دفعہ ۱۸۱ جسوقت راجہ نول سنگہ کو خبر فوج کشی مرزا نجف خان کی پہونچی تو وہ بہی
با فوج بسیار اور توپخانہ آتشبار کے متصل قصبہ ہوڈل کے پہونچا اور وہان آکر اپنا مورچہ
لگایا اور طرفین کے ہراولون سے جنگ و جدل ہوا تو اوسمین فوج مرزا نجف خان کی غالب
ائی اور نول سنگہ مغلوبانہ پیچھے ہٹکر روانہ کوبن کا ہوا مرزا نے بہی آگے بڑہ کر بمقابلہ لشکر غنیم
کے ڈیرہ کیا اور پندرہ روز جنگ قراولی ہوتی رہی جب مرزا نے دیکہا کہ نول سنگہ نے
مورچہ قایم کرلیا اور زنجیرہ آتشخانہ سے باہر نہین آتا تو اوسنے اوسکے مقابل ہو کر ڈیگ
کیطرف کوچ کردیا نول سنگہ اِن باتسے متردد ہو کر قصبہ برسانہ کیطرف روانہ ہوا نجف خان نے باستماع خبر مذکور
ہونی نول سنگہ کی ارادہ ڈیگ کا فسخ کر کے اپنی تئین اوسکے مقابل پہونچایا اور نجف قلیخان کو مقدمۃ الجیش مقرر کر کے ملا
رحیم دادخان کو میمنہ پر اور رضا بیگ خان اور فضل علیخان کو میسرہ پر تعین کیا اور فوج مغول ایرانی اور تورانی سے تلے ساقہ پر متعین
چہوڑکر آپ قلب مین جا گزین ہوا اور نول سنگہ نے ترتیب لشکر کی اسطرح پر کہ سمرو صاحب کو مع تمن ذوالفقار الدولہ کے دائین اور فوج ناگہ کو بائین
پر جمایا اور افواج جاٹان کو جو ہم قوم اوسکے تہے ہراولی اور چند اولی مین رکہا اور خود بیانہ
لشکر مین مقیم ہوا اور بعد آراستگی لشکر فریقین کی طرفین سے توپ اور رہکلہ چلنے لگا اور
دونون طرف سے خوب برق اندازی اور آتشباری عمل مین ائی اور عین شدت معرکہ
مین دو تین سردار عمدہ مرزا نجف خان مثل رضا بیگ وغیرہ کے پے ہم صدمہ توپ کے

تفنگ سمرو صاحب سے مارے گئے اس سبب سے مسلمانون کی فوج مین تخلل اور تزلزل
پڑگیا سو یہہ حال دیکھہ کر مرزا سخت گبھرایا اور چارہ کار اپنا سواے رجوع طرف قادر
ذوالجلال کے کہ جو حامی درماندگان اور مسکن مضطران ہے نہ دیکھہ کر بہ زاری مین آیا اور
غایت عجز اور الحاح سے یہہ آیت کلام اللہ کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ورد زبان کر کے یعنے دعاے فتح وظفر لشکر اسلام کے جناب
مجیب الدعوات سے مانگ کر بنہایت استقلال اور ثابت قدمی سے فوج حریف پر حملہ
کیا چنانچہ اول نجف قلیخان مقدمۃ الجیش معہ ملا رحیمداد خان کے نانگون کی فوج کے مورچون پر
حملہ آور ہوا اونہون نے اوسپر کئی ہزار بندوق کی باڑہ ماری مگر اوسکی فوج اوسکو خاطر مین
نہ لائی اور جلو ریز اونکی سر پر پہونچکر نوبت تلوار پر جو قاضی مناقشہ جنگ کی ہی جا پہونچی
اور طرفین سے اسقدر زد و خورد اور مار دھاڑ ہوئی کہ نعشون کے ڈہیر لگ گئے اور خون کی ندیان
بہہ گئین ناگزیر نانگہ بدحواس ہوکر بہاگ پڑی اور اوسی طرح جاٹ لوگ بہی معرکہ کو پشت دیکر روانہ
ڈیگ کے ہوے جب نول سنگہ نے اپنی فوج کا یہہ حال دیکہا تو سخت متحیر ہوا اور چار ناچار
اوسنے بہی ڈیگ کی راہ لی مگر سمرو صاحب ذرا نہ گبھرایا اور کمال مستقل مزاجی سے لڑتا
ہوا آہستہ آہستہ معہ توپخانہ اور ساز و سامان اپنے کے راہی ڈیگ کا ہوا اور مسلمانون
کی فوج نے نول سنگہ کے لشکر مین پہونچکر نقد اور جنس از خیمہ اور فرش اور فروش اور توپخانہ
جو کچہہ ہاتہہ لگا لوٹ لیا اور مرزا نجف خان نے طبل نصرت اور فیروزی بجا کر شکرانہ حضرت
فتاح حقیقی کا ادا کیا اور چند روز وہان مقام کر کے متوجہ استخلاص چہوٹے چہوٹے قلعون
نول سنگہ کوٹ بن اور طبل گڈہ کا ہوا اور تہوڑی مدت مین بہت قلعہ اوسکے اپنے تصرف مین
لایا اور پہر اکبر آباد پہونچکر اوسکا محاصرہ کیا دان شاہ نامی جو نول سنگہ کیطرف سے

قلعہ دار تہا دو مہینے تک لڑا جب اوسکو مدد نہ پہونچی تو مایوس ہوکر اوسنے صلح کی اور
قلعہ تفویض نجف خان کے کر دیا کہ اوسکے ضمن مین آگرہ وغیرہ ملک متعلقہ جاٹ
تخمیناً ڈیڑہ لاکہ روپیہ محاصل نجف خان کے تحت مین آگیا چنانچہ اوسنے جابجا حکام اور
عمال اپنے مامور کر دیے دفعہ ۸۲ اب جاٹ کے ملک پر تسلط کامل کرلینے مین مرزا
نجف خان کو صرف ایک فتح کرنا قلعہ ڈیک کا باقی رہا سو اوسنے ۱۱۸۹ ہجری مطابق
۱۷۷۵ع مین محاصرہ ڈیک کا کیا چونکہ قلعہ ڈیک نہایت مضبوط تہا اور سپاہ بہی اوسمین
بہت تہی اسواسطے برس روز تک نجف خان اوسکا محاصرہ کیے پڑا رہا اور بار بار کے
حملون سے راجہ نول سنگہ کو تنگ کر دیا لاچار اوسنے چاہا تہا کہ اپنے تئین حوالہ نجف خان کے
کردے کہ اس عرصہ مین وہ بیمار ہوکر مرگیا ذکر عملداری راجہ رنجیت سنگہ خلف راجہ
سورج مل جاٹ دفعہ ۸۳ العبد وفات نول سنگہ کی رنجیت سنگہ اوسکا بہائی راج گدی پر بیٹہا
اور ارادہ اوسکا یہہ تہا کہ جب تک دم مین دم ہے فوج شاہی سے لڑون لیکن مرزا نجف خان
نے بانسداد رسد اور سر کرنے گولہ ہائے اتواپ قلعہ شکن اور بم کے عافیت محصور لوگون کے
تنگ کر دی تہی اسواسطے اوسکی فوج نہایت ہراسان اور بے دل ہوگئی تہی اوسنے زیادہ تر
محاربہ اور مقاتلہ منظور نکیا لاچار رنجیت سنگہ سوا اسکے بہاگنے کے اور کچہہ چارہ نہ دیکہہ کر
غرہ نخستین ماہ صفر ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۷۷۶ع مین معہ فوج اور خزانہ کے رات کیوقت
قلعہ سے نکلکر فرار ہوگیا صبح کو نجف خان نے قلعہ کو خالی دیکہکر اوسکا قبضہ کرلیا اور
وہان سے بڑا غلہ اور توپخانہ اوسکے ہاتہہ لگا اور بعد اس فتح کے تمام اضلاع محکومہ
جاٹ نے تابعداری اوسکی اختیار کی اور رنجیت سنگہ نے بہی اطاعت مرزا نجف خان
کی قبول کر کی صلح اور آشتی کرلی بیان فتح خلیابی موسی خان بلوچ کا ریاست

فرخ نگر پر اپنی پامردی سے بعد شکست دینے عامل راج بہرت پور کے

دفعہ ۳۸۰ جب ۱۲۶۶ ہجری مطابق ۱۸۵۰ء مین نواب موسیٰ خان بلوچ قید برتن سنگہ سے خلاص ہوا تو دلاہہادرگڈہ آیا اور وہان سے موضع اسمعلہ پرگنہ سانپلہ مین کہ اوسوقت موضع مذکور مین بلوچ آباد تہے پہونچا اور وہان قیام کرکے درپئے استرداد ریاست فرخ نگر کے کارپردازان راج بہرپور سے ہوا اور آہستہ آہستہ اقوام بلوچان اور دیگر دیس کے آدمیو نسے اپنی مظلومی اور سقیم الحالی ظاہر کرکے امداد اور اعانت طلب کرنے لگا تا انکہ ہزار دیڑہ ہزار آدمی جرار و جانباز جمع ہوگئے مگر چونکہ اسقدر جمعیت قلیل بمقابلہ فوج مشاق اور آزمودہ کار جات کے کچہہ حقیقت نرکہتے تہے اور تسپرہہ بےسروسامان تہے کہ سوائے شمشیر و خنجر اور قسم کوتہہ سے کہ از قسم توپ و رہکلہ وغیرہ آلات دورزن مطلق اونکے پاس موجود نہ تہے پس اتنی مقدور نہ تہا کہ علانیہ دوبدو غنیم سے ہوکر صف آرا معرکہ کارزار کا ہوا سواسطے اوسنے یہہ پیچ دشمن کشی کا کہلا کہ تمام اپنی جمعیت کو مثل عورات مستورہ کے برات کے طور پر بہلون پردہ دار مین سوار کراکے باجے گاجے کے ساتہہ روانہ ہوا اور اسیطرح چلتے چلتے بموضع جانڈری عرف ماقر گڈہ متعلقہ نجف گڈہ مین جو فرخ نگر سے بفاصلہ آتہہ کوس کے واقعہ ہے جا پہونچا اور یہان بہ سبب اسکے کہ یہہ گانو شاہجہان آباد کے نا کہ پر تہا ایک گڈہی ریاست فرخ نگر کے بنی ہوئی ہی اور دو پلٹن معہ فوج شائستہ کے رہا کرتی تہین تب کل سواریان بہلون وغیرہ ہمراہ موسیٰ خان کے عین لشکر جاٹون مین پہونچ گئے تب دفعتاً واحدتاً وہ گروہ جانبازون کا بہلون مین سے معہ تیغ و سپر اور دشنہ و خنجر کے نکلکر سپاہ دشمن پر جو غافل اس شعبدہ بازی سے اپنے کار و بار مین مصروف تہے مانند مرگ مفاجات کے حملہ آور ہوا اور اگرچہ فوج مخالف نے بہی جہانتک بنا چستی اور چابکی کرکے بلوچون سے ہتیار کیا لیکن سونے اور جاگنے مین بڑا فرق

جرار کسی شے کو اپنی طرف کہینچنے والے لشکر جرار وہ لشکر کہ بہادر اور سنجیدہ ہو ... لیجاتی ہے ۱۲

یکبارگی ۱۲

ہوتا ہے ہرگز عہدہ برائی مقاومت کی نہو سکی مجبور بہت سے کشتہ اور خستہ ہوگئے اور بقیۃ
السیف سے نے راہ فرار اختیار کیا اور قلعہ فرخ نگر مین جو دار الریاست تہا متحصن اور محصور ہوگئے
اور بلوچون کے ہاتھہ ساز و سامان جنگ کا معہ دو توپ کے بقدر ضرورت لگ گیا تو وہ
پرو پرزہ اپنے درست کرکے شبا شب فرخ نگر پہونچے اور وہان مورچہ بندی ہے قائم
کرکے توپین اپنے شہر پر لگادین اور لڑنا شروع کر دیا دیوان خوشحال رائے نائب رئیس
بہرت پور پر کچہہ ایسا رعب اور بدحواسی چہائی کہ بہت جلد قلعہ خالی کرکے بہاگ گیا اور
موسی خان نقارہ فتح کا بجاتا ہوا داخل شہر اور قلعہ کے ہوا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ
قادر علی الاطلاق کی ہے کہ دم بہر مین کیا سے کیا کر دیتا ہے نہ اوسکو بگاڑتے دیر لگتی
ہے نہ بناتے دفعہ ۱۸۵ جسوقت موسی خان نے فوج جاٹ کو نکالکر تصرف اپنا قصبہ
فرخ نگر پر کرلیا تو اوسنے عرضی اپنی متضمن کیفیت حال کی بخدمت مرزا نجف خان وزیر
اور مدار المہام سلطنت کے جو اوس زمانہ مین بعد شکست دینے رنجیت سنگہ راجہ بہرت پور کے
اور تسخیر قلعہ ڈیگ کے نظم و نسق اوس محال کے مین مصروف تہا ارسال کی وہان سے
از سر نو قبضہ نواب موسی خان صرف بہ نسبت ریاست فرخ نگر معہ دیہات گرد و پیش
اوسکے بحال رہا اور کچہہ زیادہ وسعت عملداری کی نہ ہوئی فصل پنجم عملداری
سمرو صاحب الیمان اور زیب النسا بیگم زوجہ اوسکے کے بیان مین دفعہ
۱۸۶ سنہ ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۷۷۶ء مین جب بعد فتح ہونے ڈیگ کے تسلط مرزا نجف خان
کا ملک راجہ رنجیت سنگہ پر ہوکر باہمدگر مصالحت عمل مین آئی تو سمرو صاحب الیمان نے
راجہ رنجیت سنگہ کے یہان گذرانا نہ دیکہہ کر ملازمت مرزا نجف خان کی اختیار کی اسواسطے
جو پرگنات جہجر و جہارسہ وغیرہ راجہ نول سنگہ نے سمرو صاحب کو بطور جاگیر کے دی تہی

اور یہ سبب بے امنی اور تخلل کے حکومت قبضہ اوسکا اون پر نہ ہوا تھا اب بموجب حکم
مرزا نجف خان کے عمل و دخل اوسکا جھجر مین ہوگیا مگر بعد قیام عملداری کے سمرو صاحب
خود کبھی جھجر مین نہین آیا بمقام آگرہ رہا اور وہین ہر ور تخمیناً ایکسال یا کچھہ زیادہ کے
مرگیا **دفعہ ۱۸۷ ذکر مسماۃ زیب النسا بیگم زوجہ سمرو صاحب** بعد مرجانے
سمرو صاحب کے پرگنات جاگیر اوسکی بنام مسماۃ زیب النسا بیگم زوجہ اوسکی کے بحال رہے
اور وہ عورت مردانہ شرست انتظام ملکداری مین مصروف ہوئی اور اوسنے جھجر مین
بطرف غرب ملحق شہر پناہ فیمابین بیری دروازہ اور گڈہی دروازہ کے ایک گڈہی خام
بطور کچہری واسطے قیام عامل کے بنائی چنانچہ اتبک وہ گڈہی قایم ہے اور پہر بھون کے وقت
مین اوس گڈہی مین مکان زنانہ حیدر علی خان رشتہ دار رئیس کا تھا اور عملداری سرکار مین
اوائل چند روز کچہری تحصیل کے وہان رہے اور اب کئی سال سے تہانہ پولس کا اوسمین مقیم
ہے **دفعہ ۱۸۸** اگرچہ یہہ عورت نہایت عاقل اور منتظم اور رسا کار اور مردم شناس
تہے الا جب عملداری اوسکی جھجر مین ہوئی تو وہ زمانہ آغاز حکمرانی اوسکے کا تہا اور
جب تک اوسکو مہارت اور مشاقی کامل کار فرمائی کی حاصل نہین ہوئی تہی اسواسطے
جو انتظام اوسنے پرگنہ جھجر مین کیا اوسکو یہان کے رعایا بوجہ احسن پسند نہین کرتے اور
اکثر لوگ شاکی سخت گیری اور تعدی اوسکی کی تہی **دفعہ ۱۸۹** بیگم سمرو اپنے عہد حکومت
مین کبھی بمقام جھجر مقیم نہین رہے اور چار مرتبہ صرف بطریق دورہ کے آئی اور چلے
گئے اور اوسکی طرف سے رائے گوپی ناتہہ اور چودہری صاحب سنگہ اور مجلس رائے
عامل پرگنہ جھجر اور بادلی کی کرتے رہے اور عملداری بیگم سمرو کی اس پرگنہ مین تخمیناً
سات برس اور کئی مہینے تک رہی **دفعہ ۱۹۰** جو کہ یہہ ملک ہریانہ اور کچھہ حصہ میوات

مثل ہانسی حصار کا نونڈ ریواری وغیرہ تحت انتظام نواب نجف قلیخان چیلہ مرزا
نجف خان کے تہا اسواسطے حکومت بیگم کی سوائے تحصیل مالگذاری کے اور معاملات
ملکی مین کم تہے اور اختیار کامل ہر یک قسم کا نجف قلیخان کو تہا دفعہ ۱۹۱ جب مرزا
نجف خان مرگیا اور اوسکے وارثان متوسلان کے درمیان مین نفاق پیدا ہوکر طرح طرح کے
خرخشہ اور فساد ہوئے اور مختاری اور اہتمام سلطنت کا بادشاہ کیطرف سے سپرد
مادہو راو سندہیہ کے ہوا تو بیگم سمرو نے پرگنات جہجر وغیرہ کو چہوڑ دیا اور عوض اوسکے
سردہنہ اور بودہانہ اور برناوہ و پہاسو و بروت و کوتانہ پرگنات میان دواب کے
بوساطت سندہیہ درگاہ سلطانی سے اپنے نام کرالئے اور یہہ محالات جہجر و بادلی
شامل دیگر ملک ہریانہ بالکل متعلق نجف قلیخان کے ہوگئی **فصل ششم عملداری
نجف قلیخان و اسمعیل بیگخان و صاحب سنگہ سکہ کے بیان مین ذکر نجف قلیخان
چیلہ مرزا نجف خان دفعہ ۱۹۲** قریب سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۵ء مین پرگنہ جہجر
متعلق قلمرو نواب نجف قلیخان کے ہوا اور اگرچہ دار الحکومت اوسکا قصبہ کانونڈ تہا کبہی
کبہی وہ جہجر مین بطور دورہ یا وقت آمد و رفت شاہجہان آباد کے آیا کرتا تہا اور یہان
اوسکی طرف سے نامدار خان اور قطب خان بلوچ عامل رہتے تہے اور انتظام اوسکا اچہا رہا
اور لوگون کو اوسنے روزینہ اور مدد معاش بہی بخشی الا ایکدفعہ کسی قصور پر باکنان
جہجر سے ڈنڈ بہت بہاری لیا تہا **دفعہ ۱۹۳** جب اوسکی عملداری کو تخمیناً چار سال
کی مدت گذری تو مرزا اسمعیل بیگخان برادرزادہ محمد بیگ خان ہمدانی جو بعد وقوع نفاق
خاندان اور بازماندگان مرزا نجف خان مرحوم اور ابتری کارخانہ سلطنت
کی خود سر کچہہ فوج لئے ہوئے پہرتا تہا اس نواح مین چڑہ آیا سو اوسکی مدافعت کے

واسطے نواب نجف قلیخان نے مورچہ بندی اپنی اوپر تالاب معروف جودوالہ واقع سرحد موضع سوپانہ کی کی اور مرزا اسمعیل بیگ نے اوپر کہیڑا لیسر سٹرہ کے مورچال اپنے قایم کیئے اور کیئے روز تک طرفین سے لڑائی ہوتی رہی آخرکار نجف قلیخان شکست کہاکر بہاگ گیا اور عملدارے مرزا اسمعیل بیگ کے پرگنہ جہجہر وغیرہ مین قایم ہو گئے **بیان نواب اسمعیل بیگخان برادر زادہ محمد بیگخان ہمدانی** **دفعہ ۱۹۴** سنہ ۱۲۱۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۹ع مین تصرف مرزا اسمعیل بیگخان کا اس نواح مین ہوا اور دو سال تک اوسکے عملداری رہی اور اوسکی طرف سے اول محمد بخش خان اور پہر آپاجی پنڈت مرہٹہ اور سپس میر شاہباز خان منتظم اور کارپرداز اس نواح کے رہی اور اگرچہ حکومت اوسکے تہوڑے دنون رہی لیکن رعایا اوسکی ضبط و ربط کے قایل اور ثناخوان تہے **دفعہ ۱۹۵** اوس زمانہ کے انقلابات کا کچہہ ٹہکانا نہین ہے ملک مین ایک صورت غدر کی تہی کوئی شخص فرمان روا ہی مستقل ہندوستان کا نہ تہا وہ حالت لوگون کی ہو رہی تہی مصرعہ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند دفعتاً صاحب سنگہ و منجہا سنگہ وغیرہ سکہان از پنجاب کیطرف سے باجمعیت سوران و پیادہ وغیرہ مار دہاڑ کرتے ہوئے آئے اور اس ملک پر بذریعہ محاربہ او مقاتلہ کے متسلط ہو گئے اور اسمعیل بیگخان فرار ہو کر چلا گیا **بیان صاحب سنگہ و منجہا سنگہ وغیرہ سکہان** **دفعہ ۱۹۶** سنہ ۱۲۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۹ع مین تصرف سکہون کا پرگنہ جہجہر پر ہوا الا کچہہ قیام کے تہہ ریاست اونکی نہین ہوئی تہا کہ اچہی طرح سے معلوم ہو کہ کون شخص اون مین سرغنہ اور سرمنشا تہا صرف اسقدر پایا جاتا ہے کہ صاحب سنگہ سکہہ بہ نسبت دیگر سکہون کے ممتاز تہا دو سال سی کچہہ کم اوسکی عملداری رہی اور اوسکی طرف سے منجہا سنگہ سکہہ عامل رہا **دفعہ ۱۹۷** کچہہ تو بالطبع سکہہ لوگ جاہل اور بے رحم بہی ہوتے ہین اور کچہہ رعایا ہندو اونکے اوضاع اور اطوار کو علی العموم ناپسند کرتے ہی اسواسطے لوگونکو بہی شکرگذاری اور مداح

عملداری سکھونکانہ پایا علی ہذالقیاس صاحب سنگہ اور منجہا سنگہ سکھونکا بہی جبر اور زیادتے
زبانزد خلایق کے ہے اور ایک یہہ انصاف اونکا مشہور ہے کہ کسی برہمن کے گہر مین
کوئی چور پکڑا گیا تہا تو فوراً اوسکا سر تڑوا کر مروا ڈالا فصل ہفتم عملداری آپا کہانڈہ
راؤ اور جارج طامس صاحب اوسکے ملازم کے بیان مین ذکر آپا
کہانڈہ راؤ مرہٹہ ملقب براجہ شمشیر بہادر دفعہ ۹۸ آپا کہانڈہ راؤ الملقب
براجہ شمشیر بہادر قوم مرہٹہ ابتدائے مین مادہوجی سندہیہ کا نوکر تہا اول اوسنے اوسکو پرانے
دو پلٹین آزمودہ کار جنگ کے جنکو جنرل دوبائن صاحب نے قواعد اور آداب حرب کے بتعلیم
کئے تہے عطا کی اور جب اوسنے محاربات اور معرکون مین ترددات نمایان اور جانفشانیان
شایستہ کین تو پہر سندہیہ نے بجلدوئے حسن خدمتکی اضلاع گوالیار اور گوہد بہی بغرض انتظام
کے اوسکی تفویض کردی سو اضلاع مذکور کا نظم ونسق اوسنے کچہہ عرصہ تک اچہا کیا
لیکن سنہ ۱۲۰۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۰ع مین اوسنے نبدیل کہنڈ پر حملہ کیا اور اوسمین فتحیاب ہوا
تو بہت زیربار اور قرضدار ہوگیا اس بدنظمی سے سندہیہ نے اوس سے ناراض ہوکر
اختیار اوسکا چہین لیا اور انجام کار موقوف کردیا ازبسکہ یہہ سردار ایک آدمی عالی دماغ
اور بلند حوصلہ تہا اسواسطے وہ مقتضائے غیوری خود سر وفعل مختار ہوگیا اور اپنی ارادے
کے زور سے اضلاع میوات کو دباتا ہوا ملک ہریانہ مین چلا آیا اور جب اوسکے آمد آمد ہوئی
تو سکہہ لوگ جو صرف بوٹیرہ اور حاکم غیر مستقل تہے اپنے ملک کو لوٹ گئے اور یہان
عملداری آپا کہانڈہ راؤ مرہٹہ کی سنہ ۱۲۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۱ع مین قایم ہوگئے اور
یہان اگرنہ وہ بالکل سندہیہ سے باغی اور سرتاب رہا اور نہ سراسر اوسکا محکوم اور
تابعدار یعنی بعض اضلاع مین بطور خود مالک اور مختار تہا اور بعضے اضلاع کی خراج

گذاری سندھیہ کی حضور مین کراتھا دفعہ ۱۹۹ آپا کھانڈہ راؤ نے دار الحکومت اپنا
قلعہ کانونڈ کا مقرر کیا اور رتق فتق پرگنہ جھجر وغیرہ کا بقبضائی عمال اور نایبان اپنے کرتا
رہا چنانچہ اوسکی طرف سے کئی لوگ اقوام مرہٹہ مثل نارونتہہ پنڈت و بابو شنکر پھر نور لیس
وکہنشہ راؤ رام چند بہاؤ و لچھمن دادا حکومت اور عاملی پرگنہ جھجر وغیرہ کی کرتے رہے
بعد اوسکے جب میندار پرگنہ کہ اوسوقت مین بسبب ضعف سلطنت کے سرکشی اور فساد کو ایک
جوہر قابلیت سمجھے تھے تمرد اور بغاوت کرنے لگے تو آپا صاحب نے اپنے تقویت کے
واسطے جارج طامس صاحب انگریز کو اپنا نوکر رکھا اور بعد تھوڑے عرصہ کے اوسکا
امتحان لیکر سنہ ۱۲۱۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۷ء مین حکومت ملکی اور مالی پرگنات جھجر وغیرہ کے
اوسکے سپرد کیے گئے اور علاقہ کانونڈ اور کوٹ پوتلی وغیرہ کا زیر اہتمام اپنے رکھا اور
اگرچہ ابتدا عملداری جارج طامس صاحب کے بہ تحت نیابت آپا کھانڈہ راؤ کے تھے لیکن
رفتہ رفتہ اوسنے براسہ اپنی حکومت قایم کر لی تھی اسواسطے لکھنا کارگذاری اوسکے کا
بذیل حکومت آپا کھانڈہ راؤ کے نامناسب سمجھ کر کیفیت کارگذاری اوسکی علیحدہ لکھی جاتی
ہے ذکر جارج طامس صاحب انگریز عرف جہاز صاحب دفعہ ۲۰۰
جارج طامس صاحب جہازوں کی بیڑہ مین ایک ذلیل عہدہ رکھتا تھا بعض کہتے ہین کہ
کہ وہ کوٹر ماستر تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سیلر تھا اور اوسی سلسلہ جہازون مین بیچ
سنہ ۱۱۹۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۱ء کی ولایت انگلشیہ سے ہندوستان کو آیا اور چند روز بعد
مندراس مین اوترا چونکہ آدمی طبیعت کا ذکی اور حوصلہ کا بلند تھا اسواسطے اوسکو اوس
عہدہ رذیل سے نفرت ہوئی اور دل مین یہہ بات ٹھہرائی کہ نوکری جہاز کی چھوڑ کر
اور کہین قسمت آزمائی کیجیے **بیت** ببینیم کہ تا کردگار جہان ٭ درین آنکارا چہ دارد نہان

چنانچہ اوسنے نوکری جہاز کی چہوڑ دی دفعہ ۲۰۱ بعد علیحدگی کارخانہ جہازی سے طامس صاحب اولاً چند سال تک بالی گڈہ مین نوکر رہا زان پس اپنی بامردی اور الوالعزمی سے ملک وسط ہندوستان کو طے کرکے قریب سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۶ء کے دہلی پہونچا اور وہان پہونچکر بیگم سمرو کا نوکر ہوگیا اور ظاہرا یہہ بیگم نہایت مردم شناش اور قیافہ دان تہی اوسنے اوسکو آدمی معقول اور کارآمد دیکہکر اپنے یہان کی کسی عورت سے تزویج اوسکی کردے اور فوجکے کسی عہدہ جلیلہ پر سرفرازی بخشی تب سے گوشہ شمالی اور غربی ہندوستان مین اوسکی ترک وتاز دلاورانہ شروع ہوگئے اور اوسنے سکہان اور دیگر اعداے بیگم سے جنگ وجدل کرکے بسبب جرات اور استقلال کے حکومت بیگم کو بہت نامور کردیا اور فتوحات متواترہ کے ذریعہ سے اوسنے اپنے آقا کے مزاج پر بہت رسوخ حاصل کرلیا اور کچہہ عرصہ تک اوسکا ایک بڑا مشیر اور ندیم رہا لیکن آخرکار چہہ سات برسکے بعد دراندازی ابناے جنس سے بیگم کو اعتبار اور اعتماد اوسکا مثل سابق باقی نرہا اسواسطے اقتدار اوسکا معرض تنزل مین آیا اور اوسکے منصب پر اور شخص نے ترقی پائی دفعہ ۲۰۳ بیگم کی اس ہٹ کہنڈے سے درمیان طامس صاحب اور اوسکے قایم مقام کی ایک صورت نفاق کی پیدا ہوگئی اسواسطے اور بہی روز بروز اوسکی بے اعتباری بڑہنی لگی لاچار طامس صاحب نے بیگم کی نوکری چہوڑ دی اور جان وغیرہ فرزندان اپنے کو وہین سردہنہ مین بولایت اور حفاظت بیگم صاحب کے سپرد کرکے خود معہ دوسو سوران امتحانی اور جنگ آزمودہ کے سنہ ۱۲۰۶ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۲ء مین سردہنہ سے روانہ ہوکر بمقام انوپ شہر کے جو سرحد علاقہ انگریزی کی ہے وارد ہوا اور وہان کئی مہینے تک اس امید مین مقیم رہا کہ شاید اوسکو کوئی ہندوستانی رئیس

نوکر رکہنے لے چنانچہ سنہ ۱۲ ہجری مطابق سنہ ۹۳ ع کے ابتدا مین اوسکے امید برائی یعنی اپاکہانڈہ راؤ نے اوسکو کئی خط اس مضمون سے لکہے کہ تم ہمارے پاس چلی آؤ ہم تمکو علاقہ معقول دینگے دفعہ ۲۰۳ بعد پہونچنے رسل و رسایل آپاکہانده راؤ کے طامس صاحب معہ سواران ہمراہی کے اوسکے پاس جا حاضر ہوا آپاکہانڈہ راو نے پہونچنا طامس صاحب کا معہ سواران تجربہ کار اور نبرد آزما کے غنیمت سمجہا کیونکہ اوسوقت مین چند پرگنات عملداری اوسکی کے مثل تجارہ اور تہوگڑہ اور فیروز پور جہرکا جو دہلے کے گوشہ جنوب مین میوات کی نواح مین واقع ہے اوس سے باغی ہو رہے تہے اور ہمیشہ اپنے سواران سے مسافران اور دیگر مردمان متمول قرب و جوار پر دست برد اور لوٹ کہسوٹ کیا کرتے تہے اور آپا اونکے تدارک اور سرکوبی مین حیران اور معذور رہا کیا معنی کہ جب اونکے باشندون پر فوج کثیر مامور ہوتی تہی تو وہ پہاڑون کی گہاٹون مین مخفی ہو جاتے تہے اور اگر تہوڑی فوج ہوتی تہی تو سب لوگ جمع ہو کر مقابلہ اور محاربہ اوسکو شکست دیتے تہے دفعہ ۲۰۴ پس آپا نی بعد ملاقات کے طامس صاحب کو حکم دیا کہ تم ایک پلٹن ہزار آدمی کی اور سو سوار اور نوکر رکہہ لو اور واسطے مصارف تنخواہ وغیرہ کے پرگنات تجارہ اور تہپوکرہ اور فیروز پور جہرکا تمہاری تفویض کیے گئے بدین شرط کہ تم ہر ششماہی پر حساب جمع اور خرچ آمدنی اونکی کا سمجہاتے رہو اور بالفعل بطور امتحان دو ضرب توپ اور کچہہ گولہ باروت بہی اوسکو دیدیا دفعہ ۲۰۵ مطابق حکم آپا کے طامس صاحب آمادہ روانگی پرگنات مفوضہ کا تہا کہ اسی ضمن مین پیرون صاحب نے دہلی سے خبر وفات مادہوجی سندہیہ کے لکہے اور آپا کو واسطے مشورہ بندوبست بعض امور کے جو اوسوقت دار الخلافہ مین ہو رہی تہی طلب کیا چنانچہ آپاکہانڈہ راؤ معہ طامس صاحب کی شاہجہان آباد کو گیا اور وہان جاکر جب ہمہ گنگاش امور ملکی کے ہو چکی تو آپاکہانڈہ راؤ

کو معہ دیگر سرداران کے کہ جن مین طامس صاحب بہی داخل تہا شاہ عالم بادشاہ کے حضور سے
خلعت ملا اور دولت رام سیندہیہ برادرزادہ مادہوجی سندہیہ کا بہی خلعت فاخرہ عطیہ
سلطانی کو زیب تن کرکے اپنے چچا متوفی کا جانشین ہوا **خلاصہ کیفیت حال**
مادہوجی سندہیہ پٹیل جسمین تذکرہ نمک حرامی غلام قادر روہیلہ کا بہی
داخل ہے دفعہ ۲۰۵ جو اس کتاب مین کئی مقام پر نام مادہوراو سندہیہ پٹیل کا
جسکو مادہوجی سندہیہ اور مہاجی سندہیہ بہی بولتی ہین آیا ہے مگر کچہہ حال اوسکا کہین نہین
لکہا گیا جس سے ناظرین کو کیفیت اوسکی منکشف ہوجاوے اسواسطے ضرور تہا اس مقام
پر مختصر روداد اوسکی لکہی جاتی ہے کہ مادہوجی سندہیہ ایک شخص خاندان راجپوتان مرہٹہ
مین سے تہا اور اوسکا باپ رانوجی سندہیہ باجی راو مختار ریاست راجہ ساہو کے یہان
نوکر تہا جبکہ محمد شاہ کے عہد مین سلطنت ہندوستان کی نہایت کمزور ہوگئی تو رانوجی نے
ملک مالوہ کا ایک بڑا حصہ فتح کیا اور وہ ملک پیشگاہ راجہ ساہو سے بطور نسل بعد نسل
اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور رانوجی کے اپاجی اور تہاجی اور ٹکاجی اور مادہوجی چار
بیٹے تہے منجملہ اونکے اپاجی جیپار گڈہ کی لڑائی مین مارا گیا اور ٹکاجی اور اپاجی کے بیٹے انکوراو
بہاو کے ساتہہ سنہ ۱۱۷۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۱ع مین مقام پانی پت مارے گئے لاجرم صرف
مادہوجی سندہیہ ملک مالوہ پر قابض ہوا اور اوسنے دکہن مین بڑا اقتدار پایا جسقدر ملک
مادہوجی سندہیہ کے قبضہ مین تہا طول اوسکا ڈہائی سو کوس اور عرض اوسکا اکیسو بیس کوس ہے
اور اوسکے شمال مین صوبہ اجمیر اور جنوب مین تلنگانہ اور مشرق مین اگرہ اور مغرب مین گجرات
ہے دفعہ ۲۰۶ سنہ ۱۱۹۶ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۲ع مین مادہوجی سندہیہ نے راناجترسنگہ والی گوہد
کو جو اگرہ سے ساٹہہ کوس شمال غرب کے گوشہ مین واقع ہے جڈہائی کی تو اولاً وہ بیچارہ بظاہر

پٹیل وہ شخص ہو جو سرکار کی طرف سے واسطے اداے مال گذاری کی ذمہ دار کیا ہو یعنی نمبردار و صدر مال گذار ۱۲

کر نارہا اور بباطن بپیام صلح کے بہیجتا رہا مگر سندہیہ نے اوسکی کچہہ نہ سنی آخر کار بتاریخ ۲۴
ماہ دسمبر سنہ ۱۷۸۲ء اوسنے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ سندہیہ کے کیا جب اس طرح پر
سندہیہ نے گوہد کو فتح کرلیا تو پہر اوسنے کاروبار دہلی کی طرف توجہہ کی اور اس عرصہ
مین اوسکو خبر پہونچی کہ ذوالفقار الدولہ مرزا نجف خان وزیر سلطنت دہلی مرگیا اور بعد
مرزا شفیع خان اور محمد بیگ ہمدانی اور مرزا نجف قلی خان اور افراسیاب خان کے جو
عمدہ رسالہ دار اوسکے تہے پہوٹ پڑگئی اور اونہون نے آپس مین لڑکر اپنے آپکو اور اپنے آقا کے
گہر کو خراب کردیا اور آغا شفیع خان ہاتہہ محمد بیگ ہمدانی اور اسمعیل بیگ خان اوسکے بہتیجہ سے
مارا گیا اوسوقت سندہیہ نے فرصت وقت کی غنیمت سمجہہ کر شاہجہان آباد کی طرف کوچ کیا اور
سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۴ء مین بمقام شاہجہان آباد پہونچا اور بحضور شاہ عالم بادشاہ کے
حاضر ہوا بادشاہ اوسکے آنے سے بہت خوش ہوئے اور اوسکی عزت اور توقیر بہت کی اور
منصب امیر الامرائی کا اوسکو عطا کیا اور حکم دیا کہ فرمان بنام پیشوا اور بار پونا کے بدین مضمون
جاری ہو کہ حضور نے پیشوا کو اپنا وکیل مطلق مقرر کیا اور اوسکے نیابت مین مادہوجی سندہیہ
کو رکہا اور سر دربار مادہوجی سندہیہ کو خلعت فاخرہ حاصل ہوا اور اوسکے عوض مین مادہوجی
سندہیہ نے پانچ لاکہہ روپیہ بطور نذر کے بادشاہ کے حضور مین پیشکش کئے اور بادشاہ کو
اپنے قابو مین کرلیا اور امور سلطنت مین دخیل ہوگیا مگر غلام قادر خان پسر ضابطہ خان
نبیرہ نجیب الدولہ روہیلہ کی طرف سے اوسکے دل مین خلش باقی تہا کہ وہ وقت
بوقت اوس سے مقابلہ آرائی کئے جاتا تہا آخر کار اپنی بدکرداری اور ناہنجاری
کے پاداش مین وہ بہی نیست و نابود ہوگیا چنانچہ تذکرہ اوسکا آئندہ بطور اختصار کے
لکہا جاتا ہے دفعہ ۲۰۷ سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۵ء مین مادہوجی سندہیہ نے طرف متہرا وغیرہ کی تہا

غلام قادر خان نے میدان خالی دیکھکر شاہجہان آباد مین اپنا عمل دخل کر لیا اور قلعہ معلی پر تصرف
کرکے بادشاہ کو قید کیا اور تمام جواہرات گرانبہا اور زر و سیم و دیگر نوادر اور نفائیس دار الخلافت
کو لوٹکر غوث گڈہ اپنے گہر بہیجدیا اور پہر بکمال بے رحمی اور بیدردی سے دونو آنکہین
بادشاہ کے خنجر کی نوک سے حدقہ چشم سے باہر نکلوالین اور قلعہ بادشاہی اور مکانات سلطانی
مین بعیش و عشرت ناو نوش مین بسر کرتا رہا جب فوج مادہوجی سندہیہ کی جہتر اسی اوسکے
تدارک کو آئی تو وہ قلعہ سے باہر آیا اور بکمال سراسیمگی سے عبور جمن کرکے چند سوار آگے
ساتہہ غوث گڈہ کیطرف بہاگا اور متصل موضع کہروہ متعلقہ پرگنہ سردہنہ ضلع میرٹہہ کے
گہوڑہ سے گرکر کسی جہرہ مین جا پڑا جب زمینداران نے اوسکو وہان سے نکالکر حوالہ
سرداران میرٹہہ کے جو اوسکے تعاقب مین چلے آتے تہے کر دیا اونہون نے اوسکو
گرفتار کرکے متہرا مین پاس مہاجی سندہیہ کے پہونچا دیا سندہیہ نے اولا معرفت اپنے
نوکرون کے سر بازار اوس سے بہیک منگوائی اور پہر اوسکی ناک اور کان کاٹ کر تشہیر
کیا اور بعد ازان دونو آنکہین نکلوا کر اور ایک ڈبیہ مین رکہوا کر بادشاہ کے پاس بہیجدین اور بتدریج
اعضا اوسکے کٹوائے تا آنکہ نکبت و رسوائی کے ساتہہ اپنی جان سے جاتا رہا مصرعہ
یہہ کبر کا بدل ہے سزا ایسہ جفا کی ہے بیت از مکافات عمل امین مشو + گندم از گندم بروید
جو ز جو دفعہ ۲۰۵ القصہ مہاجی سندہیہ نے بادشاہ کو باوجود نابینائی کے بنام نہاد سلطنت
کے بحال اور برقرار رکہا اور اوسکی خدمت گذاری سے علی قدر حوصلہ قصور نکیا اسی
سبب سے زمانہ بالکل اوسکی مرضی کے موافق ہوگیا اور اوسکے ملک اور خزائن اور دفائن
مین وسعت اور کثرت ہوئی اور شہرہ اوسکا سوائے مادہو راؤ نراین پیشوا کو پہونچا اور
مادہوجی سندہیہ کو واسطے فہمایش حساب سنین ماضی اور حال کے طلب کیا لاچار وہ گو

اور علی بہادر اور تکوجی ہولکر کو اپنی جگہ چھوڑکر روانہ پونا کا ہوا وہان جاکر پیشوا اوس سے ناراض ہو گیا
اور درمیان اوسکے اور پیشوا کے ایک خفیف سے جنگ ہوکر نوبت زخمی ہونے نانا جی کی پہونچی تھی
اور ابہی قضیہ ناتمام تہا کہ یکایک اجل اوسکی آپہونچی اور بدون فیصلہ حساب پیشوا کے
سنہ ۱۲۱۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۶ع مین وہ راہی سفر آخرت کا ہوگیا دفعہ ۱۰۲ اب ہم قصہ سندھیا کا
چھوڑکر پھر طامس صاحب کی حقیقت بیان کرتے ہین کہ طامس صاحب جب عرصہ تک دہلی مین رہا تو اوسنے
سات سو آدمی ملازم جدید نوکر رکہہ لئے اور ایک جمعیت شائستہ بہم پہونچا کر روانہ پرگنات
تجارہ وغیرہ کا ہوا اور اثنا راہ مین قصبہ گوڑگانوہ کو جو عملداری بیگم سمرو مین تہا لوٹتا
ہوا قصبہ تجارہ مین پہونچا اور وہان کے باشندون پر سختی اور جنگ جدال سے عملداری
اٹہاکر روانہ جہجر کا ہوا اور تمام راستہ دیہات کو مارتا ہوا اور پہونکتا ہوا جہجر آیا تو یہان عامل
آپا کا قایم تہا اور کسی نے کچھہ سرکشی نکر کر اور اس مقام پر طامس صاحب نے چاہا کہ وہ کچھہ روپیہ عامل
جہجر سے لیکر فوجکو تنخواہ تقسیم کردی لیکن عامل جہجر نے بسبب نہونی گنجایش کے روپیہ دینے
سے انکار کیا لاچار طامس صاحب نے بارادہ چارہ جوئی کے بہادرگدہ کو کوچ کیا اور اوس وقت
مین بسبب نملنی تنخواہ کے فوج طامس صاحب کی بہت کم ہوگئی تہی صرف تین سو آدمی
اوسکے ہمراہ ہونگے اور وہ بہی کچھہ قواعددان نہ تہی اور بہادرگدہ سے بڑہکر آگے موضع مونڈکہ
مین زمینداروں نے اپنے غلط فہمی سے اوسکو دشمن آپا کہانڈہ راؤ کا جانکر اوس سے فساد
اور تمرد کیا اسواسطے طامس صاحب نے موضع مذکور پر حملہ کرکے اوسکو لوٹ لیا اور وہان چار ہزار
روپیہ اوسکے ہاتھہ آئے اور چونکہ مونڈکہ سے دہلی قریب تہی اسواسطے یہہ ماجرا بار دیا۔
طامس صاحب کا بیگم سمرو اور مرہٹہ حکمران دہلی کو پہونچا تو اونکو یہہ حرکت اوسکی ناگوار گذری
لامحالہ وہان سے کچھہ فوج اوسکی تنبیہ کو مامور ہوئی طامس صاحب خبر سنتے ہی تجارہ کو

کوچ کرگیا دفعہ ۲۱۰ تجارہ مین پہونچکر ایک خط آپا کہانڈہ راو کا اوسکے پاس پہونچا مضمون اوسکا یہ
میری فوج بہ سبب نہ ملنی تنخواہ کے مجہہ سے باغی ہوگئی ہے اور گوپال راو سپہ سالار نے اونکو
بہکا دیا ہی اور یہہ پیام بہیجا ہے کہ اگر تم آپا کو پکڑ کر ہمارے حوالہ کر دوگے تو ہم تمہاری تنخواہ
کی بیباقی کر دینگے اسواسطے سپاہ نے میری حالت تنگ کر رکہی ہی اور مین قلعہ کوٹ پوتلی
مین محصور ہون پس اگر تم جلد میری مدد کو نہ پہونچوگے تو مین بہ مجبوری بہ سبب نہ پہونچنے
رسد اور پابندی سلسلہ عیال و اطفال کے اپنی تئین حوالہ دشمنونکے کر دونگا دفعہ ۲۱۱
بعد پہونچنے خط مذکور کے طامس صاحب کو جوش محبت ملازمی سے قرار باقی نرہا اور اگرچہ
دن ڈہل گیا تہا اور شدت بارش کی دم لینے ندیتی تہی مگر کسی بات پر خیال نکرکے
اوسی وقت چل نکلا اور تمام دن رات علے الاتصال دوڑ دہوپ کرکے تیسرے روز دوپہر
دو بجے قریب قلعہ کوٹ پوتلی کے پہونچا اور اوسوقت بہ سبب شدت بارش کے دشمنونسے
جو باہر قلعہ کے پڑے ہوئے تہے کچہہ مقابلہ نکر سکا اور قلعہ کی دیوارون کے نیچے خیمہ زن
ہوا اور درمیان طامس صاحب اور آپا کہانڈہ راو کے آمد رفت پیامون کی جاری ہوگئی
اور رسد بہی اندر قلعہ کے پہونچنے لگی اور وہ حالت ضیق آپا کی جاتی رہی دفعہ ۲۱۲ جو کہ
فوج مخالفین روز بروز زور پکڑتی جاتی تہی اسواسطے طامس صاحب نے مقابلہ اور صف آرائی
اون سے مناسب دیکہی اور آپا کہانڈہ راو کو صلاح دی کہ اب یہان سے نکلکر قلعہ کانونڈ
کو چلیے اس مقام پر امید بچاؤ کی بہ نسبت اعدا سے کم ہے چنانچہ موافق صوابدید طامس صاحب کے
اگلے روز آپا ایسی اخفا اور پوشیدگی سے نکل گیا کہ کسی کو مطلق خبر نہوئی اور از انجا کہ
اس امر کا اندیشہ قوی تہا کہ مخالف لوگ آپا کا تعاقب کرینگے اسواسطے طامس صاحب معہ
اپنی فوجکی اوس سے جا ملا اور بہت دور نگئے تہے کہ پیچہے سے ہراول فوج دشمنونکی نظر پڑی

اسواسطے طامس صاحب نی جهٹ پٹ آراستگی فوج همراهی کی کرکے آپاسی کہا کہ آپ ہاتهی
پرسوار ہوکر میدان فوج کے اپنی نمائش کیجے تاکہ اہل فوج کو تقویت اور دلاسا ہو سو حسب وقت
کہ آپا ہاتهی پر سوار ہوا فورًا فوج همراهی کے دل قوی ہوگئے اور نمک حراموں سے
محاربہ اور مجادلہ کو مستعد ہوئے مگر باغی لوگ یہہ طریقہ دلاورانہ اونکا دیکہہ کر لوٹ
گئی اور طامس صاحب نے بدون جنگ و جدل کے اپنے آقا کو امن اور اسائش قلعہ کانونڈ
مین داخل کر دیا اور اوسنے بجلدوی اس حسن خدمتی کے طامس صاحب کو مبلغ تین ہزار روپیہ
انعام اسواسطے دیئے کہ وہ ایک ہاتهی اور ایک پالکی اپنی حیثیت کی لایق خرید کرلے اور یہہ
بهی حکم دیا کہ دوسو سوار اور دوسو پیادہ اور اپنی فوج مین بڑهالی اور پرگنات جهجهر اور بری اور
مانڈوتهی اور باڈودہ جنکا محاصل سالانہ اوسوقت ڈیڑہ لاکهہ روپیہ تها دوام کیواسطے اوسکو
بطور جاگیر کے عطا کیئے اور اپنے پاس سے رخصت کر دیا دفعہ ۱۲۳ چلتے وقت آپا کهانڈہ
راونے طامس صاحب کو حکم دیا کہ اضلاع میوات کا بندوبست قرار واقعی کرنا چاہیئے کیونکہ
گنگا بشن زمیندار رئیس قوم اہیر نے صرف سرکشی ہی اختیار نہین کی ہی بلکہ اوسنے گوپال راو
جنرل فوج سندہیہ سی عہد اس امر کا کر لیا تهی کہ اون اضلاع پر عملداری سندہیہ کی
کروادونگا اور یہہ بهی اوسی گوپال راو کو لکها ہی کہ جو کچهہ محاصل اونکا آپا کهانڈہ راو سندہیہ
کو دیتا ہی مقدار اصلی اوسکی اوس سے بہت زیادہ ہے پس لازم ہے کہ تم یہان سے جاکر فورًا
اوس سرکش کی سرکوبی اور گوشمالی کرو چنانچہ طامس صاحب نی بہ تعمیل حکم آپا کے قصد
میوات کا کیا اور گنگا بشن یہہ خبر سنکر پہاڑون مین جا چهپا مگر طامس صاحب نے اپنی حکمت عملی
سے اوسکو گرفتار کرکے آپا کے پاس بهیجدیا اور خود سردستا اوسکے بهتیجہ نے وہان لوٹ تار ہاکر
انجام کو وہ وہان زخمی ہوا اور انواع انواع کی تکالیف اور شدائد اوٹہائین اور شکست کہا کر

ہجپہر کو چلا آیا اور وہان آنے پر جسقدر زمینداران دیہات نواحی ہیچہے سرکش ہوگئی تہے
اونہون نے اطاعت قبول کی اور زر مالگذاری لپنے اسپنے دیہہ کا دیدیا اور تنخواہ
باقی ماندہ فوج کی بہی تقسیم ہوگئی اور اوسی زمانہ مین گوپال راو سپہ سالار سندہیہ کا بہی بمعرض عتاب
اپنے آقا کے آیا اور عہدہ سپہ سالاری سے تنزل پاکر صرف نایب سپہ سالار رہگیا اور لکہوا
دادا اور جگوا باپو اوسکے قایم مقام مقرر ہوئے دفعہ ۲۱۵ چندروز بعد فوج لکہوا دادا اور
جگوا باپو کے اپاکے ملک کے قریب پہونچی اور آپا بطور استقبال کے اونکے لشکر مین گیا
اور وہان اول تو اوسکی بہت تواضع و تعظیم ہوئی مگر تہوڑی دیر بعد اوس سے مطالبہ اوس روپیہ کا
درپیش ہوا جو بابت محاصل ماضیہ کے اوسپر سندہیہ کو دینا واجب تہا اور سرداران مذکور نے
یہہ بات کہی کہ آپ جب تک زر بقیہ ادا نکر دینگے کیمپ سے باہر جانا نصیب ہوگا دفعہ
۲۱۶ جو مطالبہ آپا سے تہا اگرچہ تعداد اوسکی دولاکہہ روپیہ سے کم تہے مگر آپا کو اوسوقت
استطاعت اوسکی ادا کی مطلق نتہی اسواسطے اوسنے بامر لاچاری اپنے ملک کا
ایک بہتر حصہ بطور رہن حوالہ باپو ہیڑ نولیس کی جو سرکار پونا کا ایک حاکم تہا کردیا اور اوس سے
روپیہ لیکر اپنا دین ادا کیا اور یہہ بات قرار پائی کہ جو فوج باپو ہیڑ نولیس واسطے تحصیل زر
مالگذاری کی نوکر رکہے تنخواہ اوسکی ذمہ آپا کہانڈہ راو کے رہی اور ہرچند کہ منجملہ ملک
مرہونہ کے تین پرگنات نواح میوات کی وہ تہی جنکا تعلق طامس صاحب سے تہا اور اون
پرگنات کے رہن سے اوسکو نقصان بہی بہت پہونچا لیکن اوسنے ازراہ وفاداری اور
دلسوزی اپنے آقا کے کچہہ اوسکی پروانکی دفعہ ۲۱۷ چونکہ مقیدی آپا کہانڈہ راو کی بیچ
لشکر لکہوا اور جگو اسرداران سندہیہ کے مشہور ہوکر ملک مین ایک گونہ بیرعبی ہوگئی
تہی اور اکثر گانو کی زمیندار پہر گئے تہے خصوصاً ساکنان قصبہ بیری تو شدت سے باغی

اور خود سر ہوگئی تہی اور جوش جہالت دہقانیت سے دماغ اونکا چل گیا تہا اور احکام آیا کہ متواتر بنابر تنبیہ
نادیب مفسدان دیہات کے آتی تہی اسواسطے طامس صاحب نے یہہ جمعیت آٹھہ سو نفر سپاہیان تجربہ کار بیری پر
چڑہائی کی اور سر رشتہ داران ہمراہی مین سوا ساکنان بیر اور رفقا اونکی کی تین سو نفر راجپوتان اور جاٹ اور تہی جو اوسکے ہون
اوسواسطے حفاظت گدہ کی نوکر رکہہ لئے تہے سو جب طامس صاحب نے بڑے جوش و خروش کیساتہہ
مثل طوفان موج خیز کے گڈہیری پر حملہ کیا تو بیری والون نے نہایت استقلال اور ثبات
قدم سے اوسکی مدافعت کی اور ایسے بے جگر ہوکر لڑے کہ طامس صاحب کو بعد اوٹہانے
نقصان عظیم کے وہان سے پس پا ہونا پڑا اور ایک سردار بہی فوج اوسکی کا زخمی ہوکر
بحالت بدحواسی دشمنون کے پنجہ مین پہنسا رہگیا اور گوار ونکی ایسی بائی ہوی اور چقلش کی
کہ طامس صاحب کی فوج ہراسان ہوگئی اور مزید بران حریفون نے یہہ کیا کہ شہر مین کئی
جگہہ آگ لگادی اور اوسکے شعلہ زنی نے چارون طرف سے ایسا محاصرہ کیا کہ موقع
فرار بہی باقی نرہا اور سب سے زیادہ ایک حسرت یہہ ہوئی کہ اون بیدردون نے سخت
وحشی پن سے طامس صاحب کی فوج کی نظرون کے سامنے اوس بیچارہ زخمی سردار کو
پکڑکر آگ مین ڈالدیا ایسی حالت مین دفعتاً رگ حرارت شجاعت فوج طامس صاحب کی
حرکت مین آئی اور طیش کہاکر پہر اوسنے حملہ کیا اور یہہ حملہ ایسی اُمنگ اور جوش طبیعت کے ساتہہ
تہا کہ اوسکے روکنے اور دفع کرنے کی کسی کو مجال نہ ہوئی کہتے ہین کہ اس حملہ مین شیخ
اعزالدین ساکن قصبہ نیت عامل پرگنہ جہجر نے جو ایک آدمی متقی اور ملا وضع تہا اور باوجود اوسکی
اطوار ملانہ اور مولویانہ دیکہکر گنوار لوگ منحرف ہوگئے تہے بڑی جرات اور بہادری کی اور
شمشیر بقبضہ صف اعدا مین بیدہڑک ہوکر وہ کشش اور کوشش کی کہ گوار لوگ اوسکا لوہا
مانگئی اور سوائے ملا مسجد کے اوسکو رستم خباب ہی جان گئے اور گدہ پر قبضہ طامس صاحب

کا ہوگیا اوسوقت فوج طامس صاحب نے بغرض انتقام خون سردار سوختہ کے یہہ ولولہ کیا کہ
جسقدر لوگ قلعہ مین محصور ہین سب کو جان سے مار ڈالنا چاہا اسواسطے لڑائی کو بہت
دقیقہ کہنچ گیا یہانتک کہ جو لوگ پہلے فرار ہوگئے تہے وہ دم لیکر پہر لوٹ آئے اور آنے
لگے اور ایکدفعہ تو اونہون نے ایسی کروفر سے حملہ کیا کہ طامس صاحب قریب الہزیمت ہوگیا
تہا مگر اوسکی فوج نے بہی کوئی دقیقہ عدو مالی اور دشمن کشی کا باقی نرکہا لاچار غنیم لوگ
آہستہ آہستہ دفع ہونے لگی اوسپر سواران طامس صاحب آگے پیچہے ہوئے اور شہر سے نکلکر
جنگل مین ایک اور بہی سخت جنگ اون سے وقوع مین آئی اوسمین بہی وے مغلوب ہوئے
چنانچہ اکثر اون مین سے مجروح اور مقتول ہوئے اور باقی جان بچاکر اطراف جوانب
کو بہاگ نگئے **دفعہ ۲۱۸** ابہی انتظام زمینداران دیہات متمرد کا اچہی طرح سے نہین
ہونے پایا تہا کہ آپا کہانڈہ راؤ نے طامس صاحب کو لکہا کہ بالفعل آمدنی ممالک محروسہ
تمہاری کی اسقدر نہین ہے کہ وہ واسطے مصارف تمہاری فوج کے کافی ہوسکے اسواسطے
تمکو چاہیئے کہ اپنی پلٹنو کو موقوف کرکے ہمارے لشکر مین جو بالفعل ملک آگراجہ مین ہے
چلے آؤ الا طامس صاحب نے اوس حکم کی تعمیل نہین کی اور جوابدیا کہ تاوقتیکہ بقیہ تنخواہ
نہ بٹجاوی موقوفی پلٹنونکی غیر ممکن اور خلاف مصلحت ہے اور بعد اوسکے خود طامس
آپا کی ملاقات کو گیا اور اوسکو قرب جوار الور مین پایا **دفعہ ۲۱۹** عند الملاقات آپا کہانڈہ راؤ
نے طامس صاحب سے زبانے کہا کہ سرداران مرہٹہ تمہاری طرف سے بہت اندیشناک
ہین کہ شاید تم کبہی قابو پاکر خود سندہیہ سے بہی بغاوت اختیار کرو اسواسطے وے خواہان تمہاری
موقوفی کے ہین حالانکہ یہہ بیان آپا کہانڈہ راو کا غلط پایا گیا کیونکہ اگلے روز سر محفل خود
لکہوانے طامس صاحب سے یہہ کیطرف سے دو ہزار آدمیون کے اور سرداری بخشی گر

طامس صاحب نے اوسکو قبول نکیا کیونکہ آپا کا ملک علانیہ اوس سے انحراف کر گیا تھا اگر ایسی
حالت مین آپا کو طامس صاحب چھوڑ دیتا تو وہ بالکل تباہ اور برباد ہو جاتا اگرچہ آپا نی اوسکے
ساتھہ دہوکہ کیا مگر اوسنے اپنے اخلاص باطنی سے اوس سے کنارہ نکیا اسبات پر آپا اپنی
کردہ سے بہت نادم اور پشیمان ہوا اور طامس صاحب سے معافی ماجراے گذشتہ کے چاہنے
سو طامس صاحب کو اوس سے کچھہ دغا یا فریب کرنا منظور نہ تھا اسواسطے وہ بالکل صاف
ہو گیا اور بعد حصول اجازت آپا کے اپنے پرگنات کو لوٹ گیا اور اونکا بندوبست
اچھی طرح سے کر لیا اور اپنی فوج کی دو پلٹن بنالین اور اونمین ایک کو واسطے تحصیل مالگذاری کے
علاقہ مین بھیجدیا اور دوسری کو اپنے ساتھہ رکھہ کر جھجر مین رہا دفعہ ۲۰۴ چند روز بعد
آپا کہانڈہ راؤ نے درمیان لکھوا اور بابو بہڑ نویس کے جھگڑا کرادیا اسواسطے اوسکو کانونڈ
چلے جانیکا موقع ملگیا چنانچہ وہ روانہ کانونڈ کا ہو گیا اور جاتی دفع طامس صاحب کو لکھہ گیا
کہ بابو بہڑ نویس کا عامل پرگنات مرہونہ سے اوٹھا کر اپنا عامل مامور کردینا کہ طامس صاحب نے
فی الفور تعمیل اوسکی کردی اور جب چند روز مین آپا کہانڈہ راو نارنول مین آیا تو پھر طامس
صاحب نے وہان جا کر اوس سے ملاقات کی اور باہمدگر دونون کی شکر رنجی واقعہ ہوئی
اوسکا سبب یہہ تھا کہ آپا کہانڈہ راؤ ایک برہمن سے جو طامس صاحب کی پناہ مین تھا مصادرہ
طلب کرتا تھا اور طامس صاحب اوسکے شفاعت کرتا تھا اور آپا کو اوس سے مصادرہ لینے
مین اصرار بڑہتا جاتا تھا آخر کار نوبت باین رسید کہ ایک روز آپا نے طامس صاحب کو
اپنے پاس تنہا بلا کر ارادہ گرفتاری کا کیا مگر قابو نہ چلا اور طامس صاحب بھی سنبل گیا اور
دست بقبضہ شمشیر ہو کر مرنے مارنے کو طیار ہو گیا اور بدمزہ ہو کر اپنے لشکر کو لوٹ آیا
اور یہہ بات کہہ آیا کہ ہم ایسے ناقدروں کی نوکری نہین کرتے ہین مگر اگلے روز خود آپا کہانڈہ راؤ

طامس صاحب کے فوج مین گیا اور وہان جاکر بعذر و معذرت جبر نقصان بخشش خطا طامس صاحب کا
کیا اور اوسکو واسطے تحصیل زر مالگذاری پرگنات میوات وغیرہ کے بھیجدیا چنانچہ طامس صاحب نے
اطلاع ماتحت کے بندوبست مین مصروف ہوا دفعہ ۲۲ نارنول سے آکر طامس صاحب
اپنے علاقہ کے بندوبست مین سرگرم رہا اور کچہہ عرصہ بعد فوج ناگون کی جو اوسکے علاقہ مین کو
گذری اور اون سے صورت ناموافقت کی ہو کر نوبت محاربہ کی پہونچی تو اونکی ساتھہ لڑتا ہوا
ہردوار تک چلا گیا اور جب دوار سے لوٹا تو آکر وزالشکر اوسکا بمقام شاملی کے تہا کہ وہان یک خط
آپا کہانڈہ راؤ کا اوسکے نام بدین مضمون پہونچا کہ مجکو بیماری کا بہت غلبہ ہے اور امید صحت
کی باقی نہین رہی ہے اسواسطے میرا ارادہ ہے کہ مین اب ایام واپسین اپنے کو شدائد مرض
دنیوی مین تہ ضایع کرون اور اسواسطے مین اب بہ نیت استغراق گنگا جی کو جاتا ہون اب
اگر تمکو مجہہ سے ملاقات آخری کرنی منظور ہو تو جلد آکر ملجاؤ ورنہ مصرعہ پس از انکہ من نمانم
بچہ کار خواہی آمد • دفعہ ۲۳ بمجرد دریافت اسحال کے اوسکے دل مین محبت آپا کے
جوش زن ہوئی اور بحالت حسرت و افسوس اوسکے طرف بسبیل استعجال روانہ ہوا
تاکہ قبل از مرگ اوس مسافر ملک عدم کو ایک دفعہ دیکھہ لے اور اگر ممکن ہو تو بکلمات تشفی اور التماس
اوسکو گرداب یاس و نامرادی سے نکالکر ساحل لاتقنطو پر پہونچا وے اور ارتکاب خودکشی سے
کہ مذموم ترین افعال ہے باز رکہی لیکن ہنوز منزل مقصود تک پہونچنے نہ پایا تہا کہ اثنا
راہ مین خبر پائی کہ آپا کہانڈہ راؤ نے اپنے آپکو جمنا مین ڈبو کر ہلاک کردیا اوسکے مرنیکا
طامس صاحب کو بہت غم اور ملال ہوا کیونکہ آپا کہانڈہ راؤ ایک مرد بہادر اور بامروت
تہا اور اوسکے تربیت اور دستگیری سے طامس صاحب نے اپنے آپکو اوس رتبہ تک پہونچایا تہا
کہ ہوائے گردنکشی اور کشور کشائی کی اوسکے دماغ مین چہا گئی مگر ہم طامس صاحب کے استقلال

اور وفاداری کو بہی تحسین کرتے ہین کہ باوجود تلون طبعی آپا کے اوسکے حین حیات مین اوسنے
جادہ حسن عقیدت سے کبہی قدم باہر نرکہا اور اوسی خوش نیتی کا ثمرہ تہا کہ تہوڑے دنون مین
اوسنے تمام پنجاب اور راجستہان مین اپنی ہمت اور دلاوری سے نام پایا اور تا ایام مساعدت
طالع بہ نفسہ ایک خودی اور ازاد حکومت قایم کرکے وہان فرمان روائی کرتا رہا الحق + ہر کہ خدمت
کرد او مخدوم شد + ہر کہ خود را دید و محروم شد + **بیان مسند نشینی باون راؤ مرہتہ
اور وقوع مناقشہ درمیان اوسکے اور طامس صاحب کے اور آخر الامر
رئیس خودمختار ہوجانا طامس صاحب کا دفعہ ۲۲۳** بعد وفات آپا کے باون راؤ
اوسکا بہتیجا سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۵ع مین اوسکی جگہہ مسند نشین ہوا اور وہ ایک جوان مغرور اور
ناتجربہ کار تہا اوسکو لوگون نے اس امر کی ترغیب دی کہ جو پرگنات جہجہر وغیرہ اوسکے چچا نے
طامس صاحب کو جاگیر مین دئے تہے وہ ضبط کر لئے جاوین اسواسطے باون راؤ نے
اپنی فوجکو حکم دیا کہ وہ پرگنات مذکور طامس صاحب کے قبضہ سے نکال لے طامس صاحب نے
اس کیفیت پر وقوف پاکر باون راؤ کو لکہا کہ تم محض بد معاملگی کرتے ہو یہہ پرگنات ہمکو آپا جنت
نے دوام کے واسطے جاگیر مین دئے ہین ہم اونکو کبہی نہین چہوڑینگے اور اگر تم اوسکے درپے ہوگے تو
ناحق فریقین مین خونریزی ہوگی اور درصورتیکہ تم فساد سے باز رہوگے تو ہمکو کسی قدر ادائے
خراج سے بہی عذر نہین ہے مگر باون راؤ نے اوسکی تحریر پر کچہہ التفات نکیا اور معاملہ
جنگ پر جا پڑا **دفعہ ۲۲۴** غرض کہ دونون طرف سے فوج کشی شروع ہوئی اودہر کانونڈ سے
باون راؤ معہ اپنی فوج کے روانہ ہوکر موضع کوسلی پرگنہ جہجہر مین آیا اور اوسپر تصرف اپنا کر لیا اور ادہر
جہجہر سے طامس صاحب نے لشکر کو لیکر پہونچا اور اوسنے فوج حریف کو کوسلی کی دیوارون کے
نیچے خیمہ زن دیکہا اور بلحاظ اس امر کے کہ طامس صاحب کو خواہ مخواہ کچہہ پرخاش منظور نہ تہے

اوسنے ڈیرہ اپنی فوجکا فاصلہ بعید پر کیا اور درپے اس امر کے ہوا کہ اگر ہو سکے تو صلح کر لینی
چاہیئے اور اس سبب سے اوسنے اپنی فوجکو حکم دیدیا کہ اپنی طرف سے کسی طرح مفسدہ کسی فساد کے
نہون مگر یہہ عمل کچھہ منتج صلاح اور فلاح کا نہوا کیا معنے کہ باؤن راؤ کے فوجکے آدمی اکثر طامس
صاحب کے لشکر مین آجاتے تھے اور اہل لشکر کو گالی گفتار کر جاتے تھے اور ایک آدہ دفعہ ایسی
واردات ہہونچی کہ باؤن راؤ کی نوکرون نے طامس صاحب کے لشکریون پر بندوقین سر کردین
کہ وہ لوگ زخمی ہوگئے اور علاوہ اسکے باؤن راؤ کو ہمیشہ دیہات گرد نواح کے دہقانون سے
مدد اور کمک پہونچتی جاتی تہی اور وہ طامس صاحب سے روبراہ نہین ہوتا تہا مجبوراً
طامس صاحب نے سوائے لڑائی کے اور کچھہ چارہ ندیکھہ کر فوج باؤن راؤ پر حملہ کیا کہ
اوسکے سب لوگ جابجا متفرق اور منتشر ہوکر بہاگ گئے اور کچھہ لوگ اندر چار دیواری
گانوکی محصور ہوگئے طامس صاحب نے گانو کا محاصرہ کر لیا اور مورچہ بندی اپنی قایم کرکے
اور تازی گولیان اوسیوقت ڈھالکر بندوقین مارنی شروع کردین اور بہت عرصہ نہ گذرا تہا
کہ اونہون نے گانوکو چہوڑ دیا اور باؤن راؤ کانونڈ چلا گیا اور طامس صاحب کو پیغام دیا
کہ اگر آپ کانونڈ مین آوینگے تو مین آپسے ملاقات کرونگا اسواسطے طامس صاحب کانونڈ
پہونچا مگر باؤن راؤ قلعہ سے باہر نہ نکلا اور چاہا کہ طامس صاحب کو قلعہ کے اندر بلاکر اسیر کرے
اسواسطے طامس صاحب نے اندر قلعہ کے جانا قبول نکیا اور سلسلہ مصالحت درہم برہم
ہوگیا اور ادہر طامس صاحب کو خبر پہونچی کہ سکہون نے جہجہر کیطرف قصد ترکتاز کا کیا
ہے اسواسطے طامس صاحب کانونڈ سے اپنے ملک کے حدود مین لوٹ آیا **دفعہ ۱۲۵**
بعد پہونچنے جہجہر کے طامس صاحب نے کچھہ فوج تو یہان چہوڑی اور باقی فوج لیکر خود واسطے
مدافعت سکہون کے روانہ کرنال ہوا اور وہان کئی لڑائیان سکہون سے ہوئین اور اونمین

پانسو آدمی طامس صاحب کے اور ہزار آدمی سکہون کے مارے گئے اور آخر کار معاملہ صلح پر
تمام ہوگیا دفعہ ۲۲۶ ادہر تو طامس صاحب جہجہر سے واسطے دفعیہ سکہون کے روانہ کرنال کا
ہوا اودہر یہہ خبر سنکر باون راؤ نے جہجہر پر چڑہائی کی اور وہان پہونچکر مورچہ بندی
کرکے جنگ توپ اور رہکلہ کی شروع کردی اور جہجہر کے اندر شتاب خان سردار طامس
صاحب کا بہی توپ لگا کر جواب ترکی کا ترکی مین دینے لگا اور اسی طرح پندرہ مین بیس
روز تک طرفین سے گولہ اندازی ہی اور ہنوز نوبت اختتام جنگ کی نہ پہونچی تہی
کہ طامس صاحب بعد مصالحت سکہون کے کرنال سے مراجعت کرکے جہجہر مین آپہونچا
اور اوسکے پہونچتے ہی باون راؤ جہجہر سے واپس کانونڈ کو چلا گیا اور آخر کار درمیان
طامس صاحب اور باون راؤ کے آشتی ہوگئی اور طامس صاحب نے اپنے آپکو رئیس آزاد
اور خود مختار بنالیا اور ملک ہریانہ کو پسند کرکے اوسکی تفتیح اور تسخیر شروع کردی دفعہ
۲۲۷ اولاً طامس صاحب نے موضع کاہنور پر حملہ کیا مگر چونکہ باشندگان کاہنور نے ازراہ
جرأت اور دلاوری کے اوس سے مقابلہ اور محاربہ کیا اور ایسی بے جگری اور سینہ سپر ہوکر
لڑے کہ طامس صاحب کے تین سو آدمی مارے گئے اسواسطے طامس صاحب پسپا ہوکر علیحدہ
ہوگیا اور بہ سبب طغیانی بارش کے مورچہ بندی تو نکرسکا مگر گرداوسکے چوکیان مقرر کردین
اور باہر کے لوگون کی مدد اندر گانو کے پہنچانے دی جب گانو والون نے یہہ حال دیکہا
تو تنگ ہوکر گانو سے نکلے اور دفعتاً طامس صاحب پر یورش کیا اور ایسی سختی اور پر دلی سے
مار مار کرتے ہوئے آگرے کہ طامس صاحب کی کل فوج فرار ہوگئی اور صرف پانچ
آدمی باقی رہگئی مگر چونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ گنوار لوگ کیسی ہی سورمان اور پر دل چلے ہون
لیکن فوج آزمودہ کار سے عہدہ برآ نہین ہوسکتے آخر کار بار بار کی زد و ضرب طامس صاحب

سے گانو والہ فرار ہو گئے اور طامس صاحب نے آپ حکومت قایم کرتا ہوا طرف نواح ہانسی اور حصار کے چلا گیا اور وہان جاکر سکہون اور بہٹیون سے اوسکے عملداری اپنی قایم کری دفعہ ۲۲۸ اب ملک ہریانہ کا جو دہلی سے نوے میل تک شمال اور مغرب مین ہے قبضہ و تصرف طامس صاحب مین آگیا چنانچہ وسعت اوسکی اسّی کوس تک جنوباً شمالاً اور اسیقدر شرقاً غرباً ہو گئی اور حدود قلمرو اوسکے کے شمال مین راج صاحب سنگہ سردار پٹیالہ اور گوشہ شمال و مغرب مین ملک بہٹیان اور غرب مین راج بیکانیر اور جنوب مین راج جیپور اور گوشہ جنوب اور مشرق مین پرگنہ دادری اور شرق مین اضلاع متصلہ دہلی اور گوشہ شمال اور شرق مین رہتک اور پانی پت وغیرہ سے ملتی تہین دفعہ ۲۲۹ صورت قلمرو طامس کے بیضاوی یا تنوزی تہی اور قصبہ ہانسی کو اوسنے اپنا دار الریاست بنایا اور اوسکے قلعہ کی مرمت اور درستی کرکے اوسکو خوب مضبوط اور استوار کیا اور قصبہ ہانسی سے جو اوسکی حکومت گاہ تہی سوّلہ اور بیس کوس تک عملداری اوسکی علی الاتصال بلا خدشہ اطراف مختلفہ مین تہی کہ خاص حد اوسکی شمال مین دریائے گہگر اور جنوب مین قصبہ بہل اور شرق مین مہم اور غرب مین بہادرہ سمجہے جاتی تہی اور آٹہہ سو موضع اوسمین شامل تہے اور تفصیل عام کل پرگنات ماتحت طامس صاحب کے یہہ ہے

پرگنات مفتوحہ طامس صاحب					پرگنات جاگیر عطیہ آپا کہانڈہ راؤ مرہٹہ
جمال پور	ہانسی	بروالہ	توہانہ		بیری دوبلدہن
اگروہہ	حصار	بہادرا	سنندیک	سوانی	جہجہر
توشام	ہہم	سفیدون	جنید	گوہانہ	مانڈوٹہی
					پاتودہ
					بادلی یعنی دادری

دفعہ ۲۳۰ بعد فتح ملک ہریانہ کے طامس صاحب نے باطمینان و استقلال خاطر ترقی و نسق ممالک محروسہ اپنے کا شروع کیا یعنی اولاً دار الضرب بناکر سکہ اپنے نام کا جو معیار حکومت

آزاد کلاہے جاری کیا اور ہمت طیاری بنادیق اور اتواپ او زاز دیاد اور تربیت افواج
مین مصروف کے یہانتک کہ اوسکے پاس پچاس ضرب توپ اور آتھہ پلٹن ہزار ہزار آدمی
کی اور ایک ہزار سوار اور سادہ تین ہزار اور سپاہ مختلف روہیلہ وغیرہ سکے ہو گئی دفعہ
۲۳۱ جو کہ مواضع بیری و دوبلدہن باجرہ و کانہور وغیرہ دیہات غربی جہجر کے ہمیشہ مصدر فتنہ
اور فسادلی رہا کرتے تہے اور سرکوبی اور دباؤ اونکا بدون تدابیر معقول جنگ و جدل
کی نہین ہوتا تہا اسواسطے جارج طامس صاحب نے جہجر سے چار کوس کے فاصلہ پر متصل
دیہات متمردین کے ایک قلعہ خام طیار کرکے وہان ایک گانو آباد کیا اور نام اوس قلعہ
اور گانو کا اپنے نام کے اول جزو کے اعتبار پر جارج گڈہ جو اب غلط العام جہاز گڈہ
مشہور ہے رکہا اور وہان توپین اور سامان حرب اور گودام ہر ایک جنس کا جمع کرکے قلعدار
اوسکے نام شتابخان افغان ساکن موضع جہاجر ضلع بلندشہر کے مقرر کی اور جائی خاص
جہجر کی جہان توپخانہ وغیرہ سامان آتش نشانی کا پہلے سے موجود رہا کرتا تہا ضابطہ خان
بلوچ ساکن فرخ نگر کو سونپی دفعہ ۲۳۲ چندروز بعد اتفاق جانے طامس صاحب کا بطرف
ملک میواڑ کے ہوا اور پیچہے اوسکے ضابطہ خان عامل جہجر نے بہہ زیادہ سری اور دراز دستی
کی کہ علاقہ ریواڑی عملداری دولت رام سندہیہ مین سے گاڈیان مجمولہ کہانڈ بالیت دو ہزار
لوٹ لین چنانچہ مالکان اون کا ہا معزز ننے مسٹر پیرون صاحب جنرل فوج سندہیا جاکر استغاثہ
اوسکا رجوع کیا او سپر بیگاہ صاحب موصوف سے مسٹر لوئس صاحب فرانسیس معہ
چار پلٹن اور توپخانہ کے واسطے تدارک ضابطہ خان کے مامور ہوا انہوا کہنے جہجر مین آکر
توپین اپنی لگادین اور پندرہ بیس روز تک ضابطہ خان کہ اوسکے حمایت اور پشتی پر شہر والے
ہی سہتے لڑتا رہا آخر کار ضابطہ خان تاب مقاومت کی نہ لاکر شہر چہوڑکر فرار ہوگیا اور لوئس

سے شہر مین دخل اپنا کرکے والی خان افغان اور جیون بہٹی والی ای وچند بقالان اور گجپت راے
کایتہہ وغیرہ اونیس نفر عمدۂ شہر کو گرفتار کرکے بمقام کول باس بیرون صاحب کے لیگئے وہان وے
سب لوگ لعلت مواخذہ مال معروقہ کے قید ہوئے جب طامس صاحب موا سے واپس ایا تو اوسنے
شہر جہجہر سے ہی ہزار روپیہ لطور ڈنڈہ کے وصول کرکے معرفت گنیش پنڈت وکیل اپنی کے
جو دربار بیرون صاحب مین رہا کرتا تہا بیرن صاحب کی پاس بہیجدیا اور رئیسان جہجہر کو قید سے رہا کروادیا
دفعہ ۲۲۳ اگرچہ طامس صاحب کیطرف سی زرتاوان اجرابہای غارتیدہ کا ادا ہوگیا مگر یہہ
شوخی ملازمان طامس صاحب کی جنرل بیرون صاحب سپہ سالار دولت رام سندہیہ کو نہایت
نہایت ناگوار گذری اور دل مین سوچا کہ ابہی تہوڑی دنون سی اس شخص کو ایک جزوی حکومت
ملکی ہی اوسپر یہہ دماغ اوسکا چلا کہ ہماری عملداری مین دست درازی کرنیلگا اگر خدانخواستہ
اوسکی ریاست کو کچہہ قیام ہوا تو دیکہا چاہیے کہ کیا فتور برپا کریگا **مصرع** اب تو بالا ہے بڑا ہو کے
قیامت ہوگا + ابہی سی کچہہ فکر اوسکا کرنا چاہیے اور بعد قوت پکڑنیکے پہر استیصال اوسکا دشوار
ہوگا **ابیات** درختی کہ اکنون گرفت ست پاے + بنیروی مردی برآید زجاے + دگر ہمچنان روزگاری
ہلی + بگردونش از بیخ برنگسلی + سر چشمہ شاید گرفتن ببیل + چو پر شد نشاید گذشتن بپیل
اسواسطے اوسنے کیفیت حال سے دولت رام سندہیہ کو کہ اوسوقت دکہن مین تہا آگہی
دی وہان سی طامس صاحب کو دولت رام سندہیہ نے لکہا کہ دریو لا ہماری اور جسونت راو
ہولکر والی اندور کی لڑائی ہے سو تمکو چاہیئے کہ باتباع بیرون صاحب ہمارے سپہ سالار کے
ہماری طرف سے محاربہ اور مقابلہ ہولکر مین مصروف ہو اور آئندہ سے اپنے آپکو ہمارا
نوکر سمجہو **دفعہ ۲۲۴** طامس صاحب نی جواب مین لکہا کہ مین قوم انگریز ہون
اور بیرون صاحب فرنچ ہی اور ہماری اور اوسکے عداوت نوعی ہے مین کیسی

ہی کارگذاری کرونگا بیرون صاحب اوسکو پسند نہین کریگا اور میرا اور اوسکے سلوک نہین رہیگا پس حالت نفاق مین صدق دلی سی دشمن کُشی مین کوشش کماحقہ نہین ہو سکے گی اگر آپکو منظور ہو تو مجھے علحدہ ہو کر سیے لڑنیکا حکم دیجے مجھے آپکی نوکری اور اطاعت سے کچھہ عذر نہین ہی **دفعہ ۲۳۵** سندہیہ نے بترغیب بیرون صاحب کے درخواست طامس صاحب کی نامنظور کی اور لکھا کہ اسوقت مین تم اپنی عداوت نوعی کو موقوف رکھو اور جس کام کا تمکو حکم ہی اوسکی بجاآوری کرو اور تا وقتیکہ ہم ہندوستان مین لوٹ آوین اور ارادہ ملتوی رکھو اور کوئی وکیل اپنا دہلی مین بیرن صاحب کے پاس بہیجدو تاکہ باہم توثیق عہد وپیمان کی ہو جاوے **دفعہ ۲۳۶** مطابق اوسکے طامس صاحب نے اپنا سفیر دہلی مین بیرن صاحب کے لشکر مین بہیجدیا اور وہان اوسکی بہت عزت اور توقیر ہوئی اور بیرون صاحب نے یہہ تجویز کی کہ ہم بہادرگڈہ چلکر اپنا ڈیرہ کرینگے وہان چاہیے کہ طامس صاحب ہم سے آکر ملاقات کرین اوسوقت بالمواجہ جو معاملات صلح اور سلوک کی مرکوز خاطر ہین طی کیے جاوینگے چنانچہ موافق تجویز بالاکے بیرون صاحب بہادرگڈہ مین اکر خیمہ زن ہوا اور ادہر سے طامس صاحب نے بہو چکر عنقریب لشکر بیرون صاحب کے قیام کیا وہان قبل از ملاقات فریقین طامس صاحب کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ سردار رتن سنگہ قوم سکہ اطاعت سندہیہ سے منحرف ہو گیا تہا اوسکو بیرون صاحب نے براہ فریب گرفتار کرکے توپ سی اوڑا دیا تب تو طامس صاحب کی آنکہہ کہل گئی اور چوکنا ہو گیا اور دل مین یہہ بات مقرر کی کہ ملاقات بیرون صاحب کی بہت ہوشیاری اور ضابطہ سے کرنی چاہیے ایسا نہو کہ وہ ہمسے بہی کچہہ دغابازی کرے پس جبکہ بیرن صاحب نے کپتان اسمٹ صاحب کو طامس صاحب کے پاس بہیجا کہ وہ اوسکو باعزاز واکرام لشکر مرہٹہ لے آوے تو طامس صاحب تین سو سوار اور دو پلٹن نہایت عمدہ اور تجربہ کار ہمراہ اپنے اس سبب سے لے گیا کہ اگر طرف ثانی اوس سے

اوس سے کچھہ دغابازی کرے تو ادہر سے بہی اوسکے جواب مین کوتاہی نہو **دفعہ ۲۳۷**
عرض کہ درمیان ہیرون صاحب اور طامس صاحب کے ملاقات عمل مین آئی اولاً ہیرون صاحب نے
تواضع ظاہری اوسکی قرار واقعی کی اور پہر اوس سے درخواست کی کہ ضلع جہجہر سے بالکل
دست بردار ہوکر اوسکو تفویض مرہٹون کے کردو اور عوض اوسکے اپنی فوجکے خرچ کیواسطے
[illegible] ہزار روپیہ ماہواری لے لیا کرو اور اپنے آپکو ایک جلیل القدر نوکر سندہیہ کا تصور کرنا
چاہئے **دفعہ ۲۳۸** طامس صاحب نے یہہ بات سنکر خیال کیا کہ اب ہیرون صاحب مجہے
ہولکر سے لڑوا دیگا اور اگر بتقدیر او مین شکست یا سلطنت سندہیہ کی درہم برہم ہوگئی تو
یہہ تنخواہ پچاس ہزار روپیہ کی بحال نرہیگی اور اوسوقت جو کچہہ سندہیہ کہیگا مجبوراً وہی
کرنا پڑیگا اسواسطے طامس صاحب نے استدعا ہیرون صاحب کو قبول کیا اور بدون
کسی اور گفتگو کے مجلس [illegible] اوٹہہ آیا اور اب کوئی صورت
صلح باقی نرہی **دفعہ ۲۳۹** طامس صاحب بہادر گڈہہ سے کوچ کرکے اون جہجہر مین آیا
اور یہان اجمیری خان وغیرہ اپنے ملازمان کو واسطے بندوبست جہجہر کے چہوڑ کر جہاز
گڈہ گیا اور وہان آٹہہ سو نفر سوار و پیادہ بسرگردگی شتابخان معین کرکے خود قصبہ ہانسی
دار الحکومت اپنی کو چلا گیا **۲۴۰** متعاقب طامس صاحب کے ہیرون صاحب نے
بہی اپنا کوچ جہجہر کیطرف کرکے اول منزل موضع دولیڑہ مین جو جہجہر سے بفاصلہ چہہ کوس کے
واقع ہے کی اور بہورے خان رسالدار کو آگے واسطے قبض و دخل کرنے قصبہ
جہجہر کے روانہ کردیا شہر والون نے اوس روز رات کو اوسی شہر مین نہ آنے دیا اور
صبح کو جب اونہین خبر ہوئی کہ لشکر ہیرون صاحب کا دولیڑہ آگیا ہے تب اونہون نے
بخیال اس امر کے کہ اگر اوسکو شہر مین دخل نہین دینگے تو فوج ہیرون صاحب کی شہر کو

لوٹ لیگئے تہانہ طامس صاحب کا اوٹہا کر عمل دخل بہورے خان کا شہر مین کرا دیا اور اوسی روز
بیرون صاحب بہی معہ لشکر کے جہجہر پہونچ گیا اور جہجہر مین اوسنے سولہ سترہ روز قیام رکہا
اور یہین سے اوسنے لوئس صاحب کو ایک پلٹن دیکر واسطے لڑائی طامس صاحب کے
روانہ ہانسی کیا اور اسمتھ صاحب کلان کو دو پلٹن اور کچہہ توپخانہ دیکر واسطے خالی
کرانے قلعہ جہازگڈہ کے مامور کیا اور یہہ بندوبست کرکے خود کول کو لوٹ گیا اور
کل فوج بیرون صاحب کی جو واسطے مقابلہ اور محاربہ طامس صاحب کے مامور ہوئی تہی اس
تفصیل سے تہی پیادہ سوار گروہ روہیلہ اتواب دفعہ ۱۴۱ ۲ جب
طامس صاحب ہانسی پہونچا تو فراہمی سامان حرب مین اوسنے کچہہ دیر نکی اول اوسکا
ارادہ تہا کہ وہ لوئس صاحب پر جو اوسکے پیچہے قرب وجوار ہانسی مین گیا تہا حملہ کرے مگر
جو کہ کپتان اسمتھ صاحب جہازگدہ کا محاصرہ کئے ہوتہا اسواسطے وہان فراہمی ذخیرہ
رسد وغیرہ کی دشوار تہی لاجرم اوسنے ہانسی مین ایک گروہ روہیلون کا واسطے حفاظت کے
چہوڑکر جہازگڈہ کی مدد پہونچنے کا ارادہ کیا اور وہان سے چلکر قصبہ مہم مین جو ہانسی سے
پندرہ سولہ کوس ہے ڈیرہ کیا اور اوسوقت خبر پائی کہ لوئس صاحب معہ فوج وہانسے بفاصلہ
سترہ کوس کے گوشہ شمال اور مغرب مین پڑا ہوا ہے اسواسطے طامس صاحب گلے روز بہت
جلد روار و کرکے کچہہ رات گئے جہازگڈہ پہونچا اور وہان آکر سنا کہ اسمتھ صاحب
اہل قلعہ سے لڑائی مین ظفریاب نہوکر جہجہر کیطرف لوٹ گیا کیونکہ اوسکو خبر امداد طامس صاحب
لگ گئی تہی دفعہ ۲۴۲ ۲ دوسرے روز صبح کو طامس صاحب نے تعاقب اوسکا شروع
کیا اور مرتضیٰ خان سردار رجمنٹ دوم کو حکم دیا کہ تم آگے بڑہ کر سد راہ کپتان اسمتھ صاحب
کے ہو مگر نامبردہ اتفاقاً راستہ بہول گیا اور جو کہ سپاہی لوگ تہک گئے تہے وہ بہی آ

جہنڈہ کے ساتہہ نرہ سکے اور متفرق ہوگئے اسواسطے بہ مجبوری طامس صاحب صرف اپنی
پلٹن ہمراہی کے ساتہہ تعاقب کپتان اسمٹ صاحب مین ہونچکر حملہ آور ہوا اور کپتان اسمٹ
صاحب نے اپنا توپخانہ اور اسباب فوائندہ کو روانہ کردیا اور خود بمقابلہ طامس صاحب کے کچہہ
تہوڑی سی گولہ اندازی کرکے روانگی اپنی جاری کہی اور آگے جاکر رجمنٹ دوم طامس صاحب کی
جو راستہ بہول گئی تہی فوج حریف کو مل گئی اور اوسوقت رجمنٹ مذکور مین بیشتر نفر سے زیادہ
جمع ہونے نپائے تھے اور اونہون نے فوج دشمن کو آتے ہوئے دیکہکر بلے احتیاطی سے ایک جوار کے
کہیت مین پناہ لی کہ فوج اسمٹ صاحب نے اون پر حملہ کیا مگر وہ بہ سبب قلت کے اوس سے مقابلہ
نکر سکے اور اونمین سے بہت لوگ کشتہ او خستہ ہوئے اور توپین اونکی اسمٹ صاحب نے چہین لین
دفعہ ٢٤٣ طامس صاحب اس حادثہ کا حال سنکر فوراً اپنی فوج نقصان خوردہ کی مدد کو ہونچا
اور اس موقع پر اصالت خان سردار فوج طامس صاحب کا تلوار کہینچکر معہ اپنی گروہ کے
دشمن پر حملہ آور ہوا اور ایسی تہور اور صلابت سے ساتہہ ہنگامہ کارزار کا گرم کیا کہ فریق
ثانی نے شکست فاش کہائی اور ایک سردار اوسکی فوج کا زندہ اسیر و دستگیر ہوا اور
اگرچہ فوج طامس کی بہت تہوڑی رہگئی تہی اور بہ سبب شدت تکان اور ماندگی کے
اونمین استعداد تعاقب غنیم کی نہ تہی لیکن تاہم اونسے سوارونکو فراریونکے پیچہے بہیجا اور اونہون نے
جاکر چند ٹکڑہ علم شکستہ کے اور چہوٹے چہوٹے ہتیار دشمنان ہزیمت خوردہ لوٹے
اور اس لڑائی مین سات سو آدمی اسمٹ صاحب کے اور سو آدمی سے کم طامس صاحب
کے مارے گئے اور اسمٹ صاحب فرار ہوکر جہجہر پہونچ گیا اور طامس صاحب نے وہان سے دو
میل کے فاصلہ پر اپنا کمپو ڈالا **دفعہ ٢٤٤** علے الصباح طامس صاحب لڑائی کا سامان اور
طیاری کر رہا تہا کہ ہرکارے نے خبر لائے کہ لوئیس صاحب پیچہے سے معہ لشکر جرار چلا آتا ہے

اورعنقریب آ پہونچا تھے اوسوقت اول تو فوج طامس صاحب کی تہک رہی تہی اور سوا اوسکے اکثر
سپاہ اوسکی لوٹ کہسوٹ کے واسطے منتشر او پہیلی ہوئی تہی اسواسطے اونسے لڑنا مناسب نجانا
اور جہاز گڈہ کو معاودت کی اور وہان تک پہونچنے ہی نپایا تہا کہ اثناء راہ مین معلوم ہوا
کہ فوج لوئیس صاحب کی موضع بیری مین جو اوسکے کمپو سے دو ڈہائی کوس ہے پہونچ گئی
غرضیکہ جس طرح بنا طامس صاحب اپنے کمپو مین بمقام جہاز گڈہ کے داخل ہوا اور آخر لوئیس نے
بیری سے چلکر جہاز گڈہ سے بفاصلہ ایک کوس کے مغرب اور جنوب کے گوشہ مین برقبہ
موضع اہیچ کیکر قیام کیا اور پہیر موضع بارانہ پر مورچال اپنی قایم کئے اور فوج اسمٹ صاحب
جو جہجہر چلی گئی تہی وہ وہان سے لوٹ آئی اور اونسے شرق کی طرف ایک گولی کی مار پر
ڈیرہ کیا اور توپین اپنی ٹیبہ موضع دہاڑ او اس پر لگائین غرض کہ فوج بیر یضاحب نے طامس
صاحب کو دو طرف سے گہیر لیا اور اونسے بہی بقرینہ مناسب دونوطرف سامان حرب و ضرب کا
اسطور سے مہیا اور موجود کیا کہ شرق مین بمقابلہ فوج اسمٹ صاحب کے کنارہ جو ہڑ پر جہان
اب برقبہ موضع محمد پور ماجرہ کے ایک چہتری بنی ہوئی ہے مورچہ بندی کی اور غرب مین
بمقابلہ فوج لوئیس صاحب کے ٹہلی کلان پر جو موضع جہاز گڈہ اور محمد پور ماجرہ سے جنوب مین
واقع ہے اتواب اپنی قایم کین اور جابجا فوجکی تقسیم بہی اپنے اپنے موقع پر کردی چنانچہ
طرفین مین خاطر خواہ لڑائی کی طیاریان ہوگئین **دفعہ ٢٤٥** اگلے روز صبح کو لڑائی
شروع ہوئی اور اول طرفین سے گولہ اندازی توپون کی ہوتی رہی اور آخر کو
لوئیس صاحب کی فوج نے معہ توپون کے نہایت صولت اور تندی کے ساتہہ یورش کیا
اور ادہر سے طامس صاحب نے بہی اوسپر اپنی توپخانہ کے گولون اور گراب کی ایسی لگاتار
وبہاڑ کی کہ لوئیس صاحب کی فوج مین تزلزل اور گہبراہٹ پڑگیا اور عنقریب تہا کہ

کہ لوئیس صاحب کو شکست ہوجاوے لیکن ساتہہ ہی طامس صاحب کی فوجمین بہی ہراس اور بدلی
چہاگئی اور لوگ بہاگنے لگے خصوصًا فوج قلب طامس صاحبکی نے دباو سواران لوئیس سے
زیادہ مضطر ہوکر راہ فرار شروع کردیا اسواسطے خود فوج طامس صاحب پر صورت ہزیمتیا
کی ظاہر ہونے لگی تب طامس صاحب نے براہ استقلال اور قایم مزاجی کے ہانکہن صاحب نامور میمنہ
اور برج صاحب نامور میسرہ کو حکم دیا کہ براہ خیستی اور چالاکی آگے بڑہکر حریفون سے سنگینون
کے ساتہہ مقابلہ کرین چنانچہ معًا وہ دونون افسر معہ اپنی اپنی سپاہ کے آگے بڑہکر فوج
مخالف مین مخلوط ہوگئی اور ایسے جوانمردی اور بہادری کی کہ لوئیس صاحب کی فوج
ہٹہک گئے اور لوٹنا شروع کردیا مگر ازانجاکہ اوسکے توپخانہ بدستور آتش فشانی جاری رہی
طامس صاحب کے بہت آدمی مجروح اور مقتول ہوئے اور جب سے ان لوئیس صاحب نے یہہ حال
نقصان خوردگی فوج طامس صاحب کا دیکہا تو اونہون نے ایک اور حملہ کیا مگر یہہ حملہ کچہہ سود مند
نہوا کیونکہ فوج طامس صاحب نے مار کر ہٹا دیا اور سواران طامس صاحب دور تک اونکا
میدان جنگ سے بہگا آئے اسی عرصہ مین ناگہان ہانکین صاحب افسر فوج طامس صاحب کی
ٹانگ مین جو ایک بڑا بہادر اور دباؤ والا افسر تہا توپ کا گولہ لگا کہ اوسکے صدمہ سے اوسکی
ٹوٹ گئی اور اس سبب سے طامس صاحبکی فوج بیدل اور ہراسان ہوکر متفرق اور متلاشی ہونے
لگی اور اوسکے قلب مین بہی انتشار اور تشتت پڑگیا اور جو فوج مورچال شرقی پر تعینات تہی
دستہ فوج اسمتھ صاحب نے قصد کیا کہ وہی ایسے وقت مین ادہر اگرچہ اعانت کرسکتے لیکن
بعالم لاچاری طامس صاحب واسطے حفاظت قلب کے صرف ایک ہی پلٹن رکہہ سکا چنانچہ اوس
پلٹن نے ایسی بہادری کی کہ اگر سو آدمی بہی اور اونکی مدد کو پہونچتے تو غالب تہا کہ اوس
لڑائی کا کہیت اونکے ہاتہہ رہتا القصہ اوسی حالت مین رات ہوگئی اور دونون لشکر تا

رات بصلح پڑے رہے اور اگلے روز صبح کو بعد تہوڑی گولہ اندازی کے لڑائی بند ہو گئی
اس لڑائی مین لوئس صاحب کی دو ہزار آدمی اور تین ضرب توپکا نقصان ہوا اور طامس
صاحب کے لشکر مین سات سو آدمی اور تین ضرب توپ بمعرض تلف پہونچین اور صورت نقصان
آلات توپ فریقین کی یہہ ہوئی کہ کچھہ تو طرفین کی گولہ اندازی سے گر گئین تہی اور کچھہ گاڑیونکی
توٹ جانے سے رہ گئین اور اسی لڑائی مین لوئس صاحب کیطرف اسمتھ صاحب خورد جو
لوئس صاحب کی فوج مین ایک افسر تہا گولہ توپ طامس صاحب کے مین سے زخمی ہوا اور دہلی کو
واسطے علاج کے بہیجا گیا کہ وہان جاکر پانچ روز بعد مر گیا اور ہاپکین صاحب افسر فوج طامس صاحب
کا بہی چند روز بعد زخمی ہونے کے مر گیا اور موضع جہاز گڈہ مین آبادی سے بجانب جنوب
کے جہان جو برج واقع ہے مدفون ہوا لیکن اب اوس مقام پر کچھہ نشان قبر اوسکی کا موجود نہین ہے
دفعہ ۶۴ ہاپکین صاحب کے مرنے سے طامس صاحبکی بالکل کمر ٹوٹ گئی کیونکہ وہ ایک
بڑا شجاع اور بہادر جوان تہا اور طامس صاحب کی اسقدر اطاعت کرتا تہا کہ اوسکے سبب
سے اور لوگ طریقہ حسن ارادت کا سیکہہ گئے تہے اور اسپر یہہ ہوا کہ
لوئس صاحب کیطرف روز مرہ مدد پہونچتی چلی جاتی تہی چنانچہ افواج بابو سندہیہ اور گوردت سنگہہ
و گنگا سنگہہ و جوندی سنگہہ سکہان اور رنجیت سنگہہ حاکم بہرت پور و راجہ ہاترس
رام دہن سنگہہ سردار کیتہل والا اور راجہ رامدیال سنگہہ و نین سنگہہ کارفرمایان ممالک حصہ شمالی
دو آبہ کے آکر اوسکی فوج مین شامل ہو گئے تہے سو اب لشکر لوئس صاحب مین بیس ہزار آدمی
اور ایک سو دس ضرب توپ ہو گئین اور اونہون نے چارون طرف سے طامس صاحب کو گہیر لیا
اور گرد نواح کے زمیندار لوگ جو طامس صاحب کو رسد پہونچاتے تہے لوئس صاحب نے
اونمین سے کئی شخصونکی ناک کان کٹوا دئے اسواسطے اونہون نے خائف ہو کر طامس صاحب کے

لشکر مین رسد رسانی بالکل بند کردی ناگزیر طامس صاحب ایک حالت نرغہ مین ہوگیا مگر جس طرحسی بنا اونسے سامان ایک مہینے کا جمع کرکے اپنی لشکر کے گرد باڑ کانٹون کی کرلی اور جوکہ اوسکو لکہو امرسنہ نے ابتدامین وعدہ کمک دینے کا کیا تہا اسواسطے طامس صاحب نے اپنے دل مین یہہ بات ٹہرائی کہ تاوقتیکہ لکہوا کی مدد پہونچی اس طرح سے ایام گذاری کیجئے اور اوس حالت مین روزمرہ کچھہ کچھہ لڑائی رہتی تہی اور ہرچند کہ فوج طامس صاحب کی قلیل تہی لیکن اوسکو چندان نقصان نہین پہونچا تہا دفعہ ۲۴۶ افسران اعلے فوج طامس کی بین خوشی سے جو شتاب خان اور خیراتی خان دو شخص بڑے جلیل القدر سردار تہے اونکے مسکن اصلی درمیان عملداری بیرن صاحبکے واقع تہے اور ابتدا مین جب فیمابین فوج بیرون صاحب اور طامس صاحب کے لڑائی شروع ہوئی تو بیرن صاحب نے اونکے گہرون پر پہرہ بٹہا دیے تہے اور جب اونسے دیکہا کہ محاربہ اور مقاتلہ سے طامس صاحب مغلوب نہین ہوتا تب کل قبائل اور عشائر شتاب خان اور خیراتی خان ارکان ریاست طامس صاحب کو اونسے قید کر دہلی کے قلعہ کول مین جہان وہ خود مقیم رہتا تہا داخل کروادیا اور پہلے تو اون پر انواع انواع طرحکے تشدد اور عقوبت کی اور پہر اونکو عطاے انعام اور جاگیرات وغیرہ کا امیدوار کرکے اس امر کی ترغیب دی کہ وہ باعث تخریب اور استیصال طامس صاحب کے ہون لاچار اون لوگون نے شتابخان اور خیراتی خان وغیرہ کو لکہا کہ ہماری نجات اور خلاصی بجز اسکے نہین ہے کہ تم اپنے تئین طامس صاحب سی علیحدہ کرکے لوئس صاحبکے حاضر کردو اور جو تدابیر واسطے تباہی اور بربادی طامس صاحب کے موثر ہون اون کو عمل مین لاؤ چنانچہ وہ نمک حرام بخیال بجز وی اذیت اور تکلیف خویش و تبار اپنی کے حقوق ولی نعمی طامس صاحب کو مطلقاً محو اور ملیامیٹ کرکے در پے ہدم بنیان آقا اور مربی

اپنے کے ہوگئے اور شتابخان نے جسکو جہاز گڈہ کے قلعہ کی حکومت سپرد تہی خشک گہاس
مجتمعہ قلعہ کو آگ لگاکر جلا دیا اور جو غلہ محصوران قلعہ کیواسطے جمع تہا اوسکو مخفی کردیا
اب یہہ دغاباز لوگ ہمیشہ اہل فوجکو ڈراکر بیدل کرنے لگے اور یہہ بات اونکے ذہن نشین کرنے
لگے کہ تاوقتیکہ تم اپنے تئین حوالہ لوئیس صاحب کے نکروگے کوئی صورت سلامتی جان تمہاری
کی اس تہلکہ جان ستان سے ممکن نہین ہے دفعہ ۲۴ ٹامس صاحب یہہ حال دیکہکر سخت حیران
اور متعجب ہوا کہ اید ہر یہہ نمک حرام خواہان خرابی اور بیخ کنی کے ہوگئے اور اودہر کمک رسی لکہوا
کی اور دیگر سرداران سے جنہون نے اوسکو عندالضرورت مدد دہی کا متوقع کیا تہا مایوسی
حاصل ہوئی اور رسد اور گولہ باروت وغیرہ سامان جنگ قریب الاختتام ہوپہنچا پس
اب حالت مصیبت مین اوسکو سوائے اسکے اور کوئی چارہ باقی نرہا کہ یا تو سینہ سپر ہوکر
فوج حریف پر حملہ کرے یا فوج سواران کی ہمراہ لیکر قلعہ ہانسی کو چلا جاوے اور اسی
تذبذب مین تہا کہ آیا دونو امرون مین سے کونسا امر اختیار کرے کہ اس عرصہ مین کاسہ
خبر لائے کہ طرف ثانی نے اوسکے ہانسی جانے کا حال دریافت کرکے اپنی فوجکی کمربندی
کروادی ہے اس ارادہ سے کہ وقت روانگی اوسکے سدراہ ہوکر مقابلہ کرے پس ٹامس صاحب
یہہ خبر سنکر عزم روانگی ہانسی سے بازرہکر ثابت قدمی کے ساتہہ اپنی فوج مین مقیم رہا اور
اپنی فوجکے افسرونکو بلاکر ایک مجلس کی کہ چارہ دواب اور گولہ باروت تہڑ گیا اور باہر
سے رسد آنی بند ہوگئی اور سپاہی لوگ روزمرہ بہاگتے جاتے ہین اور جو کچہہ
باقی ہین وہ سوا اسے حفاظت کمپو کے لڑنے سے انکار کرتے ہین ایسی حالت مین
اب صلاح وقت کی کیا ہے سب نے بالاتفاق یہہ ہی رائے دی کہ بجز اسکے کہ بلا شرط
اپنے آپکو حوالہ دشمن کیا جاوے اور کوئی تدبیر ایسی سقیم الحالی مین نظر

ہمتین ہار گئے مگر اونہین ٹامس صاحب تین چار روز تک اپنی جگہ پر قایم رہا اور جسطرح سے ہوا بسبب نہ ہونے چارہ کے
اور عدم موجودگی ذخیرہ رسد کے آپ بہی صدمات بہوک اور مسدودی حاجات ضروری کے
اوٹہائی اور اوسکی مواشی بہی بی علف رہی لیکن فوج جسکے پانو بالکل اوکہڑ گئے اور گروہ کے
گروہ بہاگنے لگی آخر اوّلاً جو سپاہ روہیلون کی بر سر چشمہ تعینات تہی وہ وہان سے برخاست ہوکر لوئیس
صاحب سے جا ملی اور پہر شام کو تمام فوج جو کمپو کی چارون طرف چوکیات پر تعینات تہی فرار
ہوگئی اور تہوڑی دیر گذرنے نپائی تہی کہ اشتاخان حاکم جہاز گڈہ معہ تمامی اپنی ہمراہیان اور
اسباب کے قلعہ چہوڑ کے لوئیس صاحب کے لشکر مین شامل ہوگیا پہر تو تمام کارخانہ ٹامس صاحب کا
درہم برہم ہوگیا بندوقچی جوق جوق ہر طرف کو بہاگنے لگے اور جس کا جسطرف کو منہہ اوٹہا
چلا گیا اور اب صرف ڈہائی سو آدمی اوس جمعیت کے جو ماتحت ٹامس صاحب کے تہے از راہ
وفاداری اوسکی رفاقت مین باقی رہ گئی یہہ فوج اگرچہ قابل مقابلہ کے تو نہ تہی الّا اگر ذخیرہ غلہ
اور چارہ وغیرہ کا ہوتا تو قلعہ جہاز گڈہ البتہ بچ سکتا تہا دفعہ یہہ حسب حال پر اختلال
ٹامس صاحب کا لوئیس صاحب کو معلوم ہوا تو اوسنے تہیہ آگے بڑہنے کا اور اوسکی پامال
کرنے کا کیا لاجرم انتہائے کار ٹامس صاحب کو سوائے بہاگنے کے اور کچہہ نہ بن پڑا کہ وہ رات کو
نو بجے معہ جزوی سواران ہمراہی کے اپنی قرارگاہ سے علیحدہ ہوکر طرف ہانسی کے روانہ
ہوا تہوڑے دور تک نہ پہونچا ہوگا کہ اوسکو لوئیس صاحب کی فوج نے راستہ مین گہیر لیا
اور سواران ہمراہی اوسکے جو حادثات متواترہ کے سبب سے بیدل اور کم ہمت ہوگئے
تہے فوراً ہر طرف کو بہاگ گئے اسواسطے وہ بہی معہ چند ہمراہیان اپنے کے جان بچا کر
خلاف راستہ غیر طرفون مین کو فرار ہوا اور اگرچہ سیدہی راہ ہانسی جہاز گڈہ سے قریب
چالیس کوس کے نہوگی مگر بیہہ سے کے راستون کے سبب سے اوسکو دونی مسافت طے

کرنی پڑی اور چوبیس گہنٹہ کے عرصہ مین ایکسو مبیس میل طی کرکے ہانسی پہونچا دفعہ ۲۵
ہانسی پہونچکر طامس صاحب نے فوراً بندوبست قلعہ اور شہر کا بماموری فوج راجپوتانہ کے
کہ اوسکے تئین وہ بڑا وفادار اور معتبر سمجہتا تہا کرلیا اور پیچھے اوسکے فوج لوئس صاحب کے
وہان پہونچ گئی پہر وہان جاکر خوب لڑائی ہوئی اور کئی دفعہ طامس صاحب نے اپنی بہادری
سے لشکر لوئس صاحب کو پسپا کیا مگر آخرکار بسبب نملنی تنخواہ کی فوج طامس صاحب کی بالکل
منحرف ہوگئی اور مستعد اس امر کے ہوئی کہ اگر لوئس صاحب ہماری تنخواہ چڑہی ہوئی
دیدیں تو ہم طامس صاحب کو چہوڑکر اوسکی طرف ہوجاوین اسواسطے بلاچاری اوسنے قلعہ
ہانسی بہی چہوڑا اور کچھہ آدمی قوم رجپوت اپنے ہمراہ لیکر فرار ہوگیا اور ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۲ء
مین داخل عملداری انگریزی کی ہوکر ہوائے کشورستانی اور فرمانروائی کی سر سے
باہر کی اور عوام الناس کی طرح بقیہ عمر اپنی بسر کردی

فصل ہشتم عملداری جنرل پیرون صاحب سپہ سالار فوج دولت رام سندھیہ کے بیان مین

بعد ہزیمت جارج طامس صاحب کے عملداری جنرل پیرون صاحب سپہ سالار فوج دولت رام
سندھیہ کی پرگنہ جہجر مین قایم ہوئی اور اوسکی طرف سے اولاً چند روز کنور سنگہ و ہمت سنگہ
اور بعدہ راؤ بالکشن اہیر اور پہر ایکسال تک نواب احمد بخش خان والد نواب امین الدین خان
لوہارو والہ عامل رہے اور دو سال سے کچھہ زیادہ عملداری پیرون صاحب کی رہی آخرکار سنہ ۱۲۱۸
ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۳ء مین لارڈ لیک صاحب معہ فوج جرار متوجہ تسخیر شاہجہان آباد کی ہوئی تو
اولاً پیرون صاحب دولت رام سندھیہ آقائی اپنی کی طرف سے جو اوس وقت دکہن مین
تہا بمقام کول لارڈ لیک صاحب سے صف آرا ہوا اور کچھہ خفیف سی جنگ بہی کی مگر

بعدہ براہ سازش معرکہ سے فرار ہوکر لشکر انگریزی مین داخل ہوگیا کہ وہان نظربند ہوکر کلکتہ
کو بھیجا گیا اور لارڈ لیک صاحب و کرنیل لونی اختر صاحب معہ سپاہ آراستہ داخل شاہجہان آباد
کے ہوئے اور بادشاہ سے ملازمت حاصل کرکے عملداری اپنی اونہون نے قایم کرکے

فصل نہم عملداری متفرق راجہ فوج سنگہ رئیس بلب گڈہ و نجابت علیخان بھڑیچ عاملان سرکار انگریزی و ورنراین راؤ اور مرزا اسد بیگ عاملان جسونت راؤ ہولکر کے بیان مین

دفعہ ۲۵۲ جب شاہجہان آباد پر صاحبان عالیشان انگریز کا دخل ہوگیا تو اولاً لارڈ لیک صاحب نے فوج سنگہ رئیس بلب گڈہ کو حکومت پرگنہ جھجھر کی عطا فرمائی اور نامبردہ ایک مہینا بیس روز تک حکمران رہا اور پھر پرگنہ مذکور بجاگیر نواب نجابت علیخان بھڑیچ کے مقرر ہوا اور نو مہینے تک اوسکی عملداری رہی اور اوسکی طرف سے مہتاب رائے اور دلسکھہ رائے قوم بقال دتہ ساکن موضع سلانہ پرگنہ جھجھر عاملی کرتی رہے

دفعہ ۲۵۳ بعد تسلط شاہجہان آباد کے لارڈ لیک صاحب نے بندوبست کار ملکی و مالی کا تفویض کرنیل اختر لونی صاحب کے کیا اور خود واسطے تنبیہ و گوشمال مفسدان اطراف و جوانب کے روانہ ہوئے جب یہہ حال جسونت راو ہولکر کو کہ اوس زمانہ مین مقیم متھرا تھا معلوم ہوا تو اوسنے شاہجہان آباد خالی سمجھہ کر لشکر شائستہ معہ توپخانہ بسرکردگی ہرناتھہ چیلہ اپنے کے براہ الور شاہجہان آباد پر بھیجا کہ اوسنے نہایت زور اور شور کے ساتھہ وہان پہونچکر باغ شاہ نظام الدین مین ڈیرہ کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے گولہ اندازی شروع کی اور اودہر اختر لونی صاحب بھی شہر کے اندر سے اوسکے دفعیہ مین مصروف ہوئے اور یہہ خرخشہ ایک عرصہ تک باقی رہا اور اوسی ضمن مین ہرناتھہ چیلہ جسونت سنگہ راو ہولکر کا گرد و نواح شاہجہان آباد مین ہولکر کیطرف سے عملداری کرنے لگا چنانچہ پرگنہ جھجھر مین اوسنے اولاً نراین راو

مرہٹہ کو اور پہر اسد بیگ مغل کو عامل مقرر کرکے بہیجا سو جسوقت کہ ابتدا آمد امد نراین راو کے
ہوئی تو شتاب رای عامل نواب نجابت علیخان کا خود بخود کنارہ کش ہوگیا اور نراین راو
اور اسد بیگ دونون شخص اگے پیچہے پہونچکر مقام جہجہر پہونچکر اپنی نوبت پر حکومت کرتے رہے
اور عہد حکومت مرزا اسد بیگ عامل مین مقام جہجہر ایک یہہ واردات عظیم واقع ہوئی کہ درمیان
بابر خان ولد اکبر خان افغان اور جسونت رای کاتہہ ساکن رہتک کے جو کارکن قانونگویان
جہجہر کا تہا اوس زمانہ مین پرگنہ کے اوپر بڑا قابو رکہتا تہا لڑائی ہوئی اسطرحسے کہ اولا
بابر خان مذکور اور فتحیاب خان ولد لکہن خان افغان مکان جسونت رای مذکور پر مارے گئے
اور جب یہہ خبر اونکے وارثان نے سنی تو اعظم خان وغیرہ افغانان گروہ باندہ کر جسونت رای
کے مکان پر چڑہ گئے اور بمعاوضہ خون بابر خان اور فتحیاب خان کے جسونت رای کو معہ سترہ
کس دیگر اقارب اور متوسلان اوسکے سے قتل کیا اور اثاث البیت اوسکا لوٹ لیا الغرض
نراین راو اور مرزا اسد بیگ دونو شخص جسونت راو ہولکر کی طرف سے تخمینا عرصہ چہہ مہینے
تک عامل اور کارفرما رہے آخر کار جب مقام کانپور لارڈ لیک صاحب بہادر کو خبر محاصرہ
فوج ہولکر کی بہ نسبت شاہجہان آباد کے پہونچی تو اونہون نے بڑے کر و فر کے ساتہہ
عزم محاربہ ہولکر اور فوج اوسکی کا جو شاہجہان اباد پر مامور تہی کیا تو اونکی دہاک سے
ہولکر معہ ہمراہیان جلیہ لینے کے طرف فرخ اباد کے فرار ہوگیا اور لارڈ لیک صاحب بہی
اوسکے تعاقب مین گئے اور ملک دہلی کا خلش اوسکے سے خالی ہوگیا اسواسطے پہر بدستور
نواب نجابت علیخان ہریسیج نے جہجہر وغیرہ محالات جاگیر اپنے پر قبضہ کرلیا اور اسد بیگ
مغل عاملی جسونت راو ہولکر کا اپنا بوریا بدہنا لیکر کسی طرف کو کافور ہوگیا فقط

باب سوم

کیفیت حال ریاست بہڑیچان اور عملداری سرکار انگریزیکے بیان مین مشتمل اوپر چہہ فصلونکے

فصل اول

متضمن ذکر اجمالی خاندان بہڑیچان اور رو داد کارکردگی اور حصول جاہ و مناصب اونکی کے

دفعہ ۲۵۴

زمانہ سلف مین بہڑیچ نامی ایک شخص قوم افغان تھا اوسکی نسل اور قبیلہ سے جو لوگ ہین وہ بہڑیچ کہلاتے ہین چنانچہ اوسی خاندان سے ہو سے خان
افغان ترانبد رہئی ولایت مین مقام سرادق
ایک رئیس تھا اوسکا بیٹا نعمت خان اور
نعمت خان کا بیٹا قلندر خان اور قلندر خان کا
بیٹا مصطفی خان ہوا اور مصطفی خان ولایت سے
ہندوستان مین آیا اسو اسطے اوسیکو مورث
اصلی بہڑیچان رئیس جہجر کا سمجہہ کر کسی نام بہڑیچون
لکہا جاتا ہے
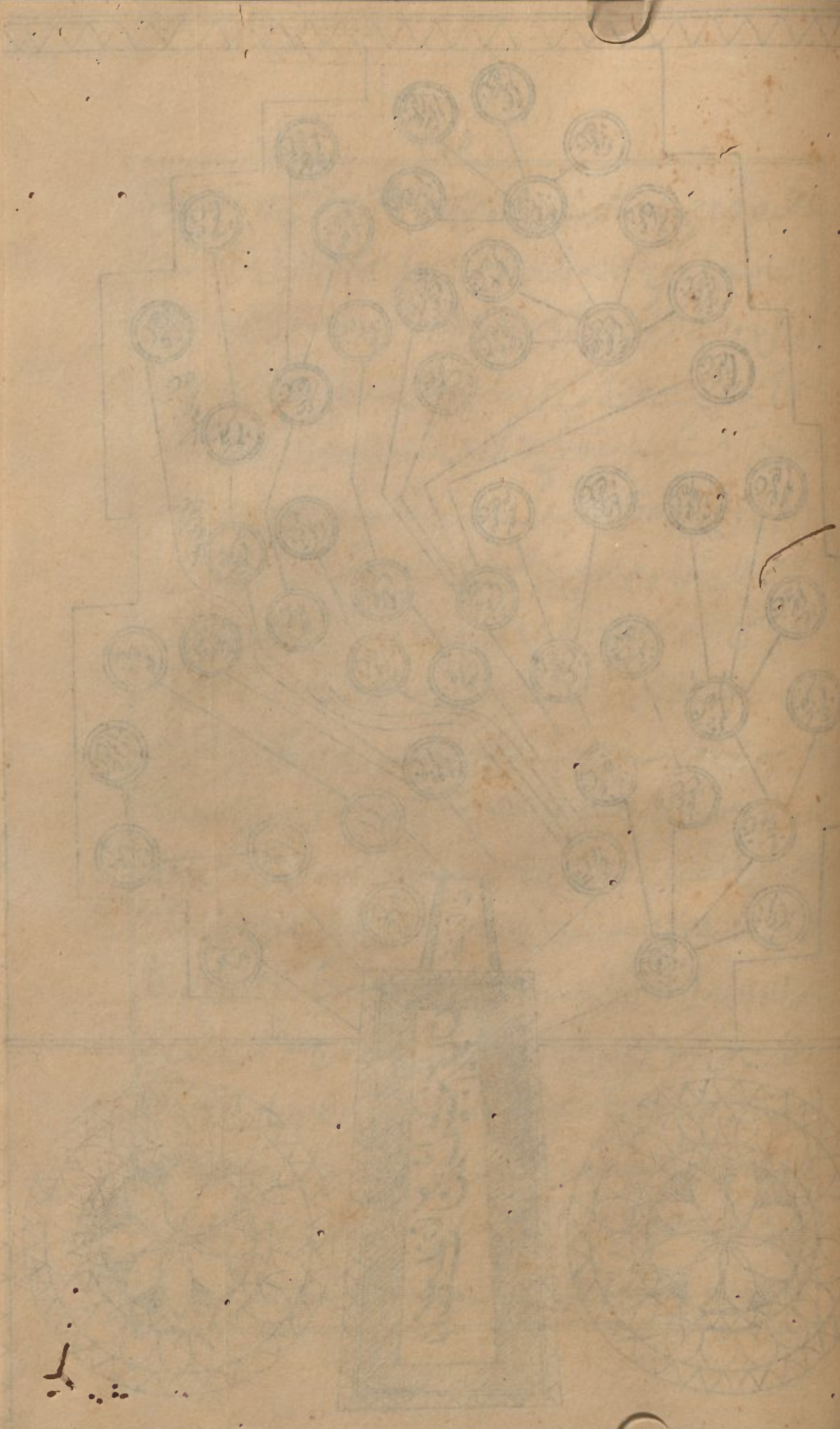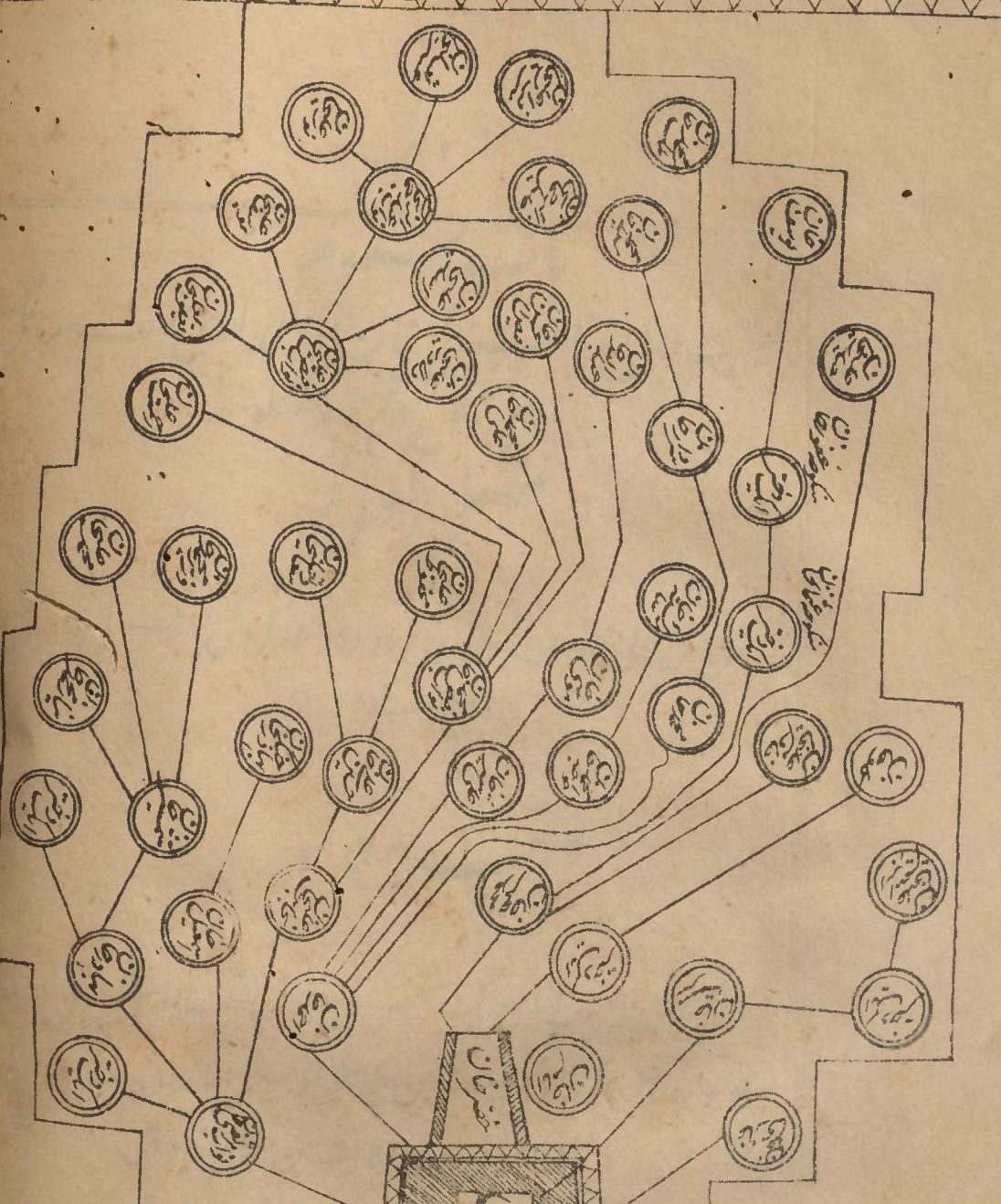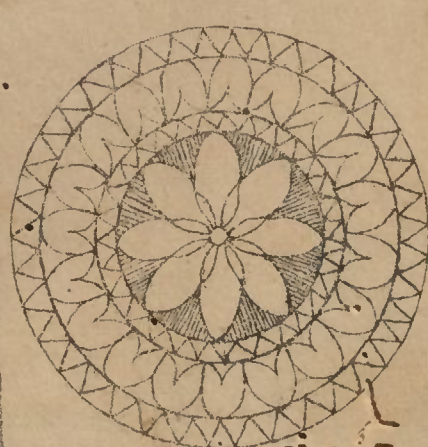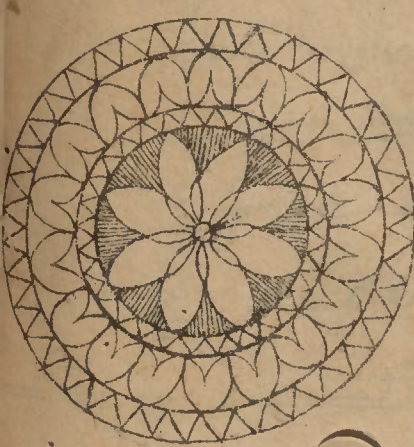
دفعہ ۱۵۵ جب زمانہ محمد شاہ بادشاہ مین ضعف سلطنت کا واقع ہوا تو جا بجا ملک مین
تنازعات برپا ہو گئی لامحالہ سرداران ہند مردان بہادر اور واقع آزما کی توقیر اور قدردانی
کرنی لگی اسواسطے اکثر لوگ ولایت سے بامید حصول جاہ و مراتب ہندوستان کیطرف رجوع لائے
اوسی ضمیمہ مین مصطفے خان ہڑیچ بہی معہ اپنے بہائی بندون اور دوستون اور متوسلون کے
ایک فوج آراستہ کرکے بامید تلاش روزگار وارد ہندوستان ہو کر دہلی کو آتا تہا کہ اثنار
راہ مین متصل شہر سمانہ علاقہ پٹیالہ سکہہ لوگ سدراہ ہوئے کہ اونسے لڑائی ہوئی اور آخرکار
مصطفے خان فتحیاب ہوا اور پہر تواضع رئیس پٹیالہ کی اوسی جگہہ بود و باش اختیار کرلی اور
ایک موضع بنام دہڑیچان آباد کیا چنانچہ ابتک آبادی اوسکی وہان موجود ہے دفعہ ۱۵۶
چندروز بعد مصطفے خان سرکار نواب علی بردی خان مہابت جنگ ناظم صوبہ بنگالہ و عظیم آباد و
اوڑیسہ مین معہ جمعیت ہمراہی اپنے کے عہدہ رسالہ داری پر نوکر ہوا اگرچہ یہہ شخص مرد شجاع
اور عالی حوصلہ تہا محاربات اور مجادلات مرہٹہ و میر حبیب وستانی و سرفراز خان و مرشد قلیخان
وغیرہ مین اوسنے ہمراہ مہابت جنگ کے بردوات شایان اور خدمات نمایان کین اسواسطے
اوسکے آقا نے بمقتضائے قدردانی اور جوہر شناسی کی اوسکو رتبہ عالی پر پہونچا دیا اور حضور
محمد شاہ بادشاہ کی سے اوسکو خطاب نواب مصطفی خان بہادر ببر جنگ کا عطا کرایا اور شان
و شوکت مین اوسکو اپنی برابر بنالیا دفعہ ۱۵۷ جب مصطفے خان نے عظمت و حشمت اپنی
بدرجہ مساوی مہابت جنگ کی دیکہی تو اوسکو طمع دامنگیر ہوئی اور خواہان اس امر کا ہوا کہ مہابت جنگ سے
بغاوت اختیار کرکے اپنے واسطے فی نفسہ ایک جدی حکومت پیدا کری اسواسطے اوسنے
مہابت جنگ سے درخواست کی کہ آپنے ہنگام مصروفیت محاربات اعدا کی مجہے امیدوار
نیابت نظامت صوبہ بہار کا کیا تہا سو اب ایفار وعدہ کا کرکے مجہے اوس عہدہ پر سرفراز

فرمائی مہابت جنگ نے اس معاملہ مین تغافل اور لیت ولعل گیا لاجرم مصطفے خان تو پہلے سے
ہوای صوبہ داری بہار کی سر مین رکہتا تہا اسبات کو اوسنے ذریعہ بغاوت اور ہنگامہ پردازی
کا قرار دیکر آمدرفت دربار کی موقوف کی اور افواج اپنے رسالجات کو جو قریب پچیس ہزار سوار
اور پیادہ کے ہوگی اپنی ساتہہ موافق کرکے پیغام استعفار نوکری اور طلب تنخواہ کا مہابت جنگ
سے کیا مہابت جنگ نے ہر چند کہ دل جوئی اور رفق و مدارا اوسکے ساتہہ کیا
مگر مصطفے خان پر کچہہ اثر اوسکا نہوا اور معرفت وکیل کے ایک فرد حساب مشاہرہ خود اور
سپاہ ہمراہی اپنے کے بدون دینے تصحیح اور موجودات کے تعداد مبلغ بالہہ روپیہ کے
بہیجدی مہابت جنگ نے خرج سترہ لاکہہ روپیہ مین عقب گذاری اپنی سمجہہ کر بلا تامل
زر مطلوبہ اوسکے پاس بہیجدیا چنانچہ مصطفے خان نے بعد وصول تنخواہ کے ۱۱۵۸ھ ہجری
مطابق ۱۷۴۵ء مین نواب علی بردی خان مہابت جنگ اپنے آقا سے بغاوت
اور عداوت اختیار کرکے اولا اسباب دربار بردار یکو روانہ آیندہ کیا اور پہر جہاونی
کو اگ لگا کر آپ بکروفر تمام مرشدآباد سے باہر آیا اور ارادہ انتزاع صوبہ بہار کا دلمین
مصمم کرکے روانہ ہوا دفعہ ۲۵۵ بعد علحدگی مرشدآباد کے مصطفے خان اولا راجمحل
مین پہونچا اور وہانکے توپخانہ اور فیل خانہ وغیرہ ساز و سامان کار پر تصرف اپنا کرلیا اور وہانسے
آگے بڑہکر مونگیر مین جو مضافات صوبہ بہار سے ہے پہونچا اور اوسکے قلعہ کا محاصرہ کرلیا اگرچہ بلدیو
ہزاری قلعہ دار نے حتے المقدور خوب لڑا مگر آخر کار مارا گیا اور اوسی لڑائی مین عبدالرسول خان
برادر کلان مصطفے خان بگولہ بندوق سنگ کشتہ ہوا اور قلعہ مونگیر کا مصطفے خان نے فتح کرلیا اور پہر
اوس جگہہ سے منزل بمنزل نواح عظیم آباد مین وارد ہوا اور یہان پہلے سے خبر عزم مصطفے خان
کی حسب تحریر مہابت جنگ کے زین الدین احمد خان ہیبت جنگ برادر زادہ مہابت جنگ

مراد ارزانی و ملاطفت ۱۲ سلوک و صلح ۱۲
ان دونو لفظونسے مراد شمار کرا دینی اور دکہلا دینے فوجکی ہی ۱۲
چہین لینا اپنی طرف کہینچ لینا ۱۲

کو جو اوسوقت نائب صوبہ بہار کا تہا پہونچ گئے تہے اسواسیطے وہ معہ پندرہ سولہ ہزار
سوار اور پیادہ کے سواد عظیم آباد مین متصل باغ جعفر خان کے کہ عظیم آباد سینے بفاصلہ
ایک کوس کے بجانب شرق واقع ہے خیمہ زن تہا لیں دونون لشکر مین مقابلہ اور محاربہ
واقع ہوا اور مبارزان طرفین نے کما حقہ داد تہور اور شجاعت کی دی جب کہ بہت سے
لشکریان اور سرداران دونو جانب کے مقتول اور مجروح ہو چکے تو مصطفے خان نے طرف
مورچال سندر سنگہ زمیندار عمدہ تکاری کی جو ہمراہیان ہیبت جنگ سی تہا حملہ کیا سو نابرہ تاب
مقاومت کی نہ لاکر پسپا ہوا اور افاغنہ نے اوسکی مورچال مین داخل ہوکر ہات قتل و
غارت کا دراز کیا اسی عرصہ مین تفنگچیان ہیبت جنگ نے پہونچکر افغانون کو باڑ پر
رکہہ لیا ناچار افغان لوگ مغلوب ہوکر اپنے خیمون کی طرف بہاگے اور سرداران ہیبت جنگ
نے فرصت وقت کو غنیمت جانکر سندر سنگہ کے مورچونکو از سر نو مستحکم کیا اور اسقدر اس حال کے
خبر آمد آمد مہابت جنگ کی مرشد آباد سے بتعاقب مصطفے خان کے مشہور ہوئی یہہ خبر
سنکر مصطفے خان پہر آمادہ حرب اور نبرد کا ہوا اور کشش اور کوشش مردانہ ظہور مین
لایا قضارا حین ہنگامہ جنگ مین عبد الشاہ و ماں شاہ و بعضے دیگر رفیق مصطفے خان کے
مارے گئے اور ہی ایک گولی بندوق کی بو ستال اوسکے داہنی انکہہ پر لگی اور افواج
ہیبت جنگ کی اوسپر ایسی مار مار کرکے پڑی کہ سواے فرار کے اوسکو اور کوئی راہ نجات
نظر نہ آئی ناگزیر بنارس کی طرف فرار ہو گیا اور مہابت جنگ معہ لشکر اپنے کے شامل ہیبت جنگ
کے ہوکر دونون چچا بہتیجے بالاتفاق بتعاقب مصطفے خان کے مصروف ہوئے اور مصطفے خان
دریای کرمناسا کو جو حد فاصل صوبہ بہار کی ہے عبور کرکے رہ نورد بنارس کا ہوا اور دونون
افسرون نے کنارہ دریاے مذکور پر خیمہ کیا اوسیوقت خبر پہونچی کہ مرہٹون نے بنگالہ کے

ملک مین پہونچکر سر بہ شورش اوٹہایا ہی لہذا مہابت جنگ نے عظیم آباد کو لوٹ آیا اور وہان سے
عازم مرشد آباد کا ہوا اور ہیبت جنگ نے بہ سرانجام کار نظامت صوبہ بہار کے اشتغال کیا
اور مصطفی خان نے بنارس مین پہونچکر سپاہ اور توپخانہ جمع کیا اور ساز و برگ حرب و ضرب کا مہیا کر کے
عظیم آباد کیطرف پہر کوچ کیا **دفعہ ۵۹** ہیبت جنگ نے دریافت اس ماجرا کے فوج جرار لیکر عظیم آباد سے نکلا اور
ربیع الاول ۱۱۵۸ ہجری مطابق ۱۷۴۵ع مین نواحی بہوج پور متصل کہرنیٹی متعلقہ صوبہ بہار کے
مقابلہ دونو حریفونکا ہوگیا اور اسمین ایک لڑائی سخت پڑی مصطفی خان بعد جنگ
توپخانہ کے معہ مخصوصان اور معتمدان اپنے کے تلوار بن علم کر کے فوج ہیبت جنگ پر جلو ریز
حملہ آور ہوا لیکن اوس حملے مین گولی بندوق کی مصطفی خان کے سینہ مین قلب کے متصل لگکر
پشت سے پار ہوگئی اور مصطفی خان اوسکے صدمہ سے حالت نزع مین ہوگیا اور فوج
کی یہہ حال دیکھکر مخالف پرنے تحاشا آگر سرے اکثر کو مار کر خاک پر ڈالا اور بقیۃ السیف فرار
ہوگئے اور رعایای نواحی نے بہی فراریون کے پیچہے ہوکر جہان تک بنا اونکو خوب قتل
اور غارت کیا اور مرزا پایندہ بیگ مخاطب بہ ہاشم قلیخان نے کہ عرض بیگی ہیبت جنگ کا
تہا مصطفی خان کے ہاتہی پر چڑہکر اوسکا سر کاٹ لیا اور اپنے آقا کے سامنے حاضر کیا
اوسنے شادیانہ فتح کے بجا کر عرضی مبارکباد معہ سر مصطفی خان کے بحضور مہابت جنگ
کے روانہ کی اور حکم دیا کہ لاشہ بی سر کو عظیم آباد مین ہاتہی سے پانو سی باندہ کر تمام شہر مین
کہچواوین اور پہر دفن کر دین چنانچہ اسی طرح عظیم آباد مین تعمیل حکم کی ہوئی جب یہہ
معاملہ میر محمد باقر شوشتری نے جو اوسوقت کے اکابرین سے تہا سنا تو فرمایا کہ مینے خواب
مین دیکہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوس فغان پرکین کی لاش کو کمر سی دو ٹکڑی کیا ہے
پس لازم ہے کہ اوسکا جسم دو نیم کیا جاوی چنانچہ بعد از تدفین پہر حکم ہیبت جنگ کا پہونچا

کر اوسکے جسم کے بیچ سے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑہ بطرف شرق اور دوسرا بطرف
غرب شہر عظیم آباد کی لٹکایا جاوے سو ایسا ہی کیا گیا اور بعد چند روز کے اعضای
گندیدہ اوسکے اوتار کر جہان آویختہ تھے وہین دفن کر دے گئے دفعہ ۲۶۰ بعد مارے جانے
مصطفے خان کے مرتضی پسر کلان اوسکے نے خویش و اقارب اپنے اور فوج باقیماندہ
کو فراہم کر کے بجاے باپ کے مربیت اور سرپرستی اونکی اختیار کی اور وہانسے معہ جمعیت خود
روانہ ہوکر بحضور نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ صوبہ دار اودہ و الہ آباد کے آکر نوکر
ہو گیا اور ایک عرصہ دراز تک بعہد صفدر جنگ اور نواب شجاع الدولہ خلف الرشید
اوسکے کے معہ اپنے رسالہ اور اعوان اور اکفار کی اعزاز اور اکرام کے ساتھہ اوقات بسر
کی جب کہ زمانہ حکومت مرزا امانی عرف نواب آصف الدولہ ولد شجاع الدولہ کا ہوا تو
ناقدردانی نواب مذکور سے رنجیدہ ہوکر معہ پانچ ہزار سوار رسالہ اپنے کے دہلی مین چلا آیا
یہان بدستگیری مرزا نجف خان وزیر شاہی کے بحضور بادشاہ کے ملازم ہوکر بپایۂ قبولیت
جاگیر اور مناصب کے معزز اور سرفراز ہا اور جنگ ہاے راجپوتان کچواہہ علاقہ جی پور
مین تردداتِ نمایان بجالایا آخر کار عزت اور نیکنامی کے ساتھہ مر گیا قبر اوسکی
فتح پور سیکری ضلع اکبر آباد مین بمقام خانقاہ سلیم چشتی کے ہے دفعہ ۲۶۱ پس از وفات
مرتضی خان بخش غازی خان اوسکا بہائی اور اسمعیل خان اور نجابت علیخان اور بہادر خان
اوسکے بیٹے بدستور پسر خیلی رسالہ اپنے کے بحال اور ممتاز رہی اور جب تسلط مرہٹوں
سیندہیہ کا دہلی پر ہوا تو اوسنے بہی قدر اور منزلت اونکی قایم رکہی اور اون لوگون نے
بہی اوسکی اطاعت اور خیر خواہی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکہا چنانچہ جب ۱۲۱۰
ہجری مطابق ۱۷۹۶ع مین مادہوجی سیندہیہ ملک جیپور مین راجہ دہیراج پرتاب سنگہ

کجواہہ سے اٹہنے گیا اور بمقام قصبہ لال سوت اور خوشحال گڈہ کے جو جہجپور سے لقابلہ
بارہ کوس کے واقع ہے مقابلہ اور محاربہ ہوا تو ان لوگون نے بدرجہ غایت داد شجاعت
اور جان نثاری کی دی چنانچہ غازیخان اوسی لڑائی مین مارا گیا علاوہ بران جو امور متعلق
سلطنت دہلی کی پیش آتی رہی اوسکو یہہ لوگ کوشش اور سعی جمیلہ سے بجا لاتی رہے
اسواسطے نجابت علیخان خلف مرتضی خان کو جو بسرشار ہہر سجان تہا حضور شاہ عالم بادشاہ
کے سے خطاب اسدالدولہ ممتاز الملک نواب نجابت علیخان بہادر بہزبر جنگ کا مرحمت
ہوا دفعہ ۲۶۲ جب سنہ ۱۲۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۳ع مین عملداری سرکار انگریزی کی
ائی تو نواب نجابت علیخان مذکور فوراً بحضور جنرل لیک صاحب بہادر سپہ سالار فوج انگلیشیہ کے
حاضر ہوکر برجوع قلب بشرائط رفاقت اور خیرخواہی کی بجالانے لگا اسواسطے بموجب
سند مہری صاحب ممدوح مرقومہ چہاردہم اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع کی جو نسبت وغیرہ پرگنات
میان نواب جاجاداد رسالہ اور مواضع کوڑی وتسنگ اوندہ وحسن گڈہ و دوسیرو
پہلادپور وسوکہہ بارپور در وجہہ جاگیر نواب نجابت علیخان کے پہلے سے مقرر تہے وہ
بدستور بحال اور برقرار رہی اور بالعوض پرگنہ رہتک کے کہ وہ قبضہ اوسکے سے
نکالکر اور لوگون کے نام مقرر ہوا تہا پرگنات جہجر اور دادری وبہادرگڈہ جاجاداد رسالہ مین
دے گئے دفعہ ۲۶۳ جب سنہ ۱۲۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۴ع مین فوج انگریزی بسپردگی جنرل
منسن صاحب بنابر دفعہ جسونت راو ہولکر کے مامور ہوئے تو سواران جہجر بہی ہمراہ گئے
اور بروقت لڑائی رام پورہ دہان پورہ وغیرہ اور درہ مکندرہ کے اگرچہ لوکین صاحب
ایک افسر فوج انگریزی کا مارا گیا اور فوج انگریزیکو شکست ہوئی الا جہجریون نے نہایت
جرات اور مردانگی کی چنانچہ فیض طلب خان بہنوئی نواب نجابت علیخان کا زخمی شدید

ہوکر فوج ہولکر مین بگڑ گیا کہ آخر کار بہ شفاعت محمد اعظم سردار ہولکر کی رہائی اوسکی عمل
مین آئی لہذا نظر بمزید حسن خدمتی اور کارگذاری بہڑ بچون کی لارڈ لیک صاحب اون
لوگونسے بہت راضی ہوئی اور فیض طلب خانکو پرگنہ پاٹودی ازروئی سند مرقومہ ۲۴
ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء مطابق ۱۹- رجب سنہ ۱۲۱۹ ہجری علیحدہ لطور جاگیر کے دیا اور بحضور
نواب گورنر جنرل بہادر کی سفارش از دیاد پرورش اور پرداخت بہڑ بچون کی کی
اور پہر جو محالات میان دوآب کے کسی ضرورت کے سبب سے ضبط سرکار ہوئی تو اونکے
معاوضہ مین محالات جہجہر و نارنول و کانٹی و باول و کانونڈ معہ قلعہ جاداد ذات
و رسالہ نواب نجابت علیخان اور پرگنہ بہادر گڈہ و بدہوانہ و دادری سوای ہوا ضلع
ہہو و ناہڑ و جہال کی جاداد رسالہ محمد اسمٰعیل خان و فیض محمد خان مین بموجب سند
مہری جنرل لیک صاحب بہادر مرقومہ دہم مارچ سنہ ۱۸۰۶ء مقرر ہوے اور چند روز
بعد رپورٹ سفارش جنرل موصوف کے درباب از دیاد پرورش بہڑ بچان کے
بحضور نواب گورنر جنرل بہادر کے منظور ہوگئی اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ مطابق پروانہ جہری
سر جارج بارلو بارونٹ گورنر جنرل بہادر مرقوم چہاردہم صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری
مطابق چہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ء کی پرگنات مرقومہ بالا بر سبیل دوام نسلاً بعد نسلاً حسب
تفصیل ذیل معاف اور مرحمت ہوئی۔

تعلقہ نواب نجابت علیخان مع مال و رسالہ	
جہجہر	باولی
کانونڈ معہ قلعہ	نارنول
کانٹی باول	

بنام محمد اسمٰعیل خان و فیض محمد خان جاداد و رسالہ جات اسمٰعیل خان و فیض محمد خان بشرط متابعت نجابت علیخان	
دادری سوای ہو و ناہڑہ و جہال	بدہوانہ
جاگیر اسمٰعیل خان پرگنہ بہادر گڈہ	جاگیر فیض محمد خان تعلقہ پاٹودہ

اور یہہ شرط اوسمین لگائی گئی کہ موہوب بہم شد و لبست محالات مذکور کا اپنی جمعیت سی کرین
اور سرکار سے کچھہ مدد نہ مانگین اور چار سو سوار عند الضرورت سرکار مین حاضر رکہین
اور ہموارہ مصروف بخیر خواہی و جانفشانی سرکار کی رہین پس مطابق اوسکی نواب نجابت علیخان
پرگنات جہجہر و بادلی و کانونڈو کانٹے و باول و نارنول پر رئیس و حاکم مستقل ہوگیا
اور جو منجملہ پرگنات موسومہ محمد اسمعیل خان کے پرگنہ دادری اور بدہوانہ مشترکہ محمد اسمعیل خان
برادر اور فیض محمد خان پسر نجابت علیخان کا تہا اسواسطے از روی تقسیم ما بین نجابت
علیخان نے پرگنہ بدہوانہ بنام نہاد حصہ فیض محمد خان بیٹے اپنے کے محمد اسمعیل خان
سے علیحدہ ہو کر کے شامل اپنی حکومت کے کرلیا اور علی ہذا القیاس تعلقہ پاٹودہ بہی جسمین
خاص پاٹودہ اور لوہاری اور کہٹری شامل ہین بوجہہ ہونے جاگیر فیض محمد خان پسر
نجابت علیخان کی متعلق عملداری نواب موصوف کے رہا چنانچہ حال مفصل کارروائی
نجابت علیخان کا معہ اولاد اوسکے کے جب تک اوسکے خاندان مین ریاست رہی ذیل
مین لکہا جاتا ہے **فصل دوم متضمن ذکر ریاست نواب نجابت علیخان ہڑیچ کے**
دفعہ ۲۶۴ نواب نجابت علیخان ولد مرتضی خان ہڑیچ سرکار دولت مدار انگلشیہ
سے مالک پاکر سنہ ۱۲۱۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۸ع مین مسند نشین ریاست کا ہوا اور جو کہ
سرکار سے بخشش ملک بنام نجابت علیخان کے معہ لواحقان ہوئی تہی اسواسطے
اوسنے منجملہ پرگنات موسومہ اپنے کے پرگنہ کانٹی اور بادل تو تفویض احمد خان اور حضرت خان
اعمام* اور عبد الرسول خان داماد سرمست خان عم مرحوم اپنے کے کر دیا اور باقی پرگنات
جہجہر اور بادلی اور کانونڈ اور نارنول اور بدہوانہ و پاٹودہ وغیرہ دیہات سرکار نہ اپنے
قبض و دخل مین رکہے اور قریب دس مہینے تک اسی طرح پر کارروائی ہوتی رہی

* اعمام جمع عم ۱۲ یعنی چچا ۱۲

بعد اونکے جب وہ لوگ متصدی امور انتظام پرگنات کے نہو سکے تو اونہون نے
اپنی خوشی سے محالات مذکور نواب نجابت علیخان کو واپس دیدیئے اور بالعوض
اونکے نواب نجابت علیخان نے مبلغ روپیہ سالانہ اونکو دیا اور ایکسو
ترسٹھہ نفر سوار عندالضرورت سرکار اونسے لینے مقرر کر لیئے اور نوشت و خواند اسکی
باہمد گر اونکے اس طرح سے ہو گئی کہ غلام محمد خان اٹھائیس ہزار چار سو روپیہ لیویے
اور ساٹھہ نفر سوار نوکری مین دیویے اور عبدالرسول خان بائیس ہزار چھہ سو پچاس روپیہ
سالانہ لیویے و ستھتر نفر سوار نوکری مین دیوے اور خضر خان لہ ہزار سات سو
روپیہ سالانہ لیوی اور اٹھائیس نفر سوار نوکری مین دیوے اور اوسیکے مطابق
عملدرآمد ہو گیا اور جو کہ چار سو نفر سواروں کا مطالبہ دائمی سرکار سے واسطے تعیناتی ضلع
دہلی و پانی پت و رہتک و گوڑگانوہ و حصار کے نواب صاحب سے ہوا اسواسطے موافق
قرارداد کے مابین نفر سوار تو اون تینون خانصاحبان سے لیئے جاتے تھے اور باقی
باقی نفر نواب صاحب اپنے یہاں سے پورے کرکے کل چار سو نفر سوار سرکار مین بھیجتے
تھے دفعہ ۲۶۵ قیام اور بود و باش نواب نجابت علیخان کی بطور استقلال خاص
شاہجہان آباد مین تہی چنانچہ شاہجہان آباد مین نواب صاحب نے کلان محل و حویلیات
دکھنی راے و امانی بیگم و باغ سیدی والہ و دکاکین وغیرہ جایداد پچاس ہزار روپیہ
کی خرید کر لی تہی اور انتظام ملک کا اپنی طرف سے فیض طلب خان اپنے بہنوئی کو جو جاگیردار
تہہ پاٹودی کا تہا سپرد کر رکھا تہا اور فیض طلب خان اونکی طرف سے پرگنات
مین بطور نائب کے رہتے تہے اور نواب صاحب بذات خود ایام فصل مین اکثر
بطور دورہ کے پرگنات مین آیا کرتے تہے اور پانچ ہزار سوار و پیادہ کی کل جمعیت فوجکی

اونکے یہان نوکر تھے دفعہ ۲۶۶ اولاً چھاونی فوجکی کچھہ عرصہ تک بہادرگڈہ مین
رہی کیونکہ درمیان نواب نجابت علیخان رئیس اعظم اور محمد اسمعیل خان جاگیردار
بہادرگڈہ بسبب اخوت کے کچھہ مغائرت نہ تھی اور بعد اوسکے جھجہر مین بمقبل عیدگاہ
قریب دو سال اور پھر مقام کانونڈ مین تخمیناً ڈہائی سال تک رہی اور جوکہ اوسی عرصہ مین محمد
اسمعیل خان برادر نواب صاحب رئیس دادری کے مرگئے اور بہادرجنگخان اونکی
بیٹی صغیرسن رہے اور علاقہ دادری مین صورت بدنظمی کی واقع ہوئی دریںصورت
اگرچہ ابتداءً آفیما بین اسمعیل خان اور نواب صاحب کے آپس مین تقسیم پرگنات دادری اور
بدہوانہ کی ہوگئی تھی لیکن عمل درآمد اوسکا اچھی طرح نہین ہوا تہا اور ذمہ داری مشترکہ
انتظام کی باعتبار ظاہر سرکار مین بحال تھی اسواسطے نظم ونسق علاقہ مذکور کا نواب
صاحب نے تابلوغ بہادرجنگ خان کے اپنے اوپر واجب گردان لیا دفعہ ۲۶۷
ظاہرا اونہین ایام مین زمینداران بہوانی متعلقہ پرگنہ دادری نے ادائے معاملہ مین لیت
ولعل کرکے بغاوت اختیار کی بلکہ از راہ شرارت اور جوفردگی کے کچہہ نگران بہوانی کے
اسباب مخمورن صاحب کا کہ بمقام موضع دسانہ ڈیرہ اونکا تہا چورا لیگئے کہ عندالتحقیقات
آنا اسباب مذکور کا بمقام بہوانی کے تحقیق ہوگیا اور ہرچندکہ اونکو فہمائیش ہوئی مگر اسباب
واپس نہ دیا ملک سترگارنر صاحب ناظم ملک ہریانہ سے جو بتقریب سیر ودورہ مقام
بہوانی مین آئی تھے بدہوا وغیرہ زمینداران نگستاخی اور کلمات ناگفتنی پیش آئے
اوپر صاحب موصوف نے چھاونی بہارا واس علاقہ ریواڑی سے فوج منگا کر بہوانی
پر چڑہائی کی اور بدہوا وغیرہ زمینداران نے بہی بہت سے دیہات گردونواح جمع کرکے
سامان مقابلہ کا مہیا کیا چنانچہ اوسوقت اودہر تو فوج سرکاری اونکی سرکوبی کیلئے

برادری بھائی بندی ۱۲

پہونچی اور ادہر مقام کالونڈ سے فوج نواب صاحب کی بغرض شمول فوج سرکاری گئی اور
باہم بہوانی والون اور افواج متفقہ کے لڑائی واقعہ ہوئی آخرکار فوج سرکاری نے
سمت ۱۸۶۶ بکرماجیت مطابق سنہ ۱۸۰۹ع موافق سنہ ۱۲۲۴ ہجری میں بہوانی کو فتح کرلیا اور اوسوقت
سے بہوانی معہ کونٹ کالوواس بالہو اس گیرا تے نینان تحت بہرپون سے خارج ہوکر شامل
عملداری سرکار داخل پرگنہ مہم کی ہوگئی اور مبلغ چھہ ہزار روپیہ سالانہ نقد بابت جمع اوسکے
سرکار سے اونکو ملنے لگا لیں اوسوقت سے چہاونی فوج نوابصاحب کی کالونڈ سے برخاست ہوکر
قصبہ دادری مین مقرر ہوئی اور اندازاً چار پانچ سال تک تاحین حیات نواب نجابت علیخان
کے چہاونی فوج کی مین ہی بعد اوسکے انتظام اور دباؤ علاقہ پر ہوا کہ کسی شخص نے بعہد نواب نجابت علیخان
کے جون ہنین کی مگر ایک دفعہ ایسا ہوا تہا کہ رعایاے نواب احمد بخش خان رئیس فیروزپور
جہرکا کی باغی ہوگئی تہی اور اونہون نے بپاس اتحاد طرفین نواب نجابت علیخان سے
مدد چاہی سو نواب صاحب نے دو ضرب توپ اور ایک پلٹن نجیبون کی بسرکردگی کرنیل
محمد اعظم کے روانہ کی سو کرنیل مذکور نے قبل از پہونچنے جمعیت نواب احمد بخش خان کے سرکوبی
مفسدان کی بوجہہ احسن کرکے اونکو دبادیا چنانچہ پیچھے سے نواب احمد بخش پہونچے
اور کرنیل محمد اعظم سے بہت راضی ہوئے اور اوسکو خلعت دیکر رخصت کیا اور خط شکریہ
بخدمت نواب نجابت علیخان کے ارسال لکہا دفعہ ۲۶۸ تا ایام حکومت نواب نجابت علیخان
کے کچہہ صورت ترتیب دفتر اور انتظام سررشتہ کی نہتی صرف ایک طور سپاہیانہ جاری تہا
یعنی وقت طیاری فصل کے فیض طلب خان ہر ایک محال مین پہونچکر تحصیلدارون سے
حساب وصول باقی آمدنی اور خرچ کا سمجہہ لیا کرتے تہے اور تحصیلدار ونکو اختیار تہا کہ
زمینداروں سے معاملہ بطور مناسب خواہ از روئے بٹائی یا عمل کنکوت اور پٹہ دکار سکے

وصول کرلیا کرین اور منجملہ زر موصولہ کے جسقدر تنخواہ مردمان فوج اور اہلکاران فیس جگہہ کی ہوکرے تقسیم کردیا کرین اور حساب وسکا سرکار مین بہیجدیا کرین اور اوسوقت مین اسیقدر آمدنی ملک سے ہوتی تہی کہ مصارف ذات اور عیال اور اطفال کا اور تنخواہ فوج اور خرچ ریاست بمشکل ہوتا تہا اور کوئی صورت اجتماع زر اور معموری خزانہ کی نہ تہی اور نہ کوئی خزانہ مقرر تہا دفعہ ۲۶۹ جو احکام عند الضرورت نواب نجابت علیخان کی طرف سے بنام تحصیلداران وغیرہ کے جاری ہوتے تہے وہ بطور خطوط کے لکہے جاتے تہے اور کچہہ نقل احکام مجاریہ کی نہین کیجاتی تہی صرف ایک بہی یادداشت کی تہی اوس مین کسی ضروری حکم کی یادداشت داخل لکہہ لیجاتی تہی اور عرایض جو تحصیلدار لوگ نواب صاحب کو لکہتے تہے اوسمین براہ بے تکلفی اور اہلکاران دفتر کے نام بہی سلام وغیرہ لکہہ دیا کرتے تہے دفعہ ۲۷۰ اہتمام فوجداری اور دیوانی کا متعلق چبوترہ سائر کے تہا جو شخص ٹہیکہ محصول سائر کا نواب صاحب سے لیا کرتا تہا وہی کوتوال کہلاتا تہا اور وہی مقدمات زبانی فیصلہ کردیا کرتا تہا کچہہ سرشتہ ترتیب مثل اور تحریر اظہارات کا نہ تہا اگر کوئی مقدمہ سنگین ہوتا تہا یا متخاصمین سے کوئی شخص فیض طلب خان یا نواب صاحب تک مستغاثی ہوتا تہا تو اوسکو فیض طلب خان مختار ریاست اپنی ذات سے بعد ملاحظہ سرزمین وغیرہ کے فیصلہ کردیتے تہے اور طبیعت نواب صاحب اور فیض طلب خان کی خیرات کیطرف بہت متوجہ تہی چنانچہ فیض طلب خان کا دستور تہا کہ سوائے روزینہ اور وظیفہ معمولی لوگون کے ہمیشہ سو پچاس روپیہ نقد سوتے وقت ایک پارچہ مین باندہ کر اپنے پلنگ کے نیچے رکہہ لیتا تہا اور صبحکو بنگام بیداری محتاجونکو تقسیم کرادیا کرتا تہا دفعہ ۲۷۱ نواب نجابت علیخان بڑا کریم الخلق اور تواضع شعار تہا خاطرداری اور دلجوئی اہل فوج کی بہت کرتا تہا اور جو بہائی بیٹے ملازمان

ندیم تھی اونکی قدر دانی درخور لیاقت ہر ایک شخص کے کرتا رہتا تہا اور اونکی شادی اور غمی مین امداد خرچ
کی بہی کرتا تہا بلکہ جو جو مردم ذی عزت مثل رسالہ دار وغیرہ کی تہی بروقت تقاریب[جمع تقریب ۱۲] ہیت اور شادی کے
خود اونکی مکانات پر جایا کرتا تہا اور ہر ایک طرحکا طریقہ رعایت اور پرورش کا مرعی رکہتا تہا غرض
کہ اون لوگون سی راہ و رسم برادری کی برتا کرتا تہا اور وہی لوگ بہی اوس سے ایسا اعتقاد درست
اور ارادت کامل رکہتے تہی کہ بتعمیل حکم اوسکے مین جان و مال سے حاضر رہا کرتے تہے **دفعہ ۲۷۲**
نجابت علیخان آدمی ثقہ اور پرہیزگار تہا اور صرف ایک وجہ اوسکی اہل برادری مین سی تہی اور
دو بیٹے اوسکی تہی ایک فیض محمد خان پسر کلان دوسرا حسن علیخان پسر کوچک چنانچہ نجابت علیخان نے
دس برس کئی مہینے تاریخ سند لارڈ لیک صاحب سی اور آٹہہ برس کئی مہینے بعد عطای ملک کے گورنمنٹ
سی ریاست کی اور آخرکار بتاریخ نہم ربیع الاول ۱۲۲۹ھ ہجری مطابق ۱۸۱۴ع کے مقام دہلی مین
مرگیا اور جنازہ اوسکا قطب صاحب مین جاکر دفن ہوا اور اوسکی وفات کی بعد بجای اوسکے فیض محمد خان
پسر کلان اوسکا مسند نشین ہوا **فصل سیوم متضمن ذکر ریاست نواب فیض محمد خان**
بہادر کے دفعہ ۲۷۳ ازبسکہ نواب فیض محمد خان آدمی نہایت ذکی اور زیرک اور منتظم اور
مدبر تہا اور ہر ایک قسم کی خوبی کا مادہ اور جوہر قابلیت کا اوسمین موجود تہا اسواسطے وہ چاہتا تہا کہ
اپنی عہد ریاست مین بمقتضای رای صائب اور فکر بالغ رس سے بہت اچہی اچہی اور عمدہ کام کرے مگر
چونکہ فیض طلب خان عہد نواب نجابت علیخان سے مختار اور نایب ریاست تہا اور بسبب وارستگی
طبیعت نواب نجابت علیخان کے کہ وہ دہلی مین رہتا تہا کل امور ملکی و مالی پر محیط اور مسلط تہا
لہذا اگر احیانا نواب فیض محمد خان اپنی طرف سی کوئی بات جدید انتظام کی جاری کرنی چاہتا تہا تو
بسبب حاوی ہونے فیض طلب خان کے حسب دلخواہ تعمیل اوسکی نہوتی تہی لاجرم فیض محمد خانکو مداخلت
فیض طلب خان کی کار دبار ملک مین ناگوار ہوئی اور ڈہائی برس بعد مسند نشینی اپنے سے فیض طلب خان کو

باوجودیکہ رشتہ مین اوسکا بہپہا ہوتا تہا دست اندازی مہام ریاست سی برطرف کیا اور اگرچہ فیض طلب خان
نی ناراض ہوکر استغاثہ اوسکا صاحب رزیڈنٹ دہلی کے یہان اس مضمون سی دائر کیا کہ جو کچہہ کار نمایان اور
بہادری منجانب بہرپجان برفاقت سرکار انگریزی ظہور مین آئی وہ میری ذات سی ہوئی چنانچہ زخم اپنے
جسم کے جو جنگ نکندرہ مین اوسنے کہائے تہے کہولکر دکہائی اور بیان کیا کہ عطائے ملک کا بہر زمینے
دوام کو صرف ایسی ہی خدمات شائستہ کے سبب سے بہرپجو نکو ہوا ہے اور بنظر اوس استحقاق جانفشانی کے گاہ
نیابت ملک مین میر التصرف تہا اب بیدخلی میری ناانصافی کیونکر ہوتی ہے لیکن جو کہ اس ریاست مین قاعدہ
کے رو سے کچہہ حق اوسکا نہ تہا اسواسطے سماعت نالش اوسکے کی نہوئی اور مجبوراً وہ اوس ریاست سے علیحدہ
ہوکر پرگنہ باٹودی اپنی جاگیر مین چلا گیا **دفعہ ۲۷۴** بعد علیحدگی فیض طلب خان مختاری ریاست سے
نواب فیض محمد خان نے کشن لعل نامی قوم کایتہہ ساکن شاہجہان آباد کو کہ پہلے سے بمشاہرہ ۔۔ روپیہ ماہوار کے
نگار بیوتات نویسی کے ملازم تہا بعہدہ دیوانی کل کے مقرر کیا اور یہہ آدمی بہت دانشمند اور معاملہ فہم
اور لائق تہا نواب نے باستشارہ اور استصلاح اوسکی کی مہمات ریاست کو نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتہہ
انجام دیا اور حسن انتظام کیواسطے اچہی اچہی طریقہ ملکداری کے جاری کئے اور اوقات حیات مستعار اپنی کو
مصروفیت کار ہائے سترگ مین بسر کیا چنانچہ تذکرہ اوسکا بقدر دریافت تفصیل کے ساتہہ ذیل مین لکہا جاتا ہے

ترتیب وآراستگی فوج کا بیان

دفعہ ۲۷۵ جو کہ نواب نجابت علیخان کے عہد مین کچہہ تفریق
اور تقسیم فوجکی نہین تہی اور جملہ ملازمان جنگی کیا سوار کیا پیادہ بطور علی غول کے تہے لہذا نواب فیض محمد خان
نی اس بے ترتیبی کو رفع کرکے انقسام اور افتراق اوسکا اس طرح کیا کہ سواران کی فوجکے ۔۔ رسالہ مقرر کئے
منجملہ اوسکے چہہ رسالہ بارگیران کے تہے اور تیرہ رسالہ خوداسپون کے **دفعہ ۲۷۶** بارگیرون کے ہر ایک رسالہ
مین ایک رسالدار بمشاہرہ ۔۔ اور ایک جمعدار بمشاہرہ ۔۔ اور چار دفعدار بمشاہرہ ۔۔ اور ایک نشان بردار
بمشاہرہ ۔۔ اور ایک نقارچی بمشاہرہ نو روپیہ کے اور ۔۔ نفر سواران بمشاہرہ ۔۔ کے ہوتے تہے اور

نقشہ مجموعی محلات شاہی فتحپور سیکری بموجب اُس فوٹو کے جو دیوان خاص کی چھت پر سے لیا گیا ہے

(مرتبہ عابد علی اتیٹھوی لکھنوی)

نقشہ پلان عمارات خاص فتحپور سیکری
میدان چوگان
کاروان سرائے
بازار
ٹکسال
خزانہ
شمال
جامع مسجد
درگاہ
حمام
اسکیل بحساب فٹ
۳- مدرسہ نسواں
۴- حوض کلاں محل خاص
۵- حمام شاہی

چھوٹے رسالون پر ایک کرنیل مشاہرہ [illegible] اور ایک میجر مشاہرہ [illegible] اور ایک منشی مشاہرہ [illegible] کے معین رہتا تھا
اور علاوہ ملازمان مذکورہ بالا کے سقا اور بھنگی اور سائیس وغیرہ شاگرد پیشہ معمولی بھی سرکار سے
تنخواہ پاتے تھے **دفعہ ۲۷۷** خود انہون کے رسالون مین پابندی قاعدہ کی اچھی طرح نہین تھی
ہر ایک رسالہ کم و بیش سو نفر کا ہوا کرتا تھا اور اوس مین ہونا ایک رسالہ دار اور نقارچی اور نشان بردار
کا ضروریات سے تھا باقی کسی رسالہ مین دیگر افسران معمولی تھے اور کسی مین نہین اور تنخواہ کی تعداد کی بھی
چندان قید نہ تھی ہر ایک شخص کی لیاقت ذاتی یا خاص عنایت پر مقدار تنخواہ کا حصر تھا چنانچہ
رسالہ دارون مین مشاہرہ دار سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کے بھی تھے اور [illegible] [illegible] کے بھی
اور [illegible] [illegible] کے بھی اور سوارونکی شرح معمولی تو [illegible] ماہواری تھے مگر اکثر لوگ [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] [illegible] ماہواری بھی پاتے تھے اور چند رسالجات خود انہون مین ایک نقیب
مشاہرہ [illegible] ماہواری کے نوکر تھا **دفعہ ۲۷۸** وردی سوارون کی انگرکھا بانات سبز کاہی اور
پگڑی اور دوپٹہ سرخ اور موزہ چرمی تا زانو اور پاجامہ سفید اور تلوار اور بندوق توڑہ دار تھی اور
بارگیرونکے گھوڑون پر کاٹھیان اور خود اسپونکے گھوڑون پر چارجامہ ہوا کرتے تھے اور ہر ایک زین پوش
بانات رنگ سرخ اور زرد کا ہوتا تھا اور افسران مین دفعدار تک بجائے دستار مندیل سرخ باندھتے تھے
اور بجائے زین پوش کے غاشیہ کلابتونی رکھتے تھے **دفعہ ۲۷۹** سوارون مین صحیح دستور تعلیم و آداب
قواعد جنگی کا نہ تھا مگر ہر ایک سوار کو یہان تک مہارت ہونی لازمات سے تھی کہ گھوڑا دوڑا کر روکی حالت مین
نشانہ بوتل پر بندوق لگا دیوے **دفعہ ۲۸۰** فوج پیادگان کی مشتمل اوپر دو پلٹنون کے تھی ایک پلٹن تلنگان
قوم پوربیہ اور دوم نجیبان کی جس مین کچھ خصوصیت کسی ایک قوم کی نہ تھی ہر ایک قسم کے شریف و نجیب
بھرتی تھے اور ہر ایک پلٹن مین آٹھ آٹھ کمپنی اور ہر ایک کمپنی مین ایک ایک صوبہ دار اور جمعدار اور دو
حوالدار اور ایک کوت حوالدار اور دو نشان بردار اور [illegible] نفر سپاہی شامل تھے اور ہر ایک پلٹن مین

ایک کرنیل اور ایک میجر اور ایک منشی اور ۲۰ نفر باجے نواز انگریزی اور ۲۰ نفر بیلدار مامور تھے

دفعہ ۲۸۱ پلٹن پوربیون مین تنخواہ کرنیل کی سو روپیہ اور میجر کی ۵۰ اور صوبہ دار کی ۳۰ اور جمعدار کی ۲۰ اور منشی کی ۱۵ اور حوالدار کی ۱۰ اور نشان بردار کی ۱۵ اور کوت حوالدار کی ۱۲ اور سپاہی کی ۷ اور بیلدار کی ۶ اور ۱۵ ۱۵ تنبور میجر اور بانسری میجر کی اور ۷ ڈہول والے کے اور ۸ بگلچی کے اور ۱۵ ایک بانسری والہ کے اور باقی بانسری والون اور تنبور والون کے سات سات روپیہ ماہواری تھے اور نجیبون کی پلٹن مین تنخواہ کرنیل کی ۴۰ اور میجر کی ۳۰ اور صوبہ دارونکی ۱۵ ۱۵ اور سپاہیان کے پانچ پانچ روپیہ ماہواری تھے اور کچھہ فرق نہ تہا **دفعہ ۲۸۲** پلٹن تلنگون کی وردی سرمائی مین تنلون بانات آبی اور کرتی بانات سرخ اور ٹوپی بانات سرخ مع کلغی اور مونڈا جوتا اور توسدان اور بندوق بہر کلا مع سنگین و تلوار کے تہی اور موسم گرمی مین سوای ٹوپی کے اور لباس سفید ہوتا تھا اور وردی پلٹن نجیبون کی گلہ ماشی اور پاجامہ نیلا اور سرخ پگڑی اور مونڈا جوتا اور باقی سب مطابق وردی پلٹن تلنگون کے تھا **دفعہ ۲۸۳** دونو پلٹن موسم سرما مین قواعد جنگی کی مشق مطابق دستور انگریزی کے کیا کرتی تہین اور اور موسمون مین کبھی کبھی **دفعہ ۲۸۴** علاوہ فوج سوار و پیادہ مذکورہ بالا کے چار توپخانہ تہے منجملہ اونکے ایک توپخانہ قلعہ کانونڈ مین تہا جہان میگزین اور گودام اور خزانہ زاید جمع اور محفوظ رہا کرتا تھا اور اوسمین ساٹھہ ضرب توپین مختلف اقسام کی اور بہت سے جزائر اور زنبورک وغیرہ تہین اور چالیس گولہ انداز اور ایک جمعدار اور چار حوالہ دار اور دس خلاصی تہی اور سوای ازین تین سو نفر جوان سہ بندی اور ایک جمعدار بہی قلعہ کانونڈ مین رہتا تہا اور جملہ ملازمان متعلقہ قلعہ پر ایک افسر بنام دہمہدہ قلعہ داری اور ایک متصدی ماتحت اوسکی تہا اور باقی تین توپخانون مین ایک توپخانہ اسپی تہا اور ہمراہ صاحب جان کے رہا کرتا تہا اور دو توپخانہ پلٹون کے تہے کہ وہ پلٹنون کے ساتھ رہتے تہے اور ہر یک توپخانہ مین

چار چار توپ تہین کہنجملہ اونکے دو دو توپ ہمراہ فوجکے رہتی تہین اور دو دو توپ میگزین جہجہر مین رہا کرتی تہین
اور ہر یک توپخانہ مین ایک ایک جمعدار اور دو دو حوالدار اور چہہ چہہ خلاصی تعینات تہی اور تینون توپخانونکے
متعلق [illegible] نفر بیلدار اور اونکا جمعدار تہا دفعہ ۲۸۵ قلعہ کانونڈ مین تنخواہ جمعدار توپخانہ کے
[illegible] اور حوالدار کے [illegible] اور گولہ اندازون کے پانچ پانچ روپیہ اور خلاصیونکے ساڑہے تین تین
روپیہ ماہواری تہے اور تنخواہ سہ بندی کے ملازمان کی تین تین روپیہ اور اونکے جمعدار کی [illegible] روپیہ
ماہواری تہی اور مشاہرہ افسر کلان یعنی قلعہ دار کا سو روپیہ ماہواری اور مشاہرہ اوسکے متصدی کا [illegible]
ماہواری تہا دفعہ ۲۸۶ اسی توپخانہ مین [illegible] جمعدار اور [illegible] [illegible] حوالدار اور نو نو روپیہ
گولہ انداز اور چہہ روپیہ ماہواری خلاصی پاتے تہے اور تنخواہ بیلداران کی چار چار روپیہ ماہواری اور
اونکے جمعدار کی سات روپیہ ماہواری تہے اور پلٹن تلنگونکے توپخانہ مین [illegible] جمعدار اور [illegible] [illegible] روپیہ
حوالدارونکے اور سات سات گولہ اندازونکے اور [illegible] [illegible] ماہواری خلاصیونکے تہے اور توپخانہ پلٹن
نجیبون مین [illegible] جمعدار کے اور [illegible] حوالدارونکے اور چہہ چہہ روپیہ گولہ اندازونکے اور چار چار روپیہ
ماہواری خلاصیونکے تہے دفعہ ۲۸۷ وردی گولہ اندازان توپخانہ قلعہ کانونڈ اور دونو پلٹن کے
موسم سرما مین دگلہ آبی اور پاجامہ سیاہ بہرا اور پگڑی سرخ اور پیٹی بانات سرخ جس مین تلوار بہی لگی رہتی تہی
اور ہونڈا جوتا تہا اور گرمی مین بجای دگلہ آبی کے سفید انگرکہہ دوہرا ہوا کرتا تہا اور باقی سب دستور تہا
اور وردی گولہ اندازان توپخانہ اسپی کی پتلون بانات سرخی اور کرتی بانات زرد اور کلاہ ماہی پشت خود نما
جسپر پوشش بانات زرد کی ہوتی تہی اور اوسکے اوپر پیتل کے بدہی نما تعبیہ کئی ہوئی ہوتی تہے اور پیٹی
اونکی سرخ ریشم کی گوندہی ہوئی تہی اور اوس مین ایک دوال صابر رنگ سفید کا ہوتا تہا جس مین تلوار
رہا کرتی تہی اور وردی کل خلاصیون کی سیاہ پتلون اور سیاہ کرتی اور سیاہ ٹوپی باناتی تہی اور سفید
صابر کی پیٹی مع [illegible] تلوار کے تہی اور کل فوج کا ایک جنرل تہا اور جو کہ یہہ عہدہ متعلق نواب حسن علیخان

برادر کوچک نواب فیض محمد خان کی تھا اور وہ تین ہزار روپیہ ماہواری بوجہ خصوصیت برادری رئیس کے پاتا تھا
اسواسطے کچھہ شرح تنخواہ جنرل فوج کی منکشف نہین ہوئی **دفعہ ۲۸۸** بعد ترتیب اور درستی فوج کے چند آدمی
پلٹن اور توپخانون سے بمقام دہلی پاس کپتان ریلی صاحب مہتمم میگزین سرکاری کے پہنچے گئے کہ اونہون نے
وہان جاکر شامل سپاہیان سرکاری ایکسال تک آداب اور قواعد جنگ کی تعلیم پائی اور جب وے لوگ
اوسمین مشتاق اور ماہر کامل ہوچکے تو وہان سے واپس آکر اونہون نے وہی امور دیگر اہل لشکر کو سکھلانے
شروع کیئے چنانچہ اس طرح سے رفتہ رفتہ کل فوج نواب کی قواعد دان ہوگئی اور واسطہ تعلیم باجے نوازونکے
ایک ماسٹر بیر تہہ سے بلاکر مشاہرہ ماہ۵؁ کے نوکر رکھا گیا تھا کہ اوسنے تین سال تک لوگونکو فن باجے
نوازیکا سکھلایا اور حال فراہمی مصالح اور سامان حرب کا یہہ ہے کہ الف نال بندوق چقماق اور
دو ضرب توپ تہار ونیکی تو ایکدفعہ بصلہ خیرخواہی اور خدمتگزاری جنگ بہرتپور کے سرکار سے بطور
انعام کے ملی ہتین اور باقی توپین اور بندوقین اور دیگر آلات و ادوات جنگ خود نواب کے کارخانہ مین
طیار ہوئی تہی اور نیز بقدر ضرورت عملداری سرکار سے منگالیئے جاتے تھے **دفعہ ۲۸۹** ایک
کچہری بنام دفتر بخشی خانہ کے مقرر تہی کہ اوسمین چہرہ نویسی ملازمان قدیم اور جدید اور حساب تنخواہ
ملازمان فوج اور دیگر جملہ امور لشکر کی متعلق تھے اور جو کوئی شخص اندر حدود چہاونی کے نالش قرضہ
وغیرہ معاملات دیوانی کے کرتا تھا اوسکے مقدمہ کی ترتیب بہی وہین ہوتی تہی اور حکومت اور کارفرمائی
دفتر بخشی خانہ کی تفویض جنرل فوج کے رہتی تھی اور علاوہ برین چہاونی کے اندر ایک سررشتہ کوتوالی کا
جدا تھا کہ نظم و نسق پولس کا اندر حدود چہاونی کے معرفت افسر سررشتہ مذکور کے جو بلقب کوتوال معروف
تہا ہوا کرتا تہا اور جو مقدمات کوتوالی سے چالان ہوا کرتے تھے فیصلہ اور تجویز اونکی معرفت کورٹ
مارشل کے موجب دستور لشکر انگریزی کے ہوتے تھے **بیان تقرری سررشتہ دواب جع**
عملداری سرکار مین بلفظ کمسریٹ قلعجات نامزد ہے دفعہ ۲۹۰ بسبب ترتیب اور

آراستگی فوجکے ایک سررشتہ دواب کا مقرر ہوا اور پرورش اور طیاری ساز وسامان فیلان و اسپان و شتران اور دیگر چار پایان سرکاری کی متعلق اوسیکے کی گئی اور اس سررشتہ مین ایک متصدی رہتا تہا اور اہتمام اور انتظام سررشتہ مذکور کا سپرد جنرل فوجکے تہا **بیان انتظام عدالت کا**

دفعہ **۲۹۱** چونکہ عدالت کی دو شق ہین ایک فوجداری دوسری دیوانی چنانچہ اون دونو شقون کی کاروائی کیواسطے اولاً قانون اور ضوابط علحدہ علحدہ تالیف اور طیار ہوے اور رواسطے فتوے اور بیوستہ مفتی اور پنڈت تجویز کئی گئی پہر مطابق قانون مولفہ اور خاص مقدمات مین از روے فتوی مفتی اور بیوستہ پنڈت کے فیصلہ مقدمات متدائرہ کا ہونے لگا اور اگرچہ حاکم دونو شقون عدالت کا ایک شخص ہوتا تہا مگر سررشتہ اور دفتر دونو شقونکا علحدہ علحدہ تہا اسواسطے ذکر کاروائی دونو سرشتون کا جداگانہ تحریر کیا جاتا ہے **ذکر شق عدالت دیوانی کا دفعہ ۲۹۲**

تمام ریاست مین تین محکمہ عدالت دیوانی کے مقرر تہی دو محکمہ صدر امینی اور ایک عدالت اعلے منجملہ ہر دو محکمہ صدر امینی کے ایک محکمہ بمقام نارنول تہا اور وہان مقدمات پرگنہ کانٹی و باول و کانونڈ کے ڈیڑہ سو روپیہ کی تعداد تک کے سنے جاتے تہے اور صدر امین وہانکا قاضی نظام الدین تہا کوئی عملہ سرکاری اوسکے پاس نہین رہتا تہا صرف چار چپراسی مذکوری ہتے تہے اور تنخواہ اوسکی نقد ؎۵ ماہوار ی اور کچہہ زمین جاہی اوسکے نام معاف تہی دفعہ **۲۹۳** دوسرا محکمہ صدر امینی کا بمقام جہجہر خاص کے تہا کہ وہان مقدمات پرگنات جہجہر اور بادلی اور دادری اور بدہوانہ کے تین سو روپیہ کی تعداد تک کی سماعت ہوتی تہی اور صدر امین وہانکا مفتی عماد الدین ساکن پانی پت کا تہا اوسکے پاس بہی کوئی عملہ خاص مقرر نہ تہا ضرورت کیوقت کوئی متصدی عدالت اعلے سے آجاتا تہا یا وہ بطور خود کوئی متصدی رکہہ لیتا تہا تنخواہ اوسکی ؎۵ ماہواری نقد اور کچہہ زمین معافی تہی اور چار چپراسی مذکوری اوسکے ہان بہی رہتے تہے دفعہ **۲۹۴**

تیسرا محکمہ عدالت اعلی کا بمقام جہجر کے مقرر تھا وہان تمامی ریاست کی مقدمات جو زائد از تین سو اور
اگر از پانچہزار روپیہ ہوتے تہی دائر کئے جاتے تھے اور نیز مرافعہ ثانی کچہری صدر امینونکا بہی وہان سنا
جاتا تھا اور حکومت اوسکی متعلق دیوان کشن لعل کی تھی اور اوسکی عملہ مین ایک سررشتہ دار مشاہرہ
۵ اور ایک ناظر مشاہرہ ۵ اور ایک پروانہ نویس مشاہرہ ۵ اور محافظ دفتر مشاہرہ ۵
اور ایک دفتری مشاہرہ اور نفر چپراسی مشاہرہ چار چار روپیہ کے ملازم تھے اور چار وکیل
مقرر تھے کہ اونکو تعداد دعوی پر پانچ روپیہ سیکڑا محنتانہ ملتا تھا اور وہ مقدمات مرجوعہ عدالت ہذا
کے سوا عدالت صدر امینی جہجر مین بہی وکالت کیا کرتے تھے اور خدمت افتا کی سپرد مفتی عمادالدین
صدر امین کی تہی اسواسطی اوسکو خاص بنا بر خدمت مفتی گری کی کچہہ تنخواہ جداگانہ نہین
ملتی تہی مگر تنخواہ کہنی رام پنڈت پوستہ نویس کی ۵ ماہواری تہی دفعہ ۲۹۵
میعاد حد سماعت مقدمات دیوانی کی یہہ تہی کہ جس روز سی عملداری نوابی بہچون کی قایم ہوئی تہی
اوس روز سی سماعت مقدمات کی ہوتی تہی خواہ کسی قدر مدت بنای دعوی کو گذر گئی ہو اور
اوس سی ماقبل اور عملداریون کے مقدمات نہین سنی جاتی تہی دفعہ ۲۹۶ ترتیب مثل کے
ازروی کواغذ اربعہ یعنی عرضی دعوی اور جواب دعوی اور رد جواب اور جواب الجواب اور
اظہارات گواہان فریقین کے اوسی طرح سے ہوتی تہی جیسا کہ اوس زمانہ مین سرکار انگریزی
کی عملداری مین دستور تہا دفعہ ۲۹۷ کوئی اسٹامپ اسیطے کاغذات عدالت کے
مقرر نہ تہا متفرقات عرائض تو سادہ کاغذ پر گذرتی تہین اور اون پر کچہہ لاگ کسی طرح کی
محصول کی نہ تہی الا جو عرائض دعوی مقدمات لمبری عدالت دیوانی مین ہوتی تہین اونکی
بابت تعداد دعوی پر پانچ روپیہ سیکڑا القدر رسم عدالت کی لیا جاتا تہا دفعہ ۲۹۸
عدالت دیوانی کے کامون مین رجسٹری وثایق بہی شامل تہی اور طریقہ کارروائی

اوسکی کا یہہ تہا کہ جب کسیکو بفروخت کرنا اپنی ملکیت کا منظور ہوتا تہا تو وہ اولاً عدالت اعلی مین عرضی
دیتا تہا اوسپر اوس سی بتعداد قیمت بر فی روپیہ ایک آنہ فیس کا لیا جاتا تہا بعد اوسکی ایک اشتہار
میعادی ایک مہینے کا بدین مضمون جاری ہوتا تہا کہ اگر کسی شخص کو دعوی ہو تو اندر میعاد
کے حاضر ہو کر پیش کرے سو اگر اندر میعاد کے کوئی عذر دار ہوا تو اوسکے تحقیقات عمل مین آتی
تہی اگر عذر اوسکا واجبی ہوا تو مقدمہ بیع کا خارج ہو جاتا تہا اور اگر عذر عذر دار کا عند التحقیقات
نادرست نکلا یا اندر میعاد اشتہار کے کوئی عذر دار نہوا تو رپورٹ اوسکی عدالت سی نواب صاحب کو
ہوتی تہی وہان سی احتیاطاً پہر ایک اشتہار میعادی آٹہہ روز کا جاری ہوتا تہا اور بعد
انقضای اوسکے میعاد کے حکم ہوتا تہا کہ قبالجات معمولی طیار کئی جاوین اور متعاقدین تین
وثیقہ بیع نامہ اور دوسرا قبض الوصول زر ثمن اور تیسرا صورت حال فروخت اور اون تینون
کاغذون کو مواہیر اور گواہی رؤسا اور معتمدین شہر کے مرتب اور مسجل کر کے نواب صاحب
کی حضور مین جسکا حال مفصل آگے لکہا جا ئیگا گذرانتی تہی وہان سررشتہ دار نج کا اولا
مشتری سی دو روپیہ رسوم مہرانہ کی حکماً خود لے لیتا تہا اور بس ازان بعد ثبت دستخط
نواب صاحب و مہر سررشتہ نج کے سررشتہ عدالت مین پہر چلے آتے تہے اور عدالت
مین اونکی نقل ہو کر اور اونکی اوپر لفظ اطلاع سند کا حاکم عدالت کی طرف سی ثبت
ہو کر تینون کاغذ مشتری کو ملجاتی تہی

ذکر شق عدالت فوجداری کا

دفعہ ۲۹۹ پولس کی بندوبست کیواسطے قصبات جہجہر اور بادلی اور دادری کہوڈانہ
(ثانی الحال کہوڈانہ سیے برخاست ہو کر بدہوانہ مین تہانہ مقرر ہوا) اور کانونڈ اور نارنول
اور کانٹی اور باول مین تقرری تہانجات کی عمل مین آئی اور جو جو تہانہ باعتبار کثرت
دیہات کی کلان تہا اوسکی متعلق مقامات مناسب مین چوکیات بہی مقرر ہوئی چنانچہ

تہانہ جہجہر مین چوکی سالہاواس اور کوسلی اور بابودہ اور تہانہ دادری مین چوکی بوندو
بالبہ و رانلیہ و مانہڑو و جہار و باڈہڑا و بیرلا اور تہانہ کانونڈ مین چوکی کہنہ و ستنالیے
اور تہانہ نارنول مین چوکی ناگل چودہری و ناگل کالیا و اسلام گڈہ و گڈہی بابل اوڑیرکوہ
دہوسی قایم ہوئی ۔۔ ہر ایک تہانہ مین ایک تہانہ دار اور ایک محرر اور ایک جمعدار اور ایک مدد محرر
اور ایک کہوجی اور برقندازان لقدر ضرورت چار نفر سے لیکر ۲۰ نفر تک اور علی ہذا القیاس
سواران پانچ نفر سے ۱۰ نفر تک رہتے تہے اور ہر ایک چوکی مین ایک افسر بنام ضلعدار اور
ایک محرر اور ایک کہوجی اور چار نفر سے چہہ نفر تک برقندازان لقدر ضرورت اور چار نفر سواران بہی متعین
رہتے تہے اور ملازمان چوکیات سوائے متعلقیت امور پولیس کے تحصیل زر مالگذار مین بہی مداخلت رکہتے
تہے **دفعہ ۳۰۱** عہدہ تہانہ داری پر سواران کے افسرن میں سے کوئی شخص مقرر ہوتا تہا اور
تنخواہ معمولی اپنی سرشتہ فوج سے پاتا تہا اور تہانہ سے سوائے معافی نذرانہ گانہ کے جسکی تفصیل
دفعہ ۳۰۴ مین آگے آویگی اور کچہہ تنخواہ مقرر نہ تہی اور تنخواہ محرران کی سات روپیہ سے لیکر ۱۵
معہ سائر خرچ کے اور تنخواہ مدد محرر کی ۵ اور تنخواہ جمعدار کی چار روپیہ سے چہہ روپیہ تک اور تنخواہ
کہوجی کی چار روپیہ اور تنخواہ برقندازان کی تین تین روپیہ ماہواری تہی اور سوار لوگ تنخواہ
معمولی اپنے رسالون سے پایا کرتے تہے اور چوکیات مین تنخواہ ضلعدارون کی ۷
اور تنخواہ محرر کی ۵ اور تنخواہ کہوجی کی ۴ ماہواری تہی اور تنخواہ برقندازان
اور سواران کی مثل برقندازان اور سواران تہانہ کے تہی **دفعہ ۳۰۲** کارروائی
تہانجات اور چوکیات کی اوسی طرح سے ہوتی تہی جس طرح سے علے العموم علاقہ سرکار
انگریزی مین اوسوقت جاری تہی اور واسطے ڈاک رسانی فیمابین سرشتہ جات مفصل
اور صدر اور نیز دہلی او جہجہر کے جابجا چار چار کوس پر ہرکارونکی چوکیان

اور نیز عزل و نصب ملازمان اور رپوٹ ہاے عہدداران و دیگر کاغذات متعلقہ ذات خاص نواب صاحب
کی اس سررشتہ مین بھگتا کرتی تھے اور متصدی و کارکن اس سررشتہ کا منشی شوقی رام قوم کایتھہ
ساکن دہلی کا تھا اور تنخواہ اوسکی مبلغ ماہواری تھی **ذکر تقرری خزانہ دفعہ ۳۱۲**
مقام جھجر مین ایک سررشتہ خزانہ صدر کا قرار دیا گیا اور وہان ایک خزانچی کل ریاست کا رہا
کرتا تھا اور تمام روپیہ آمدنی ہر یک صیغہ کا اوس مین داخل اور جمع ہوتا تھا اور وہین سے
بعد گذرنے دو ماہہ کے تقسیم تنخواہ ملازمان سیف اور قلم اور خویش واقارب اور مردمان
شاگرد پیشہ اور خرچ دیگر مصارف ضروریہ کا ہوتا تھا اور کچھہ تنخواہ ماہواری خزانچی کی
سرکار سے مقرر نہ تھی فیصدی ۵ رو ۶ رزتحصیل مالگذاری پر منجملہ حساب قوم سو کے اور ایک روپیہ
سالانہ ہر یک گانوسے اوسکو ملتا تھا اور جو کہ اس نواب کیوقت مین خرچ ریاست کا آمدنی سے
زیادہ تھا اسواسطے اوسکے خزانہ مین کچھہ روپیہ جمع نہین رہتا تھا بلکہ اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ خزانچی مصارف ضروریہ ریاست کی کارروائی اپنے پاس سے کیا کرتا اور وقت آمدنی فصل
کی مجرا لیلیتا اور نواب صاحب قرضدار رہا کرتے تھے **ذکر دفتر دیوانی کل ریاست کا**
دفعہ ۳۱۳ ایک سررشتہ دیوانی کل ریاست کا جدا تھا اور اہتمام اور کاروبار اوسکا
منشی سوہن لعل قوم کایتھہ ساکن دہلی کا کرتا تھا اور تنخواہ ماہواری اوسکی سو روپیہ تھے
اور اس سررشتہ مین حساب سالتمام اور ماہواری تمام علاقجات کلکٹری و عدالت دیوانی
و فوجداری اور دیگر سررشتجات اور جمع و خرچ تمامی آمدنی ریاست کا داخل ہوتا تھا
بیان کارگذاری فوج کا دفعہ ۳۱۴ نواب فیض محمد خان کیوقت
مین جتنی دفعات اتفاق ماموری فوج اوسکی کا مہمات جنگ مین واقع ہوا اوسکی شرح
بھی خالی از مطلب نہوے گی اسواسطے ذیل مین کیجاتی ہے **ضمن اول** ہرگاہ فوج سرکا

بسرکردگی کرنیل اخترلونی صاحب بہادر طرف جی پور واسطے تنبیہ امیر خان وغیرہ سرکشان کی روانہ
ہوئی تو اوس مہم مین حسب الطلب سرکار ایک پلٹن اور پانسو سوار بسرکردگی فیض طلب خان
بمقام مادہو راجپورہ کی بہیجی گئی تہی مگر نوبت لڑائی کی نہین پہونچی کہ جمعیت سرکشان
ہیبت و دبدبہ اقبال سرکار انگلیشیہ سے خود بخود متفرق اور متلاشی ہوگئی **ضمن دوم**
جب واسطے سزادہی بہٹیان مواضع دوریرہ اور بہادرا علاقہ بیکانیر کے سرکار انگریزی
سے چڑہائی کی تو اوسوقت بہی ایک پلٹن نجیبان اور دو ضرب توپ بسرکردگی کرنیل
محمد اعظم خان کے بمقام ہانسی شریک لام سرکاری کی ہوئی تہی مگر یہان بہی کوئی معرکہ اونکو پیش
نہین آیا **ضمن سوم** جب اواخر ۱۸۲۵ء عیسوی مین سرکار دولت مدار کو مہم جنگ بہرتپور
کی پیش آئی تو ایک پلٹن تلنگان اور دو ضرب توپ بسرکردگی کرنیل محمود خان کی بہیجی گئی
جو حسب الحکم کارفرمایان فوج انگریزی کے بمقام متہرا تعینات ہوکر حفاظت میگزین اور گودام
اور رسد وغیرہ کی کرتی رہی اور آخرکار بصلہ کارگذاری اوسکے کے نواب کو دو ضرب
توپ بارہ پنی اور الک نال بندوق چقماق بطور انعام کے سرکار سے مرحمت ہوئی
ضمن چہارم ۱۸۲۶ء عیسوی مسمی لالیا زمیندار موضع چرخی پرگنہ دادری نے بغاوت
اور سرکشی اختیار کرکے ادای معاملہ سے انکار کیا اور سپاہیان ماموره کو زخمی کرکے
نکال دیا اور پہر دوسری مرتبہ جب جوالاپرشاد کاتہہ دہل تحصیلدار دادری کا وہان گیا تو اوسنے
بہی بفساد پیش آیا تب نواب صاحب نے اولا دیوان کشن لعل کو بجمعیت ایک پلٹن اور چارسو
سوار اور دو ضرب توپ کے روانہ کیا اوسنے جاکر انتظام قلعہ دادری کا جو چرخی سے
بفاصلہ تین کوس کے ہے کیا اور لالیا کو فہمایش کی مگر اوسپر کچہہ اثر نہوا اور اوسنے چرخی سے
باہر بفاصلہ ڈیڑہ کوس کے ٹانک رکہہ کر کثیر جمع کرنی شروع کی اور لڑائی کا سامان کرلیا

یہہ خبر سنکر نواب صاحب نے حسن علیخان اپنے چھوٹے بھائی کو جو جنرل فوج کا تھا ہمراہی پلٹن نجیبان
اور چار ضرب توپ اور رسالجات سواران اور توپخانہ آسپی کے روانہ کیا اِس عرصہ مین جمعیت لالہ لیا
زمیدار باغی کی قریب پچیس ہزار آدمی کی ہو گئی تھی تب حسن علیخان نے نواب فیض محمد خان کو
کیفیت حال سے اطلاع دی اور نواب صاحب بذات خود معہ فوج باقی ماندہ کے دادری مین
پہونچے اور از راہ حکمت عملی اپنی طرف سے حملہ آوری مین جسارت نکر کے اونکی رسد کو بند کیا
اور جابجا گرد جمعیت گوارون کے مورچہ بندی قایم کردی اور فوج سواران کو مواقع مناسب
پر تعینات کر کے حکم دیدیا کہ نہ باہر کا کوئی آدمی یا جنس اندر جانے دو اور نہ کہیڑ کے آدمی کو
باہر جانے دو چنانچہ اتفاقاً قریب پانسو آدمی کہیڑ کے ایک طرف سے نکلکر جنگل مین واسطے
درو کرنے ہیمہ سوختنی کے جاتے تھے کہ سواران نے اون پر یورش کیا اور نوبت تلوار اور لٹھہ
وغیرہ کی پہونچی چنانچہ سواران نواب صاحب نے قریب ڈیدہ سو آدمی کے مجروح اور مقتول
کئے اور سواران نواب صاحب مین سے صرف چند سوار اور چند گھوڑے زخمی ہوئے مگر نوبت
ہلاکت کسی کی نہین پہونچی آخرکار زدہاقین کہیڑ کے عدم رسی رسد سے تنگ ہوگئے اور چارون
طرف سے فوج نواب کی اونکو نرغہ کئے ہوئے تھے پس اون لوگون نے لڑائی مین صورت بہبودی
اور فتحیابی اپنی کی ندیکھی لاچار لالہ لیا سرغنہ باغیان اپنے موبنہ مین تنکا لیکر اور دونو ہاتھہ
انگوچھہ سے باندہ کر لاٹھی پر چادر پہراتا ہوا کہ یہہ نشان پناہ مانگنے اور امان چاہنے کا ہے
آیا اور نواب صاحب سے عفو تقصیر چاہی سو نواب صاحب نے درگذر کی اور دو روز کے
واسطے اوسکو بغرض متفرق کرنے کہیڑ کے رخصت دی اور خود جہجر کو لوٹ آئے چنانچہ
دو روز مین لالہ لیا تمامی کہیڑ کو رخصت کر کے دیوان کشن لعل اور حسن علی خان کے پاس
دادری مین حاضر ہو گیا وہ اوسکو گرفتار کر کے جہجر لے آئے نواب صاحب نے اوسے تخمیناً

ایک برس تک قید رکھا اور اون سی کل زر باقی سنوات اور ہزار روپیہ مصارف
فوج کشی کا لیکر رہائی دی ضمن سخن پنجم بنسی دہر نامی قوم کا تیھہ ساکن دھلی توسل دیوان
کشن لعل کا جو موضع کہوڈانہ مین تھانہ دار مقرر تھا اوسکی طبیعت عادی ظلم و تعدی کی
بہت تھی اوسنے بمقام تھانہ کے ایک لگر جسکا نام لعل خان مشہور کیا تھا گاڑ رکھا تھا اور
ایک جوتا سوا ہاتھہ کا بنوایا تہا اور یہہ حکم عام اوسنے دی رکھا تھا کہ جب کوئی شخص باشندگان
علاقہ سی پولس مین آوی تو پہلے لعل خان لگر کو سلام کرکے آوی اور ہمیشہ ذرا ذراسی بات پر
آدمیونکو لعل خان لگر سی بندہوا کر اوس سوا ہاتھہ کے جوتہ سی پٹوایا کرتا تہا اور موضع کہوڈانہ گانو
زمینداری اقوام راجپوت کا تہا اور ظاہر ہی کہ یہہ لوگ غیور اور شورہ پشت ہوتی این
جب ان حرکات جبریہ بنسی دہر تھانہ دار سے ہتک اور بے حرمتی اونکی زیادہ ہوئی تو وے
در پے انتقام اور استیصال نابرده کے ہوئے آخر کار یہہ نوبت پہونچی کہ ایک مرتبہ موسم
ہولی مین ایک طوائف قصبہ کانونڈ سے وہان وارد ہوئی تھانہ دار نے چاہا کہ ناچ
اوسکا بمقام تھانہ کی ہو اور جوانا وغیرہ زمینداران نے اس بات کو منظور نکیا اور برخلاف
تھانہ دار کے ناچ اوسکا بطور خود گانو مین کرادیا لاچار تہانہ دار نے ایک کنچنیہ کے چھوکرہ
پر قناعت کرکے تھانہ کے مقام مین اوسکا ناچ کروایا القصہ رات کیوقت ادہر تو تھانہ دار
شراب پی ہوی محو تماشا رقص چھوکرہ کا تہا اور ادہر راجپوتان محفل رقص و سرود طوائف
مین سرشار نشہ شراب کے تھے اور اوسی حالت مستی مین اونکو یہہ ترنگ آئی کہ رنڈی کو
نچاتے ہوئے تھانہ مین لائے کچھہ دیر تک تو تھانہ دار کو ناچ دکھلایا پھر کسی بات پر اولجھہ کر
تھانہ دار سی لڑ پڑی اور نوبت کشت و خون کی پہونچی اور طرفین سی کئی آدمی مجروح او
مقتول ہوی یہان تک کہ رنڈی اور ایک چھوکری خورد سالہ اوسکی بہی زخمی ہوئی

مقرر تھین اور ہر ایک چوکی پر دو دو ہرکارہ تعینات رہتے تھے اور کل ہرکارون کا ایک
جمعدار تھا اور تنخواہ ہرکارون کی چار چار روپیہ اور جمعدار کی صہ ماہواری تھی اور
سو روپیہ سال بطور انعام سے علاوہ تنخواہ اوسکو ملتا تھا اور عوام الناس بھی خطوط
اپنی بذریعہ اسی ڈاک کے روانہ کیا کرتے تھے اور فی خط منزل مقصود پر مکتوب الیہ سے
ہرکارہ خط رسان ایک پیسا بطور انعام کے لیا کرتا تھا **دفعہ ٣٠٢**
بمقام جھجر ایک سررشتہ عدالت فوجداری کل علاقہ کا مقرر تھا اور حاکم اور مفتی
اور پنڈت اور عملہ اس سررشتہ کا وہی تھا جسکا تذکرہ دفعہ ٢٩١ مین بہ نسبت انصرام
عدالت دیوانی کی مذکور ہوا صرف محافظ دفتر اس سررشتہ کا بمشاہرہ عہ کے
علحدہ تھا اور حاکم عدالت کو بذات خود اختیار چھ مہینے قید اور صہ جرمانہ کا حاصل
تھا اور جب اس سے زیادہ سزا تجویز ہوتی تھی تو مثل مقدمہ کی واسطہ منظوری کے جناب
نواب صاحب کے سامنے پیش ہوا کرتی تھی اور نیز سماعت اپیل احکام دیوان کشن لعل کی جناب نواب صاحب
کیا کرتے تھے **دفعہ ٣٠٤** ایک مکان جیل خانہ کا بمقام جھجر بنا ہوا تھا
داروغہ اوسکا کوئی شخص منجملہ افسران فوج کے ہوتا تھا اور سپاہیان محافظ اوسکے
اپنی اپنی نوبت پر پلٹنون مین سے آیا کرتے تھے لیکن اس جیل خانہ مین صرف تین سال
کی میعاد تک کے قیدی رہا کرتے تھے اور اوس سے زیادہ میعاد کے قلعہ کا نونڈ مین
بھیجے جاتے تھے اور انتظام آسامیان حوالات زیر تجویز کا متعلق کوتوالی جھجر
کے تھا **بیان انتظام سررشتہ مال دفعہ ٣٠٥** انتظام
سررشتہ مال کا اسطرح سے عمل مین آیا کہ کچھ کچھ دیہات کا ٹھیکہ چار سالہ یا پنجسالہ
ہوجاتا تھا اور اکثر دیہات خام رہتے تھے اور منجملہ دیہات مشخصہ کے تعداد

کوئی کانو تو تفویض مستاجر کی کیا جاتا تہا و ذرہ حکیت زمیداران کی نام ہوجاتی تہی اور
دیہات خام کی تحصیل از روی کنکوت یا بٹائی کے بقاعدہ پچید و یا تہارہ بیگہ کیجاتی
تہی اور علاوہ برین ادا کرنا ہے ۵ سیکڑا بابت رقوم سوا اور نیز معدار فہ اجرت مین
دمردہ ونمبر اول ونحنہ اور پیادہ وغیرہ جو بیشتر سی واسطے حفاظت زراعت کے تعینات
ہوتے تہے گانو والون کے ہی ذمہ تہا اور اسکے بہی زیادہ سال بہر مین تین نذرین
منجملہ اونکی ایک نذر بنام دسا گرہ اور دو بابت ہولی و دیوالی کے لیجاتی تہین اس
صورت مین بدرجہ غایت پیدادار ہر دوسرے مین قریب ایک تہائی کے اون لوگونکو
بچتا ہوگا **دفعہ ۶۰۰** صورت ملازمان تحصیل کی یہہ تہی کہ ہر یک محال مین ایک
تحصیلدار اور ایک نائب تحصیلدار اور دو دو قانونگوی اور ایک چودہری اور ایک فوطہ دار
اور ایک جمعدار اور چپراسیان بقدر ضرورت اسطرحسے کہ کہین دس کہین پندرہ کہین
بیس مقرر رہتے تہے اور سوائے چپراسیان ملازم کے بیشتر لوگ سپاہیان نذکوری
متوسلان عملہ تحصیل کے بہی کار تحصیل کا کیا کرتے تہے اور اجرت یومیہ اونکی گانو
والونسے ملتی تہی اور نیز ہر یک تحصیل مین سواران سالہ پندرہ پندرہ بیس بیس ماموری
رہتے تہے **دفعہ ۶۰۰** تحصیلدار اکثر اہل فوج مین سے ہوا کرتے تہے اور اونکو سوائے
مشاہرہ فوجی کے اور کچہہ زیادہ نہین ملتا تہا اور جو اتفاقیہ کوئی شخص سوائے ملازمان
فوج کے تحصیلدار ہوتا تہا تو تنخواہ اوسکی للعہ سے لیکر ۵ تک باعتبار حیثیت محال
یا لیاقت اور معایش ذاتی اوسکے کی ہوتی تہی اور نائب تحصیلدار کے عہ سے
لیکر ۵ تک اور فوطہ دار اور جمعدار کے پانچ یا چار روپیہ ہوتے تہے اور چپراسیان
تحصیل تین تین روپیہ ماہواری پاتے تہے اور قانونگویان اور چودہری کی

کچھہ تنخواہ تھی اور ملازمان کے ماہواری تھی سو سو دو دو سو یا اس سے کچھہ زیادہ سالیانہ بنام مزد
نانکار اونکو ملتا تھا اور نیز اون لوگون کے نام علاوہ نقدی سالانہ کے کچھہ کچھہ زمین بھی بطور
معافی کی مقرر تھی اور سوائے تنخواہ کی تحصیلدارون اور کسی کسی نایب تحصیلدار کو تین نذرین
حسب تفصیل ذیل معاف تھین بروقت تقرری عہدہ تیوہار ہولی تیوہار دسہرہ

دفعہ ۳۰۸ دیہات مین حکما کوئی عہدہ پٹوارگری کا مقرر نہین تھا مگر گانو والے
بطور خود ایک محاسب رکھا کرتے تھے خواہ تو کوئی بنیا گانو کا ہوتا تھا اور یا لمبرداران
خواندہ مین سے ایک یا دو شخص گانو کے حساب کا اہتمام کیا کرتے تھے اور وہی پٹواری کھلاتے
تھے دفعہ ۳۰۹ دیہات مین جو لوگ قابو یافتہ اور جتھہ والے تھے وہ اوپر عہدہ
مقدمی یا لمبرداری گانو کے مقرر تھے اور زر مالگذاری موصولہ پر ایک فیصدی سے لیکر آٹھہ
روپیہ فیصدی تک بقدر لیاقت اور حوصلہ کے رسوم لمبرداری کی پاتی تھی اور جو زمیندار
خاص اپنے گانو یا دیہات متصلہ مین کچھہ اقتدار یا دباو رکھتا تھا اور اوسکی امداد اور سعی
اضافہ تعداد اور سہولیت تحصیل زر معاملہ مین موثر ہوتی تھی اوسکو علاوہ رسوم لمبرداری کے
ایک اور رسوم سالانہ جو عرفا بنام فرد روسیاہی کے مشہور تھی ملا کرتی تھی اور وجہہ تسمیہ
روسیاہی کی دو معلوم ہوئین گانو کے ہوشیار اور مغز آدمی جنکو اکثر رسوم مذکور
ملتی تھی وہ تو بیان کرتی ہین کہ دراصل یہہ لفظ روسائی یعنی سرداری ہے اور
جو کچھہ رسوم سالانہ بلحاظ روسائی کے ہمکو ملتی تھی وہ اوسی نام سے شہرت پکڑ گئی عوام
لوگون نے اوسکا ملفظ بگاڑ کر روسیاہی زبان زد کر دیا اور علی العموم لوگ یہہ بیان کرتے
ہین کہ جو لوگ گانو والون پر ظلم اور ستم کر کے سرکاری مطالبہ کو بڑہا کر اپنا مونہہ
کالا کرتے تھے اوسکے عوض مین وہ رسوم اونکو ملتی تھی اسواسطے نام اوسکا روسیاہی کہلاتا تھا

دفعہ ۲۱۰ سوائے زر مالگذاری مین کے رواج آمدنی سایر کا بہت تھا اور وہ بھیہ تھی کہ
ہر ایک پیشہ ور اور اہل حرفہ سے اور نیز جملہ مال اور اشیا کی درآمد برآمد پر محصول لیا جاتا تھا اور
انتظام اوسکا اکثر بطور ٹھیکہ کے اور کمتر امانی ہوتا تھا اور ہر ایک قصبہ مین جہان کچہری تحصیل کی
مقرر تھی وہان مکان سائر کا بھی ہوتا تھا اور اوسکو چبوترہ بولتے تھے اور اوسمین ایک داروغہ
جسکو سائر دار بھی کہتے تھے اور ایک دو محرر اور چند چپراسی اور ایک پٹوال جو مال اور
اشیا محصول طلب کو تخمینہ کیا کرتا تھا مقرر رہتا تھا **دفعہ ۲۱۱** صدر مین ایک سررشتہ اعلے
دفتر مال اور خراج کا بنام کچہری کلکٹری کی معین کیا گیا تھا اور یہہ سررشتہ مرجع کل سررشتجات
مفصل تحصیل مالگذاری اور سائر وغیرہ کا تھا اور حکومت اور کارفرمائی اوسکی متعلق کشن لعل
دیوان ریاست کے تھی اور دیوان مذکور ہر ایک فصل مین دو مرتبہ دیہات علاقہ مین دورہ کرکے
صورت تردد اور پیداوار زراعت اور دیگر حالات ملک کے ملاحظہ کیا کرتا تھا اور جہان کہین
زمینداران کو واسطے کندگی چاہات کے ضرورت تقاوی کی ہوتی تھی تو نواب صاحب کے
خصوصی سفارش دیوان کے اون لوگون کو تقاوی دیجاتی تھی اور ہر ایک طرح سے افزونی اور استخراج
موجبات ترقی زراعت مین کیجاتی تہی اور تخمینا دس گیارہ لاکھہ روپیہ کی آمدنی سالانہ
کل ریاست مین ہوتی ہوگی

بیان تقرری سررشتہ نج

دفعہ ۲۱۲ علاوہ سررشتجات
مذکورہ بالا کے ایک سررشتہ نج کا مقرر ہوا تھا کہ حکومت اور کارفرمائی اوس سررشتہ کی
تعلق ذات خاص نواب صاحب سے تہی اور اوس سررشتہ مین کاغذات کارخانجات باغات
و املاک و مرمت مکانات و توشک خانہ و فراشخانہ و رتھہ خانہ و عرائض چوبداران و چپراسیان
وغیرہ و شاگرد پیشہ و ہرکارہ ہای ڈاک ترتیب پاتے تھے اور سوائے اسکے جو کام بالنسبت ابتدائی
زائد از پانچہزار روپیہ و در مرافعہ ثانی بنا راضی فیصلجات عدالت یا دیگر کسی سررشتہ کا ہوا کرتا تھا

اور انجام کو راجپوت لوگ غالب آئے اور تہانہ دار کو گرفتار کر لیا اور چاہا کہ اوسکو قتل کر دین
مگر اودی رام نامی جمعدار تہانہ جو قوم کا برہمن تھا بیچ مین آگیا لاچار اونہون نے برہمن کا لحاظ
دباس کر کی اوسکو جان سے تو نہ مارا مگر گرفتار کر کے پہاڑ مین جو اوس گانو کے سر پر واقع ہے
لیگئے اور انگریز وزا اوسکی ناک مین سوراخ کر کے ایک حلقہ آہنی اوس مین ڈالا اور اوس حلقہ مین
رسی ڈالکر اوسکو برہنہ تن تمام گانو مین تشہیر کیا اور چند روز تک یہی طریقہ جاری رکھا
اور وہ جمعدار بھی اوسکے ساتھ رہا اور اسی سبب سے اوسکی جان بچی رہی ورنہ ضرور
مارا جاتا بالحاصل جب یہ خبر جہجر مین نواب صاحب کو پہونچی تو اونہون نے فی الفور ارادہ
فوج کشی کا کیا مگر دیوان کشن لعل مانع آیا کہ اگر سر دست تدارک اونکا کیا جاویگا تو
بالضرور وی لوگ منبی دہر کو جان سے مار ڈالینگے اسواسطے اونکی سزا دہی معرض تاخیر رکہی
گئی اور دیوان مذکور نے دو برہمنونکو لباس جوگیانہ پہنا کر وہان بہیجا وہ دونو اوسکو رات
کیوقت اون لوگونکو غافل دیکہہ حکمت عملی سے زندہ نکال لائے جسوقت منبی دہر زندہ جہجر
مین پہونچ لیا تو وہان سے دو پلٹن اور چار رسالہ سواران معہ توپخانجات بسر کردگی کرنیل
محمود خان و میر کلو و محمد اعظم کے روانہ ہوئی اور شبا شب بیس کوس چلکر صبحدم کہودانہ پہونچی
اور متصل استہل بیراگی کی قیام کیا اور اوس طرف گانو والے بہی بعد چہوٹ جانے
منبی دہر کے اپنی جمعیت فراہم کر کے مستعد جنگ تھے چنانچہ فوراً فوج کے پہونچتے ہی گانو
سے باہر نکل آئے اور گولیان بندوق کی مارنے لگے جب ادہر سے توپین چلنی شروع
ہوئین اور گولون سے اوسطرفکے آدمی اوڑنے لگے تب بلاچاری وی لوگ بستیا ہوکر
گانو کی طرف بھاگے ادہر سے سواران نواب صاحب نے اونکا تعاقب کیا اور چونکہ
یہہ گانو دامن کوہ مین واقع ہے آگے جا کر بسبب نشیب و فراز پہاڑ کے گذر گہوڑونکا

نہ ہوا تو یہہ لوگ پیادہ پا ہو گئے اور اندر گانو کے جانے کا ارادہ کیا تو پہلے گانو کی قریب
اندر آبادی کے ایک اٹاری تھی اوس مین دس پندرہ آدمی بندوقچی جمع ہو گئے اور وہان
سے اونہون نے ایسا تار گولیون کا باندہا کہ راہ مداخلت فوج نواب صاحب کا بند کردیا
اور جن لوگون نے اقدام آگے جانیکا کیا وہ یا تو ماری گئی یا زخمی ہو گئے تب مہتاب خان رسالدار
اور سلطان خان سوار اور دیگر چند آدمی کل چلی اعتباری آگے ہوئے اور مہتاب خان
رسالدار نے اوسی روزن مین جس مین سے گولیان آتی تہین گولی ماری اور اوسکی گولی سے
وہان کوئی آدمی مارا گیا اور کئی گولیان اور لوگون نے بہی مارین تب اودہر سے گولی اتنا بل
چلنے لگی اسواسطے اہل فوج اندر گہس گئے اور اندر جاتے ہی لشکر نے گانو مین آگ لگادی
سو مردمان یہہ وہان سے فرار ہو کر پہاڑ پر چڑہ گئے اور فوج نے اونکا تعاقب کیا اوسی حالت
تصاعد مین مہتاب خان رسالدار ضرب گولی سے مارا گیا بفور مرنے اوسکے سپاہی جوانا
وغیرہ تہاکران سرگروہ اور سرمنشا طرف ثانیان اوسکا سر کاٹنے کیواسطے اوسکی نعش پر
واپس آئے اور ادہر سے فوج نواب نے حملہ کیا سو اوسکی نعش کے اوپر خوب تلوار چلی اور جوانا
وغیرہ رجپوتان وہان مارے گئے اور لڑائی فتح ہو گئی اور اثناء لڑائی مین ایک واردات
عجیب واقعہ ہوئی کہ پہاڑ کے عقب مین ایک گہاٹی ایسی بنی ہوئی تھی کہ اوسطرفکو راہ آمدرفت
کا اچہا تہا اور اودہر کو آمدرفت مردمان طرف ثانی کی بہت تھی اسواسطے اوس رستہ کو
میر کلو کرنیل نے جاروکا وہان ایک عورت تلوار برہنہ کئے ہوئے اوسکی طرف حملہ آور ہوئی اکثر
سواران نے چاہا کہ اوسکو بضرب گولی یا تلوار کے مار ڈالین میر کلو نے سب کو منع کیا آخر کار
اوس عورت نے پہونچکر میر کلو کرنیل کے ایک تلوار ران پر ماری تب میر کلو نے اوس عورت کا
گلا پکڑ کر اوٹہا لیا اور چاہا کہ اوسکو گہوڑے پر کہینچ کے ڈال لیوے مگر وہ عورت زور کرکے چہوٹ

گئی تب لا چار میر کلو گہوڑیئے سے اوترا اور اوس عورت سے جا دست و گریبان ہوا اگرچہ عورت
سینے قوت اور زور آزمائی بہت کی الا بمقتضای اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاۗءِ
کے میر کلو غالب آیا اور اوسکے ہاتھہ سے تلوار چھین کر چھوڑ دیا الغرض اس لڑائی مین نواب
صاحب کے پندرہ سولہ آدمی جان سے مارے گئے اور بیس پچیس آدمی زخمی ہوئے اور طرفثانی کے
صدہا آدمی کشتہ اور خستہ ہوئے اور بعد فتحیابی کے جوانا وغیرہ راجپوتان سرغنہ کے سات سر
اور صدہا آدمی اسیر اور دستگیر ہو کر جہجہر مین آئے نواب صاحب نے اون ساتون سرون کو
متصل گڈہی تحصیل بدہوانہ جانب شمال کے گڑوا کر منارہ بلند چنوا دئے (اب بہی سر عملداری
سرکار مین اونکے وارث باجازت سرکار نکال لیگئے) اور اسیران کو چھوڑ دیا اور وارثان
مقتول کو بہت دلجمعی اور دلاسا کر کے بدستور گانو مین آباد کر دیا اور تہانہ وہان سے اوٹہا کر
بدہوانہ مین قایم کیا **ضمن ششم** سرحد دیہات پرگنہ نارنول کی راج جی پور سے ملی ہوئی
تہی چنانچہ راجپوتان مواضع ڈابلہ بہاری پور علاقہ جی پور معہ جمعیت مردمان دیگر دیہات
ہمیشہ ہولی دسہرہ کو چہوٹے چہوٹے دیہات عملداری نواب فیض محمد خان پر چڑہ آتے تہے
اور کچہہ نقصان کہیتی وغیرہ کا کر کے گانو والون سے زر نقد اور ایک بکرہ لطور بہینٹ کے
لیجاتے تہے اور از راہ جہالت کے اس امر کو وے لوگ موجب اپنی تعلی اور شگون نیک بختی کا
سمجہتے تہے جب نواب صاحب کو یہہ خبر ہوئی تو اونکو یہہ امر ناگوار گذرا اور دیہات سرحدی
اپنے علاقہ مین منادی کروادی کہ جو شخص ڈابلہ بہاری پور والونکو کچہہ لطور بہینٹ کے
ہولی دسہرہ کو دیگا وہ سزایاب ہوگا بعد ممانعت مذکورہ کے جب اول ١٨٣٣ عیسوی مین تہوار
ہولی کا آیا تو زبردست خان تحصیلدار نارنول واسطے انتظام کے دیہات سرحدی اپنے
علاقہ مین دو روز پہلے ہولی سے چلا گیا وہان جا کر معلوم ہوا کہ راجپوتان سے نے

جمعیت زیادہ کرلی ہی اور زبردہ کچھہ لوگ فوج جی پور کیے بھی اونکی حمایت اور امداد کیے
واسطے داین باین سے لگے ہوئے ہین ناگزیر نابردہ ہاینے تحصیل مین لوٹ آیا اور نواب صاحب کو
کثرت جمعیت مفسدان سی بذریعہ عرضی کیے اطلاع دی نواب صاحب نے اوسوقت کہ تخمینا تین
گہری رات گئی ہوگی حکم دیا کہ پانسو سوار معہ دو ضرب توپ آپ کی بسر کردگی میر کلو کرنیل کیے روانہ
ہون چنانچہ مطابق اوسکے فوج سواران معہ اتواپ تمام رات چلکر صبح کیوقت موقع فساد
پر جو جہجہر سے تخمینا چالیس کوس ہوگا پہونچی اور وہین زبردست خان تحصیلدار معہ جمعیت
اپنی کے کہ قریب سو سوار اور پیادہ کیے ہمراہ اوسکے تھی شامل ہوگیا چنانچہ بمجرد پہونچنے
اپنے کیے میر کلو کرنیل نے خفیہ آدمی بہیجکر حال مجمع مفسدین کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ
چھہ ہزار آدمی کی قریب جمع ہین اور اہل پانی مین مصرف ہین اور تیسرے پہر کیوقت بعد پوجنے
ہولی کیے ارادہ حملہ آوری کا رکہتے ہین یہہ بات دریافت کرکیے میر کلو نے سوچا کہ ہجوم اور
اجتماع دشمنونکا بہت کثرت سی ہے اگر وہی لوگ اپنی وقت پر مستعد اور طیار ہوکر مقابلہ پر آئے
تو اونسے عہدہ برائی دشوار ہوگی اسواسطے اوسنے اوسیوقت اون لوگونکو غافل دیکھہ کر
اون پر حملہ کردیا اور ناگہان اونکے اوپر پہونچکر گانوکو آگ لگادی اور مار دہاڑ شروع
کردی اسطور سے جو فوج نواب کی کر و فر کیے ساتہہ دفعتا اون پر جاکر گری تو کچھہ ایسی ہیبت
اور دہشت اون پر طاری ہوئی کہ بہت سے لوگ تو معا فرار ہوگئے اور کچھہ تہوڑے آدمیون نے
مقابلہ کیا کہ اوس مین زبردست خان تحصیلدار اور بہادر خان بہانجہ اوسکا جو سواران
مین نوکر تہا اور چند آدمی دیگر فوج نواب کیے زخمی ہوئے اور طرف ثانیان مین سے چند لوگ
مجروح اور مقتول ہوئے کہ آخر کار کہیت میر کلو کیے ہاتہہ رہا اور وے لوگ ہزیمت کہاکر بہاگ گئے
اور ہر چند کہ آگے جاکر فراریون کی کمک کیلئے حمایت پر اور لوگ ملے اور اون لوگون نے

پہر لوٹ کر ارادہ محاربہ کا کیا لیکن میر کلو نے گولہ اندازی توپون کی شروع کر کے اونکو ڈرا دیا اور سب کو متفرق کر کے حوصلہ اونکا پست کر دیا اور دو وزٹہر کر بعد انتشار کلی جمعیت مفسدان کے میر کلو مظفر و منصور جہجہر کو لوٹ آیا اور نواب صاحب نے آیندہ معرفت صاحب ایجنٹ دہلی کے صاحب رزیڈنٹ جی پور کو تحریک کر اکے رفعدادوس فساد کا کرا دیا ✣ بیان

برخاستگی چہاونی لشکر بہریچان کا قصبہ دادری سی اور تقسیم ہونے اوسکے کا مقام جہجہر مین اور انقسام پرگنہ دادری اور بدہوانہ کا فیمابین نواب فیض محمد خان رئیس جہجہر اور بہادر جنگ خان جاگیردار بہادر گڈہ اور معاودت انتقال پرگنہ دادری و بہادر گڈہ کی باہمدگر ہر دو رئیسان مذکورکے

دفعہ ۲۱۶ جو کہ پہلی دفعہ ۲۶۵ مین مذکور ہو چکا ہی کہ نواب نجابت علی خان باپ نواب فیض محمد خان نی چار پانچ سال ماقبل وفات اپنی کی بسبب خورد سالی بہادر جنگ خان رئیس دادری و بہادر گڈہ برادر زادہ اپنے اور بوقوع بد انتظامی علاقہ مذکور کے انتظام اور اہتمام پرگنات مذکورہ کا اپنی ذمہ لیکر چہاونی فوج اپنی کی قصبہ دادری مین قایم کی تہی تو بعد وفات نواب نجابت علی خان کے جب نواب فیض محمد خان مسندنشین ہوا تو اوسنے بہی تخمیناً آٹہہ نو برس تک چہاونی اپنی دادری مین رکہی لیکن جب بہادر جنگ خان بالغ اور جوان ہوا تو اوسنے تصرف اپنا پرگنہ دادری پر چاہا اوسوقت نواب فیض محمد خان نے مطالبہ نقصان اپنے کا جو زمانہ اہتمام پرگنہ دادری مین اوسکو بوجہہ قلت مداخل و کثرت مخارج کے ہوا تہا کیا اور یہہ بہی عذر کیا کہ پرگنہ دادری اور بدہوانہ درمیان ہماری اور تمہاری مشترک یعنے دو نو پرگنون مین بالاجمال دو حصہ تمہاری ہین اور ایک حصہ ہمارا ہی بلاتقسیم خصوصیت دادری کی تم پہر

نہین ہو سکتی ہی کہ اوسپر فیمابین بہادر جنگ خان اور نواب فیض محمد خان کے تنازع واقعہ ہو کر نوبت استغاثہ کی بحضور صاحب ایجنٹ گورنر بہادر مقام دہلی کے پہونچی ہنوز مقدمہ کو نتیجہ گاہ جناب صاحب ایجنٹ موصوف سی فیصل نہین ہوا تہا کہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۲ عیسوی مین نواب فیض محمد خان نی اپنی مصلحت دیکھہ کر چھاونی فوج کی دادری سی اوٹھا کر جھجھر مین شہر سے جنوب کی طرف بفاصلہ ایک میل کے آڈالی اسی عرصہ مین مقدمہ تقسیم پرگنہ کا اجلاس مسٹر الیٹ صاحب ایجنٹ گورنر بہادر مقام دہلی سی بتاریخ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۲۳ عیسوی کو بدین خلاصہ مضمون فیصل ہوا کہ بعد سہائی دیہات معافی اور آمدنی سائر کے کل جمع پرگنہ دادری اور بدہوانہ کی [illegible] قرار دیئے گیے منجملہ اوسکے [illegible] بابت دو ثلث حصہ بہادر جنگ خان اور [illegible] بابت ایک ثلث حصہ نواب فیض محمد خان کا قرار پایا اور جو کہ نواب فیض محمد خان مبلغ چار ہزار روپیہ بطور رعایت کے بہادر جنگ خان کو قدیم سی دیتا تھا لہذا اوسکو حصہ نواب فیض محمد خان مین سی کم کر کے حصہ بہادر جنگ خان مین اور اضافہ کیا گیا پس دونو پرگنون کی آمدنی مین سی حق بہادر جنگ خان کا [illegible] اور حق نواب فیض محمد خان کا [illegible] مسلم رہا سو اوسکی بابت بالعوض [illegible] کے کل پرگنہ بدہوانہ اور بالعوض [illegible] کے دیہات مفصلہ ذیل پرگنہ دادری سے

بجہوبہ کالا [illegible] ‌ تبوالہ [illegible] ‌ بادل واس [illegible] ‌ بجہوبہ ہیرا [illegible] ‌ نودی [illegible] ‌ ستیسر [illegible] ‌ ارسی [illegible] ‌ ریواڑی کہیڑہ [illegible] ‌ ہرسا کہوکرا [illegible] ‌ مائین کلان [illegible] ‌ چدی [illegible] ‌ مائین خورد [illegible] ‌ جرخی [illegible] ‌ تانڈا [illegible] ‌ جہوجو خورد وغیرہ [illegible]

روپن نواب فیض محمد خان کو دیے گیے اور باقی پرگنہ دادری بقبض و دخل بہادر جنگ خان کے چھوڑا گیا اور کچھہ تعلق نواب فیض محمد خان کا دیہات باقی ماندہ پرگنہ دادری سی نرہا

چنانچہ مطابق فیصلہ صاحب ایجنٹ گورنر بہادر کے تخمیناً عرصہ ڈیڑہ دو سال تک قبض و
دخل بہادر جنگ خان کا دیہات باقی ماندہ پرگنہ دادری پر رہا مگر ازانجا کہ بہادر جنگ خان
نے ایک کوٹہی دہلی مین اسّی ہزار روپیہ کو ہرنراین مہاجن دہلی سی قرض خرید لی اور قریب
دو لاکہہ روپیہ کے دادنی نواب فیض محمد خان کا بابت خسارہ پرگنہ دادری عہد نابالغی
بہادر جنگ خان کی ذمہ بہادر جنگ خان کی برآمد ہوا تھا یہان تک کہ کل تعداد دین
ہرنراین اور نواب فیض محمد خان کی اوپر بہادر جنگ خان کی تین لاکہہ پچہتر ہزار روپیہ ہوگیا
اور معہذا اوسی زمانہ مین ہرنراین احد الداین بہادر جنگ خان کا کہ خزانچی جنرل ٹریزری مقام دہلی
کا تہا بوجہہ تغلب زر سرکاری بخوف ماخوذیت اپنی کے زہر کہا کر مر گیا اور سرکار نے زر متغلبہ
اوسکا اوسکے وارثان اور مقروضان سی وصول کرنا ٹہرایا تو منجملہ اوسکے اسّی ہزار روپیہ
کی مانگ بہادر جنگ خان سی بہی ہوئی اور وہ بسبب تنگدستی مقدور ادای اوسکے کا نہو سکا ہواسطے
مسٹر الیٹ صاحب ایجنٹ گورنر بہادر نے ١٨٢٤ سنہ عیسوی مین بغرض سبیل وصول زر دیون
نواب فیض محمد خان اور ہرنراین خزانچی کے کہ تا نانی الحال قایم مقام اوسکے سرکار ہوگئی
تہی پرگنہ دادری و بہادر گڈہ بطور ٹہیکہ گیارہ برس کیواسطے نواب فیض محمد خان کو بہ
تفویض کر دئیے اور اسّی ہزار روپیہ نقد بابت قرضہ ہرنراین خزانچی متوفی کے اون سے لے لئے
اور یہہ بات مقرر کر دی کہ اندر میعاد ٹہیکہ کے وہ آمدنی پرگنات مذکور سے زر مطالبہ اپنی کا
وصول کر لے اور بہادر جنگ خان کو معہ متوسلان اوسکے کے پندرہ سو روپیہ ماہواری دیتا
رہے اور بہادر جنگخان کو حکم ہوا کہ سکونت اپنی دہلی مین رکہے اوسپر بہادر جنگخان نے العیاث اور
واویلا مچایا اور تین چار برس تک داد فریاد سرکار مین کرتا رہا آخرکار بتاریخ ٥ اکتوبر سنہ ١٨٢٦
عیسوی کو سر چارلس مٹکف صاحب ایجنٹ گورنر بہادر نے رپوٹ ناجوازی ٹہیکہ مذکور کی بحضور

له یعنی قرض خواه ١٢

له خزانچی / یعنی کلان ١٢

له جمع دین / یعنی قرضه ١٢

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل روانہ کی کہ وہان سے مارچ ۱۸۲۹ء عیسوی مین بعہد مسٹر کولبروک صاحب ایجنٹ گورنر بہادر کی حکم منسوخی ٹھیکہ اور تفویض پرگنات دادری اور بہادرگڈہ کا بہادر جنگ خان کو اور کروا دینے سبیل زرمطالبہ نواب فیض محمد خانکے مومی الیہ سے صادر ہوا چنانچہ بہادر جنگ خان نے مطابق حکم مذکور کے اولاً تصرف اپنا پرگنات دادری اور بہادرگڈہ پر کر لیا اور پہر اپنی خوشی سے پرگنہ دادری کا بالعوض مبلغ تین لاکہہ چہتر ہزار روپیہ زرنقد قرضہ کے نواب فیض محمد خان کی پاس بمیعاد دس سال مین ابتدا سے ۱۲۳۶ فصلی لغایت ۱۲۴۵ فصلی بدین شرط رہن رکہا کہ نواب مرتہن علاوہ اخراجات محال و تنخواہ ماسے نفر سواران کی جو نوکری سرکار مین حاضر رہتی تہی پچاس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی پرگنہ مرہونہ مین سے راہن کو دیتا رہے سو اسطرح سے پہر پرگنہ دادری قبضہ نواب فیض محمد خان مین ہو گیا اور پرگنہ بہادرگڈہ قبض و دخل بہادر جنگ خان مین رہا اور جملہ فساد ہمدگری رفع ہو گئے بیان ان

عمارات و بناہای عمدہ کا جو بعہد نواب فیض محمد خان کی تعمیر و احداث ہوئین

دفعہ ۲۱۷ نواب فیض محمد خان نے اپنے عہد ریاست مین عمارات اور بناہای عمدہ کی تعمیر و احداث بہت کثرت سے کین کہ اب شمار اوسکا احاطہ امکان سے باہر ہے کیونکہ اکثر اوسکے عہد کی بنائین اور عمارات اور ریاست اوسکی اخلاف مین متغیر او دگرگون ہو گئین اور بعضونکا حادثات زمانہ سے ایسا قلع و قمع ہوا کہ اب بالکل نشان تک بھی باقی نہین ہے اور علیٰ ہذا القیاس جو بلیات اور مکانات چہاونی جہجر مین نہایت عمدہ عظیم شان کے ساتہہ اوسنے بصرف لکہو کہا روپیہ کے بنائین تہین کچہہ تو اب عملداری سرکار مین ڈہا کر ملبہ اونکا فروخت ہو گیا اور جسقدر باقی ہین وہ بہی عنقریب نیست و نابود ہونیوالی ہین اسواسطے ایسی عمارت کا کچہہ حال مفصل لکہنا ضرور نہین ہے لامحالہ صرف وہ عمارات مفید عام کا تذکرہ

کیا جاتا ہی جو بالفعل ہو گیا اور قابل یادگار ہین دفعہ ۳۱۸ مقام کانونڈ مین جو بفعل
بہ عملداری مہاراجہ پٹیالہ سیکہے ہیے ایک باغ اور باوڑی کہنہ کسی عہد کی بنی ہوئی بہ نہایت
خراب و شکستہ پڑی ہوئی تہی نواب فیض محمد خان نے سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین اوس باغ اور
باوڑی کو بنہایت وسعت اور فضحت کی ساتھہ از سر نو آراستہ و پیراستہ کیا اور علاوہ اوسکے
اور مکانات جدید و منزلہ و مسافرخانہ واسطے آسائش خلایق کی بہت دلچسپ اپنی سیر طیار کروائے
چنانچہ وہ باغ اور باوڑی اب موجب فضا اور فیض عام کا ہے اور تاریخ طیاری اوسکے کی
بقاعدہ تخرجہ کے اس مصرعہ سے * از چشمہ فیض آب برگیر * برآمد ہوتی ہی یعنی چشمہ فیض
مادہ تاریخ ہی اعداد اوسکے حساب ابجد کی رو سے سنہ ۱۲۳۳ ہجری ہوتے ہین اوسمین سے
تین عدد لفظ آب کے خارج کرنے سے اصلی سال جو سنہ ۱۲۳۰ ہجری ہین باقی رہ جاتے
ہین دفعہ ۳۱۹ چونکہ موسم برسات مین ندی کسالی کی اکثر ضلع شمالی باغ مذکور
بالا کو زد پہونچاتی تہی اسواسطے وہان ایک پختہ اور پایدار بند بطور پشتے کے تخمیناً آدہ میل لمبا
اور چہہ فٹ اونچا اور تین فٹ چوڑا تعمیر کیا دفعہ ۳۲۰ موسم برسات مین ایک ندی
موسومہ بہ سہابی کوہستان سی دیہات پرگنات جہجر اور بادلی مین نہایت زور و شور سے
آیا کرتی تہی سو سابق بسبب نبودن بند و بستی کے جو فواید سیرابی زراعت وغیرہ کے اوسکے پانی سے
متصور ہین دیہات ریاست جہجر کو کم پہونچتے تہے اور نقصان غرقی دیہات کا طغیانی آب سے
معا ہو جاتا تہا اسواسطے نواب فیض محمد خان نے اندر حد شرقی اپنے علاقہ کے جو ضلع دہلی سے الحاق
رکہتی تہی درمیان رقبہ موضع بیلپہ و قصبہ بادلی کے ایک بند پختہ و خام ایسی ترکیب سے بنایا
کہ جب جوش و خروش پانی روکا ہوتا تو بدستور بہا ہوا چلا جاوے اور جب پانی صرف قابل
استعمال زراعت وغیرہ باقی رہے تو آگے جانے سے رک جاوے دفعہ ۳۲۱ ایک نالہ ندی

سہابی کا درمیان سڑک فرخ نگراور دیہا سوڑی غیرہ کے ایسا حائل ہوتا تہا کہ اوسکے سبب سے
بہت عرصہ تک راستہ آمد و رفت مسافران کا مسدود ہوجاتا تہا اسواسطے نواب فیض محمد خان نے
ایک پل نالہ مذکور کا بندہوایا کہ اوس سے مردمان متردّدین الاسمات کو ایک صورت آرام کی
ہوگئی دفعہ ۳۲۲ ایک دفعہ بہٹیارہ ہای کوٹ پوتلی علاقہ جی پور جانور بحری بٹیر
یعنی آغاز موسم سرما مین سب سے پہلے لائے تہے اوسپر نواب فیض محمد خان اونسے بہت خوش
ہوا اور اونکو بہت انعام دیا اوسوقت بہٹیارون نے عرض کی کہ حضور ہمارے گاؤن میں کوئی
مسجد نہین اگر سرکار سے کچہہ مدد خرچ کی ہو تو ہمارا ارادہ ہان گاؤن اور مسجد بنانیکا ہے
اسبات پر نواب نے سرائے کوٹ پوتلی مین ایک گاؤن اور مسجد بہت عمدگی کیساتہہ بصرف
زرخطیر کے بنوادی کہ ہنوز قایم و موجود ہے بیان اون امور مفیدہ کا جو بہ تجویز
نواب فیض محمد خان کے جاری ہوئین دفعہ ۳۲۳ نواب فیض محمد خان
نے بغرض سہولیت بہمرسی گہاس و چارہ مویشی اور فراہمی جانوران وحشی جو شکار کیے جاتے
ہین اپنی عملداری مین بمقام ذیل جہوجہک دون پرگنہ جہجہر سونارواله پرگنہ جہجہر
ہہا سو پرگنہ بادلی داودری طاہا پرگنہ بادلی چیلانگ پرگنہ نارنول کاسنی پرگنہ
جرخی دادری ساتور پرگنہ دادری کلان بدہوانہ پرگنہ بدہوانہ کئی کئی دیہات سے
رقبہ مزروعہ اور غیر مزروعہ جدا کرکے بیڑین مقرر کی ہتین یعنی اون قطعات محدودہ کو زراعت
سے باز رکہہ کر گہاس و درختان خودرو اوسمین کوائے تہے چنانچہ اونکے سبب سے اول تو
آسانی شکار کی تہی اور علاوہ اوسکے ہر ایک بیڑ مین بقدر ضرورت دواب سرکاری کے
گہاس محفوظ رکہکر باقی کل بیڑونکا ٹہیکہ لوگونکو دیدیا جاتا تہا اور رقم زر ٹہیکہ کی ایک
آمدنی معقول ریاست کی ہوجاتی تہی دفعہ ۳۲۴ ریاست جہجہر کے اقبال مین

مقام قصبہ بری سال بہر مین دو دفعہ میلہ دیوی کا ہوا کرتا ہی وہان سابق میلہ مذکور مین مویشی
بہی نہایت کثرت کی ساتہہ آکر فروخت ہوا کرتی تہی اور فروخت مویشی پر کسی قدر محصول سرکار
مین بہی لیا جاتا تہا سو ازبسکہ یہہ امر بہی ایک صیغہ آمدنی کا ہی اسواسطے نواب فیض محمد خان نے
اپنی ریاست مین بتفصیل موضع حسین گنج پرگنہ جہجہر موضع کراوڑہ پرگنہ کانونڈ دہرسو ازپورہ
پرگنہ نارنول موضع مہاسر پرگنہ کانہٹی بدہوانہ خاص دادری چرخی موضع
پرگنہ چرخی دادری سات مقام پر سال بہر مین دو دفعہ میلہ مویشی مقرر کیے اور واسطے اجرا
اور ترقی اونکے اپنے پاس سی بہت روپیہ صرف کیا یعنی جابجا مقامات دور دست سے بیوپاریونکو
بلایا اور اونکو شیرینی اور پگڑیان دین اور ہر میلہ پر جو لوگ تہوک دار اور سرغنہ بیوپاریونکے
تہے اونکو کچہہ رسوم فروخت نرگاوان پر مقرر کی اور چند سال تک محصول سرکاری معاف
رکہا اور بعد اوسکے تہوڑا تہوڑا محصول لینا شروع کیا اور آخر کار رفتہ رفتہ آمدنی میلون کی
بڑہ گئی اور ٹہیکہ جات اونکے لوگونکی نام مقرر ہونے لگے اور محصول میلونکا ایک صیغہ مداخل
معتدبہ کا ہوگیا دفعہ ۲۵ نواب فیض محمد خان نے ہر ایک قسم کی کاریگرونکی جمع کرنے
مین نہایت کوشش اور توجہہ کی تہی چنانچہ دور دور سی ہر ایک فن کیے اوستادونکو بلا کر براہ
پرورش اور قدردانی کے مقام جہجہر مین آباد کیا اور اپنے چیلون اور رعایا کو ترغیب دیکر
اون صنعت کاریون کو زیادہ تر پہیلایا اور رواج دیا سو جسقدر صانع اور کاریگر لوگ اوسکی
عہد مین جمع ہوئے تہے شرح اقسام اونکے کی بقدر دریافت ذیل مین لکہی جاتی ہے

تفصیل کاریگران توپ ساز بندوق ساز کمان گر تلوار بنانی والا گہری ساز نجاران شاہی
مہرکن صیقل گر کوزہ گران ستار ساز حلوان ساز وکری بافان وغیرہ تیرگر
سطرنجی باف رسن ساز جراح علاقہ بندان کشمیر رفوگر پنجرہ ساز غلیل ساز پتنگ ساز

دوربنا نیوالا اسکار ماہی کا خیاط کشمیری ہونڈہ ساز نمدہ ساز مرصع کار جلد ساز خیمہ دوز
خرادی مصور شانہ گر موم بتی بنانے والا نواڑ باف سنگتراش حکاک بانوبن ساز
سادہ کار زرہ ساز دبہ گر نانبائیان اوستا تبر ساز زردوز آہنگران ہامی ذکر
اون جایداد غیر منقولہ کا جو نواب فیض محمد خان نے اپنی ریاست سے باہر
اور مقامون مین خرید کی تھی دفعہ ۳۲۶ نواب فیض محمد خان نے علاوہ
جایداد زر خرید نواب نجابت علیخان کے بمقام دہلی مین چند دوکانات بازار خانم اور کئی
حویلیان فراشخانہ کی کہڑکی مین و کوٹھی مولی سین صاحب اور بنگلہ گورن صاحب کا دریا گنج
مین اور باغ سعادت خان والا سبزی منڈی مین بقیمت تخمینا اسی ہزار روپیہ خرید کیا تھا
اور چونکہ شیرینی اور خوش ذایقگی اثمار انبہ مقامات کرانہ اور جہنجانہ ضلع مظفر نگر کے مشہور تہے
اسواسطے چند باغات مقامات مذکور مین بقیمت دس ہزار روپیہ کے خرید کیے کہ موسم فصل مین
ڈاک لگ جاتی تہی اور ہر روز بہنگیان آمون کی وہان سے آتی تہین اور اوس مین سے بقدر
ضرورت نواب خود رکہہ لیتا تہا اور باقی بطور سوغات کے دہلی گوڑگانوہ رہتک حصار کو
خدمت مین صاحبان انگریز کی بہیجا کرتا تہا بیان تقسیم اوقات و اشغال نواب
فیض محمد خان دفعہ ۳۲۷ معمولی دستور نواب فیض محمد خان کا یہہ تہا کہ جب گہڑی
رات باقی رہے خواب سے بیدار ہوکر اول طعمہ جانوران شکار کو کہلوایا کرتا تہا اور بعد اوسکے
نماز پڑہ کر کاغذات ڈاک کو سنتا تہا اور پہر رپورٹین افسران سپاہ و داروغگان کارخانجات کی
اور دہوڈیات گذرتی تہین ان سب کاغذات عدالت فوج کے جو لایق ملاحظہ خاص کے
ہوتے تہے سماعت کرتا تہا اور نہایت مصروفیت سے تجویز مقدمات در پیش شدہ کی کرتا تہا
اور درمیان دس و گیارہ بجے دنکے کہانا کہا کر قیلولہ کیا کرتا تہا اور ایک دو گہنٹہ سو کر

جو اوسکا تہا تو منجملہ اشغال اور دست کاریونکی جنکی تفصیل آیندہ کی جائیگی کسی شغل یا دستکاری مین
مصروف ہو جاتا تہا اور دو گہڑی دن رہے سے چار پانچ گہڑی رات گئی تک پہر کام کچہری کا
ہوتا تہا اوسکے بعد پہر خاصہ کہا کر کچہہ عرصہ تک تماشای رقص و سرود مین مصروف رہتا اور
آخر کار سو جاتا تہا دفعہ ۳۲۸ جن دستکاریون اور اشغال کی مصروفیت بنسبت
نواب فیض محمد خانکی اوپر مذکور ہوئی تفصیل اونکی مشتمل اوپر دو شقونکے کیجاتی ہے شق
اول مشتمل اوپر ذکر دستکاریون نواب فیض محمد خان کے دفعہ ۳۲۹
اول یہہ کہ بندوق توڑہ دار اور چقماق بناتا تہا دوم توپ کے ڈہالنے مین اور چرخ پر
اوتارنے مین دستگاہ رکہتا تہا چنانچہ ایکدفعہ نو ضرب توپ برنجی مقام کالونڈ مین ڈہالین
تہین سوم آہنگری کے کام مین مہارت رکہتا تہا چنانچہ چاقو اپنے ہاتہہ سے بہت اچہے
بناتا تہا چہارم ہر قسم کے تیر بناتا تہا پنجم غلیل بانس و روہ کی بناتا تہا اور اپنے آپ اوسپر روغن
کرتا تہا اور شکاری جانور بہت بلوا رکہے تہے اونکے قالب کے بہہ سے نہایت باریک
اور عمدہ لچہہ کتر کر اوسکے بند لگایا کرتا تہا ششم کار زردوزی جانتا تہا اور اکثر اپنے ہاتہہ سے
بٹوہ اور کلاہ اور عمامہ زرکا بنا لیتا تہا ہفتم کار خرادی مین واقفیت رکہتا تہا اور چہوٹے
چہوٹے اشیا مثل ڈبیہ و دستہ چہری اور پلنگ کے پایہ خراد پر اوتار لیتا تہا ہشتم
ہر ایک قسم کی پنجرہ بانس کے بناتا تہا خصوصا العلو کا پنجرہ تو نہایت سبک اور باریک
بناتا تہا کہ تیلیاں اوسکی خنجری مین کہیچی جاتی تہین اور سنکات پنجرہ کے ایسے کیک ہوتے
تہے کہ اوسمین سوای سوئی کے اور کسی دیگر چیز کے جانے کی گنجایش باقی نہین رہتی تہی نہم
ڈور شکار ماہی کی اپنے ہاتہہ سے نہایت باریک اور مضبوط بٹتا تہا اور آپ اوسپر
روغن کیا کرتا تہا دہم جوتی چمڑے کے اپنے ہاتہہ سے بنانا جانتا تہا اور اوسپنے

اپنی طرف سی ایک نئی قطع جوتی کی نکالی تہی کہ پنجہ اوسکا بہت لنبا ہوتا تہا اور وضع و شکل اسکی
کچھہ کچھہ جفت سلیم شاہی سی مشابہہ تہی شق دوم مشتمل بر ذکر اشغال نواب فیض محمد خان

دفعہ ۳۳ ضمن ۱ جاڑونکی موسم مین اکثر شغل اوقات اوڑانے کبوتران گولہ اور لڑانے
بلبلان کا رہتا تہا چنانچہ ہزارہا کبوتر پلے رہتے تہے اور نبی بخش اور رستم دو شخص کبوتر باز ساکنان
دہلی قلعہ کے اونکی پرورش اور تعلیم پر نوکر تہے اور علے ہذا القیاس ہزار ہزار پانسو
بلبل پلے رہتے تہے اور اکثر مصاحب لوگ اونکی تربیت اور شائستگی مین مصروف
رہتے تہے اور جمعہ کے روز ایک بڑے جلسہ اونکی لڑائی کا ہوتا تہا ضمن ۲ گرمی کے
موسم مین شغل مرغ بازی کا رہتا تہا اور چار کارخانہ مرغون کے مقرر تہے اور ہر ایک
کارخانہ مین ڈیڑہ ڈیڑہ سو دو دو سو مرغ پلے رہتے تہے اور ہر یک مرغ خانہ مین ایک داروغہ
اور دس دس بارہ بارہ مرغ باز نوکر تہے اور اوایل موسم جاڑہ سے پرورش اور تعلیم
اونکی شروع ہوتی تہی اور حلویات اور طرح طرحکے خوراک اونکو کہلائی جاتی تہی جب
جاڑہ مین اونکی طیاری اور جنگ آموزی ہوتی تہی تب گرمیون مین لڑائے جاتے تہے
ضمن ۳ برسات کے موسم مین لعلون اور بٹیرونکی لڑائی ہوتی تہی ہزارہا لعل اور بٹیر
پکڑی آتی تہی اور بٹیرونکی پکڑنی مین بڑا اہتمام ہوتا تہا تیس تیس چالیس چالیس جال بیس
بیس گز کے مربع او مستطیل سواران اور پیادگان اور فسران سپاہ ہر روز جنگل مین لیجاتے
تہے اور کبہی کبہی نواب خود بہی جاتا تہا اور وہ جال کہڑے ہوئے کہیتی پر بچہا کر چارون
طرف سی آدمی گہیر گہیر بٹیرونکو جالونکے نیچے کہیتی کے اندر اندر لاتے تہے اور پہر جال کی
اطراف کو دبا کر جسقدر بٹیرین جال کے نیچے آتی تہین اونہین پکڑ لیتے تہے اور ایک یہہ بہی
ترکیب جال مین پہنسانے بٹیرونکی کیجاتی تہی کہ دس پانچ بٹیرلی ہوئی ہوتی تہین اور

اونکو آواز زنبیل پر بولنے کی عادت ہوتی تہی اور عرفا اونکو ملا یا بولا وا بولتے تھے اونکو پنجرہ
مین بند کرکے اور پنجرہ اونکے بانسونمین لٹکا کر اون بانسونکو دو چار جگہہ زراعت کے اندر
کہڑا کر دیتے تھے اور گرد پیش اون بانس کے زراعت پر جال پہیلا دیتے تھے اور جسوقت کہ وہ
ملا ٹیر بانس کے اوپر پنجرہ مین بولتا تہا اوسکی آواز پر ادہر ادہر سے بٹیر زراعت کے اندر دوڑ
دوڑ کر اون جا پونکے نیچے جو بانس پنجرہ آویختہ کے پائین لگے ہوتے تھے چلی آتی تہین پس
اوسوقت بیچ مین جال کے کنارہ دبا کر اونکو پکڑ لیتے تھے اور ذمہ داری پرورش اور سدہانے
اونکے کی بہی اہل لشکر کو سپرد تہی چنانچہ جب رات کیوقت بعرض رفع وحشت اونکے کانونمین
کوک ماری جاتی تہی تو لشکر مین ایک عجیب شور صداہای کوک کا ہوتا تہا ضمن ۴ کبہی کبہی
نواب آخر موسم برسات اور آمد جاڑہ مین تپنگ بازی بہی کیا کرتا تہا اور اپنے بہائی
حسن علی خان یا نواب غلام حسین خان رئیس ہتین یا کلو خان اپنے رسالہ سے تپنگ لڑایا
کرتا تہا ضمن ۵ جن اشغال اور دستکاریون مین نواب فیض محمد خان بحالت مسند
نشینی ریاست کے مصروف رہتا تہا تفصیل اونکی اوپر ہو چکی لیکن اس موقع پر مناسب ہے کہ
جو فنون سپہ گری کے اوسنے حالت صاحبزادگی مین سیکہے تھے اجمالا کچہہ اونکا بہی ذکر
کیا جاوے سو وہ یہہ ہی کہ اول تو وہ پٹہ بازی اور بنکیتی مین بڑا مشتاق تہا دوم کشتی گری مین
مہارت کامل رکہتا تہا اور جست وخیز مین ایسا چست وچالاک تہا کہ قد آدم بلندی کو کود
جاتا تہا اور بیٹہے بیٹہے اوچک کر گہوڑہ پر چڑہ جاتا تہا سوم تیر اندازی مین ایسی
قدرت رکہتا تہا کہ تیر اوسکا نشانہ سے خطا نکرتا تہا اور تاب آہنی توڑ کر خاک تودہ
مین نشست معشوق ہوجاتا تہا چہارم بندوق لگانے مین نہایت مشتاقی رکہتا تہا کہ حالت
سواری اسپ مین دست رو بندوق سے نشانہ اوڑا دیتا تہا نقل ہی کہ ایک دفعہ شیر جنگل

موضع دورانیہ اور مہدواریمین آگیا تہا اوسکی خبر سنکر نواب وہان واسطے شکار کے گیا تو دفعتا
ایک طرف سے شیر اوٹھکر الف خان نامی ایک شخص کو دبالیا اور قریب تہا کہ اوسکو بہار کر
مار ڈالے کہ معا اوسی حالت مین نواب نے حافظ حقیقی کو ضامن کرکے ایسی گولی بندوق کی
لگائی کہ جس سے صرف شیر ہلاک ہوگیا اور جسم الف خان کو کچھ صدمہ اوسکا نہ پہونچا ہنجم سوائے ان
فنون سپہ گری کے جرات اور دلاوری ذاتی بہی بہت رکہتا تہا چنانچہ ایک دفعہ مولا بخش
نامی شیر پروردہ نواب صاحب جو کٹگر چوبی مین بندہا ہوا تہا کسی طرح کٹگرہ سے باہر نکل گیا اور
سب لوگ آس پاس کے بہاگ گئے اور ایک غل ہوگیا جسوقت نواب کو خبر پہونچی تو اوس شیر کو
مولا بخش کے نام سے پکارتا ہوا اوسکے پاس چلا گیا اور اوسکا کان پکڑ کر اندر قفس کے کردیا

بیان شغل شکار اندازی نواب فیض محمد خان کا دفعہ ۱۳۱ نواب
فیض محمد خانکو ذوق شوق شکار کا بہت تہا چنانچہ جابجا مواقع مناسب پر جنگلون اور
دریاؤنکی اوپر بنگلے اور کوٹہیان بطور شکارگاہ کے بنوادی تہین سو فی الجملہ تذکرہ شکار
اوسکے کا اس موقع پر لکہا جاتا ہے **ضمن ۱** نواب فیض محمد خان شکار ماہی کا بذریعہ
شست اور بنسی اور جال کے کہیلا کرتا تہا اور اسقدر کثرت سے مچہیان پکڑتا تہا کہ قصبات
جہجہر اور بادلی اور دادری اور فرخ نگر مین اوسکی پکڑی ہوئی مچہیان جہکڑہ کے جہکڑہ بہری
ہوئی آیا کرتی ہتین اور جو مچہیان اوسکو خوبصورت معلوم ہوتی ہتین اونکی ناکون مین سونے
اور چاندی کی نتہنیان ڈلواکر مقام جہجہر تالاب پختہ معروف لواوالہ مین چہوڑوادیتا تہا
اور اونکی حفاظت کے لیئے تالاب مذکورہ پر ایک پہرہ تعینات رہتا تہا **ضمن ۲** شکار شیر و چیتہ
وغیرہ درندان اور دیگر وحوش اور طیور کا خود بندوق سے کیا کرتا تھا **ضمن ۳**
قریب چالیس جوڑیونکی بازی کتے پلے ہوئے تہے اور ہر ایک جوڑی کتے کو چہٹانک گہی اور ۲ تولہ مرچ

سیاہ ہلدی اسپیر ہراٹا اور ڈیڑہ سیر بکری گوشت کی بطور راتب کے ملا کرتی تھی اور ہر یک جوڑی
پر ایک ایک بہنگی بمشاہرہ تین تین روپیہ کے اور جملہ بہنگیون پر ایک جمعدار بمشاہرہ چہہ روپیہ کے نوکر
رہتا تہا اور داروغگی کل بازی خانہ کی کسی چیلہ کے نامزد رہتی تھی اور بہیڑیئے شکار خرگوش کا کیا کرتے
تھے اور گیدڑ اور بہیڑیہ اور ہرنکو بہی مار ڈالتے تھے ضمن ۴ جاڑہ کے موسم مین مرغان صید گیر مثلاً
باز جره باشہ باشین شکره چیپخ چرغ چرغیلہ بحری بحری بچہ شاہین لگڑ
جہگڑ دورنی دوریلا جہوا جہوی ترمتی پالے جاتے تھے اور واسطے ہر یک جوڑہ کے اور
بعض بعض جانور جرفی جانور ایک ایک آدمی پرورش کرنیوالا ہوتا تہا او پانچ پانچ چہہ چہہ بلکہ اور
چہہ چہہ بلکہ سات سات روپیہ ماہواری کے اور بعض بعض اوستاد سے ۵ روپیہ کا بہی نوکر ہوتا تہا
اور کل بازدار خانہ پر ایک داروغہ تعینات رہتا تہا اور تنخواہ اوسکی صیغہ فوج یا اور کسی سررشتہ
مین بنامزدگی عہدہ کے ہوتی تھی اور منجملہ جانوران مفصلہ بالا کے چرغ اور چرغیلہ اور لگڑ
اور جہگڑ اور شکرہ اور چیپخ تو ہر یک قسم کا گوشت کہا لیتے تھے اور باقیونکے واسطے طعمہ
پرندان مثل کبوتر چڑیا و تیتر وغیرہ جانوران حلال کا مہیا کیا جاتا تھا اور اونکی تسخیر کے واسطے
چڑیمار اور بہلیہ نوکر رہتے تھے کہ وہ جا بجا سے بذریعہ دام اور لاسہ کمپنی کے اونکو پکڑ کر لایا
کرتے تھے اور ان مرغان صید افگن مین سے باز اور جرہ تو سارس اور کلنگ اور قرقرہ اور طاؤس
اور تکلمرغ اور تیتر کو اور باشہ اور باشین تیتر اور بٹیر کو اور شکرہ تیتر اور زاغ کو اور چیپخ حبشی اور
بٹیر اور کنجشک کو اور چرغ چیل کو اور چرغیلہ زاغکو اور بحری و شاہین کلنگ و قرقرہ و سارس
و لوہا سارنگ اور بزہ کو و بحری بچہ تیتری کو اور لگڑ جہگڑ خرگوش اور زاغ کو اور دورنی
اور دوریلا اور ترمتی سبزک یعنی نیل کنٹہ کو اور جہوا اور جہوی ہدہد کو شکار کیا کرتے تھے
ضمن ۵ دس بارہ چیتے پلے رہتے تھے اور ہر یک چیتے کے اوپر سوا چیتہ بان کے تین آدمی

اور واسطے پرورش اور تعلیم کے نوکر رہتے تھے اور یہہ چیتے شکار ہرن کا کیا کرتے تھے ضمن ۶
چار چار پانچ پانچ سیاگوش پلے ہوئے رہتے تھے کہ وہ اوڑتی ہوئی چیل اور کوّے کو اوچھلکر
مار کر پکڑ لیا کرتے تھے اور تیز دوڑتے ہوئے خرگوش کو بھی کود کر شکار کر لیتے تھے اور حقیقت مین
سیاگوش کا شکار فی الجملہ پر کیفیت تہا دفعہ ۲۳۱ شکار سے طبیعت نواب صاحب کی بہت
خوش ہوتی تھی جسوقت کہ بحری کسی کلنگ کا شکار کرتی تھی تو اوس کلنگ کے پر مثل طرہ کے
نواب صاحب اور دیگر ہمراہیان اونکے اپنی اپنی پگڑیون مین رکھ لیا کرتے تھے اور اوسی حالت
مین شادان و فرحان لشکر کو لوٹ آتے تھے اور لشکر مین اکثر شیرینی تقسیم ہوتی تھی اور بحری
کے رکھنے والے کو کچھہ زر نقد اور داروغہ باز دار خانہ کو دوشالہ انعام ملتا تھا اور اکثر امیدوار
بھی نوکر رکھے جاتے تھے چنانچہ ایک بنگلہ جہیل موضع کوشی کلاں پر نواب صاحب نے بنایا تہا اور حالت
شکار مین اکثر قیام اونکا وہان رہتا تھا ازبسکہ وہان جمع شکار بحری مین امیدوار لوگ نوکر
ہوئے اسواسطے اوس بنگلہ کا نام بنگلہ امیدواری پڑ گیا تھا چنانچہ اب وہ بنگلہ تو عملداری
سرکار مین مسمار ہو گیا مگر اوس جگہہ کا نام غلط العام اب تک مہدواری چلا جاتا ہے

ذکر عادات و خصایل نواب فیض محمد خان دفعہ ۲۳۲

نواب فیض محمد خان آدمی انصاف دوست سخی بامروت غیور تھا چنانچہ صراحت جملہ اوصاف
مذکورہ بالا کی بالانفراد آیندہ کیجاتی ہے دفعہ ۲۳۳ ایک مرتبہ ڈیرہ نواب فیض محمد خان
کا معہ لشکر بتقریب دورہ موضع بہنڈوا مین تہا دو گھڑی دن باقی رہے دو آدمی کمہار عقب
خیمہ خاص اونکے یہہ گفتگو کرتے ہوئے جاتے تھے کہ کیسا انیائی راجہ چوپٹ نگری ہے
(یہہ الفاظ ہندی ہین اور معنی اونکے حاکم ظالم اور نامنصف کے ہین) یہہ بات اونکے کان تک
پہنچ گئی اوسیوقت اونکو بلوایا جب وے خایف و ہراسان روبرو آئے تو اونکی بہت دلجمعی کی اور کہا

کہ تم ہرگز مجہسے خوف نکرو اور حال مفصل اپنے ظلم کا ظاہر کرو اونہونے بیان کیا کہ ہم ذات کے کمہار
ہین ایک سپاہی خانصاحب حسن علیخان کا (حسن علیخان برادر خورد نواب فیض محمد خان کا تھا)
چار گھڑی ہمسے یہان لشکر مین لواکر لایا تھا وہ گھڑے زبردستی بلا قیمت ہمسے چھین لیئے اور ہمکو
دھکہ دیکر نکالدیا یہہ بات سنکر نواب فیض محمد خان غیظ مین آیا اور مجلس نا محمد ار جوبداران کو حکم
دیا کہ اسیوقت مبلغ چار روپیہ حسن علیخان سی کمہارونکو دلواکر ڈیرہ حسن علیخانکا لشکر سے باہر کردیوے
چنانچہ با مبردہ نے فی الفور حسن علیخانسے چار روپیہ کمہارونکو دلواکر ڈیرہ اونکا لشکر سے باہر کروادیا
دفعہ ۳۲۴ سوائے اسکے محمود خان نامے کرنیل پلٹن حسینی نے جو آدمی نہایت معتبر اور مقرب نواب
کا تھا بطمع زر ایک سپاہی پوربیہ کو جسکی وال رخصت کی آگئی تہی رخصت دینے سے انکار کیا تھا اوس
سپاہی نے عرضی شکایت کرنیل مذکور کی نواب صاحب کے روبرو گذرانی اوسپر نواب صاحب نے حکم دیا کہ یہہ
عرضی پاس حسن علیخان صاحب جنرل فوج کے بہیجی جاوے کہ اگر فی الحقیقت نوبت رخصت سائل کی
آگئی ہی تو اوسکو چھٹی دلوادین جو کہ سپاہی جاہل مطلق تہا اور اوسکو افسران پلٹن سی ہرگز امید حصول
رخصت کی نہ تہی بلکہ اب جو اوسنے عرضی شکایت کرنیل کی گذرانی تہی تو اپنی نوکری سے بہی مایوس
ہوگیا تہا لاچار بیچارا با زبان بر لے آیا کہ نواب صاحب تم احکم این چبوترہ بر ہی اور باہر حکم کرنیل صاحب
کا ہے ہمری رخصت ہوچکی ہم اپنے گھر کو جات ہین اور کرنیل رشوت لیکر رخصت دیت ہی ہم نوکری
کرنیل کیواسطے نہین کرت ہین اپنے بال بچا کیواسطے کرت ہین بمجرد استماع اس بات کے نواب جوش غضب
سے کانپنے لگا اور اوسیوقت کرنیل اور صوبہ دار او مقصدی پلٹن کو معہ کواغذ رول رخصت کے ملوایا
اور خود تحقیقات کی تو فی الواقعہ وال سپاہی کی درست نکلی اور عطائے رخصت مین کرنیل کا غدر
او بے اعتدالی پائی گئی اسواسطے سپاہی کو رخصت عطا فرمائی اور کرنیل کو موقوف کردیا اور
کبہی اوسکو عہدہ کرنیلی پر نوکر نرکھا بیان سخاوت نواب فیض محمد خان دفعہ ۳۲۵

سخاوت کا حال یہہ ہی کہ اونہنے اپنی اوایل حکومت مین قریب ایک لاکہہ جلد کلام اللہ کی لوگونکو دلدیے
اور ہزارون ایسی دختران ناکتخدا کی شادی بصرف زر اور پارچہ وغیرہ سامان کے اپنے پاس سے کرا دی
جنکے والدین اور ولیونکو استطاعت اونکے بیاہ کرنیکی نتہی اور ایکدفعہ بتقریب سیر و شکار کے
اتفاق جانے اوسکے کا طرف گڈہ مکٹیسر ضلع میرٹہہ کے ہوا تہا تو اثناء راہ مین جسقدر تکیہ یا استہل
یا معبد اہل اسلام اور ہنود کے پیش آئے اون سب کے متولیونکے واسطے روزینہ اور سالیانہ مقرر
کر دیے کہ وہ وظائف مقررہ اوسکے تا ضبطی ریاست جہجہر جاری رہے اور اخیر زمانہ اپنے مین کل اشیاء
ذی روح اور غیر ذی روح ملکیت اپنی سے ایک ایک چیز خیرات کی کہ اندازہ قیمت اوسکی کا قریب
پچاس ہزار روپیہ کے ہو چکا ہوگا بلکہ اس خیرات مین درمیان فقرا کے اور تقسیم فیل و شتر و جنبہ وغیرہ
اشیاء مفردات کے بہت تنازع اور تکرار رہی آخرکار نواب نے اون اشیاء کی قیمت دیکر
رفع شر کا کیا **بیان مروت نواب فیض محمد خان دفعہ ۶۳۳** حال مروت نواب
فیض محمد خان کا یہہ ہی **ضمن ۱** جب راجہ دہونکل سنگہ رئیس ریاست جودہپور بحالت
طفولیت معیت اپنی دلیلون کے موضع جہازگڈہ علاقہ جہجہر مین بعہد نواب نجابت علیخان کے
وارد ہوا تو اونہون نے اوسکو رئیس زادہ سمجہہ کر کچہہ مزاحمت قیام اوسکے کی موضع مذکور مین
نکی اتفاقا اوس سال مین نواب نجابت علیخان مرگیا اور نواب فیض محمد خان مسند نشین ہوا
تو اونہنے بمقتضای فراخ حوصلگی در ولبت موضع بلڑہ جسکا رقبہ اب بتعداد [illegible] ہے اور جمع
بہ تعداد [illegible] روپیہ کے ہے بنام فرد مصارف جائزہ وسمہ سوختنی وغیرہ کے راجہ مذکور کو معاف کر دیا
اور سوا اسکے اور ہزارہا روپیہ واسطے اسلوبی کار اوسکے کے خرچ کیا **کیفیت حال راجہ**
دہونکل سنگہ جو کہ راجہ دہونکل سنگہ مذکور ایک شخص عالی خاندان نسل راجہ ہای جودہپور سے
تہا اسواسطے ضرور ہوا کہ اس موقع پر کل حال اوسکا اختصار کے ساتہہ درج کیا جای اور وہ یہہ ہے

کہ راجہ بجی سنگہ راٹہور والی جودہ پور کے دو بیٹے تھے ایک بہوم سنگہ دوسرا گمان سنگہ چنانچہ ان دونوں کے ایک ایک بیٹا پیدا ہوا اسطرح سے کہ بہوم سنگہ کا بیٹا بہیم سنگہ اور گمان سنگہ کا بیٹا مانسنگ سو اتفاقاً بہوم سنگہ اور گمان سنگہ دونو شخص بحین حیات راجی بجی سنگہ اپنی باپ کے مرگئے اسواسطے سمت ۱۸۵۵ مین بعد مرجانے راجہ بجی سنگہ کے بہیم سنگہ نبیرہ کلان اوسکا مسند نشین ریاست کا ہوا اور تخمیناً دس برس حکمرانی کرکے کاتک سدی چوتہہ سمت ۱۸۶۰ کو لاولد مرگیا اور دو رانیان اوسکی ایک دختر ٹہاکر ظالم سنگہ رئیس قصبہ ڈیراور اور دوسری دختر راجہ پرتاب سنگہ والی جی پور باقی رہین منجملہ ہر دو رانیانکی رانی اول دختر ٹہاکر ظالم سنگہ کی وقت وفات راجہ بہیم سنگہ کے چہہ مہینے کی حاملہ تھی اسواسطے اوسوقت مانسنگہ خلف گمان سنگہ نبیرہ خورد راجہ بجی سنگہ کا راج گدی پر بیٹہا اور باہمہ گر اہلسیکے اور رانیان راجہ بہیم سنگہ متوفی کی یہہ معاہدہ خانگی ہوگیا کہ اگر رانی حاملہ کے طفل نرینہ پیدا ہو تو راجہ مانسنگہ سے استرداد ریاست کا ہوجائیگا اور مالک راج گدی کا وہ لڑکا رہیگا تین مہینے بعد مسند نشینی راجہ مانسنگہ سے رانی حاملہ راجہ بہیم سنگہ نے وضع حمل کیا اور اوس سے دہونکل پیدا ہوا سو بمجرد تولد ہونے کے ملازمان قدیمی راجہ بہیم سنگہ سے باین خیال کہ ایسا نہو کہ راجہ مانسنگہ اوسکو مالک راج کا سمجہہ کر مروا ڈالے بطور خفیہ دہونکل سنگہ کو مقام کہیتڑی علاقہ راج جی پور کے لے آئے اور تین برس تک وہان مقیم رہکر پرورش اوسکی کرتے رہے بعد ٹہاکر سوائی سنگہ رئیس پہوکرن علاقہ جودہ پور کہ رکن کین ریاست کا تھا مقام کہیتڑی آیا اور راجہ جگت سنگہ والی جی پور اور راجہ صورت سنگہ والی بیکانیر اور دیگر راجہ ہای گرد نواح کو جمع کرکے دہونکل سنگہ کو بجمعیت کثیر بمقام جودہ پور لیگیا اور سوائے قلعہ جودہ پور کے اوس ریاست پر اوسکو متسلط کرادیا اور عملداری راجہ دہونکل سنگہ کی بولایت سوائی سنگہ کے جاری ہوگئی اور مانسنگہ اندر قلعہ کے رہا لیکن جب حکومت جودہ پور کی اسطرح اوسکے ہاتہہ سے جاتی رہی تو اوسنے نواب امیر خان سے

بصرف زر سازش کرکے علاقہ راجگان جی پور و بیکانیر وغیرہ مین فتنہ و فساد برپا کروا دیا الاجبار
راجہ ہای مذکور اپنی اپنی ریاستون کو لوٹ گئے اور سوائی سنگہ ولی راجہ دہونکل سنگہ بسبب رہ جانے
جمعیت قلیل کے اور طاقت بگڑ جانے راجہ مانسنگہ کے جودہ پور سے اوٹھکر معہ راجہ دہونکل سنگہ
کے قلعہ ناگور مین جو وہان سے بفاصلہ پینتیس کوس کے واقعہ ہے چلا گیا اور وہان جاکر اوسنے بابو
سیندہیہ مرہٹہ اور جان بتیس فرنگی کو اپنی رفاقت مین رکھکر ایک جزو علاقہ جودہ پور پر تصرف
کامل اپنا کرلیا اور چہہ مہینے تک کارروائی اپنی کرتا رہا چونکہ راجہ دہونکل سنگہ و سوائی سنگہ راجہ
مانسنگہ کی نظرون مین مثل خار کے کہٹکتے تھے اسواسطے اوسنے امیر خانکو دس لاکہہ روپیہ
اس شرط سے دینے کیے کہ وہ خلش سوائی سنگہ کا رفع کرکے کل ریاست جودہ پور کی بے خدشہ
اوسکے قبضہ مین کرادے چنانچہ امیر خان جودہ پور سے معہ لشکر کوچ کرکے موضع کہرمال مین کہ ناگور سے
بفاصلہ ایک میل کے ہے خیمہ زن ہوا اور بابو سیندہیہ و رجان بتیس فرنگی کو مبلغ ایک لاکہہ روپیہ
علاقہ آسوب سے دلواکر از راہ حکمت عملی کمک سوائی سنگہ سے باز رکھکر اجمیر کیطرف رخصت کردیا
اور پہر سوائی سنگہ سے بظاہر آشتی کرکے یہہ بات مقرر کی کہ اگر تم ہمکو چالیس لاکہہ روپیہ دوگے تو ہم مانسنگہ کو
جودہ پور سے خارج کرکے دہونکل سنگہ کو بطور استقلال کے صدر نشین ریاست جودہ پور کا کرادینگے
اور باطن مین اوس سے دغا رکہی اور ایک روز بمقام موضع مونڈوہ جو ناگور سے پانچ کوس ہے بہانہ
ملاقات اوسکو بلوایا اور ایک ڈیرہ علحدہ مین اوسکو ٹہرایا اور پہلے سے اوس ڈیرہ کی نسبت یہہ بات
مقرر کرلی تہی کہ بروقت داخل ہونے سوائی سنگہ کے ایک طرف سے طناب اوس ڈیرہ کی میخون مین
بندہی ہین اور دوسری طرف سے طناب کو تہامے پکڑے رہین اور جسوقت نفیری بجائی
جاوے دفعۃً سب لوگ طنابہای ڈیرہ کو چہوڑ کر علحدہ ہو جاوین چنانچہ جب سوائی سنگہ معہ
خاصان اپنے کے ڈیرہ مین داخل ہوا اور کاربردازان امیر خانکے بحیلہ لانے تحائف وغیرہ

پیشکشی کیے وہانسے باہر چلے آئے تو اونہون نے نفیری بجوادی کہ معاً نہون نے رسیان چہوڑ دین
اور اوسیوقت ڈیرہ گر پڑا اور سوائی سنگہ معہ اپنے رفیقونکے اوسکے نیچے دب گیا تب امیر خانیون
نے آکر اون سب اجل رسیدونکو قتل کر دیا اور پہر امیر خان نے ناگور پر راجہ مان سنگہ کیطرف سے
قبضہ اپنا کر لیا اور پسران سوائی سنگہ دہونکل کو لیکر پوکرن چلے گئے اور وہانسے ٹہاکر بابسنگہ
رئیس کہمسر اور ظالم سنگہ رئیس سولہ دہونکل کو لیکر کہیتڑی مین آئی اور مدت تین سال تک اوس
علاقہ مین رہے کہ اس عرصہ مین عمر دہونکل سنگہ سات برس کی ہوگئی اور اگرچہ اوس زمانہ مین کرنیل
اسکر صاحب صاحب اجنٹ گورنر بہادر نے چاہا کہ واسطے گذارہ دہونکل کے کچہہ جاگیر راج
جودہپور سے مقرر کرادی جاوے مگر اوسکے رہبرون نے بمقتضای جہالت اوسکے اقبال مین ازالہ استحقاق
ریاست جودہپور کا سمجہہ کر منظور نکیا اور سمت ۱۸۶۱ مین دہونکل کو بمقام جہازگڈہ علاقہ ریاست جہجہر
مین لے آئے اور نواب نجابت علیخان نے اوسکو باعزاز رکہا اور بعد ایک سال کے نواب فیض محمد خان
نے موضع بڑہ واسطے خرچ چارہ مویشی کے اوسکو بطور معافی کے دیدیا اور رہیان دہونکل سنگہ
نے موضع جہازگڈہ مین چہاونی اپنی ڈال کر وہین بود و باش اختیار کرلی جب دہونکل سنگہ
جوان ہوکر بعمر چوبیس پچیس برس کی پہونچا تو اوسکے دماغ مین بہی ہوای حکومت راج جودہپور کی
بہری اور رئیسان اور ٹہاکران گردنواح راج مذکور سے استحقاق اپنا ظاہر کرکے خواہان مدد کا ہوا
اور آخرکار سمت ۱۸۶۴ یا سمت ۱۸۶۵ مین بسازش اور موافقت ٹہاکر بختاور سنگہ رئیس آہوہ اور ٹہاکر
ساتوت سنگہ رئیس نیم باج اور ٹہاکر شونات سنگہ رئیس بگری و ہہت سنگہ رئیس پوکرن وغیرہ سرداران
نواح کے بارادہ انتزاع ریاست جودہپور بجمعیت ۵ آدمیونکے پرگنہ ڈیڈوانہ علاقہ راج
جودہپور مین پہونچا اور وہان جاکر بحمایت اور تقویت سرداران سابق الذکر قریب دو ہزار
آدمی کی فراہم کرکے عملداری اپنی کرلی جب یہہ خبر راجہ مانسنگہ کو پہونچی تو اوسنے صنار زید حسب

بہادر کو اسمعاملہ مین تحریک کی صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حامیان دہونکل سنگہ کو حسبِ عملی گرکے
اونکو اوسکی معاونت سے باز رکہا اور دہونکل سنگہ کو حکم دیا کہ تمہار یوا سیطے علاقہ ریاست جودہ پور
مین اجازت رہنے کی نہین ہی بہتر ہی کہ یہان سے لوٹ جاؤ ورنہ تمہاری حق مین بہتر نہوگا چنانچہ
دہونکل سنگہ مایوسانہ جہاز گڈہ کو واپس چلا آیا سمت ۱۹۰۰ مین جب راجہ مانسنگہ والی ریاست جودہ پور
موا تو پہر بعض بعض سرداران ریاست جودہ پور نے دہونکل سنگہ کو لکہا کہ اب میدان خالی ہے
ایسا وقت پہر ہاتہہ نہین آویگا جس طرح بنے جودہ پور پہنچو اوسپر دوبارہ دہونکل سنگہ بہوس استحصال
ریاست کے روانہ جودہ پور کا ہوا جب اجمیر پہونچا تو صدلین صاحب بہادر رزیڈنٹ نے اوسکو
روک لیا اور آگے نہ بڑہنے دیا اور تخت سنگہ خلف راجہ مانسنگہ کا گدی پر بیٹہہ گیا اور دہونکل سنگہ
کو صاحب رزیڈنٹ نے اجمیر سے قید کرکے بحراست سواران رسالہ میجر فاسٹر صاحب کے اولڈ جہجہ کو
بہیجدیا اور نواب عبدالرحمان خان رئیس جہجہر کو لکہا کہ آئندہ سے دہونکل کو بدون خاص اجازت
سرکار کی ریاست جودہ پور کیطرف نجانے دو چنانچہ پہر کبہی دہونکل سنگہ نے سر نہ اوٹہایا اور
بقیۃ العمر اپنی برابر موضع جہاز گڈہ مین رہا راجہ دہونکل سنگہ کی چار رانیان تہین اول رانی دختر
راجہ جیلو پاٹن دوم رانی دختر راجہ جیسلمیر سوم رانی دختر راجہ نیمرانہ چہارم رانی دختر راجہ دکی مال پورہ
چنانچہ بطن رانی نیمرانہ والی سے سبل سنگہ ایک بیٹا پیدا ہوا اور دو بیٹے حرم سے پیدا ہوئے اور سمت ۱۹۰۸
مین راجہ دہونکل مر گیا اب راجہ سبل سنگہ بیٹا اوسکا موجود ہے اور معاش اوسکی کچہہ تو آمدنی جاگیر
موضع بلڑہ پر ہے اور پانچ روپیہ وزسرکار پٹیالہ سے ملتے ہین اور کچہہ اوسکی سسرال ودنیسال
والے خبرگیری کرتے ہین ضمن ۲ نواب مظفر خان والی فرخ نگر بسبب اسکے کہ خرچ اوسکا
آمدنی سے زیادہ تہا اور وہ اون سے راہ ورسم دوستی کی رکہتا تہا پانسو روپیہ مہینا بنام نہاد
خرچ ڈولی لالچی کے دیتا تہا ضمن ۳ فیض الدینخان منڈل جاگیردار موضع ٹیکری علاقہ دہلی کو خاندانی

اور کم معاش سمجھکر بالسو روپیہ مہینا دیتا تہا اور سوای حاضر باشی گاہ گاہ کے اور کوئی
خدمت خاص اوس سے متعلق نتہی ضمن ہم نواب غلام حسین خان ولد فیض اللہ بیگ خان
رئیس قصبہ ہتین کو اپنے پاس ٹہرایا اور مکان عمدہ اوسکے قیام کے واسطے بنوادیا اور بالسو روپیہ
مہینا اوسکا واسطے صرف روزمرہ کے مقرر کردیا **بیان غیوری نواب فیض محمد
خان دفعہ ٣٣٨** جو معاملات متعلق غیوری اوسکے مزاج کے ہین شرح مفصل اوسکے
ہی بوجہ طوالت درگذر ہوکر صرف ایک ماجرا نمونہ کے طور پر لکہا جاتا ہے کہ ایک روز محل مین
زوجہ حسن علیخان برادر خورد اپنے کو پاجامہ غرارہ دار پہنے ہوئے دیکہا جو کہ اوسوقت مین
اسطرحکا پاجامہ سوای بیگمات قلعہ شاہجہان آباد اور عورت بازاری کے علے العموم شرفا
مین جاری نتہا اسواسطے اوسکو نہایت غیرت آئی کہ اگر ان عورتون نے اپنی قدیمی پوشش
کو چہوڑکر لباس کسبیونکا پہننا شروع کردیا تو پہر ایسا نہو کہ آگے کو ننگ و ناموس مین کچہہ اور
خرابی پیدا کرین لاجرم دفعتا ترک لباس کرکے صورت فقیرونکی بنالی اور اپنا لوٹا بدہنا
جدا کرکے ایک گوشہ تنہائی مین جابیٹہا اوسپر حسن علیخان اور اوسکے دیگر اقربا آئے
اور سب نے منت اور سماجت کرکے عہد کیا کہ آئندہ کو محل مین کوئی ایسا لباس معیوب
نہ پہنے گا تب اوسنے وہ وضع قلندرونی کی ترک کی **ذکر ازواج و اولاد نواب
فیض محمد خان دفعہ ٣٣٩** نواب فیض محمد خان کی دو بی بی منکوحہ از
قوم افغان اور ایک حرم تہی سو زوجہ اولے بیٹے اولا فیض علیخان پسر کلان اور پہر
غفور خان پسر خورد پیدا ہوا مگر مان اوسکی اوسیوقت ہنگام وضع حمل صدمہ ولادت اوسکے
سے مرگئی اور غفور خان چہہ مہینے بعد مرگیا تب نواب فیض محمد خان نے دوسری شادی
اپنی دختر نتہو خان افغان ساکن موضع کہرام علاقہ پٹیالہ سے کی اوسکے بطن سے

مسمیان علی محمد خان اور فیض الحسن خان دو لڑکے اور مسماۃ پیاری بیگم اور شمس النساء دو لڑکیاں
تولد ہوئین لیکن مسماۃ کندن کنیزک کو داخل حرم سرای کیا اوس سی صرف رحمت علیخان ایک
لڑکا پیدا ہوا ذکر اون اشخاص با جوہر و اہل کمال کا جو ریاست نواب
فیض محمد خان مین اوسکی قدر دانی سی جمع ہوئے تھے دفعہ ۱۳۴۰
جو کہ نواب فیض محمد خان ایک آدمی قدر دان اور جوہر شناس تھا اسواسطے اوسنے
اپنی صاحبی مین اچھی اچھی باجوہر اور باکمال آدمی جمع کیے تھے چنانچہ تفصیل اونکی تعداد دریافت
ذیل مین لکھی جاتی ہی ضمن ا حکیم محمد احسن اللہ خان یہہ شخص رہنی والا دہلی کا اور فن طبابت
مین دستگاہ کامل رکھتا تہا اسواسطے نواب نے اوسکو دہلی سی بلاکر نوکر رکھا تہا چنانچہ تا عہد
کارفرمائی اوسکی کے برابر نوکر رہا بعد وفات اوسکی کے عہد نواب فیض علیخان مین اوسنے
ترک روزگار کیا اور از بسکہ قدر دانی فیض محمد خان سے اوسکے طبابت کو فروغ اور شہرت
زیادہ ہوگئی تہی اسواسطے جب اوسنے جہجہر سیے نوکری چہوڑی تو فوراً بہادر شاہ بادشاہ
دہلی کی حضور مین نوکر ہوگیا اور وہان جاکر بڑا اختیار اور رونق پائی اور تا قیام اقبال
بادشاہ موصوف کی برابر اوسیکے ہان بنا رہا ضمن ۲ حکیم محمد حسن خان یہہ شخص قدیم
رہنے والا سنبل ضلع مراداباد کا تہا مگر نشو و نما اور فروغ اوسکا دہلی مین ہوا اور بذریعہ
حسن علیخان برادر کوچک نواب فیض محمد خانکے اوسکی ریاست مین بعہدہ طبابت کی نوکر ہوا
آدمی نہایت عابد اور پارسا تہا اور جب کبہی باہر جاتا یا نواب کے دربار مین آتا تہا تو
سر پر شرم سی ایک پلہ دوپٹہ کا ڈالے رکہتا تہا تاکہ غیر لوگون پر اوسکی نظر نہ پڑے فائدہ
اسواسطے لقب اوسکا اوڑہنے والا مشہور ہوگیا تہا حق یہہ ہی کہ تشخیص مرض مین اوسکو بڑا
کمال تہا اور علاج اوسکا بدرجہ غایت موثر اور شفا بخش تہا چنانچہ ایک دفعہ کی نقل ہیے

کہ خدا یار خان نامی ایک شخص لوحقان نواب مین سی بیمار رہتا اور اوسکا علاج اور حکیم کرتے تھے مگر اوسکو کچہہ تخفیف نہین ہوتی تہی اسواسطے آخر درجہ نوبت اوسکے علاج کی حکیم محمد حسن خان تک پہونچی نومی لیہ نے اوسکو دیکھتے ہی کہا کہ اس شخص کے پیٹ کے اندر پھوڑا ہے کسی طبیب نے اوسکے ساتہہ اتفاق نکیا تب اوسنے مٹر کے شوربہ مین ملاکر کوئی دوا مریض کو کہلائی اوس سے ایک دست مریض کو ایسا آیا کہ اوس مین قریب تین سیر پیپ اور خون کے نکلا اور دو چار روز مین وہ بیمار صحت پاگیا اسیطرح اسکے مرض ہچکی کے علاج مین دوا اوسکی حکم اعجاز کا رکہتی تھی کہ ہا حلق سی اوترتے ہی وہ مرض جاتا رہتا تھا سو یہہ حکیم بھی تا زمانہ حکومت نواب فیض محمد خانکے جہجر مین رہا اور پہر بعہد نواب فیض علیخانکے بادشاہ دہلی کے ہان نوکر ہوگیا اور مرض ہچکی مین جسکے علاج مین اوسکو کمال حاصل تھا مر گیا ضمیمہ ۳ حکیم غلام حسن خان ولد حکیم بو علیخان یہہ شخص پہلے سے چار گانو جاگیر کے پرگنہ دادری مین رکہتا تھا جب سرکار انگریزی سی وہ علاقہ بہرتپور کو ملا تو بسبب اسکے کہ دیہات جاگیر اوسکے کے عملداری بہرتپور مین آگئے تھے اوسکو خواہ مخواہ ان لوگون سے رجوع لانا پڑا اسواسطے اوسنے فیض محمد خانکے حضور مین سفر حاصل کیا اور نواب نے بمقتضاے قدر دانی سواے دیہات جاگیر سابق کے ڈیڑہ سو روپیہ مہینا اوسکا اور کردیا اور خاطرداری اوسکی حمایہ حکیمو نسے زیادہ کرتا تہا اور اوسکی حیات تک برابر اوسی طرح اوسکی قدر اور منزلت بحال رہی ضمیمہ ۴ حکیم محمدی بیگ یہہ شخص رہنے والا پانی پت کا تہا اگرچہ فن طبابت مین ہمسر اور حکیمونکا نہ تہا الا علم مجلسی مین نہایت مشتاق تہا چنانچہ زبان بہاشا مین کبت بہت اچہی کہتا تھا اور فن معما اور چیستان مین بھی مہارت کامل رکہتا تھا اور لطیف اور ظریف بہی تہا ضمیمہ ۵ مولوی عماد الدین یہہ شخص رہنے والا پانی پت کا اور قوم سے سید تھا علم مین اوسکو کمال تہا اور عمل علم کا معاملات اور عبادات دونون مین رکہتا تہا اسواسطے نواب نے اوسکو عہدہ

صدر امینی اور افتا پر مشاہرہ سو کے نوکر رکہا تہا اور علاوہ علم و فضل کے جوان بہی نہایت قد آور
اور جسیم اور وجیہہ تہا اور اوسکا بانو ایسا بڑا تہا کہ اوسمین انگشت کا جوتا اوسکے پاؤن مین آتا تھا اور
فن شناوری مین بھی اوسکا بے بدل تھا چنانچہ نواب نے بہی اوس سے تیرنا سیکہا تھا بہت عرصہ تک
نوکر رہا پہر نابینا ہوکر اپنے گہر چلا گیا اور نواب نے تا حین حیات للعہ مہینا پنشن اوسکی کردی
ضمن ۶ مولوی فضل حق یہہ شخص رہنے والا خیر آباد کا تہا اور آدمی بڑا نامی گرامی اور علم
و فضل مین ایک علامہ روزگار تھا کہ ہندوستان مین مثل اوسکی دوسرا شخص کم ہوگا جب
اوسنے عہدہ سرشتہ داری دہلی کو چہوڑا تو قدردانی نواب فیض محمد خانسے وہ جہجہر مین آیا
اور ایک مدت تک مصاحبت نواب مین رہا مگر آخر کار بسبب آزردہ مزاجی اپنے کے نوکری چہوڑکر
چلا گیا ضمن ۷ دیوان کشن لعل یہہ شخص قوم کا کہتری رہنے والا دہلی کا تہا اور سرکار نواب
فیض محمد خان مین بعلاقہ ہویات نویسی بمشاہرہ للعہ روپیہ ماہواری کے نوکر تہا ازبسکہ مرد
عاقل اور منتظم اور معاملہ فہم اور خیرخواہ تھا رفتہ رفتہ ترقی اوسکی تا عہدہ دیوانی کل ریاست کے
ہوئی اور مدار نظم و نسق ہر ایک امر کا صرف اوسکی رائے پر ہوتا رہا اگرچہ تنخواہ ماہواری اوسکی
دیوانی کے عہدہ مین گیارہ سو روپیہ تھی مگر کچہہ تنخواہ پر حصر نتھا وہ ہر ایک طرح جیسے مالک اور مختار
رطب و یابس سرکار نواب فیض محمد خانکا تھا اور تا زمانہ حکومت اوسکے کے نامبردہ برابر رتق
و فتق ریاست کا رہا بعد وفات اوسکے کے بعہد نواب فیض علیخانکے ترک روزگار کرکے چلا گیا
اور عملداری سرکار انگریزی مین بملک پنجاب عہدہ اکسترا اسسٹنٹی پر مامور ہوگیا اور کئی سال
تک وہان نوکر رہا اور آخر کار بسبب ضعف بصارت کے خانہ نشین ہوکر سنہ ۱۸۵۸ عیسوی مین
مرگیا ضمن ۸ شوقی رام یہہ شخص قوم کا کہتری ساکن دہلی تہا اور نواب فیض محمد خانکے یہان آکر
بعہدہ پروانہ نویسی مقرر ہوا اور آخر کار بسبب زود نویسی اور حسن لیاقت کے رشتہ دار

حضوری ہوکر اختیار پاگیا انتظام ریاست مین اوسکا ساختہ پرداختہ ہی بالکل منظور ہوتا تھا
اور اگرچہ تنخواہ اوسکی سو روپیہ ماہواری تھی لیکن فتوحات بالائی اوسکو ازبس ہوتی تھی اور تا حیات
نواب فیض محمد خانکے برابر اوسی اختیار اور اقتدار کے ساتھہ رہا اور پہر بعہد نواب فیض علیخان
کے نوکری چہوڑکر چلا گیا ضمن ۹ مسٹر جمس ڈرلیس صاحب یہہ شخص پہلے محکمہ کمشنری میرٹھہ مین
بعہدہ ہیڈ کلارکی دفتر انگریزی کی نوکر تھا جب وہانسے اوسکی نوکری چہوٹی تو بسفارش مسٹر
ولیم فریزر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر دہلی کے اوسکو نواب فیض محمد خان نے نوکر رکھا اور کام
ترجمہ نویسی کاغذات انگریزی کا اوسکے سپرد کیا اور تنخواہ اوسکی ڈیڑہ سو روپیہ ماہواری مقرر کی
اور دیہات سی کچہہ رسوم بطور نذرانہ کے بہی جائز کردی یہہ شخص سوایے انگریزی دانی کے
علم فارسی مین بہی ضروری استعداد رکہتا تھا اور کچہہ کچہہ دخل طبابت یونانی مین بہی
اوسکو تہا اور اخیر زمانہ فیض محمد خان مین آیا تہا اور تا انقراض حکومت پہر بچون کے برابر جہجہر مین
رہا ضمن ۱۰ نواب غلام حسین خان یہہ شخص رئیس قصبہ ہتین ضلع گورگانوہ کا تہا نواب فیض محمد خان
نے رعایتا اوسکو عالی خاندان سمجہہ کر اپنی مصاحبت مین رکہہ لیا تہا اور پانسو روپیہ ماہواری اوسکو
دیا تہا اور اوس شخص کو فن ستار نوازی مین کمال تھا اور تا حین حیات اپنی ریاست جہجہر مین رہا
اور آخرکار زمانہ نواب عبدالرحمان خان مین مرگیا ضمن ۱۱ شیخ غلام نبی یہہ شخص رہنے والا
نارنول کا تہا اور اوسکو علم فارسی اور تحریر خط نستعلیق اور تصنیف ٹپہ و ٹہمری بارہ ماسیہ
و خیال و کبت اور غزل فارسی اور اردو مین اچہی مہارت تھی اور شوری تخلص کرتا تھا اور
فی الجملہ گانے مین بہی دخل رکہتا تہا اور اوسنے پوتھی راگ مالا سندی بہاشا کی ترجمہ کرکے ایک بڑی
ضخیم کتاب طیار کی تھی اور اکثر ٹپہ و ٹہمری وغیرہ نواب کے نام سے تصنیف کردیا کرتا تھا
تنخواہ اوسکی ۷۵ ماہواری تھی سو تا ضبطی ریاست جہجہر کے وہ برابر نوکر رہا اور اب

ہی بمقام پانی پت پاس اشرف محل ز وجہ نواب عبد الرحمانخان کے نوکر ہے ضمن ۱۲ امیر خان جی قوم
سید ساکن دہلی تھا اوسکو پرورش اور تعلیم جانوران صفیر سنج وخوش نوا اور نیز مرغبازی کی بڑی
بڑی دستگاہ تھی اور اسی واسطے وہ مصاحبت نواب مین رہتا تھا ضمن ۱۳ جانی خان یہہ
شخص ساکن دہلی تہا اوسکو لعل لڑانے مین بڑی مشق تھی اور اگر کبھی لڑائی مین مرغونکی نوک
یا کانٹا ٹوٹ جاتا تہا تو یہہ شخص اپنی جتر ائی سے غیر مرغ کی نوک اور موم کا کانٹا اوس مرغ
مجروح کے جسم پر ایسی ترکیب سے تعبیہ کر دیتا تہا کہ مثل اصلی چونچ اور رخار کے وہ مرغ اونکے
ذریعہ سے پہر لڑنیکو طیار ہو جاتا تہا اور علی ہذا القیاس اگر کبہی حالت جنگ مین شدت
زد وضرب سے کسی مرغ کا چہرہ سوج کر انکہین بند ہو جاتی تہین اور مرغ دیکہنے اور نظر کرنے
سے معطل ہو جاتا تہا تو وہ بلکو نکو لوٹ کر ایسی ترکیب سے سی دیتا تہا کہ فوراً مرغکی انکہین
کہل جاتی تہین اور علاوہ برین ماہر تنگ بازی کا بہی خوب تہا اسی واسطے بلازمت
خاص نواب فیض محمد خانکے سرفراز ہو کر ایک روپیہ روز پاتا تھا اور تا عہد حکومت فیض محمد خان
کے برابر نوکر رہا پہر زمانہ فیض علیخان مین چلا گیا ضمن ۱۴ مرزا محمد بیگ یہہ شخص ساکن
دہلی مرد سنجیدہ اور صاحب علم قرینہ شناس امرا کا تھا اور جانور باشہ کو تعلیم صید گیری کی
بہت اچہی کرتا تہا تنخواہ اوسکی ایک روپیہ روز تھی اور تا زمانہ نواب عبد الرحمانخانکے برابر نوکر
رہا اور اوسی کے عہد مین مرگیا ضمن ۱۵ مرزا محمد حسین بیگ یہہ شخص متوطن دہلی اور
آدمی معتبر اور دیانت دار تہا اور بنانے پنجرہ اور غلیل اور علاقہ بندی اور دیگر دستکاری نو
مین بڑی دستگاہ رکہتا تھا اسی واسطے نواب نے مشاہرہ ۲۰ ماہواری کی اوسکو بنا مزد دارو غگی
بادرچیخانہ کے نوکر رکہہ کر اپنی مصاحبت مین رکہا تہا چنانچہ اپنی حین حیات تک برابر
نوکر رہا اور نواب فیض علیخانکے زمانہ مین مرگیا ضمن ۱۶ غلام نبی یہہ شخص رہنے والا

فرخ نگر کا اور فن چابک سواری مین یکتا تھا اسواسطے اوبر خدمت دار دغگی اسپان کے ممتاز ہوکر مصاحبت نواب فیض محمد خان مین رہا کرتا تھا اور جب تک جیتا رہا اوسی خدمت پر نوکر رہا اور زمانہ فیض علیخان مین مر گیا ضمن ۱۷ احمد خان اور واحد خان یہہ دونو شخص رہنے والے پنجاب کے تھے فن چرغ بازی مین علم اوستادی بلند کرتے تھے ایک دفعہ یہہ دونو شخص اپنے وطن سے چار جانور چرغ خوب تعلیم کرکے لائے اور نواب صاحب کی نذر کیئے اور جب اونکو چھوڑا گیا تو اونہون نے چلونکا شکار بہت اچھی طرح سے کیا اسواسطے نواب نے خوش ہوکر اون دونو کو عہدہ رسالہ داری پر مقرر کرکے اپنی مصاحبت مین رکھا تو زمانہ فیض محمد خان کے بدستور رہے اور فیض علیخانکے وقت مین موقوف ہوگئے ضمن ۱۸ مرزا اسد بیگ یہہ شخص باورچی تھا اور فن طبخ مین اپنا ثانی کم رکھتا تھا اگر اوسکی اوستادی کی شرح لیجاے تو ایک ضخیم کتاب بنانی پڑے ایک ادنے سی بات اوسکی یہہ ہے کہ ایک ہانڈی مین چار چار پانچ پانچ رنگ کے چانول مختلف ذائقونکے پکاتا تھا اور ایک قسم دوسرے قسم سے مخلوط نہونے پاتے تھے سوا اسکے بادنجونکے رنگین پلاؤ پکانے مین ایسی صنعت کرتا تھا کہ بینگن جس ہیئت پر بونے کیطرح رکھتا تھا وہی نقش و نگار برابر ہر یک چانول پر ہوتا تھا اسواسطے نواب نے اوسکو نہایت اعزاز اور اکرام کے ساتھہ رکھا اور اگرچہ تنخواہ ذاتی اوسکی سو ۱۰۰ ماہواری تھے لیکن جسقدر عزیز و قریب اوسکے تھے وہ اوسکے ذریعہ سے سب علحدہ نوکریوں پر ملازم تھے اور تمام عمر اپنی اوسنے اسی سرکار مین بسر کردی اور وفات اوسکی نواب عبدالرحمانخانکے آخر زمانہ مین واقعہ ہوئی ضمن ۱۹ مرزا محمود بیگ یہہ شخص چھوٹا بھائی مرزا اسد بیگ باورچی کا تھا اوسکو فن رکابداری یعنی ساخت مربجات و لوزیات وغیرہ شیرینی اور اچار مین کمال تھا چنانچہ ایکدفعہ اوسنے خربوزہ اور چھوہری اور ککڑی کی شیرینی

کی بناکر اور خربوزہ اور چہری کو رکابی مین رکھکر دربار نواب مین پیش کیا تھا ہوشیا مذکور
کی صنعت مین ایسی کاریگری اوسنے خرچ کی تھی کہ بادی النظر مین مطلق تمیز نہین ہوتی تھی
کہ وہ اشیا موضوعہ ہین چنانچہ عبدالرحمانخان کے زمانہ تک وہ ریاست جھجر مین رہا اور پہر نوکری چہوڑ کر
الور چلا گیا اور وہان نوکر ہوگیا اور وہین مرگیا صنمن ۲۰ رحیم سین یہہ شخص والا گوالیر کا تہا
اور اپنے آپ کو اولاد تان سین مین سے ظاہر کرتا تہا اور فن ستار نوازی مین ایسا اوستاد تھا
کہ مثل اوسکی شاید دوسرا ہو چنانچہ ایک دفعہ جو نامبردہ واسطے کسی کار نواب صاحب کے لکہنو گیا تہا تو وہان
نواب مکرم الدولہ کے مکان پر جلسہ کل اہل ہنر امیر کا جمع ہوا اور ہر ایک شخص نے اپنے ہنر اور جوہر
نوازش بین اور قانون اور جل ترنگ اور رباب اور ستار کے ظاہر کیئے لیکن جسوقت رحیم سین
نے ستار بجایا سب لوگ اش اش کر گئے اور اونکی حالت سکتہ کی ہوگئی اسی واسطے نواب اوسکو
عزیز رکہتا تھا اور ڈیڈہ سو روپیہ ماہواری نقد اوسکو دیا تھا اور موضع کورآدرپرگنہ جھجر
ایک گانو دروبست بطور جاگیر کے اوسکو دے رکھا تھا سو نامبردہ تا ضبطی ریاست جھجر مین رہا
اور اب الور مین نوکر ہے صنمن ۲۱ میان سد حسو سر دو برادران حقیقی یہہ دونو شخص رشتہ
داران رحیم سین مین سے تہے خیال اور دہرپت گانے مین اونکو کمال تھا اور دونو شخص ڈیڈہ
ڈیڈہ سو روپیہ مہینا پاتے تھے یہہ لوگ صرف ڈیڈہ برس تک رہے اور پہر نوکری چہوڑ کر چلے گئے
صنمن ۲۲ خوشدل یہہ شخص ڈوم رہنے والا فیروزپور جھرکہ کا تھا ٹپہ ٹہمری خیال غزل
بہت اچہی گاتا تھا مگر یہہ عیب اوسمین تھا کہ شرابی بڑا تہا بدون نشہ شراب کے اوس سے کوئی
چیز بن نہین آتی تھی تنخواہ اوسکی ٥ ماہواری تھی قریب برس ورکے رہا پہر موقوف ہوگیا
صنمن ۲۳ ۲ چہنگے خان نظام خان سکنایے دہلی جسقدر گویا اون دنون مین شاہجہان آباد
مین تھے اون سب مین یہہ دو شخص انتخابی اور مشہور تھے اسواسطے نواب نے انکو دہلی سے

بلواکر مشاہرہ ۵۰ کے نوکر رکھا تھا اندازاً ڈیڑھ دو برس نوکر رہی ہونگے پھر موقوف ہوگئے
ضمن ۲۴ احمد خان کلاونت یہہ شخص قوم میراسی رہنے والا نواح گوالیر کا تھا اگر علم موسیقی
مین اوستاد بے نظیر تھا جسوقت وہ گاتا تھا تو اوسکی تاثیر سے سب لوگ حضار جلسہ بمثل نقش تصویر
کے بے حس و حرکت رہ جاتے تھے اسواسطے نواب نے تنخواہ اوسکی پانسو روپیہ ماہواری مقرر کر رکھے
تھے اور بڑی خاطرداری سے اوسکو رکھتا تھا تخمیناً دو ڈہائی برس نوکر رہا پھر نوکری چھوڑ
کر چلا گیا ضمن ۲۵ خدابخش بین نواز یہہ شخص رشتہ مین سالہ رحیم سین کا تھا بین بہت
اچھی بجاتا تھا تنخواہ اوسکی پچاس روپیہ ماہواری تھی اور یہہ شخص تا زمانہ ریاست نواب
عبدالرحمانخانکے نوکر رہا اور پھر نوکری چھوڑ کر اور چلا گیا ضمن ۲۶ عبداللہ کتھک
جو کہ لکھنو مین اس شخص کے ناچ کی بڑی تعریف اور دھوم تھی جب نواب نے اوسکا حال
سنا تو نہایت شوق سے بیتاب ہو گیا اور رحیم سین ستار نواز کو لکھنو بھیجکر بہ تقرر مشاہرہ
ڈیڑھ سو روپیہ ماہواری کے اوسکو بلوایا اور اوسکا ناچ دیکھ کر بہت خوش ہوا فی الحقیقت عبداللہ
فن رقاصی مین بڑا سوگھڑ تھا حالت رقص مین ایسے ادا اور کرشمہ کرتا تھا کہ گویا مضمون
راگ کی صورت باندہ دیتا تھا علاوہ ازین پاکوبی اور حرکات و سکنات مین سدھا ہوا
ہوا تھا کہ جب چاہتا تھا ایسے انداز سے ناچنے لگتا تھا کہ صرف ایک پانو کے گھونگرو
آواز دین دوسرے پانو کے گھونگرو مطلق آواز ندین سوا اسکے ایک یہہ
کرشمہ کرتا تھا کہ برابر رقص کئے جاوے اور جو دستور جست و خیز رقص کا ہے اوسمین
کچھہ فرق نہ پڑے اور باوجود اسکے دونو پانو کے گھونگرو بالکل نہ بجین سو نامبردہ تا زیست
حیات نواب فیض محمد خانکے برابر رہا اور بعد وفات اوسکے کے بعہد نواب فیض علیخان
کے چلا گیا ضمن ۲۷ دیا لداس کتھک یہہ شخص رہنے والا بنارس کا تھا اگرچہ فن رقاصی

مین کمال رکہتا تہا لیکن چونکہ عمر سے ضعیف تھا اسواسطے ناچنا کم تہا الا اوسکو علم کتابی گانے اور ناچنے کا سندی بہاشا مین اچہا تہا اور کئی پوتہیان راگ مالا کی بہی اپنے پاس رکہتا تھا اسواسطے نواب صاحب نے دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ اوسکی مقرر کرکے اوسکو بنارس سے بلوا لیا اور اوسکی پوتہیونکا فارسی مین ترجمہ کرا کے ایک کتاب گانے ناچنے کی نہایت عمدہ طیار کرائی اور یہہ شخص تخمینا ایک سال رہا پہر رخصت ہوکر چلا گیا ضمن ٢٨ میر روشن علی یہہ شخص ساکن لکہنؤ تھا اوسکو ٹپہ گانے مین نہایت مشاقی تھی نواب نے اوسکی تعریف سنکر اوسکو ٥٠ روپیہ کی تنخواہ پر لکہنؤ سے بلوایا اور بہت خاطر داری اور امتیاز کے ساتہہ رکہا چنانچہ نامبردہ کئی سال تک رہا پہر چلا گیا ضمن ٢٩ حسین بخش یہہ شخص قوم میراثی ساکن بنارس کا تہا اوسکو سارنگی بجانے مین ایسی دست قدرت تھی کہ اوس زمانہ مین دور دور تک اوسکا ہمسر نتھا اسواسطے نواب فیض محمد خان نے اوسکو بتقرر دوسو روپیہ یومیہ کے بنارس سے بلوا کر رکہا اور اپنے بہانجے سارنگی نوازونکو اوسکا شاگرد کرا کے تعلیم کروایا کہ اوسکے سبب سے بہت میراثی جہجر کے اوستاد کامل ہوگئے ضمن ٣٠ مسماتان سندر مندر یہہ دو نو طوائف رہنے والی فرخ آباد کی ہتین منجملہ اونکے مسماۃ سندر ایک عورت بہت خوب گاتی تھی اور تال سم اور سُر آوردمین بہت سلجہی ہوئی تھی اور گانا اوسکا ایسا اچہا تھا جیسے بڑے مرد گنی گاتے ہین اسواسطے نواب نے دوسو روپیہ ماہوار مقرر کرکے بلوایا تھا اور کئی سال تک رہی پہر رخصت ہوگئی ضمن ٣١ الفن وزین یہہ دو نو طوائف رہنے والے قصبہ بادلی علاقہ ریاست جہجر کی ہتین اور عمر اونکی نو نو دس دس برس کی تہی تقریب سنوح اونکی یہہ ہوئی کہ جب عبد اللہ کتہک لکہنؤ سے آیا اور ناچنے اور گت بہرنے مین طرح طرح کی ادا ہائے معشوقانہ نکالنے لگا تو نواب کو اس امر کا خیال گذرا کہ جو غمزہ اور کرشمہ عبد اللہ کرتا ہے

کاشیکے اگروہ کسی عورت حسینہ او جمیلہ سی ادا کی جاوین تو نہایت زیبا اور برمحل ہون سو اسیطے
یہہ بات تجویز کی کہ کسی طوائف کم عمر کو تعلیم رقص عبد اللہ کتہک سے کرائی جاے تو اوسوقت
لوگونکی زبانی شہرہ حسن و جمال ان دونو طوائف کا سنکر اونکو نارنول سے بلوایا اور صورت
اور شکل اونکی پسند کرکے الفن کو لقب خورشید طلعت کا اور زین کو لقب ماہ طلعت کا بخشا
اور ایک مکان علحدہ پردہ دار مین اونکو مقیم کرکے بڑی دلداری اور ناز و نعمت کے ساتھ
رکہا اور مسماۃ الفن و قطبن و مدار و گنڈ چار طوائف بمشاہرہ سے ۵ ماہواری واسطے
مصاحبت اونکی کے نوکر رکہین اور علاوہ تنخواہ کے کہانا اور کپڑا بہی اونکا اپنے ذمہ پر
رکہا اور عبد اللہ کتہک کو واسطے تعلیم رقص کے اون پر مامور کیا چنانچہ عرصہ تین سال تک
عبد اللہ نے اونکو ناچنا سکہایا جب کہ دونو فن رقاصی مین مشاق کامل ہو چکین تب نواب
نے ایک بڑی بہاری محفل عام کی کہ اوس مین صدہا در دوزن ماہر فن گانے اور ناچنے کے
اور ہزارہا آدمی اور شوقین موجود تہے اور یہہ دونو طوائف شام سے آدہی رات تک
تک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ گائین اور ناچین اور خصوصا جسوقت خورشید طلعت
نے جوگیا روپ بنایا اور دوپٹہ گیروے رنگ مین سے چاک کرکے گلے مین کفنی ڈالی اور چہرہ کو
بہبوت لگا کر صرف ایک آنکہ سے رونے لگی اور اوسی حالت مین ناچنا اور یہہ راگ گانا
شروع کیا راگ جوگیا رے مجہے جوکن بناکے کدہر گیا ہے اوسوقت تو تمام محفل
حیرت زدہ ہو کر سکتہ کے عالم مین رہگئی اور اکثر لوگونکے دل بہر آے سواے اسکے اوس محفل
مین اونہون نے ایک یہہ صنعت رقاصی ظاہر کی کہ دو نو برابر ایک ایک تہالی مین کھڑی ہو کر
ناچین اور جب حالت رقص مین پاکوبی کرتی ہوئی آمد و رفت کرتی تہین تو تہالی برابر
اونکے پیرونکے نیچے رہتی تہی اور اوس تہالی مین گہونگہرون کی جہنکار بہہ گت لگتی

جاتی تھی غرض کہ اوس روز بڑی خوشی نواب کو ہوئی اور پانچ ہزار روپیہ عبد اللہ کتھک کو انعام دیا سو دونو طوایف تا زندگی نواب فیض محمد خانکے نہایت قدر اور منزلت اور اختیار کے ساتھ رہین جب بعد وفات فیض محمد خانکے فیض علیخان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا تو اول اوسنے دونو کو نکال دیا اور پہر چندروز بعد دونو کو بلا کر اونسے نکاح کر لیا اور خورشید طلعت کو خطاب عیش محل کا اور ماہ طلعت کو خطاب سکہہ محل کا عطا کیا چنانچہ سکہہ محل تو مر گئی اور عیش محل اب تک شامل دیگر قبایل نواب عبد الرحمانخانکے بمقام لدہیانہ زندہ موجود ہی **ذکر وفات نواب فیض محمد خان دفعہ ۱۴۳** کہتے ہین کہ جب مسٹر ولیم فریزر صاحب بہادر مارے گئے اور تحقیقات مقدمہ قتل اونکے کی بمقام دہلی مین شروع ہوئی تو اوس وقت کچھہ کسی قسم کا اشتباہ نسبت نواب فیض محمد خانکے بھی ہوا اور دہلی سے طلبی اوسکی عمل مین آئی تو اوسنے خوف سے اپنے آپکو بستر تمارض پر ڈالا اور بجای اپنے حسن علیخان اپنے چھوٹے بھائی اور فیض علیخان بڑے بیٹے کو دہلی مین بھیجا اگرچہ بعد تحقیقات کے اوسکی طرف سے رفع شک کا ہوگیا اور جرم قتل صاحب موصوف کا نسبت نواب شمس الدینخان رئیس فیروزپور جہرکا کے ثابت ہو کر اوسکو سزای قصاص و ضبطی ریاست کی مل گئی مگر اسلیئکہ نواب فیض محمد خانکا مزاج خفقانی اور وہمی تہا وہ ہول جو اوسکے دلمین بیٹھی تھی نہ گئی اور اوسحالت مین بیمار ہوا اور کئی مہینے تک بیمار رہا اور کئی مہینے تک بیمار رہا اور اسہال کبہی اوسکو آتے رہے اور ہرچند کہ اطبا نے بالاتفاق دوا کی مگر موت کا کچھہ علاج نہین ہوتا کچھہ اثر نہوا اور آخرکار اوسی دستونکی بیماری مین بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مطابق ۲۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری وفات پائی اور تابوت اوسکا اولا خانقاہ شاہ غازی کمال مین سونپا گیا اور بعد چھہ مہینے کے وہان سے نکلوا کر موضع مہرولی علاقہ

دہلی کو بہجوایا گیا اور وہان متصل خانقاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مدفون ہوا وقت وفات
کے عمر نواب کی تخمیناً چالیس سال کی ہوگی اور بعد کار فرمائی ۱۸ سال کے وفات اوسکی
واقعہ ہوئی فصل چہارم متضمن ذکر ریاست نواب فیض علیخان بہادر کے

بیان مسند نشینی نواب فیض علیخان و ضبطی بعض دیہات جاگیر دفعہ ۲۴۱

بعد وفات نواب فیض محمد خان کے فیض علیخان پسر کلان اونکا بعمر بائیس سال واقع تاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر
سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مطابق ۲۶ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری رسوم سوم اپنے باپ متوفی کی ادا کرکے
مسند ریاست پر بیٹھا اور ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۳۶ عیسوی کو مقام دہلی مین سرکار کیطرف سے معرفت ایجنٹ گورنر
بہادر اول خلعت ماتمی اور بعد خلعت مسند نشینی عطا ہوا لیکن ہوا صنعات ولیرا وا ولیڈہ و
حسن گڈہ وبہلادپور و سوکہ پارپور دیہات جاگیر خاص جو خارج از ریاست جہجہر عملداری سرکار
مین مقسم تہی بحالی اونکی بعد وفات نواب فیض محمد خان کے مناسب متصور نہوئی اسواسطے بحکم سرکار ضبطی
اونکی عمل مین آئی دفعہ ۲۴۲ جب نواب فیض علیخان مسند ریاست پر متمکن ہوا تو اوسنے
قواعد مقررہ نواب فیض محمد خان مین کچہہ تغیر نہ کیا مطابق دستور مقررہ سابق کے کاروبار کرنے لگا
الا بعد چند روز کے دیوان کشن لعل مختار ریاست اور شوقی رام سررشتہ دار کیطرف سے کچہہ سوء مزاج
واقعہ ہوئی اسواسطے دونو شخص نوکری چہوڑکر چلے گئے تب نواب نے منشی امداد علی ولد حافظ
احمد علی ساکن قصبہ سونی پت کو جو ہم مکتب اوسکا تہا بعہدہ سررشتہ داری خاص اور منشی روڈرمل قوم
کہتری ساکن دہلی کو بعہدہ دیوانی مقرر کیا اور تعلق اوسکا خاص سررشتہ مال سے رکہا اور انتظام عدالت
دیوانی اور فوجداری کا تفویض رتن لعل قوم کایتہہ ساکن قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹہہ کے کیا دفعہ ۲۴۳
چہہ مہینے بعد از روے امتحان معلوم ہوا کہ منشی امداد علی اور منشی روڈرمل سے سرانجام عہدجات متعلقہ
اونکے کا اچہی طرح نہین ہوتا ہے اسواسطے بلا جاری منشی امداد علی زمرہ سواران تکیہ مشاہرہ ۱۰۰

یکے اور منشی روڑمل اوپر عہدہ وکالت محکمہ اجنٹی دہلی بمشاہرہ سو روپیہ کے مامور ہوئی اور بجائے منشی
امداد علی کے مولوی محمود علی متوطن قصبہ بزہر علاقہ جےپور بمشاہرہ ۵۰ ماہواری اور بجائے روڑمل دہلی
کے ہرشوقی رام دہلی سے طلب ہوکر بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار کیلیے مقرر ہوئے اور اسی زمانہ مین مولوی
محی الدین صدر امین مر گیا اسواسطے عہدہ مذکور پر مولوی امام الدین ساکن قصبہ ہٹنک واستاد
نواب کا مقرر ہوا چنانچہ تین سال تا حیات اپنی مقرر رہا اور جب وہ مر گیا تو کار صدر امینی کا متعلق
مولوی محمود علی سررشتہ دار خاص کے ہو گیا دفعہ ۳۴۵ حسن علیخان جنرل فوج زمانہ ریاست
نواب فیض محمد خان اپنے بھائی کے مین تین ہزار روپیہ ماہواری بنام بھاتنخواہ پایا کرتا تھا لیکن سوائے تنخواہ
کے اوسکو اور کسی طرح سے بہی کسی بات کی ملتی تہی جب عہد نواب فیض علیخان اوسکے بھتیجے کا
ہوا تو اوسنے سوائے تنخواہ مقررہ کے اور کچھہ زائد دینے مین مضایقہ کیا اسواسطے حسن علیخان
ناراض ہوکر دہلی چلا گیا اور بحضور صاحب اجنٹ گورنر بہادر استغاثہ افزونی تنخواہ کا کیا
لیکن کچھہ شنوائی نہ ہوئی زان بعد حسن علیخان نے کریم خان افغان ساکن جھجہر کو اپنا وکیل مقرر کرکے
روانہ لنڈن کیا وہان سے بھی کچھہ نہوا تب مجبور ہوکر حسن علیخان نے سکوت کیا اور جھجہر سے بود
و باش ترک کرکے دہلی مین محلہ دریاگنج ایک کوٹھی اپنی بنائی اور وہین سکونت اختیار کی اور
تین ہزار روپیہ تنخواہ ماہواری اپنی معرفت صاحب اجنٹ گورنر بہادر دہلی کے پاتا رہا دفعہ
۳۴۶ جب حسن علیخان اسطرح سے علحدہ ہو گیا تو جرنیلی فوج کی خالی ہوئی اسواسطے اولا نواب
نے علی محمد خان برادر علاتی اپنے کو بعہدہ جرنیلی فوج کے مقرر کیا اور قریب چھہ مہینے کے اوسنے
عہدہ جرنیلی کو انجام دیا بعد ازان اوپر تقسیم زر اندوختہ نواب فیض محمد خانکے جو اوسنے
بطور خزانہ خانگی کے پاس والدہ علی محمد خانکے جمع کیا تہا درمیان نواب فیض علیخان اور
علی محمد خان اور اوسکی والدہ وغیرہ کے ناچاقی واقعہ ہوئی اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت ہوئی

که ایک وز طرفین سی سلاح بندی هوکر قریب بها که فساد عظیم برپا هو مگر نواب فیض علیخان تحمل
کرکے چپ هو رها اور آخر کار بتاریخ ۱۱ رمضان ۱۲۵۶ هجری موافق ۶ ماه نوامبر ۱۸۴۰ ع روز جمعه
وهان سی چهاونی اوٹهاکر علحده بفاصله ایک میل کے گوشه غرب ور جنوب مین نئی چهاونی
بنام نهاد فیض آباد کے ڈالی اور عبد الصمد خان ساکن قصبه سنهور علاقه راج پٹیاله کو جو مع ۵
سواران نوکر تها بعهده جرنیلی بمشاهره دو سو روپیه ماهواری کی مقرر کیا اور بلحاظ اس امر کے
که بهائی بندیکجدی نواب سی دلمین کینه رکهتے تهے اونسے عبد الصمد خان سے محبت زیاده بڑهائی
یهان تک که عبد الرحمانخان پسر کلان اپنی کی نسبت اوسکی بیٹی سے کردی **دفعه ۳۴۷**
جب شوقی رام کو عهده دیوانی پر عرصه زیاده گذر گیا تو وه بیخوف هوگیا اور اکثر بطور ناجائز
اخذ و جر زیاده کرنے لگا اور عیاشی اور شراب خواری مین اپنی حیثیت سی گذر گیا اسواسطے نواب نے
اوسکو موقوف کیا اور بجاے اوسکی تاریخ ۸ جولائی ۱۸۳۹ ع کو غوث محمد خان افغان ساکن رام پور
کو جو خود اسیون مین نوکر تها اوپر عهده دیوانی بمشاهره پانسو روپیه کے مقرر کیا اور چونکه نامبرده
ناخوانده محض تها لهذا کار تحریر کیواسطے اوسکے نیچے دولت رام قوم دهوسر ساکن کانوند جو آدمی
لئیق اور هوشیار تها بمشاهره ۵۰ ماهوار مقرر هوا سو اگرچه غوث محمد خان امی محض تها مگر اوسنے
انتظام مال بهت اچها کیا الا آخر کار یه عیب اوسمین هوگیا که عین الحال سر رمین دست برد کرنے لگا
اسواسطے بتاریخ ۵ ماه جولائی ۱۸۴۲ ع کو معه لواحقان اپنے کے نکالا گیا اور بعد اوسکے پهر کوئی شخص
بنام نهاد عهده دیوانی کے نوکر نهوا اور کل کام کلکٹری کا نواب بذات خود کرنے لگا صرف واسطے
کار تحریر کے کوئی کوئی شخص بنام سر رشته دار کچهری کے مقرر هو جاتا تها **بیان تصرف نواب
فیض علیخان بنسبت اصلاح بعض مراتب صیغه فوج دفعه ۳۴۸** اس موقع پر
نواب فیض علیخان نے بنسبت فوج کے کچهه تصرف اپنا کیا اول تو یه که جو تیره رساله خود اسنے

نواب فیض محمد خانکی عہد سی چلے آتے تھے اونمین سے پانچ رسالہ تخفیف مین موقوف کرکے صرف آٹھہ
رسالہ قایم رکھے دوم [illegible] [illegible] تنخواہ کرنیلونمین کمی کردی سوم جو چھہ رسالہ بارگیرونکے تھے اونمین
سے اٹھتی جوان ہم عمر انتخاب کرکے ایک رسالہ اونکا جدا بنامزد رسالہ خاص کے مقرر کیا اور اس
رسالہ مین کل گھوڑے بزنگ کمیت بہرتی کیئے اور وردی اس رسالہ کی مطابق وردی رسالہ باڈیگارڈ
نواب گورنر جنرل بہادر کے تجویز کی مگر یہہ وردی اوسوقت قایم نہین رہتی تہی جب نواب اسکے ملاقات
نواب گورنر جنرل یا لفٹنٹ گورنر بہادر کے جاتا تہا اوسوقت وہی وردی پہنائی جاتی تہی جو وردی
دیگر رسالجات بارگیران کی قدیم سے تہی کیفیت نظم و نسق صیغہ مال جو نواب
فیض علیخان نے ازراہ کفایت شعاری بطور خود کیا دفعہ ۳۴۸ اگرچہ
نواب فیض علیخان کام جملہ ریاست کا اچہا کرتا تہا مگر بہ نسبت دیگر معاملات کے نظم و نسق ملکی مین
زیادہ متوجہ رہتا تہا یہان تک کہ آخر کار ناظمان اور دیوانان سررشتہ مال کو جنکی تقرری کا انتظام
عہد نواب فیض محمد خان سی چلا آتا تہا موقوف کرکے اہتمام اور تکفل اوسکا اپنی ذات خاص
کیلیے اوپر لیا اور مقصود اصلی اوسکا یہہ تہا کہ ہر طرح سے کفایت اور بیشی جمع مالگذاری وغیرہ
کی کرکے کوشش افزونی مال اور فراہمی خزانہ مین کیجاے چنانچہ جو اعمال اوسنے اس باب مین کیے
صراحت اونکی آئندہ کیجاتی ہے دفعہ ۳۴۹ تحصیلدار اور تہانہ دار وغیرہ جو نذرانہ بیٹا اور جوب
دیہات سی بطور جائز سابق سی لیا کرتے تھے اون لوگونکو لینے رسوم مذکورہ سے ممانعت ہوئی اور
جسقدر نذرات دیہات سی ویسے لوگ لیتے تھے وہ سب داخل جمع سرکاری کے ہوگئین اور مزید بران
یہہ ہوا کہ شادی کتخدائی اور ولادت فرزند نرینہ اور سالگرہ نواب مین ادا نذر کا حسب حیثیت
جملہ دیہات اور ملازمین تنخواہ دار زاید از بیس روپیہ ماہواری پر لازم گردانا گیا اور جو روپیہ
سواے تنخواہ ملازمین کے اور امور مین صرف ہوتا تھا اوسمین سے ٹکہ روپیہ دستوری کا وضع ہوکر بہر خزانہ مین

جمع ہوجاتا تہا **دفعہ ۳۵۱** نواب فیض علیخان علاقہ ریاست اپنی مین اسیطے ملاحظہ حال تردد
اور پیداوار زراعت کے سال بہر مین دو دفعہ فصل وار دورہ کیا کرتا تھا اور دیہات مین جاکر گانوون
سی بہرون تنگ مخلی بالطبع باتین تالیف قلوب کی کیا کرتا تھا اور ایسے التیام سے قطع نظر واقفیت
حال علاقہ سے ایک بڑے فائدہ ہوتا تھا کہ جہان فی المثل نشست ہزار روپیہ سالانہ کی ہوتی
تہی وہان گوار لوگ حضور رسی کی خوشی مین بہول کر ماری رسوخ اور سرخروئی کے پندرہ سو روپیہ
دینے پر راضی ہوجاتے تھے **دفعہ ۳۵۲** اخراجات محلون اور کارخانون کے جو عہد نواب
فیض محمد خان مین بطور ارمانی ہوا کرتے تھے اور اون مین مصارف بلا کسی روک ٹوک کے خوشی خواہ ہوتا تھا
اون سب خرچون کے پڑتال کی گئی اور جو جو امر داخل اسراف اور فضولی کے معلوم ہوا وہ موقوف
کیا گیا اور بصرف صرف واجبی اور ضروری کی مقدار معین کردی گئی تاکہ اوس سے زیادہ اور
کچھ سرکار سے نہ دیا جاوے **دفعہ ۳۵۳** پہلے سے باورچیخانہ نواب اور کل قبائل اور متعلقان
نواب کا ایک جگہ باہر مکان مردانہ مین رہتا تھا اور باہر اور بہیتر سب جگہ کہانا وہین سے
جاتا تہا سو جب نواب فیض علیخان نے محلات اور دیگر قبایل کی تنخواہ مقرر کردی تو باورچیخانہ عام
موقوف کردیا اور حکم دیا کہ ہر یک شخص اپنی تنخواہ مین سے انتظام مطبخ اپنے کا بطور خود کرے اور طعام
خاصہ کے واسطے یہہ تجویز کی کہ ہر روز لمبر وار ہر یک محل مین تناول کیا کرے اور جس جس محل کی
باری کہانا کہلانے کی ہو اوسکو بابت مصارف طعام خاص کے دو روپیہ دیئے جاوین **دفعہ ۳۵۴**
جو وظیفہ نواب فیض محمد خان نے محتاجون اور مسکینون کے نام دائمی مقرر کر رکھے تھے اونمین سے بعضے
حین حیات رہ گئے اور بعضونکی مقدار مقررہ مین کچھ کمی ہوگئی **دفعہ ۳۵۵** نواب فیض محمد خان کے
وقت سے انتظام خزانہ کا اسطرح تھا کہ جملہ آمدنی ریاست کی تفویض خزانچیون کے ہوجاتی تھی
اور جسقدر مصارف ریاست اور اخراجات خانگی تھے وہ سب خزانچیونکی معرفت ہوتے تھے اور

سالتمام پر حساب جمع اور خرچ کا ہو کر فاضل باقی کا شمار مین دیکھہ لی جاتی تھی اور اس صورت مین کچھہ تمیز دیوان
خانگی خزانچیان اور خزانہ ریاست مین نتھی اور ہمیشہ آمدنی ملک کا بوہا خزانچیون سے صرف ہوتا تھا اس
طریقہ کو نواب فیض علیخان نے ناپسند کر کے خلط ملط خانگی خزانچیان اور خزانہ سرکاری کا بالکل موقوف
کر دیا اور جو خزانچی لوگ زر مال گذاری تحصیلدار اور کچہہ کچہہ نذرانہ اور جوب دیہات سے لیا کرتے تھے
اون سب کو شامل مال سرکاری کر کے خزانچی کو مشاہرہ معین نوکر رکھا اور ایک مکان محفوظ اوس
کے واسطے خزانہ کے مقرر کر کے یہہ حکم دیا کہ سیاہہ اور روزنامچہ آمد اور خرچ روزانہ کا مرتب ہو کر ملاحظہ
مین گذرتا رہے اور اگر خزانچی کبھی کوئی روپیہ سوائے حکم سرکار کے کہین خرچ کریگا تو مجرم ٹھیرے گا
دفعہ ۳۵۶ جو کہ ملازمان اور زمینداران اکثر خزانچیون سے زر قرضہ سودی لیتے تھے اور سال بھر
مین آمدنی سود کی خزانچیونکو ایک رقم معقول ہوتی تھی اسواسطے نواب فیض علیخان نے یعقوب علیخان اپنے
بیٹے کے نام سے ایک کوٹھی بیوپار اور زر نقد کی مقرر کی اور اسمین حسب تفصیل ذیل عملہ نوکر رکھا
ٹھاکر داس گماشتہ افسر خزانہ مشاہرہ ماہواری ۲۰ رو ٹوڈرمل اور متھرا مہاجن ساکن جہجہر محاسب ہندی مشاہرہ ۱۰
تلوک چند مہاجن ساکن قصبہ جہجہر محاسب ہندی مشاہرہ ۷ چنی لعل قوم کایتہہ ساکن دہلی متصدی فارسی
مشاہرہ ۱۰ اور جن جن لوگونکو جس جس شرط سے روپیہ دینا مناسب تھا ہدایت مفصل اوسکی تحریر کر کے
حوالہ افسر خزانہ کے کر دی اور شرح سود کی جسپر روپیہ قرض دیا جاتا تھا تصدیق وردیہ ہو کر مقرر کیے
دفعہ ۳۵۷ عہد نواب فیض محمد خان مین دستور تھا کہ اکثر دیہات خام تحصیل رہتے تھے اور کمتر کی
تشخیص ہوتی تھی سو اوس مین اول تو اخراجات تحصیل زیادہ پڑتے تھے اور سوائے اسکے دیانتداری کی
نسبت بھی احتمال تہا کہ وہ پیداوار مین تصرف بیجا کر جاتے ہین اسواسطے طریقہ خام تحصیل کو نواب
فیض علیخان نے ناپسند کیا اور یہہ تجویز کی کہ جہانتک ہو سکے جمع دیہات کی تشخیص کر دی جاوے
چنانچہ اکثر دیہات تامیعاد تین سال یا پانچ سال کے ٹھیکے کر دیے اور جمع اونکی جہانتک ممکن ہوا

برہائی اور تشخیص جمع کی کچھہ کچھہ تو بنام زمینداران گانوں کے کی اور زیادہ تر گانو سرداران فوج اور دیگر
ملازمان اور متوسلان کو بطور مستاجری کے دیدئے دفعہ ۳۵۸ نتیجہ اس انتظام کا یہہ ہوا کہ خرچ
ریاست کا بہت کم ہو گیا اور آمدنی سرکاری بہ نسبت عہد فیض محمد خانکے تخمینا بقدر دو لاکھہ روپیہ کے
بڑہ گئی اور اس سبب سے فیض علیخان نے تخمینا چار لاکھہ روپیہ قرضہ بدری ادا کیا اور قریب آٹھہ
سات لاکھہ روپیہ کے خزانہ مین جمع کئے مگر بندوبست مالگذاری سے رعایا کو البتہ تکلیف پہونچی کیونکہ
اول تو تشخیص سخت ہوئی دوم جو عمل دیئے جانے مستاجری کا سرداران اور متوسلان ریاست کو
جاری ہوا تو اون لوگون نے اہل دیہات پر نہایت سخت گیری اور ظلم کیا اور اون لوگون
مین گنجایش تہوڑی اسواسطے رعایا واویلا اور الغیاث کرنی لگی اور بار بار زمینداران علاقہ
خصوصا پرگنہ کانٹی اور بادل ور نارنول کے فراہم ہو کر مستغاثی زیادہ ستانی اور مشاق طلبی
نواب کے بحضور صاحب ایجنٹ گورنر بہادر بمقام دہلی کیے جانے لگے اور وہان سے ہدایت راضی رکہنے
اونکی بنام فیل ریاست کے ہونے لگی چنانچہ برین تقدیر فی الجملہ صورت بدنامی کی بھی ہوئی
اور کسیقدر روپیہ بھی اونکی رضامندی کی تدبیر مین صرف ہوا دفعہ ۳۵۹ جب نواب فیض علیخان
نے دیکہا کہ بلا قاعدہ تشخیص اور افزونی جمع مین ایک صورت بدنامی ریاست کی ہوتی ہے اور رعایا
بھی نالان اور ناراضی رہتی ہے تب اونہون نے یہہ تجویز کی کہ بندوبست اپنی علاقہ کا مثل بندوبست عملداری
سرکار انگریزیکے کیجیے اسواسطے سنہ ۱۸۲۹ع مین اونہوں نے ایک سررشتہ مساحت کا مقرر کر کے عملہ اوسکا

مشاہرہ جات حسب تفصیل ذیل نوکر رکھا امین مشاہرہ للعہ متصدی مشاہرہ دار

جہنڈی بردار مشاہرہ صہ جیراسی مشاہرہ للعہ جریب کش مشاہرہ عہ

اور پیمایش شروع کردی صرف کانٹی اور بادل دو پرگنون کی پیمایش عرصہ چار
پانچ مہینے مین ہو چکی تھی کہ عمر نواب نے وفا نکی اس سبب سے وہ بندوبست ناتمام رہا

اور تکمیل اوسکی اینده بعہد نواب عبدالرحمانخان کے عمل مین آئی **بیان عمارات معمرہ**
نواب فیض علیخان کا دفعہ ۳۶۰ نواب فیض علیخانکو باوجود کفایت شعاری کے
شوق تعمیر کا بہت تھا اور خصوصاً طیاری مکانات خاصہ مین صرف زر سے دریغ نکرتا تھا مگر
ہان یہہ بات ضرور تھی کہ عمارات مفید عام کے بنانے مین توجہہ کم رکھتا تھا شاید یہہ امر نزدیک
نزدیک اوسکے داخل فضول خرچی کے ہو چنانچہ اوسنے تمام اپنے عہد ریاست مین سوای پل پختہ
اوس ندی کے جو پیش دروازہ قصبہ نارنول کے جاری ہے اور کوئی ایسی عمارت نہین بنائی
جو مفید عامہ خلایق کے ہو اور جو عمارات خاصہ اوسنے بنائین تذکرہ اونکا آیندہ کیا جاتا ہے۔
دفعہ ۳۶۱ بضمن آبادی چھاونی فیض آباد کے ایک قلعہ واسطے سکونت اپنے اور محلہای
زنانہ کے طیار کرایا کہ باہر سے خندق اور احاطہ اوسکا خام تھا اور اندر سے مکانات اس قدر
سے بعمارت پختہ بنوائے تھے کہ بجائے خود ایک دوسرا قلعہ پختہ درمیانی بن گیا تھا اور تفصیل کلّیات
اندرونی قلعہ کے یہہ ہے اول باغ معہ کوٹھی بے نظیر آرامگاہ خاص نواب دوم حوض جسمین ضلع
شمالی کی دیوار اونچی ڈہلی ہوئی بنائی تھی اور اوسکی سطح ڈہلوان پر چکنے پتھر جن پر آدمی فی الفور
رپٹ جای نصب کرائے تھے کہ بٹھاتے وقت آدمی اوسپر پہسلتا ہوا حوض مین چلا جاتا تھا
اور اکثر اوقات نواب اوسپر لوگونکو بطور تمسخر کے رپٹا کر خوش طبعی کیا کرتا تھا سوم کلان محل
جسمین خاص بیاہتا بی بی رہتی تھی چہارم مبارک محل پنجم عیش محل ششم سکہہ محل ہفتم زینت محل
ہشتم ایک چاہ پختہ متصل دروازہ لیکن عملداری سرکار مین یہہ قلعہ اور مکانات اوسکے
مسمار ہو گئے صرف ایک زینت محل بہ سبب سکونت تحصیلدار کے موجود ہے **دفعہ ۳۶۲**
متصل قلعہ شمال کے ایک دوسرا احاطہ خام جسکی فصیل اور خندق اور برج چارگانہ بعینہٖ
مثل قلعہ کے تھے بنوایا اور اوس مین ایک باغ بہت دلچسپ اور خوش قطع جس مین کل میوہ ہای

پختہ قلعہ دار بنائی گئی تہین معہ چاہ پختہ طیار کرایا اور اوسکے وسط مین ایک کوٹھی نہایت عمدہ
اور وسیع تعمیر کرائی اور ساز و سامان آرایش اوسکے کا بغایت پر تکلف بنوایا تھا چنانچہ تمام
فرش اور پردہ بانانی اور زربفتی اور انواع انواع کی تصاویر اور جہاڑ اور فانوس وغیرہ شیشہ آلات
اور چھپر کٹ طلائی اور شامیانہ کارچوبی اور دیگر لوازمات حسب قرینہ اوسمین سجائے گئے تھے اور جب کوٹھی
طیار ہو چکی تو سولہ سترہ روز تک برابر اوسمین جلسہ اگ و رنگ اور رقص اور سرود اور اکل و شرب کا رہا
اور نام اس کوٹھی کا رونق بخش رکہا گیا اور یہی مادہ تاریخ طیاری اوسکی کا ہے اور اب تک بھی
یہہ کوٹھی بدستور صحیح و سالم موجود ہے اور اوسمین کچہری تحصیل اور اسسٹنٹ کمشنر بیٹھا کی
ہوتی ہی مگر باغ جو حوالی اوسکی تھا وہ خراب و خستہ ہوگیا صرف کوئی کوئی درخت انار اور انجیر
کا باقی ہی **دفعہ ۳۶۲** سوائے قلعہ اور کوٹھی فیض آباد اندرون بندی نارنول کے جو لوعمارات
نواب فیض علیخان نے بنا کی تہین وہ یہہ ہین اول قصبہ کانوند مین ایک کوٹھی معہ باغ اور پانچ محل
اور ایک حمام اندرون قلعہ اور ایک کوٹھی درمیان اوس باغ کے جو کنارہ ندی پر واقعہ ہے
دوم ایک کوٹھی بطور حویلی بمقام نارنول اندر احاطہ تحصیل سوم ایک کوٹھی اندر گڑہی بدہوانہ چہارم
ایک کوٹھی بطور حویلی سر سڑک بموضع کنہ پرگنہ کانوند پنجم ایک کوٹھی بطور حویلی بموضع سالہاواز
پرگنہ جہجہر ششم ایک کوٹھی معہ منہ چاہ پختہ اثنائے راہ جہجہر اور چہوچہک واس برلب سڑک متصل موضع
گوالین پرگنہ جہجہر ہفتم ایک کوٹھی انگریزی اور بنگلہ جنوب ش انگریزی اور دو محل زنانہ اندر چہوچہک
واس پرگنہ جہجہر ہشتم بیڑ سونار والہ پرگنہ جہجہر مین ایک شکارگاہ کہ جس مین مکانات اور ایک اوگہی
زمین و نہی نہم ایک کوٹھی بطور حویلی قصبہ کانٹی مین دہم ایک کوٹھی بطور حویلی قصبہ باول مین
یازدہم ایک کوٹھی بطور حویلی اندرون قلعہ چرخی دادری چنانچہ بعد ضبطی ریاست جہجہر منجملہ مکانات
مذکورہ کے نمبر اول و دوم بہ عملداری مہاراجہ پٹیالہ اور نمبر سوم و یازدہم بعملداری مہاراجہ جیند

دلمبر چہارم دنہم و دہم عملداری مہاراجہ نابھہ کے منتقل ہوگئی دلمبر پنجم کوٹھی سابلھاد اس کے ابتک قایم ہے اور اوسمین عملہ پولس سرکاری ہتا ہے اور لمبر ششم و ہفتم عملداری سرکار مین شمار ہوکر ملبہ اوسکا بیچا گیا اور قیمت اوسکی نزول فنڈ مین جمع ہوگئی دلمبر ہشتم مکانات بیرسو نار والہ کے نواب عبد الرحمان خان نے اپنے عہد ریاست مین توڑ واکر وہان ایک کوٹھی انگریزی بنائی تھی کہ تذکرہ اوسکا آئندہ اپنی موقع پر ہوگا بیان تنبیہ و تدارک زمینداران موضع میتا تھل و چانگ جنہون نے براہ تمرد و شرارت ادائے مال و آب مین استادگی کی تھی اور منتقل ہو جانا دیہات مذکورہ کا ریاست جھجر سے ضلع رہتک عملداری سرکار انگریزی مین دفعہ ۳۷۶

سنہ ۱۸۳۶ع مین زمینداران موضع میتا تھل نے باعانت زمینداران موضع چانگ کے سر شورش اوٹھا کر ادائے مال و آب مین استادگی کی اور بارادہ فساد اجتماع گوہار کا کر لیا بدریافت اس حال کے نواب فیض علیخان نے چہون سالہ بارگیران معہ دو ضرب توپ اسپی اور دو پلٹن معہ چار ضرب توپ بسر کردگی دیوان شوقی رام کے واسطے سزادہی مفسدان مذکور کے مامور کیئے چنانچہ پلٹنین پوہنچنی بہی نہ پائین سواران نے اولا پہونچکر گانو کا محاصرہ کر لیا اوسپر تمام کثیر دیہات کی خوف زدہ اور ہراسان ہوکر بھاگ گئی اور باشندگان خاص میتا تھل قریب ڈہائی سو نفر کے پکڑے آئے اور کئی روز تک قید رہے جب اطلاع اس بات کی سرکار انگریزی کو ہوئی تو انتقال موضعات میتا تھل اور چانگ کا سنہ ۱۸۳۸ع مین بصلاح نواب صاحب ضلع رہتک عملداری سرکار مین ہوگیا اور جمع اونکی بدین تفصیل میتا تھل الف ... چانگ ... مقرر ہوکر معرفت اہالیان سرکار انگریزی نواب صاحب کے یہان پہونچنے لگی ذکر ٹہرانے جانے میعاد مین دہ سالہ پرگنہ دادری جو بہادر جنگ خان

رئیس دادری اور بہادر گڈہ نے بنام فیض محمد خان باپ نواب فیض علیخان کے رکھا تھا

دفعہ ۳۶۵ پہلے جو بہادر جنگخان رئیس دادری و بہادر گڈہ نے پرگنہ دادری کا بالعوض مبلغ تین لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ زر دادنی نواب فیض محمد خان باپ نواب فیض علیخان کے اونکے نام دس برس کیواسطے من ابتدا ۱۲۳۶ لغایت ۱۲۴۵ فصلی رہن کیا تھا میعاد اوسکی ۱۲۳۹ عیسوی مین بعہد نواب فیض علیخانکے گذر گئی اور بہادر جنگخان راہن سی معیاد گذشتہ مین منجملہ زر رہن کے صرف ایک لاکھ روپیہ ادا ہوا اور دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیے کا اونسے کچھہ بند و بست نہو سکھا مجبوراً اونسے دس برس کے واسطے پھر پرگنہ مذکور بالعوض زر باقی رہن کے نواب فیض علیخانکے پاس گرو رکھا اور جو شرائط رہن کی سابقا قرار پائی تھین اون مین فی الحال اسقدر ترمیم واقع ہوئی کہ جو پچاس ہزار روپیہ سال مرتہن سے راہن کو ملتا تھا وہ آمدنی پرگنہ مرہونہ کے ملتا تھا وہ تا بیباقی دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیے بقیۃ الرہن کے مسدود رہے اور جب راہن بعد انقضائے میعاد رہن کے فک الرہن کرانا چاہے تو ایک لاکھ روپیہ نقد اور اپنی طرف سے مرتہن کو دیوے او سوقت پرگنہ دادری کا ریاست جہجہر سے واگذاشت ہو سکیگا اور نہین تو نہین

ذکر ازواج و اولاد نواب فیض علیخان

دفعہ ۳۶۶ نواب فیض علیخان کے پانچ بی بیان بدین تفصیل تہین اول مسماۃ جان بی بی دختر عنایت خان افغان ساکن سنہور علاقہ راج پٹیالہ المخاطب بہ کلان محل دوم مسماۃ چندن کنیز حرم المخاطب بہ مبارک محل سوم مسماۃ الفت طوایف جو عہد نواب فیض محمد خان مین ملقب بخورشید طلعت تھی المخاطب بہ عیش محل چہارم مسماۃ زمین طوایف جو عہد نواب فیض محمد خان مین ملقب بماہ طلعت تھی المخاطب بہ سکھہ محل پنجم مسماۃ سجنا طوایف المخاطب بہ زینت محل اور منجملہ محلات مذکورہ کے ایک مبارک محل کے مبلغ ڈہائی سو روپیہ اور باقی اور محلونکے دو دو سو روپیہ تنخواہ

ماہواری تھی اور علاوہ برین بجز کلان محل کے اور محلونکے نام سے نواب صاحب نے مبلغ پچیس ہزار روپیہ خزانہ عامہ سرکار انگریزی مین داخل کرکے پرامیسری لوٹ بنام ہر ادن چار زن محلونکے حاصل کرلئے تھے کہ سوا اونکا اب تک مبارک محل اور عیش محل اور زینت محل بذات خود اور سماۃ امراو بیگم دختر سکھہ محل متوفاۃ کی لیتی ہی دفعہ ۲۶۷ حال اولاد نواب فیض علیخانکا یہہ ہے کہ سب سے بڑا بیٹا عبدالرحمانخان تھا اور کیفیت ولادت اوسکے کی اسطرح پر ہے کہ زمانہ صاحبزادگی نواب صاحب مین سماۃ جواہر اکنیزک بطور مخفی اونکے تصرف مین تھی اور اوس حالتمین اوسکو حمل رہ گیا جب افشاء اس راز کا ہوا تو والدہ فیض محمد خان یعنی دادی نواب فیض علیخان نے کہ نہایت زیرک اور عاقلہ تھی بخیال اس امر کے کہ مبادا بوجہہ کشف اس ماجرا کے شادی فیض علیخانکی برادری مین نہوسکے آمد و رفت اوسکی محل سے بند کردی اور جب بعد ایام معمولی کے سماۃ جواہر نے وضع حمل کیا تو عبدالرحمانخان پیدا ہوا اوسوقت بھی نواب فیض محمد خان کی ماں نے اندیشہ مذکورہ بالا سے خفیتاً اوس لڑکے کو حوالہ سماۃ کندن حرم فیض محمد خانکے کردیا تاکہ وہ پرورش اوسکی کرتی رہے اور سماۃ جواہر کا نکاح محمد اجیلہ سے کرکے محل سے باہر نکال دیا اور پرورش عبدالرحمانخانکی بدستور باہتمام سماۃ کندن حرم نواب فیض محمد خانکے ہوتی رہی جب عمر عبدالرحمانخانکی دو سالہ ہوئی تو ایک روز نواب فیض محمد خان نے اوسکو دیکھہ لیا اور اپنی حرم سے پوچھا کہ یہہ لڑکا کسکا ہے اول اوسنے بتلانے سے انکار کیا اور پھر کہدیا کہ یہہ آپکا پوتا ہے تب نواب فیض محمد خان نے جلدی سے فیض علیخان کی شادی کردی اور جسوقت سماۃ جان بی بی بہو فیض علیخانکی بیاہی ہوئی آئی تو والدہ نواب فیض محمد خان نے عبدالرحمانکو ظاہر کرکے اوسکی گود مین ڈالدیا کہ یہہ تمہارا بیٹا ہے اسکو تم پرورش کرو چنانچہ اوس بی بی نے عبدالرحمانخانکو فرزندانہ پرورش کیا اور سوا عبدالرحمانخانکے کوئی بطنی اولاد

اوسکی نہوئی اور جب افواج سرکاری ۱۸۵۸ء مین بغرض ضبطی ریاست کی بمقام جھجر کے داخل
ہوئی اوسوقت بھہ بی بی حالت سراسیمگی مین ریواڑی چلی گئی تھی وہین اپنی قضا سے مرگئی
دفعہ ۳۶۸ سوای عبدالرحمان خان کے مسمیان یعقوب علیخان و یوسف علیخان و اسد علیخان
دلاور علیخان چار پسر اور مسماۃ ثریا بیگم ایک دختر بطن مبارک محل سے اور مسماۃ حسن جہان بیگم ایک
دختر بطن بخش محل سے اور مسماۃ سرفراز بیگم بطن سکھہ محل سے پیدا ہوئی اور وہ سب ابتک زندہ
موجود ہین

ذکر اوصاف ذاتی وصفاتی نواب فیض علیخان معہ کیفیت بعض اشغال اوسکے

دفعہ ۳۶۹ نواب فیض علیخان آدمی بہت
وجیہہ اور خوبصورت تھا اور علم فارسی اور عربی بھی اوسکو اچھا تھا اور فی الجملہ علم انگریزی مین بھی
مہارت پیدا کرلی تھی چنانچہ اپنی دستخط بھی کاغذات ریاست پر بخط انگریزی کیا کرتا تھا اور ضیاء اللہ
نامی ساکن جھجر کیلیانہ پرگنہ دادری را واسطے انگریزی کو نوکر رکھہ چھوڑا تھا کہ فرصت کیوقت
اوس سے شغل نوشت وخواند انگریزی کا رکھتا تھا اور وضع اوسکی نہایت سادہ سپاہیانہ تھی
خود آرائی اور خود پوشی کا اوسکو کم خیال رہتا تھا اور جو جانوران شکاری عہد نواب فیض محمد خان
مین تھے اگرچہ وہ سب اوسنے قایم رکھے لیکن اوسقدر اوسکو ذوق شکار کا نہ تھا کبھی کبھی شکار
چیتہ یا بحری کا دیکھتا تھا مگر ہان بندوق کے شکار سے طبیعت اوسکی کسی قدر مناسبت رکھتی تھی چنانچہ
۱۲ ماہ مارچ ۱۸۴۳ء کو جنگل چوتھل واقعہ پرگنہ جھجک داس مین ایک شیر کو بھی اوسنے بندوق سے
شکار کیا تھا اور سوای اسکے نواب کے مزاج مین مسخرا اور مصروفیت لہو و لعب کی بھی بہت تھی
اکثر مسخرہ مردون اور عورتون سے حرکات لغو و بیمعنی کراکے تماشا دیکھا کرتا تھا اور اس
ریاست مین شروع لغویات کا اوسی سے ہوا

ذکر وفات نواب فیض علیخانکا

دفعہ ۳۷۰
نواب فیض علیخان جھوجک داس مین شکار کھیلنے گیا تھا وہان جاکر ایک ہرن عجیب صورت کا جسکی

ایک شاخ کشیدہ گز بھر کی لنبی تھی اور دوسری شاخ مدور اس طرح پر مرغولہ کیے ہوئے تھی کہ جیسے سانپ
کنڈلی مارکے بیٹھا ہے نظر پڑا اوسکو نواب نے بندوق سے مارا اور سر اوسکا کاٹ کر واسطے آرایش
مکان کے لایا اور بہت خوش ہوا مگر وہان سے آتے ہی بعارضہ بخار و کھانسی کے بیمار ہو گیا اور
چوتھے روز ہچکیان آنے لگی ہر چند علاج کیا مگر کچھ تخفیف نہوئی بلکہ بمصرعہ مرض بڑہتا گیا
جون جون دوا کی ۔ اور آخر کار بتاریخ ۲۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۵ع مطابق ۱۹ شہر رمضان سنہ ۱۲۶۱ ہجری
روز جمعہ وسی حض مین بعمر ۔۔ سال کے وفات پائی اور تابوت اوسکا چہ مہینے تک حسب دستور
قبرستان شاہ غازی کمال مین ودیعت رہکر موضع مہرولی ضلع دہلی مین متصل خانقاہ قطب صاحب کے
اپنے باپ کی قبر کے پہلو مین دفن ہوا تفصیل پنجم متضمن ذکر ریاست نواب عبدالرحمان خان
جھجر کے ۔

ذکر مسند نشینی نواب عبدالرحمان خان معہ چند سوانحات دیگر کے جو اوسی ضمن مین واقعہ ہوئے دفعہ ۱۷۴

جب نواب فیض علیخان مرا تو اوسوقت دو گھڑی دن باقی ہوگا اور وہان اوسکے پاس
وقت مرگ کے نواب اکبر علیخان رئیس پاٹودی اور عبدالصمد خان جنرل فوج جسکی بیٹی عبدالرحمان
خان پسر کلان فیض علیخان سے منسوب تھی موجود تھے اونہون نے بخیال اس امر کے
کہ مبادا علی محمد خان برادر بعلات نواب فیض علیخان کا بوجہ نجیب الطرفین ہونے اپنے کے
دعویدار ریاست کا ہو کر کچھ فساد کرے تہوڑی دیر تک اوسکی وفات کو پوشیدہ کیا اور
اوسی عرصہ مین صندوقچہ جواہر اور کلید خزانہ کو منگا کر اپنے قابو مین کر لیا اور چار کمپنی تلنگان اور
نجیبان کے حفاظت کیواسطے قلعہ مین بلوالین اور دروازہ قلعہ کا بند کر دیا اور دروازہ محلہاے
زنانہ باہر سے مقفل کروادیے اور بلحاظ اس امر کے کہ عبدالرحمان خان بڑا بیٹا نواب مرحوم کا تہا
اور بیشتر وقت مسندنشینی اپنے باپ کے خلعت ولیعہدی کا سرکار سے پاچکا تہا اکبر علیخان رئیس

باٹودی اور عبد الصمد خان جنرل فوج نے باتفاق اور افسران فوج کے عبد الرحمانخانکو اوسکے
مکان سے بلوایا اور فصیل کے اوپر چڑہو کر اندر قلعہ کے داخل کر لیا اور بطور خود مسند پر بٹھا کر
نذرین گذراندین اسی عرصہ مین علی محمد خان عموی عبد الرحمان خان معہ جمعیت تین سو آدمیونکے
مسلح ہو کر چڑہ آیا لیکن بسبب اسکے کہ پہلے سے انتظام کامل ہو چکا تھا اوسکی کوئی بات پیش نگئی
اور بعد فاتحہ سوم کے عبد الرحمانخانکو سب خویش و بیگانہ نے سوا ے علی محمد خان وغیرہ کے نذرین
دین اور علی محمد خان بدعوے داری ریاست دادہ دہی ہو کر محکمہ اجنٹی مین بدین مضمون مستغیث ہوا
کہ مین نواب فیض محمد خان کا اصلی بیٹا بیاہتا بی بی کے بطن سے ہون اور نواب فیض محمد خان
بھی اپنے نوشتہ مین یہہ امر تحریر کر چکے ہین کہ اگر ہماری نسل مین کوئی پسر رئیس متوفی کا بھائی
کے پسر سے ہو اور بھائی اوسکا بھائی کے پیٹ سے موجود ہو تو استحقاق ریاست کا اوس
بھائی کو پہونچیگا چنانچہ مین بھائی علاتی فیض علیخانکا یعنی انکے شکم سے ہون اور عبد الرحمان
خان اول تو بطن حرم سے ہے اور علاوہ اسکے صحت اس امر کی بھی نہین ہے کہ وہ پسر صلبی نواب
فیض علیخانکا ہے اسواسطے ریاست اوسکو نہین پہونچتی اور مستحق مسند نشینی کا مین ہون اوس پر
کئی مہینے مقدمہ اجنٹی مین دائر رہا آخرکار مسٹر کاکس صاحب اسسٹنٹ اجنٹ مجسٹریٹ اور
ڈپٹی کلکٹر ضلع رہتک واسطے تحقیقات امر مابہ النزاع کے جھجر مین آئے اور کئی روز تک
قیام کر کے کل افسران فوج اور مردمان خاندان ہر پیچ سے تفتیش حال کی کر کے رپورٹ اپنی
باستعار ثبوت حق عبد الرحمانخان اور بطلان دعوہ علی محمد خان کے بخدمت صاحب اجنٹ گورنر
دہلی کے ارسال کی مطابق اوسکے مسٹر تہیا فلس مٹکف صاحب اجنٹ گورنر دہلی نے منظوری
مسند نشینی عبد الرحمانخانکی محکمہ گورنری سے منگوا کر بتاریخ ۱۹ ارنوامبر ۱۸۳۵ء اوسکو دہلی مین
طلب کر کے قاعدہ کے موافق خلعت ریاست کا عطا فرمایا اور دعوی علی محمد خانکا خارج ہوا

دفعہ ۳۷۲ بعد مسند نشینی ریاست کے نواب عبد الرحمانخان اوپر قواعد اور دستورات
مقررہ اب وجد اپنے کے رائق اور فائق ملک کا ہوا اور جب تک اقبال یاور اور طالع برسر
مساعدت رہا ایسا انتظام کیا کہ ہمیشہ حکام عالیمقام سرکار انگریزی کے اوسکی خوش نظمی اور اسلوبی
بندوبست سے راضی اور آفرین کنان رہے چنانچہ جو جو وقایع عمدہ اور اہم زمانہ ریاست اوسکے مین
واقعہ ہوئے خلاصہ اوسکا اختصار کے ساتھہ ذیل مین لکھا جاتا ہے **ذکر معاملات متعلقہ
صیغہ فوج دفعہ ۳۷۳** جب عبد الرحمان خان کا دور کارفرمائی آیا تو اوسنے وردی رسالہ
خاص کی جو وردی رسالہ باڈی گارڈ نواب گورنر جنرل بہادر سے ملتبس تھی نازیبا اور نامناسب
سمجھکر موقوف کردی اور بدستور سابق وردی رسالہ مذکور کی قایم رکھی گئی یہہ اختراع کیا
کہ سترہ نفر سواران منجملہ رسالہ خاص کے اپنی اردلی اور جلو خاص کیواسطے انتخاب کیے اور اونکی
وردی بدین تفصیل مقرر کی کج کلاہ گبہہ دار ساخت مخمل اودہ جسپر تمکیب لگی ہوئی تھی
کرتی بانات سرخ پتلون بانات سرمئی باران کوٹ بانات سرخ تلم نقرہ مگر یہہ وردی
اوسی وقت ہوتی تھی کہ جب نواب بطور تفنن طبع مہ اخوز یکو سوار ہوتا تھا اور جسوقت
کسی صاحب انگریز کی ملاقات کو جاتا تھا تو بھی یہہ وردی نہین ہوتی تھی اوسوقت حسب دستور
وردی رسالہ کی پہن لیتے تھے **دفعہ ۳۷۴** جب سرکار انگریزیکو مہم لاہور پیش آئی تو بتاریخ
۲۶ دسمبر ۱۸۴۵ء حسب الطلب سرکار نواب عبد الرحمانخان نے ایک پلٹن حسینی اور تین سو سوار اور
دو ضرب توپ مع سرشتہ وغیرہ کیطرف بسر کردگی جنرل عبد الصمد خان کے روانہ کین چنانچہ یہہ جمعیت چار
مہینے تک برابر خدمتگذاری سرکار مین ہمہ تن مصروف رہی اور ۳۰ اپریل ۱۸۴۶ء کو رخصت
ہوکر لوٹ آئی اور بجلدوے حسن خدمتی مہم مذکورہ کے ایک خریطہ تحسین اور آفرین سرکار کا بنام نواب
صاحب کے آیا اور عبد الصمد خان جنرل اور بخشش حسین میجر پلٹن کو خلعت اور فوج کو انعام بطور

بھتیہ کے عطا ہوا دفعہ ۳۷۵ جو کہ بذریعہ مہم لاہور کے عبد الصمد خان کو اکثر صاحبان عالیشان
سے رسوخ ہو گیا تھا اور اس سبب سے وہ نواب کے ہر یک معاملہ مین دخل دینے لگا تھا یہ امر نواب کو
ناگوار گذرا اسواسطے اونہنے عبد الصمد خان کو عہدہ جرنیلی سے موقوف کیا مگر تنخواہ مقررہ بدستور
بحال اور قایم رکھی اور جب پیہم سفارشین بحالی عہدہ عبد الصمد خانکی لفٹنٹ گورنر اور صاحب
اجنٹ دہلی اور دیگر صاحبان کیطرف سے ہونے لگین تو اونہنے رنج کھاکر عہدہ جرنیلی کی تخفیف
کردی اور سفارش کنندگانکو جواب دیا کہ مالک فوج کی سرکار ہے اور مین خود سرکار کیطرف
جانب سے افسر فوج ہون مجھے ضرورت جنرل کی کچھہ نہین جب بعد موقوفی عبد الصمد خان
جنرل فوج کے سرکارکو پہر دوبارہ ضرورت فوجکی بوجہہ پیش آنے مفسدہ ہولراج صوبہ دار ملتان
کے واقعہ ہوئی تو نواب صاحب نے بتاریخ ۱۴ رنوامبر ۱۸۴۸ع مطابق منگسر بدی اکادشی سمت ۱۹۰۵
روز یکشنبہ کو دوسو تلنگہ پلٹن حسینی اور پانسو سوار معہ دو ضرب توپ گھوڑ چڑھی
بسرکردگی محمد ابراہیم علیخان ولد عبد الرسول خان کے کہ رشتہ مین دادا نواب کا ہوتا تھا بجانب
حصار بنگلہ آصف الہ روانہ کیے کہ وہ بھی بوجہہ احسن اپنی خدمت بجا لاکے بعد فتح سرکار بتاریخ
بارہوین مئی ۱۸۴۹ع واپس آئی اور اسدفعہ مین بھی اہالیان سرکار انگریزیکے فوج نامبردہ
کی نیکو خدمتی سے راضی رہے اور اس موقع پر بخشی حسین میجر پلٹن حسینی کا بصلہ حسن خدمتی کے
اوپر عہدہ کرنیلی کے سرفراز ہوا ذکر صیغہ عدالت دفعہ ۳۷۶ نواب عبد الرحمان خان
نے انتظام عدالت مین کچھہ اپنا دخل نہین کیا صرف اسقدر ضرور ہوا کہ جب ریتن لعل ناظم عدالت نے
انجام امور مفوضہ اپنے مین بے اعتدالی اور زیادتی شروع کردی تو بتاریخ ۵ فروری ۱۸۴۸ع
اونکو موقوف کرکے منشی امداد علی کو بجاے اوسکے مقرر کردیا سو کئی سال تک وہ بدستور رہا
جب اوسکی نسبت بھی شکایات خورد برد کی ہونے لگین تو یہی معزول ہوا اور قاضی غلام علیخان

رہی پاچھہ اوسکی جگہہ مامور ہوا تخمینا برس ورز تک اوسنے کام کیا ہوگا کہ بنا بلیندی انتظام
کے اوسکو بھی جواب دیکر پھر منشی امداد علی کو اوسکی جگہہ قایم کیا اور نامبردہ تا ضبطی ریاست بحال رہا

ذکر صیغہ مال دفعہ ۳۷ پہلے مذکور ہوچکا ہے کہ نواب فیض علیخان نے اپنے آخر
حکومت مین غوث محمد خان ناظم کلکٹری کو موقوف کرکے اہتمام اوسکا اپنی ذات خاص پر
لے لیا تھا لیکن جب نواب عبد الرحمن خان کا عہد ہوا تو اونسے اس امر کو ناپسند کرکے بتاریخ ۲۱
جولائی سنہ ۱۸۴۶ع شوقی رام کایتھہ ساکن دہلی کو جو پہلے بھی اوسکے باپ کے وقت مین اوسی خدمت پر
مامور تھا کلکٹر مقرر کیا اور ڈیڑھ برس تک نامبردہ اس کام پر بحال رہا بعد ازان اوسکو تعلق دیتصرف
کی علت مین بتاریخ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۴۸ع موقوف کیا اور جو کہ ناظمان کلکٹری بسبب قلت
تنخواہ کے اکثر ناجائز طور پر مال سرکار اور رعایا پر دست برد کرتے تھے اسواسطے اگلی دفعہ نواب
عبد الرحمان خان نے پنڈت کدار ناتھہ کشمیری کو جو وکیل حاضرباش محکمہ گورنری آگرہ کا تھا
آگرہ سے بلاکر بتاریخ ۱۷ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۸ع بمشاہرہ گیارہ سو روپیہ بدین شرط کلکٹر مقرر کیا
کہ وہ سوائے اپنی تنخواہ کے اور کسی طرح سے اخذ بیجا نکرے چنانچہ کئی سال تک نامبردہ اپنا کام
اچھی طرح کیے گیا پھر جب جنوری سنہ ۱۸۵۵ع مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ نواح دہلی مین
آئے تو کچھہ لوگ علاقہ نواب سے ناراض ہوکر واسطے شکایت کے جناب ممدوح کے حضور مین حاضر
ہوئے اوسوقت نواب نے کاشی ناتھہ برادر کدار ناتھہ کو جو وکیل حاضرباش محکمہ گورنری تھا
لکہا کہ جسطرح بنے تم انتظام ان لوگونکا کرو اوس مقدمہ مین نوابکو بنسبت کدار ناتھہ و کاشی ناتھہ
دونو بھائیونکے کچھہ اشتباہ بدمعاملگی کا ہوا مگر بمصلحت سردست خاموش ہو رہا اور کچھہ پرخاش اونکی د
ساتھہ نکی آخر کار جب جناب جیمس طامس صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بتاریخ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۵۳ع
رہتک مین تشریف لائے اور نواب صاحب سے حسب دستور ملاقات اور بازدید خاطر خواہ ہوچکی اور

جو لوگ ہنا کی اور بالان تھے اونکی نسبت بھی حکم ہوگیا کہ تم نواب صاحب کی خدمت مین جا کر حاضر ہو
یہانسے کچھہ نہین ہوگا تب نواب نے اول کدار ناتھہ کو اور بعد چند ماہ کے اوسکے چھوٹے بھائی
کاشی ناتھہ کو موقوف کر دیا دفعہ ٣٧٨ بعد موقوفی کدار ناتھہ پنڈت کشمیری کے نواب نے کسی شخص کو
اوس عہدہ کلکٹری کے نوکر رکھا اور کار کلکٹری کا خود کرنا شروع کیا اور تشییر تدبیر ہر ایک امر کا سپرد
سانوسنگہ قوم رجپوت ساکن موضع کونتانی علاقہ بادلی کا ہوا مگر از بسکہ یہہ شخص جاہل محض تھا
نواب کی طبیعت کو طرف ایسی جلب منفعت کے راغب کیا کرتا تھا جس مین موجب آزار خلائق
اور ارا کین دولت کا ہوا اسواسطے بدنامی نواب کی ہونے لگی اور پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر دہلی
سے مصلحت ایسا ہوا کہ ایسے شخص کی مداخلت مہمات ریاست مین مناسب نہین تب ظاہر مین
اوسکا دخل موقوف ہوگیا اور در پردہ کبھی کبھی مخبرانہ طور پر آمد رفت اوسکی جاری رہی
دفعہ ٣٧٩ اول اول تو نواب عبد الرحمان خان مثل دستور گذشتہ اور پیوستہ کے بندوبست
سہ سالہ علاقہ کا کرتا رہا اور ملازمان اور رئیسان بھی بذریعہ مستاجری اوسمین دخیل
رہے لیکن آخر کو یہہ فعل معیوب متصور ہوا اور ١٨٥٢ء مین نواب صاحب نے عملہ پیمایش اور بندوبست
علیحدہ نوکر رکھہ کر پیمایش پرگنہ جھجھر کی کرائی اور بعدہ جمع اوسکی بمشورہ خفیہ سانوسنگہ کے تشخیص ہوکر
ترتیب کھیوٹ اور کھتونی اور دیگر کاغذات بندوبست مثل ریاستہ اور ضابطہ سرکار انگریزی کی او
جملہ اسامیانکو پرچہ بتفریق کھیوٹ بقید زمین کر دئے گئے تاکہ ہر ایک شخص کو بخوبی معلوم رہے کہ
اسقدر زمین میری ملکیت اور کاشت کی ہے اور اوسپر اسقدر جمع سالانہ مجھے دینی ہوگی
دفعہ ٣٨٠ جب اسطرح سے ایک پرگنہ کا بندوبست مکمل ہوچکا تو اوس زمانہ مین مسٹر مٹ فریزر
صاحب کمشنر و ایجنٹ گورنر دہلی معہ مسٹر جان جارج راس صاحب ڈپٹی کلکٹر رہتک جھجھر مین
تشریف لائے اور ملاحظہ دفتر اور اشتمال بندوبست کا فرمایا اور بہت خوش ہوکر ایک چٹھی

خوشنودی مزاج کی نوابصاحبکو دی گئی اور چند مثلین بندوبست کی دفتر سے ہمراہ اپنے لیگئے
اور فرمایا کہ یہہ مثلین بخصور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے بھیجکر آپکی کارگذاری کا اظہار
کیا جائیگا چنانچہ چند عرصہ بعد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بذریعہ اپنے خریطہ کے اون
اہتمال کو واپس بھیجکر خوشنودی اپنی نسبت اسلوبی بندوبست کے ظاہر کی **دفعہ ۳۸۱**
جب اسطرح سے بندوبست خاص پرگنہ چھچھرکا حسن انجام پایا تو نواب صاحب کو پیمایش اور بندوبست
پرگنہ کانوند کا بھی خیال دامنگیر ہوا اور جو کہ وقت تشریف آوری جناب صاحب ایجنٹ گورنر
بہادر کے نوابصاحب نے سانوسنگہ کو پیش کر کے سفارش اور تعریف اجازت زبانی واسطے خلعت
اوسکے امور ریاست مین حاصل کر لی تھی بنابران فی الحال سانوسنگہ ہر ایک معاملہ خصوصا
کار بندوبست مین دخل اپنا دینے لگا اور نوابصاحب کو بھی اکثر اوسکی ساختہ اور پرداختہ پر
نظر ہونے لگی لھذا اجرائے کار پیمایش اور انفصال تنازعات پرگنہ کانوند کا اوسکی رایکے
موافق شروع کیا گیا ہنوز یہہ کام ختم نہوا تھا کہ ہنگامہ غدر ۱۸۵۷؁ع کا برپا ہوا اور بندوبست
مذکور ناتمام رہ گیا **ذکر سررشتہ خاص دفعہ ۳۸۲** یہہ سررشتہ جس طرح سے بعہد نواب
فیض محمد خان کے مقرر ہوا تھا اوسی طریقہ سے بدستور مقرر رہا صرف ملازمان کی موقوفی
بحالی البتہ ہوتی رہی اور علاوہ برین آخر کار زمانہ نواب عبدالرحمانخان کے مین کار
اہتمام سررشتہ دیوانی کل اور انتظام کلکٹری اور بندوبست کا بھی متعلق اسی سررشتے کے ہو گیا
تھا چنانچہ اس سررشتہ مین جو عزل و نصب ملازمان کا ہوا خلاصہ اوسکا لکھے ہے کہ اول محمد نوی
محمد علی جو صدر امین اور میر منشی عہد نواب فیض علیخان سے مقرر تھا وہ بدستور رہا
اور آخر وقت مین وہ اپنے کام مفوضہ سابق کے سوا کار سررشتہ داری سررشتہ دیوانی کل اور
کار انجامات اور تحریر خطوط وغیرہ کا بھی جو صاحبان انگریز اور روسا کو لکھے جاتے تھے

کیا کرتا تھا دوم سررشتہ عدالت مین اولا منصب رای کایتھ ساکن دہلی جو ملازم قدیم اس خاندان کا تھا
کام سررشتہ داری کرتا تھا جب وہ اندھا ہو گیا تو اوسکی عہ ماہواری پنشن مقرر ہو گئی اور بجای
اوسکی منشی پربھو دیال قوم برہمن ساکن جھجھر بمشاہرہ للعہ ماہواری کے مقرر ہوا اور وہی
اخر تک قایم رہا سوم جب بعد موقوفی کدارناتھ کلکٹر کے انتظام کلکٹری کا نواب نے متعلق
ذات خاص اپنی کے کیا تو اولا اندر سنگھ دہوسر ساکن کانونڈ بمشاہرہ للعہ کے سررشتہ دار
مقرر ہوا اور جب نامبردہ بعد تین چار سال کے مر گیا تو رام بخش نامی دہوسر ساکن قصبہ کانونڈ
جو پہلی بخشی فوج کا تھا اوسکی جگہہ مقرر ہوا سو نامبردہ تا ضبطی ریاست بدستور نوکر رہا چہارم
سررشتہ فوج مین پہلے کام سررشتہ داری کا بخشی فوج یا مولوی محمود علی میر منشی کر دیا کرتا تھا بعد
اوسکے تین چار سال سے امام بخش نامی ساکن شاہ پور ضلع فتحپور ہنسوا جو پلٹن نجیبون مین حوالدار تھا
بمشاہرہ عہ کے سررشتہ دار فوج کا مقرر ہو گیا کہ وہ بھی بدستور رہا پنجم سررشتہ بندوبست مین
اولا رتن لعل کایتھ ساکن رہتک بمشاہرہ چالیس روپیہ کے مقرر ہوا تھا جب وہ براہ تنگ مزاجی
کسی سپاہی فوج سے ناراض ہو کر چلا آیا تو بجای اوسکے گمانی لعل کایتھ رہتک مقرر ہوا پھر نامبردہ
کو عہدہ تحصیلداری پر سرفرازی پائی اور بجای اوسکے مولچند قوم کایتھ رہتک منصوب ہوا
سو تا آمد عملداری سرکار انگریزی بدستور مامور رہا **بیان متعلق ہو جانے فوجداری مواضع**
چھارا وغیرہ سات گانو ریاست جھجھر کا ضلع رہتک علاقہ سرکار انگریزی سے
دفعہ ۳۸۳ جو کہ مواضع چھارا و مسعود پور و گوچھی و سیریہ پرگنہ جھجھر سے و دوبواڑی کثیرہ کھوکرہ
و سنیل پرگنہ دادری علاقہ ریاست جھجھر فیمابین حد ضلع رہتک علاقہ سرکار انگریزی اور ریاست
جھجھر کے واقعہ تھی بلکہ دیہات مذکور از روی مواقع خود زیادہ تر حلقہ دیہات ضلع رہتک کی طرف
مایل ہوئے تھے بمقرری دیہات مذکور کے لین بربٹ سرکاری کی حایل تھی اکثر ایسا ہوتا تھا کہ

ساکنان دیہات مسطورہ کے نمک ناجائز لے آتے تھے اور بسبب ہونے علاقہ غیر کے اہلکاران سرکار
سے کما حقہ انتظام اوسکا نہیں ہوسکتا تھا اسواسطے بتجویز مسٹر فریڈرک گبنس صاحب کلکٹر
ضلع رہتک اور بتسلیم نواب عبدالرحمانخان کے شروع سال ۱۸۴۶ء سے فوجداری ان ساتون
گانوکی متعلق ضلع رہتک کے ہوگئی اور صرف کلکٹری اونکی باختیار ریاست جہجہر کے رہتی ہے
خارج ہوجانے پرگنہ جرجی دادری کا ریاست جہجہر سے اور تعلق ہوجانے
اوسکے کا بہادر جنگخان جاگیردار بہادر گڈہ سے دفعہ ۴۳۸ اگرچہ
بہادر جنگخان اصلی رئیس دادری نے ۱۸۳۸ء مین میعاد رہن پرگنہ مذکور کی دہ برس کے واسطے
اور بڑہادی تھی لیکن جب رعایای اوس پرگنہ کی شاکی اور نالان بدسلوکی ملازمان اور زیادہ
ستانی نواب فیض علی خان رہندار کی ہونے لگی تو بہادر جنگخان نے اظہار اوسکا صاحب ایجنٹ
گورنر بہادر دہلی سے کرکے درخواست واگذاری اوسکے کی ماقبل انقضاے میعاد مقررہ
کے کی ہنوز یہہ مقدمہ فیصل نہوا تھا کہ ۱۸۴۰ء مین نواب فیض علیخان مرگیا اور عبدالرحمانخان
اوسکی جگہہ کارفرمای ریاست ہوا تو اوسنے رعایای دادری کو راضی کرلیا اور بہادر جنگخان سے
بھی سلوک مرضیہ پیش آیا اور جو شرائط رہن کی پہلے رہن نامہ مین لکہی ہوئی تہین اوسمین رعایت
کرکے اقرارنامہ ثانی بدین شرط لکہدیا کہ بعد انقضای میعاد دہ سالہ رہن کے جسوقت بہادر جنگ خان
فک الرہن پرگنہ دادری کا چاہیگا بجای ایک لاکہہ روپیہ معہودہ سابق کے پچاس ہزار روپیہ نقد
یکمشت لے لیا جاویگا اور جو پچاس ہزار روپیہ سال کی قسط اوس سے در وجہ قرضہ لی جاتی ہے
آئندہ کو تین ہزار روپیہ کی قسط لیجاویگی اسواسطے اوسوقت سردست وہ مقدمہ بطور راضی نامہ کے
فیصل ہوگیا مگر آخر کار ماہ اگسٹ ۱۸۴۸ء مین بعد انقضاے میعاد رہن کے بہادر جنگخان نے
پچاس ہزار روپیہ یکمشت دیکر منظوری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے پرگنہ دار کا نواب

عبدالرحمانخان سے واگذاشت کرالیا اور قرضہ باقیماندہ بموجب اقساط تین ہزار روپیہ سالانہ کے صاحب اجنٹ بہادر دہلی کی معرفت ادا کردیا **ذکر عمارات اور دیگر بناہای عمدہ نواب عبدالرحمانخان دفعہ ۳۸۵** جسقدر عمارات اور بناہای عمدہ مفید خاص یا عام کی نواب عبدالرحمان خان نے اپنے دور ریاست مین بنائی ہتین تفصیل اونکی اس موقع پر بطور یادگار لکہی جاتی ہے **ضمن اول** چہاونی فیض آباد کے قلعہ مین ایک حوض وسیع بنایا اور اوسکے بیچ مین ایک مکان مختصر نہایت عمدگی او تکلف کے ساتھ طیار کیا اور نام اوسکا بیچ محل رکہا اور اوس حوض مین ایک کشتی خورد پڑی رہتی تھی کہ اکثر نواب شب ماہ مین اوسپر سوار ہوکر کیفیت آب حوض دیکہا کرتا تھا لیکن یہہ محل صرف دو سال تک قایم رہا اور پہر نواب نے اوسکا حظ اوٹہا کر خود اوسکو مسمار کرادیا اور صرف حوض قایم رکہا **ضمن دوم** اوسی قلعہ مین ایک ایسا مکان تیار کرایا جسکی تمام دیوارون اور چہت اور ستون اور چوکہٹ اور سردراو کواڑون پر پترہای منقش نقرہ تعبیہ کیئے ہوئے تھے اور اوسمین پردہ اور فرش کمخواب کے اور چاندنیان تن زیب اور باریبٹ کی اور چلونین اور ڈورین پردونکی کلابتون نقرہ اور طلائی سے مغرق ہتین اور اوسکے صحن مین ایک چہوٹا سا حوض تہا کہ ساخت اوسکی بالکل معہ فوارہ چاندی کے پتر دلیسے تھی اور اوس حوض مین پیازی رنگ بہرا ہوا تھا اور اوس مین گنگا جمنی مچہلیان معرض افشان کیا ہوا تہا اور حوض کے کنارون پر دو کیاریان درختہای گلدار کی لگی ہوئین تھین کہ اوسکے پٹڑون پر چاندی کی تختہ بندی کی ہوئی تھی اور اوس مکان کے اندر تخت جلوس اور پلنگ بستر احت اور کرسیان اور دیگر ساز و سامان جملہ نقرہ تھا اسیوا سطے نام اس مکانکا چاندی محل رکہا گیا تھا قریب ایک سال تک نوالصاحب نے اس مکان مین بعیش و عشرت بسر کی اور پہر اوسکو توڑوا ڈالا **ضمن سوم** قلعہ چہاونی فیض آباد مین

سوای اون مکانات کے جو نواب فیض علیخان نے بنوائے تھے نواب عبد الرحمان خان نے
حلقہ بیگمات کیواسطے بڑے محل زنانہ اور بنوائے اور علاوہ ان محلون سہ درہ گانہ کے ایک اور
بڑا فراخ اور وسیع مکان طیار کرایا تاکہ جب کوئی شادی اندرون قلعہ کے ہو تو اوس مین
مستورات خویش و اقارب کی جمع ہو کر ہنگامہ آرای محفل شادی اور طرب کی ہون اور نام اوسکا
شادی محل رکھا الا اب کوئی مکان اون مین سے قایم نہین ہے بعد ضبطی ریاست کے سب ڈہا دئے گئے
ضمن چہارم جو مکانات خاص قلعہ اور چہاونی فیض آباد کے نواب فیض علیخان نے
بنوائے تھے اونکو نواب عبد الرحمان خان نے اپنی دلکشائی اور فرحت افزائی کیواسطے
کافی نہ سمجھا اسواسطے اونسے وہان سے بفاصلہ نصف میل کے شمال کی طرف ایک قطعہ
زمین کا اپنے تصرف مین لیا اور اوسکی حدود کے اوپر بارہ منارہ کلان بہت پختگی کے ساتھ
طیار کرلئے اور اون مناروںکی حدود کے اندر ایک احاطہ مربع نہایت وسعت اور فسحت کے ساتھ
پختہ بنوایا اور اوسکی فصیل کے پیچھے باہر کی طرف خندق عمیق کہودوائی اور چارون کونون پر برج
خوشنما کہوائی اور اس احاطہ کی دیوارونکی منڈیر پر قیچیان آہنی جسکی نوکین تیز اور آبدار ہین نصب
کرائین تاکہ کوئی شخص کسی طرح سے دیوار پر چڑھنے کی جسارت نکر سکے اور دو دروازہ اس احاطہ کے
غربرویہ اور شرقرویہ کلان اور دو دروازہ شمال رویہ اور جنوب رویہ خورد بنوائی اور ایک
کوان تو اس احاطہ مین پہلا بنا ہوا تھا اور ایک کوان خاص نواب صاحب نے احاطہ سے باہر فصیل
سے ملا ہوا گوشہ جنوب اور شرق مین احداث کیا اور احاطہ کے اندر ایک باغ نہایت عمدہ
اور پر فراغ لگایا اور اوس مین ہر یک طرح کے عجیب و غریب درخت مثمر و گلدار نصب کرائے یہان
تک کہ درختان کشمش اور برگ تنبول و زعفران و الایچی جو اس نواح مین پہلے کبھی نہین ہوتی تھی
بڑی تلاش اور ترکیبون سے لگائے گئے اور حسن انتظام اور خبرگیری کی وجہ سے وہ بھی لگ گئے اور تہوڑی

مدت مین وہ سب بامراد ہوکر پھل دینے لگے اور روشین اس باغ کی جملہ پختہ چونہ گچہ سے بنوائین
گئین لیکن چار روشین جو بیچمین بطور چوپڑ کے ایک وسیع سڑک کے طور پر واقعہ ہوئین ہین اونکی
زہ تو پختہ بنی اور سطح سڑک پر کنکرہ استحکام اور پختگی کے ساتھہ کٹوائے گئے تاکہ گذر بگھی اور جرٹ
دواسپی اور چار اسپی کا خاطر خواہ ہوجاے اور نام تاریخی اس باغ کا جہان آرا رکھا گیا اور ناف
باغ مین ایک کوٹھی بہت بلند بوضع انگریزی طیار کرائی اور کمرہ اوسکے بہت ازادہ کشادہ
بنائے اور کمروں کی کواڑون مین سبز سرخ زرد لاجوردی وغیرہ رنگ برنگ کے آئینہ جڑوائے اور
ہر چہار جانب کے کواڑون مین کسی کسی آئینہ رنگین پر بخط جلی سفیدی سے الله بس باقی ہوس یا
نصر من الله وفتح قریب لکھوایا اور ایک فرش اوس کوٹھی کا سراسر قالین ولایتی کا اور دوسرا
باناتی بوٹہ دار اور تیسرا اچھا لالین کی چھینٹ کا اور چوتھا ایک قسم کے پارچہ ریشمی کا طیار ہوا اور تمام
پردہ اوسکے باناتی اور مخملی تھے اور جابجا اپنے اپنے موقع پر چہار سفید اور رنگین کنول اور فانوس
اور ہانڈیان وغیرہ شیشہ آلات نئی نئی وضع کے لگائی گئے اور دیوارون تصویرات فرنچ اور انگریزی
اور ہندوستانی اور چہرہ ہای جانوران وحشی اور دد و دام اور دیگر آرائشات بالتشنی سے
آراستہ کی گئین اور ہر ایک درجہ مین آئینہ قد آدم اور کرسیان اور آرام چوکیان اور کوچ
جنبر رومی و کاشانی مخملون اور قسم کی باناتی اور مشجر رنگی پوشش اور گدیان چڑھی
ہوئین ہین اور ایک پلنگ اور ایک میز موجود رہتی تھی اور بیچ کے درمین انواع طرح کے
باجے اور گھنٹہ اور گھڑیان قرینہ کے ساتھہ رکھی رہتی تھین اور چارون طرف باہر صحن چبوترہ پر
شامیانہ پٹاپٹی کے کھڑے رہتے تھے **ضمن پنجم** متصل اس کوٹھی کے شمال کیجانب ایک
اور عمدہ مکان انگریزی قطع کا بنایا اور چونکہ یہہ مکان مشتمل اوپر نو درجون کے تھا اسواسطے نام
اوسکا نوکھرہ رکھا اور آرایش اور سجاوت اس مکان کی بھی بعینہ مثل کوٹھی اولین کے تھی بلکہ مزید

بران یہہ تھا کہ اوسکے ہر یک درجہ نوگانہ مین رنگت دیواروں اور چہت وغیرہ کی جدی جدی تھی اور جو جس رنگ کا درجہ تھا اوسکا کل ساز وسامان وغیرہ ارایش مکانکا بھی اوسی رنگ کا تھا ضمن ششتم پیوستہ دیوار شمالی احاطہ کی بالاخانہ پر ایک بہت تحفہ حمام اور گوشہ شمال و غرب مین ایک محل سراے واسطے سکونت بعض بیگمات طیار کرائی اور جو جو بیگم موضوع لہ اوس محل سرا کی تہین نام اونکا ایک تختہ سنگ مرمر پر کندہ کراکے مین طاق دروازہ پر نصب کرا دیا چنانچہ نقل اوسکی یہہ ہے

شوکت محل	اعزاز محل	فرحت محل
نواب محل	امتیاز محل	اشرف محل

اور علیٰ ہذا القیاس ایک حویلی گوشہ غرب اور جنوب مین بنوائی مگر اب وہ حویلی قایم نہین ہے عملداری سرکار مین ڈہادی گئی ضمن ہفتم ضلع جنوبی باغ جہان آرا مین بالاخانہ پر ایک مکان بارہ دری انگریزی بہت پر تکلف تعمیر کرائی اور اوسکے محاذی جنوب کی طرفکو ایک حوض بہت عمیق اور وسیع بنوایا اور اس حوض کے جنوب مین ایک اور مکان ڈور انگریزی بنا مُدَوَّر گول گہر کے بنا کیا اور چارون طرف اوسکے نہرین پختہ جاری کین کیفیت خوشنمائی اس مکان اور لطافت البنا اور طراوت چمن زار اوسکی فی الحقیقت قابل دید اور یادآور جنات تجری من تحتہا الانہار کی تھی ضمن ہشتم ضلع شرقی باغ جہان آرا مین دو اخانہ اور توشکخانہ اور باورچیخانہ اور آبدار خانہ اور ٹہنڈے خانہ وغیرہ مکانات قرینہ کے ساتہہ بنائے گئے تہے کہ وہ مکانات ابتک بھی بجنسہ موجود ہین ضمن نہم دروازہ شرقی کے باہر مکانات کچہری کلکٹری اور عدالت دیوانی اور فوجداری کی اور پس پشت اونکے جنوب کی طرف ایک مسجد معہ حوض اور کوئے کے بہت بلند اور وسیع بنوائی اور حد مسجد سے باہر احاطہ مسجد تک کل فرش چونہ گچ کا بڑے تکلف سے طیار ہوا غرضکہ عمارت اس مسجد کی نہایت خوش

یہ عبارت کلام اللہ کی ہے بہشت کے حال مین ہے یعنی [illegible] ہین کہ [illegible] اور [illegible] نہرین جاری ہین ۱۲

قطع اور دالکشا ہی اور طاہر اطیاری اس مسجد کی چھہ سات برس بعد بنائے باغ اور کوٹھی
تسے ہوئی چنانچہ یہہ مصرعہ مادہ تاریخ اوسکی کا ہے مصرع بنای ثانی بیت المقدس
ضمن دہم ایک سڑک باغ جہان آرا سے بجانب غرب تابیر جھوجک واس جو
باغ مذکور سے بفاصلہ سات کوس کے واقع ہے پختہ کنکر سے بنوائی اور ہر یک میل کے فاصلہ پر
ایک ایک منارہ پختہ تعمیر کرایا اور اوس مین ایک ایک ٹکرہ سنگ مرمر کا جس مین تعداد مسافت
میانہ جھجھر اور جھوجک واس کی کندہ تھی نصب کرایا اور دو رویہ سڑک درختان مثمر اور سایہ دار
لگوائے **ضمن یازدہم** اسی سڑک پر جھجھر سے بفاصلہ دو کوس کے ایک
سہ دری معہ کوٹھری اور چاہ پختہ کے نواب کی کسی بیگم نے طیار کرائی اور اوسمین دو فقیر ایک
ہندو اور دوسرا مسلمان اس غرض سے مقیم کیا کہ مسافرونکو حقہ پانی پلاتے رہین لیکن بالفعل
یہہ عمارت قایم نہین ہے ملبہ اوسکا صیغہ نزول سرکار سے نیلام ہو گیا **ضمن دوازدہم**
دوسری سڑک باغ مذکور سے بجانب شرق تابیر سونار والہ جو وہان سے بفاصلہ چہار میل کے ہوگی
پختہ معہ درختان دو رویہ کی بنوائی **ضمن سیزدہم** درمیان بیر جھوجک واس کے بصرف
قریب دو لاکھ روپیہ کے بہت عمدہ عمدہ عمارات بنوا کر لقب اوسکا علین بن رکھا چنانچہ تفصیل
عمارات ذیل مین کیجاتی ہی اول ایک تالاب پختہ بہت فراخ اور عمیق طیار کرایا اور اوسکے
تین گھاٹ رکھے ایک گھاٹ بجانب جنوب واسطے آب نوشی مویشی کے دوسرا بجانب
غرب بنا ہوا پردہ دار واسطے غسل عورات کے تیسرا بجانب شمال واسطے غسل مردون کے
سو گھاٹ جنوبی تو ڈلوان بنا ہوا ہے اور باقی دو گھاٹون غربی اور شمالی مین سیڑہیان
بنی ہوئی ہین اور گھاٹ شمالی کی دیوار غربی مین یہہ کتبہ سنگ مرمر پر کندہ
کیا ہوا لگ رہا ہے۔

اللہ اکبر

تالاب پختہ مقام عیش بن بنا کردہ اسد الدولہ ممتاز الملک نواب محمد عبد الرحمان خان
بہادر ہزبر جنگ بہرائچ رئیس جھجہر ۱۲۸۲ ہجری

عبارت ناگری

तालाबपख़्ता मुक़ाम ऐशबन बनायाहुआ असदुद्दौला मुमताज़ुलमुल्क नव्वाब मुहम्मद अबदुल रहमानखां बहादुर हिज़ुबरजंग बहराइच रईसझझर संवत १९२२

عبارت انگریزی

Talab puKhta mookam ash bun banuya hoya asud ood dolah Mumtazoolmolk Nawob mahomed Abdool rahman Khan bahadur Hozubur Jung Baraich raees Jhajur

1866

دوم گہاٹ شمالی کے اتصال مین ایک احاطہ پختہ بنوا کر اوس مین باغ لگوایا اور وسط مین اوسکے ایک کوٹھی انگریزی دومنزلی نہایت رفیع اور وسیع بنوائی اور آرائش اور سجاوٹ اوسکی اوسی ساز و سامان کے ساتھ کی جیسا کوٹھی پلنج جہان آرا مقام جھجہر کی نسبت مذکور ہوچکا اور گوشہ شرقی اور شمالی احاطہ مین دو محل زنانہ اور گوشہ شمالی اور غربی مین اور مکانات شاگرد پیشہ کے تعمیر کرائی اور چونکہ سرزمین باغ اور کوٹھی مین آب شیرین نہ تھا اور بدون آب شیرین کے پرورش باغ کی غیر ممکن تھی اسواسطی ایک کوس کے فاصلہ پر جنوب کیجانب ایک چاہ پختہ آب شیرین کا احداث کیا اور چاہ سے تا باغ اور کوٹھی نالی پختہ واسطے آنے پانیکے بنوائی سوم کوٹھی اور باغ سے ملحق غرب کی طرف ایک مسجد

مختصر نہایت عمدگی کے ساتھ بنوائی اور اوس مسجد کے در درمیانی کی محراب کے اوپر یہ کتبہ سنگ
مرمر کے تختہ مین کندہ کیا ہوا لگا ہوا ہے بحکم عبد الرحمانخان بہادر گرفت از مسجد نو عیش بن زیب
فلک تاریخ تعمیرش بگفتا که مسجد داده با باغ عدن زیب مسجد بنا کرده اسد الدوله ممتاز الملک
نواب عبد الرحمانخان بہادر ہزبر جنگ ہیچ رئیس جہجہر ۱۲۸۱ ہجری چہارم مسجد سے تہوڑے فاصلہ پر
غرب کی طرف ایک مسافرخانہ پختہ بنایا کہ اوسمین جو مسافر صادر وارد مفلس اگر قیام کرتا تہا اوسکو
خوراک ملا کرتی تہی ضمن چہاردہم ایک کوٹھی معہ چاہ اور حوض کے درمیان ہر سونا رولہ
کے اوسی مقام پر طیار کرائی جہان نواب فیض محمد خان نے شکارگاہ اور اوگہی بنوائی تہی اور
نام ہبر مذکور کا گلزار بن رکھا مگر بالفعل وہ کوٹھی قایم نہین ہے ملبہ اوسکا عملداری سرکار مین
اکر فروخت ہوگیا الاکنوان بدستور ہو جو ہے ضمن پانزدہم قصبہ کالونڈ کے قلعہ مین جو ایک برج
بہت وسیع اور کلان جو بنا مزدچو برجہ مشہور ہے اوسکے اوپر ایک کوٹھی دومنزلی بوضع انگریزی
طیار کرائی اور آرایش اور زیبایش اوسکی مثل اور کوٹھیونکے کی ضمن شانزدہم موضع
زاہدپور جہجہر سے بفاصلہ پانچ کوس کے گوشہ جنوب و مشرق مین واقعہ ہے وہان جھیل پانی
او ندی سہابی کا موسم برسات اور جاڑہ مین ہمیشہ بہرا رہتا ہے اور طرح طرح کے جانور دریائی
اور صحرائی قابل شکار کے موسم سرما مین آتے ہین اور شکار جانوران پرند اور چرند کا وہان
ایک بڑا لطف ہے اسواسطے نواب عبد الرحمانخان نے سواد موضع مذکور مین ایک احاطہ پختہ بنوا کر
اوس مین ایک باغ معہ چاہ پختہ کے لگوایا اور اسکے بیچمین ایک کوٹھی دومنزلی اور گوشہ شمال و
غرب احاطہ باغ مین ایک حویلی زنانہ بنوائی اور نام زاہدپور کا اسدپور باعتبار اپنے لقب کے
کہ اسد الدولہ تہا رکہا ضمن ہفتدہم موضع زاہدپور کے جنوب مین برسراہ باٹودی فرخ نگر
کے ایک نالہ ندی سہابی معروف نالہ بجارہ والا اور دوسرا نالہ ندی مذکور کا اوس استہ پر

متصل موضع بہرہٹرہ علاقہ گوڑگانوہ کے حائل ہے کہ برسات کے موسم مین پانی اون نالون کا
بشدت طغیانی کرتا تھا اور گذر مسافرونکا اوسکے سبب سے بند ہوجاتا تھا اسواسطے نواب
عبدالرحمانخان نے اون دونو نالون پر ایک ایک پل بصرف زر خطیر تیار کرایا چنانچہ وہ دونو
پل ابتک قایم ہین ضمن ہیجدہم قصبہ پاٹودی مین جو نواب عبدالرحمانخان نوہ علیخان
اپنی بیٹی کی شادی کرنے گیا تو معلوم ہوا کہ اندر آبادی قصبہ مذکور کے کوئی مسجد نہین ہے
اسواسطے اوسنے اندر قصبہ مذکور کے ایک مسجد اور کنوان پختہ بنوادیا ضمن نوزدہم
قصبہ جھجہر سے جانب جنوب مین بفاصلہ دس کوس کے ایک موضع بنام دپاٹودہ کے واقع ہے
اور چونکہ وہ گانو کلان پٹہ کا تھا کہ وہان تحصیل چند دیہات کی ہوتی تھی اسواسطے نواب نے
موضع مذکور مین بھی ایک بنگلہ انگریزی بنوایا تھا لیکن بالفعل وہ بنگلہ قایم نہین ہے سبب
عملداری سرکار مین بصیغہ تزلزل ملبہ اوسکا نیلام ہوگیا ضمن بستم بنواد موضع بدہوانہ مین
آبادی سے بجانب شرق چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک احاطہ پختہ تیار کرایا اور اوسکی مندیرون
پر واسطے روک اور دفع دخل چورون وغیرہ کے قینچیان آہنی نصب کرائین اور اندر احاطہ
کے ایک کوٹھی دومنزلی بڑی تیاری کی بنوائی اور کہتے ہین کہ واسطے آرایش اس کوٹھی کے
قریب چالیس ہزار روپیہ کے شیشہ آلات اور تصاویر وغیرہ ساز وسامان لندن سے معرفت
مسٹر جان جارج راس صاحب ڈپٹی کلکٹر رہتک کے جو ایک دوست نواب صاحب کے تھے
منگوایا تھا ہنوز نوبت سجاوٹ اوسکے کی نہین پہونچی تھی کہ مفسدہ ۱۸۵۷ع پیش آگیا
اور سواے کوٹھی مذکور کے اسی گانو کی آبادی کے اندر نواب نے
ایک مسجد بھی بنوائی تھی **ذکر ازدواج واولاد نواب عبدالرحمنخان**
معہ تذکرہ شادی نور علی خان پسر نواب مذکور دفعہ ۳۸۶

نواب عبدالرحمانخان کی چودہ بیبیان بدین تفصیل تہین اول مسماۃ کافیہ بیگم دختر جنرل عبدالصمدخان
الملقب بہ انور محل بیاہتا بی بی تہی اوسکی بطن سے کچہہ اولاد نہ تھی کیونکہ بعد شادیکے صرف چند
روز تک موافقت نواب کی اوس سے رہی اور پہر اوس سے بالکل ناچاقی ہوگئی تھی اور اوسکے پاس آنا جانا
بند کردیا تھا دوم جلیو طوایف ساکن قصبہ جہجہر ملقب بہ ممتاز محل بی بی منکوحہ اوس سے بھی کچہہ اولاد
نہین ہوئی سوم نزاکت محل یہہ عورت زوجہ مسمی ملازادہ[ط] نواب کی تھی اوس پر جو نظر نواب کے
پڑی تو نواب نے اوسکے خاوند سے جو سواروں مین نوکر تہا طلاق دلواکر اپنا نکاح اوس سے
پڑہالیا اس بی بی سے بھی کچھہ اولاد نہین ہوئی چہارم سرفراز محل یہہ عورت کنیز وبمنی تھی
نواب نے اوسکو حسین دیکہہ کر اپنا حرم کرلیا تہا اور اوسکے بطن سے بتاریخ ۸ جنوری ۱۸۴۷ع
مطابق ۱۹ محرم ۱۲۶۳ ہجری سرفراز علیخان پسر کلان پیدا ہوا پنجم نور محل یہہ عورت بھی
کنیزون مین سے تھی مگر وضع اور طریق اوسکا اچہا مثل شریف زادیونکے تہا اور اوسکے
بطن سے بتاریخ دہم نوامبر ۱۸۴۷ع مطابق غرہ ذیحجہ ۱۲۶۳ ہجری نور علیخان ایک بیٹا
پیدا ہوا ششم عشرت محل یہہ بہی زمرہ لونڈیون سے تھی اور اوسکے پیٹ سے اول بتاریخ
۲۸ فروری ۱۸۵۲ع مطابق پنجم جمادی الاول ۱۲۶۸ ہجری عشرت علیخان ایک بیٹا
اور بعدہ سرفراز النسا بیگم ایک بیٹی تولد ہوئی چنانچہ سرفراز النسا کو ممتاز محل نے
گود لے لیا تہا ہفتم امتیاز محل یہہ عورت کسی نٹ کی چہوکری تہی تہوڑی سی عمر سے
اگر کنیزکان خاندان نواب مین داخل تہی بوجہ خوبصورتی کے نواب نے اوسے شامل
اپنی حرمونکے کرلیا اوسکے بطن سے بتاریخ ۸ مئی ۱۸۵۳ع مطابق ۱۷ رجب ۱۲۶۹ ہجری
خلیل الرحمان ایک لڑکا پیدا ہوا ہشتم شوکت محل یہہ بھی کنیز تھی اور اوسکے بطن سے
ایک لڑکی مسماۃ پیاری بیگم پیدا ہوئی نہم اشرف محل یہہ بہی کنیزک تھی اور سنا ہے

[ط] ملازادہ محاورہ اطراف
جہجر وغیرہ مین غلام کی
اولاد کو کہتے ہین اور
غالبا بہ لفظ مولازادہ
ہو کا لفظ مولا کا مالک
اور غلام دونو معنون مین
مستعمل ہوتا ہے ۱۲

کہ سرفراز محل اور اشرف محل دونو حقیقی بہن تھین اور اوسکے بطن سے تین لڑکیان ایک قمر النسا
بیگم دوم حسن جہان بیگم سوم محرم النسا بیگم پیدا ہوئی تھین دہم[۱۰] فرحت محل یہہ بھی کنیز تھی اور اوسکے
کچھہ اولاد نہین ہوئی یازدہم[۱۱] مسرت محل یہہ بھی لونڈی تھی اوسکے پیٹ سے نور جہان بیگم
ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی سو اوسکو زینت محل زوجہ نواب فیض علی خان نے گود لے لیا تھا
دوازدہم[۱۲] امیر محل یہہ بھی لونڈی تھی اور لاولد رہی سیزدہم[۱۳] راحت محل یہہ بھی لونڈی تھی
اور اوسکے بطن سے کبیر النسا بیگم ایک لڑکی پیدا ہوئی چہاردہم[۱۴] نواب محل یہہ عورت لونڈی
علی محمد خان عم نواب کی تھی چال چلن اوسکا بہت اچھا تھا نواب نے اوسکو پسند کر کے
اپنی حرمون مین داخل کیا اوسکے بھی کچھہ اولاد نہ تھی ہنگام ضبطی ریاست یہہ عورت محلون
مین سے نکل کر کہین چلی گئی اور پھر کچھہ پتا اوسکا نہ لگا پانزدہم[۱۵] اعزاز محل یہہ بھی لونڈی تھی
نواب سے اوسکی کچھہ اولاد نہ تھی اور ہنگام ضبطی ریاست کے بروز ورود فوج سرکاری مقام چھہر
مین یہہ عورت بھی محلون سے باہر نکل گئی تھی اسواسطے نواب نے اوسکو فہرست محلہاے اپنے سے
خارج کروا دیا چنانچہ اب یہہ عورت بانی ہٹ مین موجود ہے اور کسی شخص سے اوسنے اپنا
نکاح کر لیا ہے شانزدہم[۱۶] کومل کنیزک یہہ عورت بخدمت اعزاز محل کے رہا کرتی تھی ہرچند کہ
نواب نے اوسکو داخل حرمون کے نہین کیا الا تصرف نواب مین وہ ضرور آئی تھی اور
اوسکے بطن سے ایک لڑکی جہان گیرا بیگم پیدا ہوئی تھی اسواسطے اوسکو بھی بذیل محلہاے
نواب کے داخل کیا گیا دفعہ ۳۸۷ منجملہ اولاد اپنی کے نواب نے شادی نور علیخان ایک
بیٹے اپنے کی دور حکومت مین کی اور کسی کی شادی کی نوبت اوسکے روبرو نہین پہونچی اور
حال شادی نور علیخان کا یہہ ہے کہ یہہ شادی بڑی دہوم دہام سے ہوئی اور قریب لاکھہ
روپیہ کے اوس مین صرف ہوا اور سب رئیسان اور سرداران گرد نواح اور صاحبان

انگریز ضلباع ملاصق الحدود مثل نواب ضیاء الدین خان لوہارو والہ اور راجہ نیمرانہ اور نواب دوجانہ اور مسٹر طامس تیافلس مٹکف صاحب بہادر کمشنر و اجنٹ دہلی اور مسٹر گبتری صاحب اور راس صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع رہتک اور مسٹر روڈ صاحب کلکٹر ضلع گوڑگانوہ اوسمین جمع ہوئے تھے اور سہرہ بندی نوشہ کی جناب اجنٹ گورنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے کی تھی اور دو مہینے پہلے سے محفل رقص اور سرود کی شروع ہوگئی تھی اور قریب دو سو طایفہ زنانہ اور مردانہ نقال اور تماشاگران انگریزی وغیرہ سے ارباب نشاط مین جمع ہوئے تھے اور تمام شہر اور چہاونی کی ضیافت کی گئی تھی اور پندرہ روز پہلے سے ہاٹ بندی باغ جہان آرا سے تا قلعہ کہ فاصلہ پون میل کا ہوگا ہو کر رات کو پر زور روشنی ہوتی تھی اور آتشبازی چہوٹا کرتی تھی اور ہر رات ہر یک فرقہ کے ہان علیحدہ علیحدہ محفل رقص اور سرود کی منعقد رہتی تھی علی ہذا القیاس اس طرح سے نہایت کر و فر کے ساتھ برات پاٹودی گئی اور وہان اکبر علیخان رئیس پاٹودی کی بیٹی سے بتاریخ ۶ مارچ ۱۸۵۳ء کو شادی ہوگئی ذکر ہنروران عہد

نواب عبدالرحمانخان دفعہ ۳۸۸ جو لوگ نامی اور اہل ہنر نواب فیض محمد خان دادا نواب عبدالرحمانخان کیوقت مین جمع ہوئے تھے اونمین سے سوائے شاذ و نادر لوگونکے جو مر گئے بازمانہ نواب فیض علیخان مین کنارہ گیر ہو گئے اور سب لوگ زمانہ حکومت عبدالرحمانخان مین موجود تھے اور مزید بران چند اشخاص اور زیادہ ہو گئے تھے کہ تفصیل اونکی ذیل مین لکھی جاتی ہے **ضمن اول** منور بیگ ساکن نارنول شیر والہ اس مین یہہ کمال تہا کہ شیر کو دودہ مین کوئی ایسی دوا پلا دیتا تہا کہ اون مین بالکل لیاقت سبعی اور استعداد درندگی کی باقی نہین رہتی تہی اور مثل بکریون کے مسکین اور غریب ہو جاتی تھے چنانچہ ایکدفعہ اوسنے نواب کو شیر پر سوار کر دیا تہا **ضمن دوم** منہ دار خان ساکن الور کو کر بیگ

اس شخص مین یہہ جوہر تہا کہ ایک دوا خشک نلکی مین رکھکر مثل پلاس کے لینڈی کتے کی ناکین
پہونک دیتا تہا اوسکی تاثیر سے لینڈی کتی کو یہہ جرات ہو جاتی تھی کہ شیر اور سور وغیرہ جانورانکو
دیکہتے ہی لپٹ جاتا تھا اور جب تک زندہ رہتا تھا ہرگز علیحدہ نہین ہوتا تھا **ضمن سوم** دو شخص
ہند ورجواڑہ کی طرف سے نواب کے یہان آکر ملازم ہو گئے تھے اونکو یہہ کمال تہا کہ جنگل سے
آہوان وحشی کو بلا کر اپنے ساتہہ لے آیا کرتے تھے چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ نواب نے ہرنون کی
ڈار مین کسی خاص ہرن کو مقرر کر کے اوسکی تسخیر کا ایما کیا کہ وہ لوگ اپنی ہنروری سے اوسی ہرنکو
اپنے ساتہہ لگا کر نواب کے روبرو لے آئے **ضمن چہارم** وزیر خان دکہنی اس شخص مین یہہ وصف
تہا کہ گہوڑے کی اصلی رنگت کو بدل کر دوسری رنگت بنا دیتا تھا یعنی نقرہ سے مشکین و سمند
وغیرہ ہر ایک طرح کا رنگ رنگ دیتا تھا اور وہ رنگت چہہ مہینے تک قایم رہتی تھی **ضمن پنجم**
ایک شخص فتوچیا برہمن رسوئیا یعنی باورچی ہنود ان ہنگامہ شادی نور علی خان مین انوپشہر
سے آگیا تہا اوسکو نواب نے فن طبخ مین کاریگر سمجھ کر رکھ لیا تھا اگرچہ مرزا اسد و بیگ وغیرہ
باورچیان مسلمان فی الحقیقت اوستاد کامل اور بے عدیل تھے لیکن یہہ شخص بھی باوجود ہندو
ہونیکے طبخیون مین ممتاز اور لاجواب تھا چنانچہ اوسنے دو چیزین عجیب و غریب پکائی تھین
اول تو ایک روٹی ایسی پکائی جس مین بیس رنگ شماری تھے اور ہر ایک رنگ مین جدا جدا
ذایقہ تھا دوسرے ایک حلوہ اس قسم کا پکایا کہ جس مین اجزا اور سامان معمولی مین سے کہ آرد
میدہ اور شکر اور روغن زرد اور پانی اور آگ سے ہے کوئی جزو نہوتا تھا اور باوجود اسکے حلوت اور
خوش ذایقگی اوسکی حلواے معمولی پر فایق اور چرب ہوتی تھی اور اصل یہہ ہے کہ وہ کشمش اور بادام
ہموزن لیکر دونو کو علحدہ علحدہ پیس لیتا تھا اور پہر دونو کو ملا کر ایک دیگچی مین جسکا تلا ہلکا اور
پتلا ہوتا تھا رکھ کر اوس دیگچی کو روڑی ہاے خشت پختہ مدفون یعنی موٹی پر رکھ کر روڑی پر آب پانی

کرتا تھا کہ اوسکی گرمی سے دیگچی کے اندر کشمش اور بادام پسے ہوئے طبخ پاکر صورت حلوہ کی پیدا کر لیتے تھے

ضمن ششم

ایکدفعہ بازیگران انگریزی نواب کے ہان آئے اور اونہون نے طرح طرح کے تماشے اور کرتب دکھلائے چنانچہ اون مین سے تفصیل عمدہ عمدہ باتونکی لکھی جاتی ہے کہ اول تو ایک احاطہ گول اونہون نے بنایا اور اوس احاطہ مین ایک آدمی نے گھوڑے پر سوار ہوکر اوسکو بہت تیز دوڑانا شروع کیا جبکہ گھوڑا خوب دوڑ مین پڑ گیا تو وہ سوار گھوڑے کی پشت پر کھڑا ہو گیا اور گھوڑا اوسی طرح تیز دوڑتا رہا بعد اوسکے اوسی حالت مین وہ سوار کبھی گھوڑے کی گردن پر اور کبھی منہہ پر اور کبھی پشت پر دوڑتا پہرتا تھا اور کبھی ایک ٹانگ اپنی اوٹھا کر صرف ایک ٹانگ سے گھوڑے پر کھڑا رہتا تھا اور دوسری ٹانگ موڑ کر اوسپر دوسرے آدمی کو کھڑا کر لیتا تھا اور کبھی تمام بدن اپنا کج کرکے برابر کیطرف گھوڑے کے جھک جاتا تھا اور گھوڑا اوسی طرح سرپٹ دوڑا چلا جاتا تھا اور اوس سوار کو کچھہ لغزش نہین ہوتی تھی پھر ایک اور بازیگر نکلا اور اوسنے تین گھوڑے اوسی طرح سے اوس چکر مین دوڑانے شروع کئے اور خود اول تو ایک گھوڑے پر سوار رہا اور دو گھوڑونکی باگین اپنے ہاتھہ مین رکھین اور بعد ازان دو گھوڑون پر سوار ہوکر کھڑا رہا یعنی ایک پانو ایک گھوڑے پر رکھا اور دوسرا پانو دوسرے گھوڑے پر اور پھر ایک گھوڑے درمیانی کو چھوڑ کر ایک پانو اپنا اس طرف والے گھوڑے پر اور دوسرا پانو دوسری طرف والے گھوڑے پر رکھا اور بیچمین تیسرے گھوڑے کو خالی چھوڑا اور تینون گھوڑونکی باگ ہاتھہ مین رکھہ بہت تیزی اور تندی کے ساتھہ دوڑاتا رہا اور تینون گھوڑے برابر دوڑتے رہے اور کوئی گھوڑا اون مین سے ہر گز آگے پیچھے نہین ہوا اور سوار اوسی طور سے ایک گھوڑا بیچ کا خالی چھوڑ کر ایک ایک پانو اپنا کنارونکے گھوڑون پر رکھہ کر استقلال کے ساتھہ کھڑا رہا بعدہ ایک اور شخص اونمین سے اوٹھا اور اوسنے اول گھوڑا اپنا اوس دائرہ مین خوب دوڑایا اور خود بھی اوسکے ساتھہ زمین پر

پیادہ یا دوڑتا رہا بعد اوسکے دوڑتے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اوسی حالت مین کبھی تو
گھوڑے پر دونو پانون جوڑ کر کھڑا ہو جاتا تھا اور کبھی سر کے بل اور کبھی جست کر کے گھوڑے کی پیٹھ پر پلٹ جا
بیٹھ جاتا تھا اور کبھی کاٹھی کے ہرنے مین انگوٹھے پانو کے جما کر زمین پر سر نگون لٹک جاتا تھا اور زمین پر
جو چیزین پڑی ہوتی ہین اونکو اوٹھا لیتا تھا اور پھر سیدھا ہو کر گھوڑے پر آ بیٹھتا تھا اور کبھی
یہہ ہوتا تھا کہ ایک حلقہ چوبی مثل دف کے باریک کاغذ سے منڈھا ہوا دو طرف سے ایک ایک
چوب مین نصب کر کے دو دو آدمی اون چوبونکو چپ و راست سے پکڑ کر حالت دوڑ گھوڑے
مین اوسکے سامنے کرتے تھے کہ وہ بجائکی تمام کاغذ پھاڑ کر حلقہ سے باہر نکل جاتا تھا اور
اوسی طور پر جست کر کے بدستور دوڑتے ہوئے گھوڑے کی پشت پر کھڑا ہوتا تھا بعد ازان ایک عورت
گھوڑے پر چڑھی اور اوسنے گھوڑے کو بلاتحاشا سرپٹ دوڑایا اور اوسی حالت مین
وہ عورت یہہ استادی کرتی تھی کہ گھوڑے کی کمر سے پیٹ کے نیچے کو ہو کر دوسری طرف سے پھر کمر پر
آجاتی تھی اور اس طرح سے مثل دولاب کے دوڑتے ہوئے گھوڑے کی کمر اور پیٹ پر دیر تک چرخ کرتی
رہی علاوہ برین ایک شخص دو گولی کر کہا کہ تو مر جا وہ فی الفور بے حس و حرکت ہو گیا یہان تک
کہ ایک بار چہ میں اوسکی گٹھری کر کے باندہ دیا اور اوسنے مطلقاً کچھ جنبش نہین کی بالکل بصورت
مردہ ساکت و ساکن رہا جب اوس سے کہا کہ زندہ ہو جا تو معاً کھڑا ہو گیا بعد ایک تختہ چوبی
قد آدم لنبا ڈلوا دو چوبونکے آڑ سے کھڑا کیا اور ایک گولہ گرد بٹی اوس تختہ کے پایئن پر رکھکر
ایک شخص تماشاگرون مین سے اوس گولہ پر چڑھ گیا اور دونو پاؤن سے اوس گولہ کو حرکت دینا
شروع کیا یہان تک کہ دونو کف پا سے ریلتا ہوا اوسکو تختہ پر چڑھا کر کنارہ فوقانی تختہ تک
لے گیا اور پھر وہان سے پانونکے تلوون سے اوسی طرح آہستہ آہستہ ریلتا ہوا نیچے اوتار لایا
اور اوس چڑھاؤ اوتار مین ایک یہہ چالاکی کرتا تھا کہ جب چاہتا تھا منہہ اپنا جانب تختہ کے کر کے گولہ کو

نیچے سے اوپر لیجاتا تھا اور اوپر سے نیچے لیے آتا تھا اور برخلاف اوسکے جب چاہتا تھا تختہ کیجانب پشت کرکے وہی عمل صعود اور ہبوط گولہ کا کرتا تھا اور لطیفہ زیادہ یہہ تھا کہ ایک بندر اون لوگونکے پاس تہا جو جو تماشا اور بازی یے لوگ کرتے تھے بجنسہ وہ جملہ اعمال وہ بندر بھی کرتا تھا القصہ جب یہہ تماشا ہوچکا تو نواب کو خیال اس امر کا ہوا کہ یہہ کار رستانی ہماری ریاست میں بہی لوگون کو تعلیم کیجاوے اسواسطے اوسنے مسمی کہانی نامی سائیس انگریزان بازیگر کو طمع دیکر اپنی طرف توڑ لیا اور تنخواہ اوسکی بیش قرار کرکے دس بارہ لوگونکو وہ اعمال سکہلانے شروع کیے چنانچہ تہوڑے سے عرصہ مین وہ لڑکے اور بندر فنون مفصلہ بالا سیکہہ گیے اور تا انقراض حکومت نواب کے بدستور اوسکی سرکار مین رہے بعد ازان سماعت مین آیا ہے کہ بعض اونمین سے متفرق اور آوارہ ہوگئے اور بعض بسرکار مہاراجہ جمونکے چلے گئے **ذکر اوصاف و عادات نواب عبد الرحمان خان دفعہ ۳۸۹** نواب عبد الرحمان خان ایک جوان قوی ہیکل اور وجیہہ تھا اور ضروری علم فارسی اور عربی اوسکو حاصل تھا اور نصف سے زیادہ کلام اللہ بھی اوسنے حفظ کیا تھا اور فی الجملہ انگریزی مین بہی مہارت رکہتا تھا یہان تک کہ زبان انگریزی مین سوائے معاملات دقیقہ کی لیاقت تقریر اور تفہیم سیدھی سیدھی باتون روزمرہ کی رکہتا تھا اور کارروائی انتظام ریاست مین مصروفیت زیادہ رکہتا تھا اور اوسکے مزاج مین انصاف و سخاوت اور صلاحیت و حفظ مراتب نہ تہا اور شوق شکار اور دیگر مشغلات کا بہت تہا اور آخر کو طبیعت اوسکی مائل بلغویات ہو کر طمع بھی ہوگئی تھی چنانچہ تفصیل اس ابہام کی آئندہ کیجاتی ہے **بیان انصاف نواب عبد الرحمانخان دفعہ ۳۹۰** بازار منڈی قصبہ جہجہر مین دوکان محمد پناہ رنگریز کی واقعہ تھی اور اوسکی دوکان کے پاس ایک برہمن نے ایک تیلی سے کچہہ زمین خرید کرکے بنیاد گردوارہ بنانا شروع کیا اوسکو محمد پناہ رنگریز اپنی

مذہب اسلام مین متعصب اور غالی تہا اوسنے برہمن مذکور کو وہان مندر بنانے سے روکا اسبات
پر باہم اونکے تکرار ہوا اور شدہ شدہ نوبت فساد کی یہان تک پہنچی کہ مسلمانان شہر نے اتفاق
کرکے میر فضل علی کو جو ایک مرد بزرگ اور مشائخان وقت سے تھے پیشوا بنایا اور اونکو ہمراہ
لیکر بلوہ کردیا اور موقعہ متنازعہ پر چڑہ گئے اور ہندؤنکو مار دہاڑ کرکے مندر مذکور جسقدر بنتا رہا
تہا ڈہا دیا جب یہہ خبر نواب صاحب کو پہونچی تو اوسنے مطلقاً کچھہ پاس اور خیال ہم مذہبی کا
نکرکے مسلمانونکو گرفتار کرایا اور بعد تحقیقات کے حکم تعمیر مندر کا نافذ کیا اور بلوائیونکو قید اور
جرمانہ کی سزادی چنانچہ منجملہ اون لوگونکے باوجودیکہ میر فضل علی پیر و مرشد نواب کے باپ کے تھے
اور خود نواب بھی اونسے عقیدت و ارادت رکھتا تھا اور جسقدر ارکان ریاست مسلمان اور
اقربای نواب کے تھے وہ اونکی شفاعت اور استعفا کرتے تھے مگر نواب نے سرمو توجہ نہین کی اور میر
فضل علی کو بھی بمیعاد چہہ مہینے کے قید کیا گو کہ جب میر فضل علی نے قید سے رہائی پائی تو
نواب بذات خود اونکے مکان پر واسطے معذرت اور استمالت کے گیا لیکن انصاف کیوقت کبھی
پروا اونکی نکی

بیان سخاوت نواب عبدالرحمان خان دفعہ ۳۹۱

نواب ایک مرد سخی اور مروت دوست تہا ہر روز غلہ فقیرونکو تقسیم کیا تھا اور اکثر غربا
کی ناکتخدا لڑکیون کی شادی اپنے پاس سے خرچ دیکر کروادیا تھا اور جاڑہ کے موسم مین ہزار ہا
لحاف مفلسونکو تقسیم کیا کرتا تھا اور جسقدر مسجدین نواب اور بیگمات نواب کی بنائی ہوئی تہین
اونمین جو مسافر آتے تھے سب کو کھانا ملتا تھا اور قریب ایک لاکھہ جلد کلام اللہ اور اسیقدر
روپیہ کے محتاج پڑھنے والونکو دیا اور یہہ بھی اوسکا دستور تھا کہ جب کوئی اوسکے لوگون
مین سے کعبہ کو جاتا تھا تو اوسکو ایک سال کی تنخواہ معہ دیگر خرچ کے دیکر رخصت کیا کرتا تھا اور
جب کبھی بتقریب فصد یا فراغت غسل کے محفل خوشی کرتا تھا تو بہت مصاحبون اور ہمنشینونکو

دوشالا اور سالی رو مال انعام دیا کرتا تھا غرضکہ نواب لکا اچھا تھا اور قرینہ کے ساتھہ مصارف خیر مین اوسکو دریغ نہ تھا **بیان صلاحیت مزاج نواب عبد الرحمانخان**

دفعہ ۳۹۲ نواب عبد الرحمانخان کے مزاج مین صلاحیت اور شرع شریف بہت تھا اور ہمیشہ اوسکو یہہ منظور رہتا تھا کہ لوگونکے ساتھہ سلوک اور مدارات سی برتاو رہے چنانچہ درمیان ریاست جھجھر اور ریاست پاٹودی اور دادری اور بہادر گڈہ اور علی محمد خان اور فیض الحسن خان اعمام نواب کے مخالفت اور عداوت اوسکے باپ دادا کیوقت سے چلی آتی تھی حالانکہ یہہ سب لوگ باہم رشتہ دار اور قریب بھی اس نواب نے اپنے دور حکومت مین بغرض التیام اور تالیف قلوب کے رشتہ نور علیخان بیٹے اپنے کا اکبر علیخان رئیس پاٹودی سی اور رشتہ مسماۃ پیاری بیگم دختر اپنی کا پسر بہادر جنگ خان رئیس دادری اور بہادر گڈہ سے کیا اور علی محمد خان اور فیض الحسن خان سے جو ایک عداوت سخت تھی اور مقدمہ اوسکا محکمہ اجنبی مین دائر تھا اوسکا دفعیہ اسطرح کیا کہ خود اونکے گھر چلا گیا اور اونکی مان سی دارمدار کرکے اون سب کو راضی کرلیا اور نسبت ایک لڑکی اپنی کی فیض الحسن خان کے لڑکے سے کردی غرضکہ جس طرح سے بنا سب عزیز و اقارب اپنے کو آپ سے راضی اور خوش کیا **بیان پابندی حفظ مراتب نواب عبد الرحمان خان**

دفعہ ۳۹۳ ازبسکہ سرحد علاقہ جھجھر کی ریاست الور سے ملحق تھی اسواسطے بسبب ملاصق الحدود ہونے دونو علاقجات کی راہ و رسم خط کتابت کی فیمابین نواب عبد الرحمان خان اور مہاراج بنے سنگہ راو راجا والی الور کے بہت تھی ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی معاملہ مین معتمد راو راجا الور کا نواب عبد الرحمانخان کے پاس مع اسلحہ لیکر آیا جب نواب کو خبر اوسکے آنے کی ہوئی تو بآئین شائستہ اپنا دربار آراستہ کرکے اوسکو طلب کیا اور جب وہ آیا تو بقدر مناسب تواضع اور خاطر داری کے ساتھہ دربار مین جگہہ دی اور اوسکو

راجا کا مزاج پوچھا اسی عرصہ مین اوسنے مراسلہ رؤ اور اجا کا رومال سے نکال کر پیش کیا نواب نے
حسب دستور خریطہ کمخواب کا نہ تھا دیکھتے ہی طبیعت نواب کی مکدر ہو گئی اور خط لیکر رکھہ لیا
اور اوسکو کہول کر نہ پڑہا جب سفیر نے درخواست مطالعہ خط اور طلب جواب اوسکے کی کی تو
سرگرجبین ہو کر کہا کہ ہم اس خط کو نہ پڑہینگے اور نہ جواب اوسکا دینگے قاصد نے طلب جواب
مین اصرار کیا اور تقریر مین بھی کچھہ زیادہ سری کی اسواسطے اوسکو دربار سے رخصت
کردیا اور اوسی وقت اوسکو جہجر سے باہر نکال دیا اور نتیجہ اوسکا یہہ نکلا کہ راو راجہ سے
صورت رنجش کی پیدا ہو گئی علاوہ اسکے جب مقام دادری دار الریاست بہادر جنگخان
بہریسح مین شادی دختر چودہری جواہر سنگہ جاٹ کی درپیش ہوئی تو اوس تقریب مین رئیسان
گردبیش مثل نواب امین الدین خان رئیس لوہارو اور نواب اکبر علیخان رئیس بالوڈی اور
نواب حسن علی خان رئیس دوجانہ دادری مین جمع ہوئے تھے اوسوقت نواب عبد الرحمان خان
بھی معہ عزیز و اقارب اپنے کے وہان گیا تہا اور اوس شادی مین راجا سروپ سنگہ والی جیند
رگبیر سنگہ اپنے بیٹے کو بیاہنے آیا تھا اور اوسکی برات مین مہاراج نرندر سنگہ والی پٹیالہ بھی
شامل تہی اوسوقت فیمابین نواب عبد الرحمان خان اور مہاراج پٹیالہ کے پیام اشتیاق ملاقات
کا درمیان آیا تو فریقین اوپر وادید یکدیگر کے راضی ہو گئے اور یہہ بات قرار پائی کہ اول
نواب عبد الرحمان خان اوپر مکان مہاراج پٹیالہ کے جاوین اور بعد اوسکے مہاراج پٹیالہ
اونکے مکان پر دوسرے روز بازدید کرین لیکن چونکہ زمانہ سابق مین بود و باش بزرگان
نواب عبد الرحمان خان کی عملداری پٹیالہ مین تھی اسواسطے مہاراج نے چاہا کہ نواب صاحب
ہمارے ہان آکر مسند پر ہماری بائین طرف بیٹھین نواب صاحب نے اس بات کو مطلق منظور
نہین کیا اور ملاقات کا کرنا موقوف رکہا تب آخر کار یہہ بات قرار پائی کہ جب نواب صاحب

ملاقات کو جاوین تو مہاراج اونکو اپنی داہنی طرف بٹھاوین اور علی ہذا القیاس جب مہاراج نرندر سنگہ نواب صاحب کے ہان جاکر بازدید کرین تو نواب صاحب اونکو اپنے یمین مین جگہہ دین تب نواب صاحب نے مہاراج نرندر سنگہ والی پٹیالہ سے ملاقات کی

ذکر شکار و دیگر مشغلات نواب عبدالرحمان خان دفعہ ۳۹۴

ذوق و شوق شکار و دیگر مشغلات کبوتر بازی اور مرغبازی اور بٹیر اور تیتر اور بلبل اور لال لڑانے کا نواب عبدالرحمان خان کو بھی مثل نواب فیض محمد خان اپنے دادا کے تھا بلکہ اونسے ان مشغلات مین اسقدر توغل اور مشاق بہم پہونچائی تھی کہ نواب فیض محمد خان سے بہی بہت زیادہ بڑہ گیا تھا چنانچہ اونکے عہد مین جانور تربیتی ایسے کہ ایک مشت بر برابر کبوتر کے ہوتا ہے سارس اور کلنگ کو کہ پرندون مین نہایت کلان جانور ہین شکار کیا اور علے ہذا القیاس چرغ جانور نے بہی جانوران اقسام بالا کا شکار کیا حالانکہ ایسا معاملہ سلف مین بھی کم گذرا ہوگا کہ اس قسم کے پست فطرت جانور مرتکب ایسی علو ہمتی اور والا حوصلگی کے ہون اور چیتے بھی اونکے زمانہ مین ایسے مشاق ہوئے تھے کہ سکندر چیتا اور برق اور زہرہ چیتی ایکا ایک دن مین تین تین دفعہ ہرن کا شکار کرتی تہین ورنہ دستور ہے کہ چیتہ ایکدن مین صرف ایک دفعہ شکار کرتا ہے اور نیلو نکا شکار اگرچہ اکثر بذریعہ بندوق اور جال کے ہوتا تھا لیکن مزید بران نواب نے یہہ کمال حاصل کیا تھا کہ نیلو ن کے پیچہے گہوڑہ دوڑا کر اور اونکو تہکا کر زندہ پکڑ لیتا تھا ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ اونسے ہیر سونار والہ یعنی گلذار بن سے گیارہ نیلونکے پیچھے گہوڑے ڈالے اور جہوجہک و اونکے نیچے علیش بن ہوکر مقام کا ٹی کہ جہجر سے براہ راست فاصلہ تیس کوس کا ہے اور اسطرح جیسے یقیناً چالیس کوس سے زیادہ ہوگا جاکر اونکو زندہ پکڑا اور اثنائے راہ مین چہہ سات گہوڑے بسبب شدت گرمی اور صدمہ کثرت دوا دوش کے مرگئے اور کئی جگہہ نواب خود معہ گہوڑہ کے گر اگر پڑا

پنہوڑا اور ہرنونکے شکار کیواسطے کئی سہولتین پیدا کی گئی تہین اول تو چند ہرنونکو ایسی تعلیم ہوئی تھی کہ وہ آہوان صحرا کو اپنے ساتھہ لگا کر موقع زد گولی پر لے آتے تھے علاوہ اسکے کئی ہرنونکو یہہ تعلیم ہوئی تھی کہ وہ جنگل مین جاکر صحرائی ہرنون سے لڑا کرتے تھے اور جبکہ وہ ہرن جنگل مین وحشی ہرنون سے لڑتے جاتے تھے اوسوقت اونکے سینگون مین تانت کے پہندے باندہ دیتے جاتے تھے کہ اون پہندون مین شاخہای آہوان صحرا کی پہنس جاتی تھین اور اوسکے سبب سے وہ ہرن اوجہہ کر عاجز اور مجبور ہوجاتے تھے اوسوقت لوگ جاکر اونکو زندہ پکڑ لیتے تھے اور مرغبازیکا چرچا بھی یہانتک ہوا تھا کہ صدہا مرغ اصیل لکہنؤ سے بسبیل تحفہ و تحائف ہزارہا روپیہ کے بہمت خواجہ سرا اور مکرم الدولہ سے منگوائے گئے تھے اور میان عالم علی اور محمن خان و حسن خان مرغبازانکو بھی وہین سے بلوایا تھا چنانچہ عالم علی نے وقت لے لکہنؤ سے پانسو روپیہ پیشگی لئے تھے اوسوقت قصبہ جہجہر کا کیا تھا اور یہان آکر ساٹھہ روپیہ ماہواری تنخواہ اوسکی مقرر ہوئی تھی اور بعد چند روز کے یہہ تشخص اونسے اور زیادہ پیدا کیا تھا کہ پگڑی باندہنا دربار کا معاف کرالیا تھا اور ۵ ماہواری ممن اور ربہ ۵ ماہواری حسن خان پایا کرتا تھا اور جب فصل جنگ مرغونکی آتی تھی تو شہزادگان اور رئیسان دہلی اور رام پور کے جوق جوق آکر جمع ہوا کرتے تھے اور مہینون تک جہجہر مین ٹہرتے تھے اور نواب ونکو اپنے مکان مین بخاطر داری تمام ٹہرا کر برابر آب سے مہمانداری اونکے کیا کرتا تھا غرضکہ اون ایام مین ایک عجب کیفیت رہتی تھی کہ بارہ بجے سے مقام پالی یعنی جنگگاہ مرغان مین لڑائی شروع ہوتی تھی اور نو بجے رات تک قائم رہتی تھی اور ہزارہا آدمیونکا ہجوم وہان جمع رہتا تھا ذکر لغویات و طمع نواب عبدالرحمانخان

دفعہ ۳۹۵ زمانہ اخیر مین طبیعت نواب کی مایل بہ لغویات ہوگئی تھی چند لوگ مسخرہ مصاحبت مین جمع ہوگئے تھے کہ ہمیشہ تخلیہ مین اندر کوٹھی یا برسر حوض طرح طرح کا تمسخر اور

واہیات کرتی تھے اور نواب محو اور مصروف اونکی حرکات لاہیہ کا رہتا تھا اور بعض بعض سفلہ
اور بھی مثل حسین خان وغیرہ کے انیس اور مقرب ہو گئی تھے کہ صحبت اور قربت اونکی سراسر باعث
خرابی اور ابتری امور ریاست کی تہی اور علاوہ اوسکے شالسنگہ رجھوت موضع کتانی پرگنہ بادلی
کا معاملات ریاست مین بالکل حاوی اور محیط ہو گیا تھا اور اوسنی مزاجکو اسقدر طامع اور لالچی
کر دیا تہا کہ کوئی نوکر فوج یا ملک کا بدون پیش کرنے نذرانہ کے نوکر نہین ہوتا تھا اور ایسا بھی ہوتا
تہا کہ عہدہ داران عمدہ بہتمت ہای ناحق مین ماخوذ ہو جاتے تھے اور انجام کو یا تو وہ نذرانہ ہای معقول
دیکر قایم رہتے تھے ورنہ معزول ہو جاتے تھے اور بجایے اونکے امیدواران نذرانہ گذار نوکر رکھے
جاتے تھے اور علیے ہذا القیاس جو بڑے بڑے مقدمات سرحد برآری اور بسوہ داری وغیرہ
دیہات کے دائر ہوتے تھے اون مین بھی نظر انصاف کم تھی اور مدار انفصال اور تجویز کا مشتبہ
اور براخذ اور جبر کے تھا اس سبب سے رعایا فی الجملہ دکھی اور دردمند ہو گئی تھی اور اکثر لوگ
ریاست کیواسطے دعای بد کرنے لگے تھے آخر کار نتیجہ اوسکا اچھا نہوا اور ریاست نواب کی بمعرض
زوال کے آئی ع آتش سوزان نکند بر سپند ✤ انچہ کند دود دل دردمند ✤

فصل ششم عملداری سرکار انگریزی کے بیان مین

ذکر اول واقعات کا جو بایام غدر دہلی کے ریاست جھجر مین
سرزد ہوین اور بیان ضبطی ریاست مذکور کا سرکار انگریزی مین
اور ماجرا پھانسی پانیے نواب عبد الرحمان خان رئیس جھجر کا دفعہ
۲۹۷ نواب عبد الرحمان خان بتقریب بند ولبست پرگنہ کانونڈ کے مقام کانونڈ مین مقیم تہا
کہ بتاریخ ۱۲ مئی ۱۸۵۷ع عرضی وکیل حاضر باش دہلی معروضہ ۱۱ ماہ منہ بدین مضمون پہونچی کہ آج

چندکس ترک سواران سرکار انگریزی مقام میرٹہہ نے حلقہ اطاعت اور فرمان برداری گوش
ہوش سے نکال کر بشامت ایام ناکام بعد ارتکاب اور فتنہ انگیزی میرٹہہ کے مقام دہلی مین
پہونچے اور بالفعل زیر قلعہ دہلی سر شورش اوٹہار رکھا ہے اور صاحب کمشنر بہادر معہ دیگر
صاحبان واسطے سرکوبی اور تدارک اونکے کے تشریف لے گئے ہین اور مجکو حکم دیا ہے کہ پانسو
سوار جلد نواب صاحب سے طلب کرو سو آپ پانسو سوار جلد روانہ دہلی فرمائیے اوسپر نواب نے
خفیہ احکام بنام افسران ماموره علاقجات بدین حکم جاری کئے کہ جسقدر سوار بیرونجات
مین متعین ہین اونکو شام تک ہمارے پاس بہجدو اور اوسی وزدو گھڑی دن باقی رہے
نشتر سوار معہ عرضی نائب وکیل دہلی کے جہجر ہوکر پہونچا اوس عرضی مین لکہا تہا کہ کمپنی ہاے تلنگان
ماموره قلعہ دروازه دہلی ترک سواران باغی کے ہمراه ہوگئین اور تینون پلٹن جو چہاونی دہلی
مین مقیم ہتین اونہون نے بہی جامہ بغاوت پہن لیا اور مسٹر فریزر صاحب کمشنر دہلی معہ چند
صاحبان دیگر عند المقابلہ ہاتہہ باغیان بدکیش سے رحلت فرماے عالم بقا ہوے اور باقی
صاحبان عالی شورش اور نمک حرامی فوج کا دیکہہ کر کرنال کیطرف چلے گئے اب یہان دہلی مین
ہنگامہ باغیان برپا ہے کوئی حاکم صاحبان عالیشان سے موجود نہین ہے بہیجنا سوارونکا
ملتوی رکہنا چاہیے دفعہ ۳۹۷ یہہ حال سنتے ہی نواب بہت متوحش اور ملول ہوا اور
کچہہ دیر تک حالت سکوت مین رہا پہر ایک خریطہ متضمن اندراج کیفیت واردات دہلی کے بنام
جناب کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مقام اگره کے تحریر کیا اور اوس مین اخیر کو لکہا کہ
اب ہمکو کیا حکم ہے اور وہ خریطہ اوسی وقت بمدست اکبر علیخان پسر کرنیل محمود خان کے
روانہ کیا اور اوسکو بہت تاکید کی کہ جہانتک جلدی ہو سکے جواب اس خریطہ کا لا اور
آپ ہی اوسیوقت کالونڈ سے سوار ہوکر شبا شب جہجر ہو پہنچا اور دس ضرب توپ قلعہ

کانوند سے معہ سواران آمد علاقجات ہمراہ لایا **دفعہ ۲۹۸** نواب نے جہجر مین ہونچکر
گرد نواح دہلی مین جاسوسان اپنے واسطے خبر رسانی واقعات کے تعین کئے اور تجویز
بہرتی کرنے فوج جدید کی کرنے لگا اسی عرصہ مین چار روز بعد مسٹر جان مٹکف صاحب
جنٹ مجسٹریٹ دہلی معہ ایک اور صاحب افسر رجمنٹ کے بحال خستہ وخراب جہجر مین
ہونچے نواب نی باستماع خبر ہونچنے ہر دو صاحبان کے عبد الصمد خان اپنے خسر اور
منشی امداد علی حاکم عدالت کو اونکی خدمت مین بہیجا اونہون نے اون دونو صاحبونکو
ایک مقام بنگلہ مین متصل قلعہ کے فرودکش کیا اور غسل کرا کے بعد اوتروانے لباس انگریزی
کے ہندوستانی کپڑہ پہنائے اور کچہہ کہانا کہلوایا اسی اثنا مین چرچا آمد دونو صاحبونکا
لشکر مین ہونے لگا اور اکثر لوگ باگ مقام گاہ صاحبان موصوف مین جمع ہونے لگے
اور یہہ بہی شہرت ہوگئی کہ ترک سواران باغی دہلی سے یہان آتے ہین اسواسطے نواب نے
مصلحتاً قیام اون صاحبونکا جہجر مین علانیہ نامناسب سمجہہ کر اونکو ہمراہی دو کس سواری
بابوان خاصہ روانہ کوٹہی جہوچک واس کا کر دیا اور بہادر علیخان داروغہ کوٹہی مذکور
کو کہلا بہیجا کہ صاحبان موصوف کو بخاطر داشت وہان رکھے چنانچہ مطابق اوسکے
وے دونو صاحب کوٹہی جہوچک واس مین ہونچ گئے اور متعاقب ان صاحبان کے
ایک سوار مرسلہ کسی حرامزادہ آدمی کا بلا اطلاع نواب صاحب کے جہوچک واس
ہونچا اور اوسنے داروغہ کوٹہی کو جاکر کہا کہ نواب صاحب کا حکم ہے کہ ان صاحبونکو
یہان سے روانہ کردو سو داروغہ نے اوسیوقت اونکو وہانسے سوار کرا کے ہمراہی
دو کس بالیونکے رخصت کر دیا کہتے ہین کہ جسوقت داروغہ مصر روانگی جان مٹکف صاحب
کا ہوا تو اوسوقت صاحب موصوف کو تکان اور ماندگی راہ اور نیند نہایت غالب تھی

اور سرگزاونکا جی اوس مقام کے چہوڑنیکو نکرتا تھا لیکن بمجبوری اوسیوقت بنصف شب مین اوپر توکل
خدای کریم کے کہ ذات پاک اوسکی حامی بیکسان اور دستگیر درماندگان ہی چل نکلے اور داروغہ
سی طیش کھاکر چلتے وقت کہہ گئی کہ اگر ہماری زندگی اور سرکار انگریزی کی عملداری باقی رہی تو
نتیجہ اس بے اعتنائی کا نواب صاحب دیکہین گے دفعہ ۳۹۹ ادہر نواب صاحب نے بعد روانہ ہوجانے
جان سنگف صاحب کے بجانب جہوجک اس رات کو اپنے مصلحت اندیشون سی مشورہ کیا کہ ان دونو
صاحبونکو کہان اور کس طرح رکہنا چاہئے تو صلاح یہہ ٹہری کہ زمانہ پرآشوب ہی ان صاحبونکو تا رفع
فساد گڈہی بایل پرگنہ نارنول مین جو ایک جگہ مامون اور محفوظ ہے مقیم رکہنا چاہئے سو بعد اس
مشورت کے مسمیان زبر علی و سعد الدین سپاہیان پلٹن نجیبان کو جو اوسی نواح کے رہنے والے
اور واقف حال راہ گہاٹ کی تہی سو روپیہ دیکر روانہ کیا کہ تم دونو صاحبونکو کوٹھی جہوجک والی
سی ہمراہ لیکر بآرام تمام گڈہی ضلع بایل مین پہونچا دو اور تم خود اونکی خدمت مین تا قیام گڈہی مذکور کے
حاضر رہو اور جب کچہہ اور خرچکی ضرورت ہو تو اطلاع دو کہ یہان سے بہیجدیا جاویگا چنانچہ دونو
سپاہی مطابق حکم کے روانہ ہوکر بعد آدہی رات کے جہوجک واس پہونچے وہان جاکر حقیقت
حال کی منکشف ہوئی جو کہ اوسوقت روانگی صاحبان کو صرف دو گہڑی کا عرصہ گذرا ہوگا
داروغہ مضطرب ہوکر تلاش صاحبان کی کرنی شروع کی اور چارون طرف جنگل کے آدمی
دوڑائے مگر نشان اونکا ملا نا چار دونو سپاہی تو اوسیوقت رات کو لوٹ آئے اور نواب کو
دو گہڑی کے تڑکہ خواب سی بیدار ہوتی ہی اطلاع اس ماجرا کی کی اور کچہہ دن چڑہے داروغہ
بہی آیا اور اوسنے کیفیت برہمی مزاج جان سنگف صاحب کی مفصل بیان کی اوسوقت نواب
نہایت متفکر اور اندیشناک ہوا اور تلاش اوس سوار کی جو پہلی داروغہ کے پاس گیا تہا کرائی
چنانچہ سوار نے حاضر ہوکر بیان کیا کہ مجہے ٹہاکر نا لو سنگہ نے حکم دیا تہا مگر نا لو سنگہ اوسوقت

منکر ہو گیا اور لوگون نے چنان چنین کر کے نواب کو خیالات دور اندیشی سے باز رکھا +
دفعہ ۹۹ آٹھہ سات روز بعد اکبر علیخان سوار جو خریطہ نواب کا لیکر بخدمت جناب نواب لفٹنٹ
گورنر بہادر بمقام اگرہ لے گیا تھا بحال شکستہ اور خراب لٹا کھٹا ہوا جواب لیکر واپس آیا نواب
محتشم الیہ نے اپنے جواب مین بنسبت نواب صاحب کے بہت خوشنودی اپنی ظاہر کی تھی اور یہہ ارقام
فرمایا تھا کہ مستر ہاروی صاحب اجنٹ گورنر بمقام دہلی مقرر ہو کر بہیجے جاتے ہین تم مدد صاحب
موصوف کی جس طرح وہ چاہین کرنا دفعہ ۱۰۰ جو کہ غدر باغیانکا روز بروز زیادہ ہونے لگا
اور دہلی مین جابجا سے افواج سرکار بغاوت کر کے آنے لگی اور بہادر شاہ بادشاہ کو فرمانروای
ہندوستان قرار دیکر فرامین اوسکی طرف سے لوگون کے نام جاری کرنے لگی اور بہیجے گئے لوگ
دمبدم یہہ خبرین مشہور کرنے لگے کہ انگریز لوگ مارے گئے اور سلطنت ہندوستانکی قایم ہو گئی اسواسطے
پای ثبات دل نواب کا جادہ عقیدت سرکار انگریزی سے لغزش کہا کر تذبذب مین پڑ گیا او
عقل نواب اندیش اوسکی سلامت اور برجا رہی اور ایسی تدبیرین سوچنے لگا کہ دونو پہلو قایم
رہین یعنی بجانب مفسدان دہلی بہی ربط بنا رہے اور سرکار انگریزی سے بہی قطع تعلق نہو حالانکہ
نقیضین سے سلوک رکہنا محالات سے ہے ع ہم خدا خواہی وہم دنیای دون + این خیال است
ومحال است وجنون + الغرض بمقام دہلی سے بعض کوتہ اندیشان ہرزہ درا اور دشمنان
دوست نمانے نواب کو لکہا کہ مقام افسوس ہے کہ ابتک نہ تم دہلی مین آئے اور نہ کوئی معتمد اور
فوج اپنی بہیجی بہتر ہے کہ تم بذات خود یہان آؤ اور اپنی فوج بسرکردگی کسی سردار معقول اور
معتبر کے بہیجدو ورنہ عنقریب فوج شاہی پہونچکر جہجر کو تاخت اور تاراج کر دیگی اوسپر نواب نے
عبد الصمد خان اپنی خسر اور ابراہیم علیخان اپنے دادا کو حکم دیا کہ تم معہ تین سو سواران کے دہلی مین
جاکر فوج بادشاہی مین شامل ہو کیونکہ تم لوگ تجربہ کار ہو اور پہلی مہم لاہور مین بہی کام دے چکے ہو

اوسوقت اون دونو شخصون نے نواب کو سمجھایا کہ ہمکو تعمیل حکم مین کچھہ عذر نہین ہی لیکن آپ رئیس
بنای ہوی سرکار انگریزی کے ہین آپکو سرکار کے مقابلہ مین فوج بھیجنا مناسب نہین ہے اول تو
آپکو لازم ہے کہ ہم لوگونکو آپ سرکار انگریزکی امداد پر بھیجین انشاء اللہ تعالے ہم آپ کا نام
کراوینگے جس طرح سے پہلے مہم لاہور اور ہنگامہ مفسدہ ملتان کے آپکی نیکنامی ہوئی تہی
اور اگر یہہ نہین کرتے ہو تو جگہہ سے کہین فوج مت بھیجو اور ابہی دیکہو کیا ہوتا ہے چنانچہ وقت
دوپہر کے جب یہہ تقریر ہوئی تو قصہ ناتمام رہا اور کوئی امر طے نہین ہوا پہر نواب کو اوسکے
بعض مصاحبین گوتہ بین نے یہہ اشتعال دی کہ غریب پرور عبد الصمد خان جو مہم لاہور
مین انگریزون کے یہان سی خلعت جرنیلی کا پہن آیا تہا اوسکو وہی پاس چلا جاتا ہے اسواسطے
نواب نے شام کیوقت عبد الصمد خان اور ابراہیم علی خان دونو کو بلاکر حکم قطعی جانے دہلی کا
دیا ناگزیر وہ دونو شخص تین سو سوار لیکر روانہ دہلی کے ہوگئے اور دہلی مین ہمراہ افواج
باغی کے فوج سرکاری سی کئی دفعہ لڑے مگر ازبسکہ یہہ دونو شخص آدمی سنجیدہ اور عاقبت
اندیش تہے جب دہلی مین پہونچے اور وہان ایک خودسری اور بے انتظامی فوج باغی کی دیکہی
تو اونہون نے نواب کو لکہا کہ ہم تو آپکے اوپر تصدق ہوچکے لیکن اب بہی کچھہ نہین گیا ہے
آپ اپنا کام درست کر لیجئے اور اس تحریر پر یہہ ایما تہا کہ تم فوج سرکاری مین خود جاو یا
اپنی مدد بہیجو دفعہ ۲۰۴ اسی عرصہ مین ایک چٹہی انگریزی جناب نواب لفٹنٹ گورنر
بہادر بمقام آگرہ موسومہ صاحب کمانڈر انچیف مامورہ مہم دہلی بذریعہ عرضی وکیل حاضر باش
محکمہ لفٹنٹ گورنری پہونچی اور عرضی وکیل مین لکہا تہا کہ تمام افواج سرکار ابد پایدار کا
واسطے سرکوبی باغیان کے بمقام کرنال جمع ہوتا ہے اور بتاریخ یکم جون ۱۸۵۷ع کو پہلا فوج
فوج سرکار کا موضع علی پور سے دہلی پر ہوگا سو آپکو قبل از تاریخ مذکور مع اپنی فوج کے

شامل لام ہونا چاہئے اور یہہ چٹھی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بنام صاحب کمانڈر انچیف بہادر واسطے
حفظ مراتب اور نگاہداشت عظمت اور توقیر آپکی کیے لکھی ہے اوسپر نواب نے ارادہ اپنا درباب شمول
لام کرنال کیے مصمم کرلیا اور بنظر احتیاط زر موجودہ خزانہ جھجھر جو قریب سات لاکھ روپیہ کے تھا بہمراہی
دو کمپنی اور دو سو سوار اور دو ضرب توپ بسرکردگی شالو سنگہ اور منشی امداد علی کے قلعہ کانونڈ کو
جو جای امن اور ذخیرہ اندوزی جملہ اجناس کی تھی روانہ کیا اور افسران فوج کو بلاکر دربار کیا
اور بیان کیا کہ گورنر کے ہان سی حکم شامل ہونے لام کا آیا ہے اب تمہاری اس معاملہ مین کیا
صلاح ہے وے لوگ اسبات کو سنکر سست ہوگئے اور روانگی کرنال پر مطلق دل نہاد نہوئے مگر بظاہر
یہہ تقریر کی کہ جو آپکی صلاح ہے وہی ہماری صلاح ہے ایسی تجویز نکالئے کہ آپکا گھر بنا رہے اور
شالو سنگہ اور منشی امداد علی کو بھی کانونڈ سے لوٹا لیجئے جو کہ نواب خود بھی بزدلا تھا اونکی
تقریر لیت و لعل نے اونکی کم ہمتی کو ایک اور تقویت دیدی اسواسطے سردست خاموش ہورہا
اور دلمین اودھیڑبن کرنے لگا کہ جاؤن یا رہون اسی فکر مین تہا کہ رات کیوقت ایک خط
مسٹر ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گوڑگانوہ کا بطلب دو سو سوار اور ایک پلٹن اور دو ضرب توپ
بنابر دفع فساد میواتیان کے جو نواح ہوڈل و پلول مین باعث شورش اوٹھائے ہوئے تھے پہونچا اور
جب افسران فوج واسطے رپٹ معمولی کے آئے تو نواب نے اونکو حکم دیا کہ دو سو سوار اور
پلٹن جسینی معہ دو ضرب توپ کے آج ہی روانہ گوڑگانوہ کی ہوجائے چنانچہ اوسی وقت اہل
فوج آمادہ سفر ہوکر بند و بست باربرداری کا کرنے لگے ذفعہ ۳۰۲ ہنوز روانگی فوج
کی عمل مین نہین آئی تھی کہ گردش چرخ دوار نے ایک اور گل کہلایا اور نیرنگی تقدیر نے ایک
تازہ رنگ جمایا شرح اوسکی یہہ ہے کہ جب شالو سنگہ اور منشی امداد جھجھر سے خزانہ پہونچانے
کانونڈ گئے تو منشی امداد علی تو خزانہ قلعدار کانونڈ کو تفویض کرکے واپس چلا آیا

اور شالو سنگه بتقریب شادی اپنی بیٹی کے دہین رہ گیا اور مکان خاص کچہری نواب مین
محفل رقص و سرود کی منعقد تہی اور مسند جلوس نواب کی وہان بچہا کر اوسپر جا گزین ہوا ازانجا که
اہل فوج اوسکی بی اعتدالیون سے دل مین خاریده اور برپیچ و تاب تہی یہه حرکت اوسکی بمقتضای
ع دلا تا بزرگی نیاری بدست * بجای بزرگان نباید نشست * سپاہی پہره والہ کو سخت
ناگوار گزری اوسنے شالو سنگه کو اس فعل ناشایستہ سے روکا شالو سنگه نے اوسکو گالی دی
اسبات پر اوس سپاہی نے شالو سنگه کے تلوار ماری که خفیف سا اوسکے سر مین زخم آیا لوگون نے
اوسپر حملہ کیا وہ وہان سے بہاگ کر اپنے بستر پر چلا آیا که پیچھے سے شالو سنگه کے آدمیون نے
آکر تلوارون سے اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے پانون مین رسی بندہوا کر قلعه سے باہر کہچوا کر
ڈالدیا اور جو دو رساله شالو سنگه نے بعد غدر کے بہرتی کئے تھے اونمین سے ایک سوار کے
ہاتہه عرضی شکایت زیادتی سپاہی کی ارسال کی جب سوار مذکور عرضی لیکر آیا تو عرضی تو
اندر قلعه کے نواب کے پاس گئی اور باہر چہاونی مین اہل فوج کیفیت مارے جانے سپاہی اور ذلت
نعش اوسکی کے سنکر بر سر فساد ہوگئے اور بگل کر کے سب لوگ ہنگامہ کنان قلعه پر چڑہ آئے
اور ہرچند نواب نے اونسے کہا که تم صبر کرو مین شالو سنگه کو جیتا گرفتار کرا کے منگوا لیے
دیتا ہون اور دیگر اہلکاران سے بہی فہمایش کرائی مگر اہل فوج نے ایک نمانی اور خود سری
کر کے تمام توپین قلعه سے اوتار لین اور بالده سرکاری اور رنڈیونکی رتہه کے بیل پکڑ کر
توپونکو قلعه سے باہر لے گئے اور کل فوج روانه موضع کوتانی مسکن شالو سنگه کی ہوئی اور قلعه او
محل ہاے نواب اور جمله مقامات جہان جہان پہره بندی ہوتی تہی خالی چہوڑ گئے اور ہر دست
کچہه پروا تنہائی نواب یا ترک نگاه داشت ریاست گاه کی نکی گو آشنا راه سے افسران فوج
نے کچہه لوگونکو واسطے پہره جات ضروری کے لوٹا دیا القصه کوتانی پر جا کر حویلی شالو سنگه

بضرب گولہ ہای توپ کے شکست کر دی اور اثاث البیت اوسکا لوٹ لیا اگلے روز جب دوپہر کو
فوج واپس آئی تو نواب نے اوسکو بے قابو دیکھکر بظاہر اونکی خاطرداری کی ساتہہ پیش آیا
اور بیان کیا کہ تمنی خوب کیا جو تمہارا دشمن تھا وہ ہمارا بھی دشمن ہے جاؤ گمر کہولو دفعہ ۴۹
اگرچہ نوابکو فکر بہیجنے فوج کا حسب تحریر مستر فورڈ صاحب کلکٹر گورگانوہ کے دامنگیر حال تہا مگر
ازبسکہ فوج خود سر ہوگئی تھی اور نوابکو کرستان کہنے لگی تھی علے الخصوص تلنگہ پلٹن بالکل شتر
بے مہار اور مطلق العنان ہوگئی تہی اسواسطے نواب کا منہہ نہ پڑا کہ اون لوگونکو واسطے روانگی
گورگانوہ کے حکم دیتا مگر رسالجات خود اسپون مین جو اکثر سردار معقول تھے اونسے کہا کہ کیا
غضب کرتے ہو نہ تو لام کرنال مین شامل ہونا ہوا اور نہ کچہہ تدبیر روانگی فوج کی بجانب
گوڑگانوہ ہوئی آخر کار نتیجہ ان خود غلطیونکا اچہا نہوگا تب اون لوگون نے سو سوار فراہم
کرکے روانہ گوڑگانوہ کئے سو وے لوگ جہجہر سے بمشکل تمام کوچ کرکے فرخ نگر مین جو جہجہر سے
دس کوس بانثناء راہ مین واقعہ ہے جا کر بیٹہہ رہے جب دو تین روز بعد سن لیا کہ فوج
باغیان آمد دہلی اور میواتیان وغیرہ دیہات گرد نواح نے گورگانوہ پر یورش کر دیا
اور فورڈ صاحب وہان سے چلے گئے تب تین روز بعد جہجہر کو لوٹ آئے بلکہ جو رسالہ سوار اونکا
پہلے سے گوڑگانوہ مین تعینات تہا اوسکے سوار بھی سوائے قادر بخش خان رسالہ دار کے کہ وہ چند
سوارون سے ہمراہ فورڈ صاحب کے گیا فساد کیوقت بلا کسی مدد دہی کے جہجہر کو چلے آئے
دفعہ ۵۰ بعد اوٹہہ جانے عملداری ضلع گوڑگانوہ کے چند میمین کسی حادثہ باغیان
سے بچی ہوئین خفیہ نواب کے پاس پہونچین اونسے رات کے وقت اونکو رتہون مین سوار
کرکے بمعیت مرزا حسین داروغہ توشک خانہ کے قلعہ کانونڈ مین پہونچا دیا اور تا اختتام شورش
باغیان اونکو وہان رکہا جب دہلی فتح ہوگئی اور فوج سرکاری ریواڑی مین واسطے تنبیہ

تو لارام اہیر رنیواڑی کے کہ جو وہان بجمعیت کثیر طبل بغاوت بجاتا تھا پہونچی تو نواب نے
اونکو کانوند سے فوج سرکاری مین پہونچا دیا اگرچہ واقف کاران جہجر سے یہہ تحقیق نہین ہوا کہ
وہ ہمین کون ہین الاقربہ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ شاید وے قبایل مستر کیمن صاحب وغیرہ دفتر
انگریزی ضلع گوڑگانوہ کے ہون چنانچہ مرزا حسین داروغہ اور جوالاسہاے متصدی قلعہ کانوند
کو بجلدوے خدمت گزاری اون ہیون کے پان پان سو روپیہ انعام بہی ملا اور آئندہ کے واسطے جوالاسہاے
مذکور کی کچہہ پنشن مقرر ہوگئی دفعہ ۴۰۶ آٹھوین ماہ اگست ۱۸۵۷ع کو امجد علی نامی رسالدار
بجمعیت ساٹھہ نفر سواران دہلی سے معہ دو قطعہ فرمان بادشاہی ایک بنام اہل فوج نواب اور
دوم بنام خاص نواب کے جہجر مین آیا اور حسب ایمای نواب کے ڈیرہ اوسکا اوپر بریٹ سواران باگڑ کے
نصب ہوا اور اوسنے اول افسران فوج کو واسطے سماعت مضمون فرمان کے طلب کیا اونہون نے
اول قلعہ مین جاکر نواب صاحب سے استمزاج کیا اور بعد حصول اجازت نواب کے افسران
فوج امجد علی رسالدار آمد دہلی کے ڈیرہ پر گئے امجد علی نے اون لوگون کو آتی ہوئی دیکھکر اپنے
سوارونکو طیار کر کے حسب قاعدہ اونکی سلامی بوضعت طرم اور سر کرنے بار بندوق کے کی اور
پہر بہ تپاک ڈیرہ مین لیجاکر بٹھلایا اور بیچمین ایک چوکی بچہائی گئی پہر ایک مولوی صاحب
جو ہمراہ امجد علی رسالدار کے تھے فرمان شاہی کو سر پر رکھہ کر لائے اور چوکی پر بیٹھہ کر
اونہون نے اول فصاحت اور خوش تقریری کے ساتھہ کچہہ تمہید بیان کی اور بعد اوسکے
فرمانکو پڑہ کر سنایا خلاصہ مضمون فرمانکا یہہ تہا کہ تم لوگ اہل اسلام ہو اور ہمیشہ سے تمہارے
بزرگ ہمارے خاندان کے نمک خوار رہے ہین اور اب لشکر اسلام اور نصارا مین مقابلہ ہے تمکو مناسب ہے
کہ تم دہلی مین آکر شریک لشکر اسلام ہو چنانچہ افسران فوج نے مضمون فرمانکا سنکر وہ فرمان اپنے
سے لیا اور بیان کیا کہ ہم یہہ فرمان سب لشکر کو سنا کر پیچہے سے جواب دینگے دوسرے روز نواب نے

اون لوگونکو قلعہ مین بلایا تو وے لوگ سب نئے ساز و سامان اور وردی وغیرہ سے درست ہوکر اور
ایک ہاتھی پر فرمانکو کشتی مین لیکر بیٹھے اور بڑے تزک کے ساتھہ دروازہ قلعہ پر پہونچے وہان گیارہ
توپین سلامی کی سر ہوئین اور لفٹنٹ نواب نے آکر استقبال فرمان کا کیا اور اوسکو باعزاز
لیا اور پڑھا خلاصہ مضمون اوسکے کا یہہ تہا کہ تمہارے بزرگ قدیم ہماری یہان کے نمک خوار
ہین اور تم اور لشکر تمہارا اہل اسلام ہی چاہئے کہ تم صدق دل سے شریک حال ہمارے ہو کہ
اسمین تمہارا بہی اور بہبود دونو جہانکا ہے اور بالفعل پانچ لاکہہ روپیہ نقد اور نصف فوج اپنی
بہیجدو نواب نے جواب دیا کہ بالفعل زر نقد میری پاس موجود نہین ہے مین عنقریب سبیل اوسکی
کرکے بہیجونگا اور اوسوقت تمام مہاجنان بازار کو برائے نام واسطے ظاہرداری کے قید
کرکے ایک فرمان طلب کیا اور جواب فرمان مین عرضی لکہدی کہ بندوبست روپیہ کا کرتا ہون
پہیچہے سے روانہ کرونگا اور علے ہذا القیاس در باب بہیجنے فوج کے کچہہ اسی طرحکا حیلہ حوالہ
لکہدیا اور بعد چلے جانے امجد علی کے مہاجنان مذکور کو چہوڑ دیا **دفعہ ۴۰۷**

جب دس پندرہ روز تک نواب کیطرف سے ایفاے وعدہ ترسیل زر کا نہوا تو دوبارہ پہر
امجد علی رسالہ دار معہ اپنی جمعیت کے واسطے طلب روپیہ کے آیا اور بجاے معمولی سابق خود
مقیم ہوا اور نواب سے مطالبہ روپیہ کا کرتا رہا اور اوسیکے اثنا مین چہہ سات روز گذرے ہونگے
کہ عرضی ستار بخش تحصیلدار بادلی کی بدین مضمون پہونچی کہ محمد عظیم نامی شہزادہ معہ تین ضرب
توپ و جمعیت سوار اور پیادہ کے دہلی سے براہ نجف گڈہ قصبہ بادلی مین آیا اور اوسنے تحصیل مین
اکر قیدیان حوالات کو رہا کردیا اوسوقت نواب نہایت غضبناک ہوا اور افسران فوجکو بلاکر کہا
کہ آج تک کوئی امر مینے تمہارے خلاف نہین کیا اور برابر مین ان بدمعاشونکی خاطر
کرتا رہا اب ان لوگون نے یہان تک سر اوٹہایا کہ میری تحصیل مین دست اندازی کرنے لگے

اور یقین ہی کہ کچہہ انسداد اونکا ہوگا تو وہ جہجہر کو لوٹ کر مجہی ذلیل اور خوار کرینگی اب تمکو کیا منظور ہی
افسران فوج نی عرض کی کہ آپ کچہہ تردد نکیجی ہم آپکی ساتہہ ہین جب ہم آپ پر نثار ہولین گے اوسوقت
آپ تک نوبت پونہچی گی تب نواب نے حکم دیا کہ ابہی بادلی چلی جاؤ اور اونکو جاکر قتل کرو اور یہہ امجد علی
رسالہ دار جو یہان ٹہرا ہوا ہی اگر کچہہ سر اوٹہاوی تو ابہی اوسکو معہ اوسکی سوارونکی مار ڈالی
چنانچہ اوسیوقت لشکر مین بگل ہوگیا اور پلٹن نجیبان اور پانسو سوار اور چار ضرب توپ
طیار ہوکر چہاونی سی باہر نکل آئین یہہ حال دیکہکر امجد علی رسالہ دار گہبرایا اور نواب سے
منت و سماجت پیش آکر کہا کہ آپ دو گہنٹہ تک کوچ فوج کا ملتوی رکہین مین تن تنہا
بادلی ہو آؤن اور میری کل سوارونکو آپ اپنی تفویض مین رکہین اسواسطی یہہ دست بردار اونکی فوج کی
ملتوی رہی اور میر امجد علی رسالہ دار معہ دو سوارونکی بادلی گیا اور یہہ چہہ گہڑیکی عرصہ مین لوٹ آیا
اور بادلی سی عرضی تحصیلدار بدین مضمون لکہوا لایا کہ شہزادی نی قیدی ہمارے واپس دیدئی اور
خود بالا بالا روانہ رہتک کا ہوگیا اب سرکشی موقوف ہوگئی اور امجد علی رسالہ دار دو
چار روز رہکر بمرض ہیضہ مرگیا اور سواران ہمراہی اوسکی دہلی کو لوٹ گئی **دفعہ ۸۰ ۱**
جب سواران ہمراہی امجد علی رسالہ دار متوفی کی دہلی مین واپس پونہچی تو اونہون نے وہان
جاکر بیان کیا کہ نواب روپیہ دینی کو تیار تہا مگر بسبب وفات امجد علی کی ایصال اوسکا بتعویق
التوا رہا اسواسطی بمقتضائے طمع نفسانی خضر سلطان نامے شہزادہ معہ جمعیت سوارونکی بسواری
فیل واسطی وصول زر جہجہر مین آیا نواب نے اوسکا آنا سنکر پہلی ہی دروازہ قلعہ کا بند
کرادیا اسلئی دخل اوسکا اندر قلعہ کی نہوا لاچار وہ کوٹہی نواب فیض علیخان والی مین جو قلعہ کے
متصل واقع ہی چلا آیا اور وہان سواری سی اوترکر نواب کو واسطی ملاقات کے طلب
کیا مگر نواب بعذر بیماری نہین آیا اور چونکہ کوئی مذکورین مین سی کوئی ٹہرا ہوا تہا اسواسطی

قیام اوسکا اوسجگہہ غیر مناسب سمجھا گیا اور حسب ایمای نواب کے اہلکاران ریاست اوسکو
کوٹھی شائستہ خان والی مین لیگئی وہان نجاست وغیرہ پڑی ہوئی دیکھکر مزاج اوسکا برافروختہ
ہوا اور حالت رنجش مین دہلی کو واپس لوٹ چلا جب نواوالہ تالاب پر پونچا تو شہروالہ اوسکو منالائی
اور دوندی خان رسالہ دار رسالہ دار کی بکانپر ٹھہرایا شام کیوقت اہلکاران نواب معہ سرفراز
علیخان پسر کلان اوسکی فرودگاہ شہزادہ پر گئی اور اوسکو بڑی دہوم دہام سی لی ائی اور
باغ جہان آرا مین بمکان گول گہر فروکش کیا اور بعد نماز مغرب کے قلعہ مین لاکر نواب سے
ملاقات کرائی اور اگلی روز پیام سلام مطالبہ زر کار ہا نواب نے اوسکو کورا جواب دیا تب
لاچار ہوکر وہ لوٹ گیا **دفعہ ۹۰۴** ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو لشکر فیروزی اثر سرکار انگریزی نے
والہی توپ سے فصیل شہر کی ڈھاکر دہلی پر حملہ کیا اور بکمال شجاعت اور دلیری سی
اندر شہر کی دخل کرلیا اور اندر جاکر لڑائی ہونی لگی اوسوقت عبدالصمد خسر اور ابراہیم
علیخان دادا نواب کے جو دہلی مین داخل فوج باغیان تہی معہ حسن علیخان دوسری دادا
نواب کے جو پہلی سی دہلی مین سکونت رکہتا تہا فرار ہوکر جہجر مین آئی اور کیفیت حال دہلی کے
نواب سی بیان کی اور اوس روز سی خلقت دہلی کی بہاگ کر جہجر مین جمع ہونی لگی
اور اسقدر اجتماع لوگونکا ہوا کہ شہر اور چہاونی مین گنجایش بالکل باقی نرہی اور تیسری دن
باغیون نے دہلی مین نقصان عظیم اوٹہاکر شکست فاش کہائی اور وہانسی خارج ہوکر جدہر کو
جسکا موہنہ اوٹہا بہاگ گیا اور سرکار ابد پایدار نی تسلط اپنا کامل وہان کرلیا اور وہانسے
احکام سرکاری نواب کے نام واسطی گرفتاری باغیان مفرور کی جاری ہونی لگی چنانچہ
نواب نے احمد قلیخان خسر بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور حکیم عبدالحق مختار ریاست بلبگڈہ
وغیرہ باغیان کو پکڑ کر بہیجا اور اکثر گہوڑی اور ہتیار سواران باغی کی تلاش کرکی

اور جو کچھہ حکم دہلی سے آتا رہا تعمیل اوسکی کرتا رہا دفعہ ۱۰۱ جب تسلط دہلی سے لشکر سرکار
انگریزی کو اطمینان اور فرغت ہوگئی کہ اوس وقت اہالیان سرکار بطرف انتظام مقامات گرد و پیش کے
جہان مفسد لوگ مداخلت رکھتے تھے متوجہ ہوے چنانچہ کرنیل ڈک لارنس صاحب بہادر
و مسٹر جان منگف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی و مسٹر ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گوڑگانوہ و
کپتان ہارسن صاحب وغیرہ سات آٹھہ صاحب معہ ایک کمپنی گورہ اور قریب تین ہزار فوج بہاراجہ
جمون اور ایک ہزار فوج سرکاری کے دہلی سے کوچ کرکے ساتوین اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ء کو بمقام باٹودی آئی
اور چونکہ اکبر علیخان رئیس باٹودی کو ایام غدر مین باغی لوگون نے بہت تنگ کیا تھا اور باوجود ضعف ستداید اون لوگونکے
رئیس مذکور نے اونکا کچھہ رخ نہین کیا تھا اسواسطے ریاست اوسکی بحال او بدستور قایم رہی
اور فوج سرکاری نے کسی طرحکی مضرت اوسکو نہ دی مگر از بسکہ راو تلارام اہیر قصبہ ریواڑی مین بحالت بغاوت
راجائی کا ہر تا تہا اگلے روز باٹودی سے لشکر سرکاری بغرض گوشمالی نامبردہ کے ریواڑی
کیطرف روانہ ہوا لیکن نام گرفتہ اوسی روز بہ ہیبت اور دبدبہ عساکر منصورہ کے وہان سے مفرور
ہوگیا اور چہہ روز تک قیام فوجکا وہان بغرض انتظام و آبادی رعایا کے رہا ساتوین روز
وہان ہی اوسکا کوچ ہو کر موضع جاٹوسانہ ضلع گوڑگانوہ جو موضع باٹودہ علاقہ جہجہر سے ملحق الحدود
ہے مقام ہوا نواب جہجہر نے رخ فوجکا اپنی ریاست کی طرف دیکہہ کر موضع باٹودہ مین انتظام
رسد فوج اور ضیافت افسران کا کیا اور خود بہی بلا فوج ہمراہی ساٹہہ ستر سوار سے موضع مذکور
مین پہونچا اور اطلاع آنے اپنے کی لشکر سرکاری مین کی اور مسٹر درگا پرشاد وکیل کی معرفت
جواب آیا کہ بالفعل عزم دادری کلان کا ہے وہانسے واپس آکر بمقام جہجہر ملاقات ہوگی اور اوسی
مقام مین بیس نفر سواران بلازم ریاست جہجہر جو موضع گوریانی مین بغرض انتظام اوس گانو
کے مامور تہے باشتباہ کسی سازش فاسد کے گرفتار ہو کر فوج سرکاری مین آئے ۱۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ء کو

کوچ لشکر کا بجانب قصبہ دادری جو جہجر سی بفاصلہ ۱۲ کروہ کے واقعہ ہے ہو گیا اور نواب بحالت مایوسی جہجر لوٹ آیا اور قصبہ دادری مین بہادر جنگخان رئیس دادری سے بے ہتیارون ملاقات اور اوسوقت اور کسی طرح کا مواخذہ اوس سے نہین کیا الا جو سوار نواب جہجر کے گرفتار ہو کر گئے تھے وہ بضربات گولی بنادیق مارے گئے اور اسی مقام پر ہسجر ہسا فورڈ صاحب اور کپتان ہیرس صاحب وغیرہ صاحبان جو کمپو ہانسی سے معہ کسی قدر فوج کے علیحدہ ہوئے تھے مقام ہو کر اپنی سے اکر شامل لشکر دادری کے ہوئے **دفعہ ۱۱۸** ۱۷ تاریخ اکتوبر ۱۸۵۷ع کو دادری سے کوچ ہو کر ڈیرہ لشکر سرکاری کا موضع اچہیج متصلہ چہوچہک واقع علاقہ جہجر مین ہوا اور صاحبان فوج کو بھی اور باغ علاقہ چہوچہک اس مین فرود ہوئے اور بنظر احتیاط کچہہ فوج یہان سے بسرکردگی کپتان ہیلی صاحب بہادر واسطے انتظام سڑک کا نوند کے بمقام ناہر علاقہ رئیس دوجانہ روانہ ہوئی اور منشی رام رچہپال برہمن ساکن قصبہ جہجر نائب داروغہ توشکخانہ نواب کا جو نواب کیطرف سے وکالتاً حاضر باش لشکر تھا بذریعہ مراسلہ صاحب افسر کمان فوج پاس نواب کے آیا اور نواب سے عرض کی کہ بدون سلاح صرف جمعیت دس پندرہ آدمی کے تشریف لیچلیئے کیونکہ سب صاحبونکی ملاقات بدون ہتیار رنکیے ہوئے ہے اوسوقت عبد الصمد خان اور ابراہیم علی خان نے صلاح دی کہ اب راے ہماری مقتضی اسبات کی نہین ہے کہ آپ بتوقع خیر واسطے ملاقات کے جاوین اور کچہہ اوسکا ثمرہ نیک اوٹہاوین کیونکہ وہ زمانہ گذر گیا جب آپنے ہمارا کہا نمانا اور شیرون کوتہ اندیش کی راے پر ہمکو جانب معسدان روانہ کیا اور ہمارے اپنے کارگذاری دیرینہ خاک مین ملادی اب طلبی آپ کی صرف بغرض گرفتاری کے ہے کیا معنی اگر واقعہ مین یہہ امر ہوتا تو اولا بمقام پاٹودہ آپ سے ملاقات ہوتی دوم آپکے بیس نفر سواران جو ناکردہ گناہ گوڑیانی سے پکڑے گئے تہے بدون آپکے استفسار کے مارے جاتے

سوم صرف اپکی ملاقات کیواسطے ضرورت آنے جمعیت دس ہزار فوجکی کیا تھی بس ہماری نزدیک
اب انگریزون سے توقع خیر کی رکہنا اور اونکے پاس بخیال ملاقات یکجہتی کے جانا فضول ہے
بلکہ بہتر اور مصلحت یہہ ہے کہ آپ خودسری اختیار کیجئے اور تعلقات ریاست کو ترک کرکے
کسی طرف کو چلے چلیے اگر کوئی شخص مارج آپکا ہوگا تو اوس سے ہم لڑینگے اور آخرکار جو قسمت
مین لکھا ہی وہ پیش آویگا مگر لاچاریکی موت مرنا مردونکا کام نہین ہے نواب نے اونکا
کہنا نمانا اور بہ تعمیل حکم معہ مسٹر حمسن مڈرلیس صاحب او منشی امداد علی اور محمود علی و رام رچھپال
وغیرہ چند اہلکاران کے جہوجہک و اس مین بخدمت افسران فوجکے حاضر ہوا اونہون نے
سرسری ملاقات کرکے اوسکو نظربند کرلیا اور خط مسٹر سانڈرس صاحب کمشنر دہلی جو اوسکے
نام تہا اوسکے حوالہ کیا اوس مین لکھا تہا کہ ایام غدر مین تم سے کچھہ نمک حلالی اور خیرخواہی
سرکار کچھہ ظہور مین نہ آئی اسواسطے ریاست تمہاری ضبط ہوئی اور تحقیقات اس امر کی کہ آیا
برعکس خیرخواہی کے کچھہ بدخواہی بہی تم سے ہوئی یا نہین صاحبان کورٹ بمقام دہلی کرینگے
دفعہ ۴۱۲ جب نواب خط کو پڑہ چکا تو صاحبان فوج نے اوس سے کہا کہ آپ حکم بنام جمیع
ملازمان اپنے کے جاری کردوین کہ ریاست ضبط ہوگئی صبحی فوج سرکاری جہجہر مین پہونچے گی
جو اسباب خزانہ اور مال ریاست اور سلاح جنگ تمہارے پاس ہین وہ ملازمان سرکار انگریزیکو
سپرد کردو چنانچہ نواب نے مطابق اوسکے ایک پروانہ جملہ ملازمان فوج جہجہر اور دوسرا بنام قلعدار
کانونڈ کے لکہدیا دفعہ ۴۱۳ جسوقت افواہا خبر گرفتاری نواب کی جہجہر مین کچھہ دن باقی
رہی پہونچی تو عبدالصمد خان خسر نواب کا مضطرب ہوا اور اوسنے سب عزیز اور اقارب نواب
اور افسران فوج سے کہا کہ تم لوگ ذرا کمرہمت باندہو اور میرے ساتھہ معہ فوج جہوجہک واپس
چلو تو مین اسبات کا ذمہ دار ہوتا ہون کہ نواب کو قید سے زندہ چہوڑا لاؤنگا مگر کسینے اسبات کو

قبول نکیا اور جب پہر رات گئی تو منشی امداد علی پروانہ نواب کا لیکر آیا تو اول اہل فوج نی زبانی
بہت لاف و گذاف کیا لیکن آخر کو کل فوج معہ عزیز و اقارب نواب کے رات ہی مین فرار
ہو گئی اور اہل شہر بھی سوای چند ہنود کے سب جا بجا تتر بتر ہو گئے اور علی ہذا القیاس بیگمات
نواب بھی سوای کافیہ بیگم دختر عبد الصمد خان کے قلعہ سے باہر نکل گئین لیکن جب منشی
امداد علی کو یہہ خبر پہونچی تو اونسے بجز اغزار محل اور نواب محل کے جو دستیاب نہین ہوئین
اور سب بیگمات کو ڈولٹ کر داخل محلونکے کیا اور دروازہ ون پر باہر قفل ڈالدئے دفعہ ۱۴۹
اٹھارہوین اکتوبر ۱۸۵۷ع کو صبح کیوقت فوج ظفر موج جو جھنگ اس کی طرف سے معہ نواب معتمد
کے جھجر مین داخل ہوئی تو اوسوقت مسمیان بخش حسین کرنیل پلٹن حسینی اور جواہر سنگہ حوالدار
مجروح داروغہ میگزین و رنجیت سنگہ صوبہ دار و جسونت سنگہ جمعدار جو واسطے سپردگی
سلاح و میگزین وغیرہ کے بریٹ پلٹن پر موجود تھے بضربات گولیون بندوق کے مارے گئے
اور گارد سواران و سپاہیان گورہ بیرونجات و دروازہ ہای و نواح چھاونی پر ہر چہار
طرف تبلاش و انتظام کسان مسلح و امن و حفاظت رعایا از دست برد فوج متعین ہوئے
چنانچہ منور خان کوتوال جھجر و رام بخش جمعدار تہانہ جھجر اور دو چوکیدار اوپر تالاب بوا والہ
کے غالبا مسلح ہونیکے سبب سے مارے گئے اور دو لاشین کشتون کی گڈہی دروازہ کے باہر
متصل چاہ کرم خان والہ کے اور دو لاشین قلعہ کے نیچے پڑی ہوئی دیکھی گئین اور علی
ہذا القیاس کپتان ہیلی صاحب جو معہ اپنی فوج کے نارنول سے جھجر کو آئے تو اثناء راہ مین
بر سر سڑک جو آدمی کانونڈ کو جاتے ہوئے اونہین ملے اون مین اکثر آدمی مارے گئے
اور یقین ہے کہ تعداد کشتگان اثناء راہ کی سو تک پہونچ گئی ہوگی الغرض ڈیرہ فوج
بریٹ چھاونی نواب پر لضب ہوا اور شام کیوقت نواب کو سواری پالکی ہمراہی جان میٹکف صاحب

وغیرہ صاحبان اور جمعیت کافی فوج معہ منشی امداد علی و میانجی ضیاء اللہ و میر بہادر علی مرزا آزاد بیگ
اہلکاران و خدا بخش خدمتگار و رحیم بخش سقہ کے روانہ دہلی کیا گیا اور قریب دو پہر رات رہے کے
کپتان ہارس صاحب معہ کچھہ فوج کے بغرض تصرف قلعہ کانونڈ کے روانہ ہوئے کہ اونہوں نے
وہاں جاکر قبضہ اپنا قلعہ کانوند پر معہ توپخانہ و میگزین و خزانہ کے جس میں تخمینا نو لاکہہ روپیہ ہوگا
کرلیا دفعہ ۴۱۵ جب کرنیل ڈک لارنس صاحب افسر کمان فوج نے دیکھا کہ کل شہر خالی
پڑا ہے اور کارخانجات نواب کا بہی بیتا بدون موجودگی ملازمان سابق کے نہیں لگتا تو صاحب
موصوف نے منادی کرادی کہ سب رعیت بدستور آباد ہوجاوے بلکہ چند کسان موجودہ کے
معرفت اکثر رعایا کو جو دیہات نواحی میں چلی گئی تہی بلا بلا کر باطمینان تمام آباد کرایا اور
واسطے انتظام کے شہر میں کوتوال مقرر کردیا اور ایک اشتہار میعادی پندرہ روز بدین مضمون جاری
کیا کہ سوائے اہل فوج کے جسقدر اہل کار اور کارخانہ دار ریاست جہجہر کے ہیں وہ سب حاضر ہوجاوین
ورنہ بصورت فرار متصور ہونگے چنانچہ ملازمان نواب بہی آنے لگے اور ہرچند کہ کرنیل ڈک لارنس صاحب
نے براہ رحمدلی اور رعایا پروری کے جہجہر کے لوگونکی حفاظت میں کوشش فرمائی مگر فوج والون نے
حتے المقدور قابو پاکر دست بردی مال اور اسباب رعایا سے کوتاہی نہین کی دفعہ ۴۱۶
کرنیل ڈک لارنس صاحب بہادر جانب سرکار بنامزد عہدہ پولیٹکل اجنٹ کے منتظم ریاست
مضبطہ جہجہر کے مقرر ہوئے اور اونہوں نے انتظام علاقہ کا کرنا شروع کیا چنانچہ منشی
ہرجیون لعل قوم کایتہہ جو پہلی ضلع گوڑگانوہ میں سررشتہ دار فوجداری تہا مسٹر فورڈ صاحب
کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع مذکور سے مانگ کر بمشاہرہ سو روپیہ ماہواری سررشتہ دار مقرر کیا
اور مین ابتدای ۳۰ اکتوبر ۱۸۵۷ء منجملہ امیدواران حاضرین بعد دریافت حال صفائی
و کارگذاری سابقہ بہرتی تحصیلداران و تہانہ داران معہ محرران ماتحت اور عملہ کی شروع ہوگئی

اور اہتمام خزانہ اور حساب داد گرفت باقیات اور پہیلا دفتر رئیس کا سپرد دیوان نہال چند مختار وافسر فوج جہون کیے کیا گیا اور کام رشتہ سلسلہ وار انصرام ہونے لگا **دفعہ ۴۱۷** ماہ نوامبر ۱۸۵۷ع کو کرنیل ڈک لارنس صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ حسب الحکم سرکار تشریف فرمای دادری ہوئی وہان جاکر اوس ریاست کو بہی ضبط کیا اور بہادر جنگخان رئیس کو معہ فتح جنگ خان بیٹے اوسکے کے نظر بند کرکے روانہ دہلی کیا اور باقی وابستگان اوسکے کو بہادر گڈہ مین بہیجدیا اور جو کہ سمی گامان ساکن دادری نے باپام سپاہیان ڈاک منشی سرکار انگریزی متعینہ دادری کو بضرب شمشیر مار ڈالا تہا اسواسطے اوسکو خاص موقع پر پہانسی دیا اور حکم دیا کہ پندرہ روز تک لعش اوسکی اسی طرح آویزان رہی اور بوجہ ضبطی ریاست بہادر جنگخان کے پرگنات دادری اور بہادر گڈہ بہی شامل ضلع جہجہر کے ہوگئے اور بندوبست تقرر تحصیلات اور تہانجات ضلع جہجہر کا حسب تفصیل ذیل عمل مین آیا +

مقامات جن مین پورا عملہ تحصیل اور تہانہ کا مقرر ہوا	مقامات جن مین پچاس پچاس روپیہ کے پیشکار معہ عملہ ضروری واسطے انصرام کار تحصیل اور اہالیان تہانہ بدستور مقرر ہوئے
جہجہر	بدہوانہ
باولی	کانٹی
دادری	باول
کانونڈ	بہادرگڈہ
نارنول	

اور علاقہ تحصیل جہجہر مین سوای مقام خاص جہجہر کے موضع سالہاواس مین بہی تہانہ پولس کا مقرر ہوا اور کپتان ڈوائر صاحب بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ کے مقرر ہوکر بمقام کانونڈ کے تعینات ہوئے اور اسی موقع پر انتظام تقرر ڈاک خانجات مقامات جہجہر اور دادری اور کانونڈ اور نارنول کا مثل سابق کے ہوگیا **دفعہ ۴۱۸** ماہ نوامبر ۱۸۵۷ع کے اوایل مین عبد الصمد خان خسر نواب کا جو ہنگام ورود لشکر سرکار کے جہجہر سے فرار ہوگیا تہا باغیان ہزیمت خوردہ دہلی مین سے ایک جمعیت شائستہ فراہم کرکے

بمقام نارنول آیا اور تہانہ اور تحصیل سرکاریکو اوٹہا کر قبضہ اپنا قصبہ مذکور پر کرلیا اور منزا یتے
نارنول پر مورچہ قایم کرکے دار وگیر اپنی شروع کی اور لوگون سے مصادرہ اوبہدر مالگذاری
تحصیل کرنے لگا جب یہ خبر جہجہر مین پہونچی تو فکر استیصال اوسکے کا درپیش ہوا چنانچہ آخر کار
فوج سرکاری کچہہ تو جہجہر اور کانونڈ سے اور کچہہ دہلی سے روانہ ہوئی جب لشکر سرکاری اوپر
اوس ندی کے جو وسط قلعہ کانونڈ اور نارنول کے واقعہ ہے پہونچی تو طلائیہ باغیان نے
نہایت جلدی کے ساتہہ عبد الصمد خانکو آمد فوج قاہرہ سرکار سے اطلاع کی اور جمعیت طلائیہ
مین سے کچہہ سوار لوگ بیڈ سر ونکے جہونڈ ونکے آڑ مین کہڑے ہو کر لشکر سرکاری مین بندوقین چہوڑنے
لگے اوسوقت فوج سرکاری کچہہ حکمت عملی کے ساتہہ فی الجملہ رک گئی تب سواران مذکور پہاڑ دیکے
طرف روانہ ہوئے اور سواران سرکار نے اونکا تعاقب کیا جسوقت سواران مفسد بہاگتے
ہوئے زیر پہاڑی جنڈیل کے جو نارنول سے لب سڑک بفاصلہ تین کوس ہے پہونچے وہان
اٹک گئے وہ سواران باغی کا اور کہڑا ہوا تہا اونکی پشتی دیکہہ کر یہہ سواران مفرور تہم گئے
اور سبہون نے اتفاق کر کے سواران سرکار کے لڑنا شروع کیا اور تہوڑی دیر باہم خوب
شمشیر زنی ہوئی اور طرفین سے بہت آدمی کشتہ اور خستہ ہوئے اس عرصہ مین فوج سرکاری
جو پیچہے آتی تہی پہونچ گئی تب مفسد لوگ خائف ہو کر عقب پہاڑی کے بہاگ گئے اور بفاصلہ
دو کوس کے جو نزد موضع نصیر پور ہے ہیکہ کہایا تہوڑی دیر بعد فوج سرکاری اونکے پیچہے
سیدہے رستہ سڑک کے روانہ ہو کر متصل موضع نصیر پور کے پہونچی اور یہان حریفون نے
سڑک کی اوجہر ایک ٹہیہ کی آڑ مین چار ضرب توپ لگا رکہی تہین سو طرفین مین اول
گولہ اندازی اتفاق کے ہو کر نوبت بہ تلوار او سنگین پہونچ گئی اور کچہہ عرصہ تک خوب آتش
جدال و قتال کی مشتعل رہی اور طرفین سے آدمی بہت کثرت سے مارے گئے اور آخر کار

دشمن پسپا ہوئے اور بہادران لشکر انگریزی نے بہی اونکا پیچہا نہ چہوڑا طابق النعل بالنعل اونکے
چلے گئے جسوقت متصل نارنول کے باغ جنا پر پہونچے تو وہان باغیون نے نہایت مضبوطی
اور انتظام کے ساتہہ توپخانہ جما رکہا تہا اور کل جمعیت بہی اونکی وہین تہی وہان بہی پہلے
لڑائی گولہ اور گراب توپ اور باڑ بندوق کی رہی پہر باہم نوبت دست و گریبان کی
پہونچ گئی اور جانبین مین نہایت درجہ کی خونریزی اور زد و کشت ہوا اور ایک عرصہ تک
بازار موت کا گرم رہا فریقین سے کسی نے موہنہ نہ موڑا خصوصا باغی لوگون نے استقلال
اور ثابت قدمی زیادہ کی اور ہنوز دونو طرف سے داد شجاعت اور مردانگی کے دیئے جاتے
تہے کہ ناگاہ فوج ناگہ ہای راج جیپور نے جو بظاہر رفیق باغیان اور بباطن مددگار سرکار
تہے پیچہے سے باغیون پر گولیہا بندوق اور جزائر کی سر کرنی شروع کردین تب لاچار
وی لوگ مجبور ہوئے اور گو کہ کچہہ عرصہ تک ناگون سے بہی مقابلہ کیا لیکن آخرکار پانون
اونکے اوکہڑ گئے اور سوا سے بہاگنے کے اور کچہہ چارہ نہ دیکہہ کر رو بفرار رکہا اور فتح او نصرت
نصیب اولیای دولت سرکار انگریزی کے ہوئی لیکن اس لڑائی مین فوج سرکاری کا زیان
زیادہ ہوا اور میجر پیرس صاحب وغیرہ کئی صاحب زخمی ہوئے اور کرنیل جواڈ صاحب معرکہ
جنگ مین داد شجاعت اور بہادری کی دیکر جان بحق مارے گئے بعد فتح نارنول کے امن و امان
ہو گیا اور رعایای قصبہ جو بسبب سختی عبد الصمد خان اور در پیشی ہنگامہ جنگ کے فرار ہو گئی تہی
اون سب کو کرنیل ڈک لارنس صاحب نے دلاسا دیکر بدستور آباد کردیا اور تہانہ اور تحصیل سرکاری
قایم کرکے جہجہر کو واپس چلے گئے **دفعہ ١٩** اہم خبر روز سے نواب عبد الرحمان خان گرفتار
ہو کر دہلی گیا تہا اوسی روز سے وہان تحقیقات اعمال اوسکے کی شروع ہو گئی تہی دو مہینے
سے زیادہ تک مقدمہ اوسکا دائر رہا آخرکار بہ تجویز صاحبان کورٹ جرم بغاوت اور بدخواہی

سرکار کا نسبت اوسکی ثابت ہوا اسواسطے صاحبان کورٹ نے اولاد اوسکے چارون لڑکونکو جھجھر سے بلا کر اوس سے ملاقات کرائی اور پھر ۲۲ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۵۷ء نواب کو حکم سنایا گیا کہ تم کل بروز چہارشنبہ چار بجے دن کے پھانسی پاؤگے اگر کوئی آرزو رکھتے ہو تو بیان کرو نواب حکم سنکر خاموش ہوگیا اور کچھہ جواب ندیا اور اگلے روز غسل کیا اور بارچہ نو دو حصہ جورات کو اوسکے ملازمون نے چاندنی لٹھہ کی پھاڑ کر سی دئے تھے پہنے اور کچھہ اشرفیان جو حسب اجازت حکام واسطے خرچ کے اوسکے پاس تھین وہ اوسنے معرفت اپنے سقہ کے قیدخانہ کے دیگر قیدیان اور اپنے ملازمان کو تقسیم کین اور کچھہ کچھہ وصیت نسبت تربیت اپنی اولاد کے اپنے اہلکارونکو کرتا رہا اسی عرصہ مین وقت موعود بھی قریب آگیا ایک صاحب معہ جمعیت ضروری کے آئے اور اوسکو کرانچی مین سوار کرا کے کوتوالی شہر مین لے گئے اور وہان دو گھڑی دن رہے اوسنے پھانسی پائی اور لاش اوسکی کسی گڈھے مین پھکوا دی گئی +

دفعہ ۲۰۴ بعد پھانسی پانے نواب کے ضبطی مال اور اسباب خانگی اوسکے کی ہونے لگی اور اہتمام تلاشی محلونکا کپتان مکائر صاحب کرنے لگے اور بعض روز کرنیل ڈک ہاٹس صاحب خود اپنے روبرو بھی تلاشی کراتے تھے اور جو کچھہ زر و زیور و اقمشہ و اقسام جواہرات وغیرہ سے برآمد ہوا سب ضبط ہوا اور یقین ہے کہ اندازا ایک کروڑ روپیہ کا مال و اشیاء ضبطی مین آیا ہوگا اور منجملہ اوسکے جو اشیاء بیش قیمت تھین وہ دہلی بھیجی گئین اور باقی اسباب بسر براہی کپتان بناڈم صاحب کے نیلام ہوا اور بعد تلاشی مال و اسباب کے جو ایک ہفتہ تک برابر رہے حملہ عیال و اطفال نواب کو محلہاے واقعہ قلعہ سے خارج کر کے مکانات پرانی چھاونی مین بھیجا گیا اور وقت نقل مکان کے بیگمات کی جامہ تلاشی بھی معرفت کئی میمون کے لی گئے **دفعہ ۲۰۵**

جس روز سے جھجھر مین عملداری سرکار انگریزی کی قایم ہوئی اوسی روز سے تحقیقات

باغی لوگونکی باختیارات اسپیل کمشنری ہر دو صاحب پولیٹکل اجنٹ بشرکت اور دو صاحبو
ہوتی رہی اور بعد ثبوت بغاوت ہوا اونہے سزاے موت پائی اور ۱۸۵۸ء تک تو طریقہ جان
گشی کا یہہ ہی رہا کہ مجرم کو سامنے کہڑا کرکے بندوق کی گولی سے مار دیتے تھے اور بعد اوسکے
عمل پہانسی کا جاری ہوا دفعہ ۴۲۲ فروری ۱۸۵۸ع مین دیوان نہال چند کومعہ
فوج جمون ہے بعد عطای سارٹفکیٹ حسن کارگذاری اور خوشنودی مزاج کے رخصت ہوئے
اور دیوان موصوف نے بعد تقسیم تنخواہ دو ماہہ باقی ماندہ ملازمان اہل قلم و شاگرد پیشہ
نواب کے حمایہ حساب وصول باقی قرضہ دادنی و گرفتنی عہد نواب کا اہلکاران دفتر سرکاریکو
سونپ دیا اور منشی پربھو دیال سررشتہ دار و رام بخش نائب سررشتہ دار اہلکاران سابق کو
چلتے وقت بحضور صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر کے واقف کار سمجھہ کر بنابر انصرام کام باقیماندہ
کے پیش کیا چنانچہ تقرری اونکی عمل مین آکر کارروائی الصیال وادایے قرضہ ریاست جہجہر
و دادرسی سررشتہ ضلع مین باہتمام ان دونو شخصوں کے ہوتی رہی آخر کار ۱۶ ماہ مارچ
۱۸۵۸ع کو کرنیل ذک لارنس صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ضلع جہجہر سے تبدیل ہوکر پہر
اپنے عہدہ اصلی ملٹری سکرٹری چیف کمشنری پنجاب کے لاہور کو تشریف لے گئے اور کل
کام ضلع کا تفویض کپتان ڈوایر صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ کے کر گئے ذکر

کارفرمائی مستر جان اسکاٹ کیمل صاحب بہادر دفعہ ۴۲۳

ہر مارچ ۱۸۵۸ع تک کپتان ڈوایر صاحب کل کام ضلع کا کرتے رہے بعد ازان مستر
کیمل صاحب بہادر ضلع رہتک سے تبدیل ہوکر رونق افروز ضلع جہجہر کے ہوئے اور برس روز
تک حکومت ضلع کی کرتے رہے اور جو امور قابل یادداشت اونکے عہد مین واقع ہوئے
شرح اونکی آئندہ کیجاتی ہے دفعہ ۴۲۴ جو پہلے واسطے دفتر کے مکان جو محلہ اور اجلاس

اور سکونت حکام کیواسطے کوٹہی اور نوگہرہ واقع باغ جہان آرا کا تجویز ہوگیا تہا اوسہین صاحب موصوف نے یہہ اصلاح کی کہ کوٹہی کلان نواب فیض علیخان والی متصل قلعہ واسطے کچہری اور دفتر کے تعین فرمائی اور اوسکی منڈیرون پر چار دیواری اونچی کراکے رخنہ مورچونکے اوس مین بنوا دیئے اور اوسکے گوشہ شرق اور شمال مین جو ایک مکان بطور برآیدہ تہا اوسکی درستی کراکے وہان جگہ خزانہ کی مقرر کی اور جسقدر کواغذ دفتر عہد رئیس کے بچ رہے تھے اور جابجا منتشر اور متفرق پڑے ہوئے تھے اونکو فراہم کراکے مرتب کرایا اور بحفاظت شامل دفتر سرکاری کے رکھا اور جب ڈ ورمستر کیمل صاحب ضلع جہجہر مین تشریف لائے تب اوسی روز رای پرتاب سنگہ صاحب بہی بعہدہ کسٹرا اسسٹنٹی مقرر ہوکر آئے اور اونہون نے سوا ایکے کام ضلع کے تحقیقات معافیات وجاگیرات ونزول کی فرمائی اور بعد اختتام اوس کام کے سلسلہ بندولبست جاری کیا دفعہ ۴۳۵ پہلے سے جو انتظام ضلع جہجہر کا بطور حکومت فوجی تہا اور اوسکے حاکم کو پولیٹکل اجنٹ بولتے تہے سو یہہ امر موقوف ہوکر ضلع مذکور شامل گورمنٹ پنجاب کے ہوگیا اور حاکم اوسکا بلقب ڈپٹی کمشنر کے ملقب ہوکر ماتحت کمشنری حصار کا سمجہا گیا اور جملہ کاروبار عدالت کے مثل دیگر اضلاع سرکاری کے ہونے لگے دفعہ ۴۳۶ ازانجا کہ جملہ اتواپ او رمیگزین نواب کی نسبت حکم بہیجے جانے دہلی کا تہا اسواسطے ۷ راپریل ۱۸۵۲ع کو وقت ایک بجے دنکے مزدور لوگ مکان میگزین سے گولہ اور باروت وغیرہ کوٹہون کے اندر سے نکال کر باہر لاتے تھے کہ دفعتا ایک گولہ ہاتہہ کسیے مزدور سے چہوٹ کر دوسرے گولہ محمولہ باروت پر گر کر آگ نے گیا اور اوس سے تمام میگزین مین آتش برپا ہوگئی اور دیوار اور گڑہی وغیرہ مکان میگزین کی اوڑکر باہر قلعہ سے جا پڑین اور قریب سو نفر مزدور کے جو اوس مکان مین میگزین اوٹہا رہے تھے اونمین سے سترہ یا اٹہارہ

آدمی معہ چندا سنگہ نائب فوجدار کے صدمہ باروت سے اوڑکر اور مکان کے نیچے دب کر ہلاک
ہوگیے اور قریب پچاس آدمیون کے زخمی ہوئے اور اسقدر آواز ہوئی کہ تمام کوٹھی کچہری کی
لرزگئی اور آسمان سے گولہ باری ہونے لگی حکام اور اہلکاران موجودہ کوٹھی کچہری کے کمال
ہیبت ناک ہوگئی اور سردست یہہ نہ سمجہہ سکے کہ یہ کیا بلا ناگہانی پیش آئی اور ایک گہنٹہ کے
بعد یہہ آفت دفع ہوئی مگر بڑی خیر گذری کہ برابر کے دیگر مکانات مین جو میگزین بہرا ہوا تہا
اون تک آگ سے کچہہ آسیب نہین پہونچا ورنہ تمام شہر اور چہاونی مین تہلکہ ہو جاتا شام کے وقت
جو بعض بعض زخمی ملے اونکا معالجہ ہسپتال مین شروع ہوگیا اور سقہ ہای شہر کو بعوض آب پاشی
کے انعام ملا اور بعدہ جو بیوہ اور وارثان اشخاص مردہ کے دستیاب ہوگئے اونکو بطور گذارہ
کمپنست انعام دیا گیا دفعہ ۴۲۷ جس وقت زربقایا مالگذاری پرگنہ دادری بابت سنہ ۱۲۶۴
فصلی کے وصول ہوا تو اوس مین سے اولاً قریب ایک لاکہہ روپیہ کے درجہ تنخواہ تین سال ایک ماہ
ملازمان رئیس پرگنہ مذکور کی تقسیم ہوئی اور بعد ازان زربقیہ مین سے چند بڑی بڑی
رقمین قرضہ کی بہی ادا ہوئین اور مئی ۱۸۶۰ع مین پرگنہ بہادرگڈہ بلحاظ مناسبت موقع
شامل ضلع رہتک کے ہوا اور اسی ماہ مین بندوبست تعین محصول پرمٹ نمک مواضع سلانہ
اور زاہدپور وغیرہ دس سرونکا معرفت مسٹر مرفی صاحب کلکٹر پرمٹ دہلی کے عمل مین آیا
اور انہین ایام مین قلعہ چہاونی جہجہر سرنگ لگاکے باروت سے بالکل اوڑا دیا گیا اور جو کچہہ
سرنگ سے باقی رہا وہ جابجا سے ڈہا دیا گیا دفعہ ۴۲۸ ماہ اگست ۱۸۵۸ع مین
پرگنہ نارنول کا مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور پرگنات کانٹی اور باول مہاراجہ صاحب نابہہ
اور پرگنہ دادری مہاراجہ صاحب جنید کو بجلدوی خیرخواہی اور کارگذاری ایام غدر دہلی
بطور جاگیر سرکار سے دیا گیا اور ضلع جہجہر مین صرف جہجہر اور بادلی او کلونڈ اوبدہوا آ

چار پرگنہ باقی رہے اسواسطے اوسوقت کچھہ تخفیف ملازمان سرکاری کی بہی ہوئی اور نیز جمع
سرسری پرگنات باقیماندہ کی بلحاظ رقبہ اور اوسط وصول بچہسالہ ہاے گذشتہ کی بہ نسبت
جمع عہد رئیس معزول کے فی الجملہ نرمی کیے ساتہہ تجویز ہوئی دفعہ ۲۹م بعد انفصال
مقدمہ بغاوت نواب عبد الرحمن خان رئیس جہجہر اور بہادر جنگخان رئیس دادری و بہادر گڈہ جو بعلت
ازضبطی ریاست کے جلاوطن ہوکر بتقرر ایکہزار روپیہ پنشن ماہواری کے لاہور مین سکونت پذیر
کیا گیا تہا تحقیقات اعمال و افعال لواحقان و متعلقان اونکے کی عمل مین آئی تو نسبت
ابراہیم علیخان ولد عبد الرسول خان نواسہ سرمست خان بن مصطفے خان کی جنگ کرنا مقام
دہلی مین بمقابلہ لشکر انگریزی ثابت ہوا اسواسطے اوسنے پہانسی پائی اور نواب محمد شائستہ خان
ولد خواجہ محمد خان اور عبد الصمد خان عرف کلو خان ولد عبد النبی خان اور سید محمد خان
و ملک محمد خان پسران سردار خان و محمد یوسف خان نواسہ عثمان خان ہمجدیان نواب
عبد الرحمن خان جو قدیم سے سہارنپور مین رہتے تہے اور آمدنی ریاست جہجہر سے مبلغ المابہ
ہزار روپیہ سال پاتے تہے سو نیک چلنی اونکی ایام مفسدہ مین پائی گئی بلکہ محمد شائستہ خان
اپنی ذات سے مقام ہوڈل و پلول ہمپای مستر ہاروی صاحب بہادر وغیرہ صاحبان بخیر خواہی
سرکار مصروف رہا اسواسطے منجملہ زر پنشن معینہ کے تنخواہ سواران رسالہ جو اونکی طرف سے
خدمت لشکر مین حاضر رہا کرتے تہے وضع ہوکر پانسو روپیہ ماہواری محمد شائستہ خان اور
ہزار روپیہ ماہواری اوروں کی پنشن مقرر ہوئی اور کسی طرحکی مزاحمت اون سے نہین ہوئی
اور باقی لواحق نواب کے جو جہجہر مین تہے اون سے زمانہ غدر مین نہ کچھہ خیر خواہی ہوئی
اور نہ بدخواہی اسواسطے بقدر گذارہ پنشن تو اونکی مقرر ہوئی مگر اونکی نسبت یہہ بہی تجویز
ہوئی کہ کل مرد اور عورت جو اولاد نرینہ رکہتی ہین جہجہر سے خارج ہوکر لدہیانہ مین اور

اور باقی عورات پانی پت مین سکونت اختیار کرین چنانچہ مطابق اونکے زینت محل زوجہ
نواب فیض علیخان اور شوکت محل اور اشرف محل اور نزاکت محل اور مسرت محل زوجگان
نواب عبد الرحمن خان کی بمقام پانی پت اور سب بمقام لدہیانہ رہتی ہین اور تفصیل مقادیر
پنشن اونکے کی جو بتاریخ پنجم مئی ۱۸۵۹ع منظور ہوئی ذیل مین لکھی جاتی ہین

تفصیل پنشن ماہواری بیگمات نواب عبد الرحمن خان الف

کافیہ بیگم عرف انور محل ممتاز محل نزاکت محل سرفراز محل نور محل عشرت محل
امتیاز محل شوکت محل اشرف محل فرحت محل مسرت محل راحت محل کویل کنیز

تفصیل پنشن ماہواری اولاد نواب عبد الرحمن خان اما للعہ

سرفراز علی خان نور علیخان عشرت علی خان خلیل الرحمن خان پیاری بیگم دختر
شوکت محل جہانگیرا بیگم دختر کویل کریم النسا و حسن جہان بیگم و محرم النسا دختران
اشرف محل محفوظ النسا دختر اشرف محل کبیر النسا دختر راحت محل نور جہان دختر
مسرت محل **تفصیل پنشن ماہواری ازواج نواب فیض علی خان والد**
نواب عبد الرحمن خان مبارک محل زینت محل عیش محل جواہر النسا
والدہ نواب عبد الرحمن خان **تفصیل پنشن ماہواری علاقہ داران**
نواب عبد الرحمن خان علاوہ الف روپیہ ماہواری اون لوگونکے
جو سہارنپور مین سکونت رکھتی ہین حیدر علیخان و خادم علیخان پسران
عمر خان و امام خان ولد خضر خان و کلو خان نواسہ خضر خان بحصہ مساوی +
محمد علیخان نیاز محمد خان وزیر علیخان پسران شمشیر خان + محفوظ علیخان خلف

حسن علیخان + علی محمد خان فیض الحسن خان اخلاف فیض محمد خان بحصہ مساوی
رحمت علیخان خلف نواب فیض محمد خان یعقوب علیخان و یوسف علیخان و اسد علیخان
و دلاور علیخان و ثریا بیگم اولاد نواب فیض علیخان عمار پیاری بیگم دختر نواب
فیض محمد خان سرفراز علیخان احمد علیخان پسران محفوظ علیخان + امراؤ بیگم دختر
فیض علیخان از بطن سکھہ محل حسن جہان بیگم دختر فیض علیخان از بطن عیش محل عز بیگم
کل مبلغ چار ہزار پانسو پچانون روپیہ پنشن حین حیات ان لوگون کی مقرر ہوئی اور
منجملہ اونکے جسقدر لڑکیان ناکتخدا ہین اونکی پنشن صرف تا ہونے شادی تجویز ہوئی
اور بر وقت شادی یہہ بات قرار پائی کہ ایک ہزار روپیہ صرف مصارف شادیکا
دیکر پنشن مسدود کردی جائی اور جو ازواج بہادر جنگ خان رئیس دادری اور
بہادرگڈہ کی ہین اونکے واسطے کچھہ روک ٹوک نہین ہوئی اون مین سے جسکا
جی چاہا وہ بہادرگڈہ مین رہے اور جسکا جی چاہا وہ لاہور مین اپنے خاوندکے پاس
چلے گئے **ذکر حکومت کپتان جان فنڈل صاحب بہادر**
ڈپٹی کمشنر دفعہ ۳۰ ہ ۷ ماہ اپریل ۱۸۵۹ء کو مسٹر کیمل صاحب ضلع
جہجہر سے تبدیل ہوکر بعد سپردگی کام کپتان ڈوائر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے الہ اباد کو چلے
گئے اور کپتان ڈوائر صاحب نے تا آخر اپریل بطور قایم مقام کے کار فرمائی حکومت
ضلع کی کی یکم مئی ۱۸۵۹ء کو کپتان جان فنڈل صاحب بہادر ضلع لیہ سے
تبدیل ہوکر اور بر عہدہ ڈپٹی کمشنری ضلع جہجہر کے تشریف لائے اور اونہون نے
کار انتظام ضلع پر متسلط ہوکر سوائے کار معمولی کے ایک یہہ نئی بات نکالی کہ ہر ایک
ہفتہ مین تین روز واسطے بار عام کے مقرر کئے کہ اون ایام مین سات بجے سے

نو بجے صبح تک ہر ایک شخص کو اجازت ہی کہ سوا تذکرہ مقدمات مرجوعہ کے اور جو کچھہ اوسکا
جی چاہے بے تکلف اونسے اگر عرض کریے چنانچہ اوس جلسہ مین لمبرداران قصبہ و زمین جھجہر
اور دیگر دیہات کی مخلا بالطبع باریاب ہوکر حسب دلخواہ اپنے اونسی گفتگو کیا کرتے تہے اور
صاحب موصوف بہی اون امور پر جو مفید عام یا خاص ہوا کرتے تھے لحاظ فرماتے تہے
دفعہ ۳۱ھ کپتان فنڈل صاحب نی اپنی عہد حکومت مین حوالی شہر اور اندرون بازار
شہر کے سڑکہای پختہ طیار کرائین اور واسطے صفائی اور سہولت اخراج پانی کی دونون
جانب بازار مین نالیان پختہ بنوادین اور بوادید مقیم الحالی زمینداران پرگنہ کانونڈ کی
اکثر دیہات کی جمع سرسری پرگنہ مذکور مین تخفیف دی دفعہ ۳۲ھ غالبا ماہ مارچ
۱۸۵۹ء مین عبد الصمد خان نی بار دوم نواح نارنول مین قصبہ پاٹن تک اگر سر شورش
اوٹہایا تہا کہ اوسکے دفعیہ کے واسطے فوج سرکاری متعینہ قلعہ کانونڈ اور افواج مہاراجہ
پٹیالہ جلو ریز پہونچی اور دخل اوسکا نواح مذکور مین ہونے نہ پایا لاچار نامبردہ بس پا ہوکر
راجستان کی طرف چلا گیا اور وہان جاکر چند روز لوٹ کہسوٹ کرتا رہا مگر آخر کار جب
اوسطرف بہی فوج سرکاری اور راجواڑی نے اوسکو دبا لیا اور سرکار سے بہی اشتہار
اس امر کا ہوگیا تہا کہ جس شخص نے ایام نے سیاستی مین کسی رعایا انگریزی کو ایسی کے
قتل نکیا ہوگا اور وہ ترک بغاوت کرکے سرکار مین حاضر ہوجاویگا تو قصور اوسکا معاف
کیا جائیگا اور اگر وہ شخص سرغنہ اور سردار ہوگا تو جان بخشی تو اوسکی ہوگی لیکن وہ تحقیقات
اور عود دیگر سزا سے بری نہ ہوگا سو اگرچہ یہہ امر مشکوک تہا کہ آیا نامبردہ سرغنون مین داخل
ہی یا نہین الّا اونسے مجبور اور نرغہ ہوکر اپنی تئین مہاراج بیکانیر کے حوالہ کیا اور اونہون نے
اوسکی بہت سفارش اور شفاعت کی اور اور لوگ بہی اوسکے ساعی ہوئے لامحالہ اوسکی

سفارش مین گورنمنٹ کو ایک رپورٹ خاص ہوئی جب اوسکا قصور اس شرط پر معاف
ہوا کہ وہ اپنے گہر اگر قیام کرے چنانچہ مہاراج بیکانیر نے اوسکو مقام سنور علاقہ مہاراجگی
پٹیالہ وطن اوسکی مین پہونچا دیا کہ وہان تا مبردہ ڈیڑہ سال تک بلا خلش رہتا رہا
آخر بتاریخ سوم ربیع الاول ۱۲۸۰ہجری مطابق ۱۸۶۳ع اپنی قضا سے مرگیا دفعہ ۴۳
ازبسکہ قدیم سے ہندوستان مین یہہ رسم جاری تہی کہ شادی اور غمی مین ہر کس و ناکس
مصارف زیادہ کیا کرتا تہا اور اسبات کو اپنی اقران اور امثال مین موجب فخر اور نیک نامی
سمجہتا تہا حالانکہ اوس مین ایک یہہ بڑی قباحت تہی کہ جو لوگ مفلس اور تنگ دست تہے
وہ بہی خواہ مخواہ برادری مین اپنی ناموری اور سرخروئی کے واسطے قرض کرنیکے یا جائداد
کو بیچکر اپنی توانگر اور مالدار بہائیونکے برابر صرف کرتے تہے اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوتا تہا کہ آخرکار
زیرباری اور قرضداری کے سبب سے خراب و خستہ ہوجاتے تہے اسواسطے ماہ جولائی
۱۸۵۹ع مین سرکار نے براہ شفقت مربیانہ یہہ بات تجویز کی کہ لوگونکو فضول خرچی اور
اصراف بیجا سے بطور مشورہ فہمایش کے باز رکہا جاوے اور ہر یک قوم اور فرقہ مین حسب
رای مردم دانا اور عقلاے اوس قوم اور فرقہ کے مصارف شادی اور غمی کے واسطے
ایک تعداد مناسب مقرر کیجاوے کہ اوس حد سے کوئی دولتمند اور متمول تجاوز نکرے
تاکہ ثانی الحال بیچارہ غریب اور نادار لوگ اوسکی برابری کی حرص مین اپنے مقدور سے
زیادہ صرف کرکے باعث اپنی خرابی اور تباہی کے نہون چنانچہ مطابق اوسکے تجویز
سرکار کے جملہ تحصیلون مین سرغنہ اور دانشمند ہر ایک قوم کے بطور پنچایت جمع ہوئے اور
اونہون نے موافق فہمایش تحصیلدارونکے باہم صلاح کرکے تعداد ناپ و اجبی واسطے
مصارف شادی اور غمی کے مقرر کرلین اور پہر روبرو صاحبان ڈپٹی کمشنر بہادر کے

جاگر حدود مقررہ کو تصدیق کردیا سواوس انتظام مین رعایای ضلع جہہر نے جو حدود خرچ
شادی اور غمی کیے قایم کی ہین اونکی تین درجہ ہین اعلی اوسط ادنی پس اگر اس موقع پر
کیفیت اوسکی مفصل درج کیجاتی تو ایک گونہ طوالت نامرغوب ہوجاتی اسواسطے جو تعداد
مصارف اعلے کی ہر ایک قوم اور فرقہ ضلع جہہر مین مقرر ہوئی تہی اوسکو موجب نقشہ
ذیل کے درج کیا جاتا ہے نقشہ خلاصہ تعین حدود مصارف شادی و غمی رعایا ضلع جہہر جو ۱۰
ماہ اکتوبر ۱۸۵۹ع کو سرغنون اور مکہیا لوگونکی طرف سی روبرو فنڈل صاحب ڈپٹی کمشنر کے
تصدیق ہوئین

اہل ہنود

نام قوم	مصارف شادی درجہ اعلے	مصارف غمی درجہ اعلے
برہمن	ہمار	عار
اجارج	۱۰مار	ھ
مہاجن	اہمار	سار
دسّہ مہاجن	اہمار	ماھ
راجپوتان	عار	مار
کائتان	المار	مار
ڈہوسر	مارھ	مارہے
کابڑی	ھ	للعہ
داگوت	ھ	ملبہ
گوجر	لہ	ھ
جاٹان	ماھ	مار

بھٹیاران	صہ	سہ
میراثی	صہ	للعہ ر
گاذران	للہ	صبہ
تیلی	للہ	بہ
قصاب	سہ	لبہ

اگرچہ وقت تصدیق حدود معینہ بالاکے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو سب سرغنون
پنچون نی اقرار کیا تہا کہ ہم لوگ ان حدود معینہ میسے تجاوز نہین کرینگے اور جو اہیا نا گوی شخص
اوس سی انحراف کریگا اوسکو برادری سی خارج کرینگے لیکن پابندی اون حدود مقررہ
کی جیسی کہ چاہئی آیندہ کو نہین ہوئی اور وقتاً فوقتاً مقدور والے لوگ اوس سی تجاوز
کرنے لگے اور اہل برادری نے کچہہ تدارک اوسکا نہین کیا لیکن سرکار سے ہمیشہ لوگونکو
نصیحت اور فہمایش ہوتی رہتی ہے کہ اصراف اور فضول خرچی سے جو دین اور دنیا مین
نتیجہ بد رکہتی ہے باز رہین اور یقین ہے کہ طبقہ رعایا ترغیب اور فہمایش سرکاری سے
بتدریج اس رسم مضموم اور خرابی آور کو چہوڑ دی دفعہ ۳۴ آخر سنہ ۱۸۵۹ع
مین کچہہ کچہہ محصول آمدنی اور اجرا سے خرچجات کا رعایا سے سرکار مین معرفت
تحصیلداران کی لیا گیا مگر کچہہ انتظام کامل تشخیص اوسکے کا نہین ہوا اور اسی سال کے
ماہ دسمبر مین موضع چہارا پرگنہ جہجہر سے علیحدہ ہو کر متعلق تحصیل سانپلہ کے ہوا دفعہ ۳۵
ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰و۱۸۶۱ع مین بندوبست سرکاری نسبت پیداوار نمکسر ہا و موضع سلانہ
و زاہد پور و مبارک پور و سلطان پور وغیرہ دس سرونکا بجمع رسدی تا سال سنہ ۱۸۶۴و۱۸۶۵ع
ٹہیکہ دلداران کے نام کیا گیا دفعہ ۳۶ اس مہینے مین ذمہ واری انتظام مدارس

دیہاتی کی عہدہ صاحبان رشتہ تعلیم سے منقطع ہوکر متعلق صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع سے کی گئی اور اس بندوبست جدید مین ڈپٹی انسپکٹر اور سب ڈپٹی انسپکٹر جو نگران حال مدرسان رہتے تھے اور لوگونکو ترغیب تعلیم کی کرتے تھے موقوف ہوے اور بجاے اونکے ضلع مین ایک شخص مہتمم بنام ذرحیف محرر کے مقرر ہوا اور منجملہ محرران تحصیل کے ایک محرر بیافتگی پانچ روپیہ ماہوار ای صیغہ اسکول فنڈ مین سے ذمہ دار تحریر کاغذات ضروری پرگنہ متعلقہ مکاتب کا ہوا اور بار انصرام مدارس اور ترقی تعلیم کا اوپر تحصیلدارونکے زیادہ ڈالا گیا اور تعلق صاحب انسپکٹر اور ڈائرکٹر رشتہ تعلیم کا مدارس دیہاتی سے صرف یہہ باقی رہا کہ حسن و قبح کارروائی تعلیم کو ملاحظہ فرماکر اصلاح اوسکی بطور مشورہ کے معرفت صاحبان اضلاع کے کراتے رہین

دفعہ ۷۳۴ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۶۰ء کو کپتان ڈوائر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر بندوبست جھجہر سے تبدیل ہوکر ضلع راول پنڈی کو چلے گئے اور ماہ جون ۱۸۶۰ء مین سرکار سے بلحاظ کسی مصلحت ملکی کے بحکم سرکار دیہات پرگنہ کانونڈ اور بدھوانہ کا اہالیان مہاراجہ پٹیالہ اور نابہہ اور جیند کو باعتبار اتصال علاقہ عطیہ سابقہ بہ تفصیل نام و تعداد جمع ہر ایک گانو کے نافذ ہوا چنانچہ شروع جولائی ۱۸۶۰ء مین جملہ دیہات مفوضہ پر دخل اہالیان سرکار راجا صاحبان کا دلایا گیا اور کل کاغذ موجودہ دفتر ضلع جھجہر بابت اون پرگنات کے اونکو سونپ دیئے گئے اور ضلع جھجہر کا شکست ہوکر پرگنات جھجہر و بادلی شامل ضلع رہتک کے ہوگئی چنانچہ ۱۲ ماہ مذکور کو کپتان ہارز صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع رہتک نے جھجہر مین پہونچکر کپتان فنڈل صاحب ڈپٹی کمشنر جھجہر سے سب کام سمجھہ لیا اور دفتر ضلع کا رہتک کو روانہ ہوگیا اور کپتان فنڈل صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مین بعہدہ ڈپٹی کمشنری تشریف لیگئے اور دیگر ملازمان رشتہ صدر ضلع اور مفصلات پرگنات مفوضہ کے تخفیف مین آگئے مگر اون

مین جو لوگ قدیم اور لئیق تھے اونکے نامون کی فہرست مرتب ہوکر بحکم صاحب فنانشل کمشنر
بہادر کی جملہ اضلاع کمشنری دہلی اور حصار مین اس منشاسے بھیجی گئی کہ بروقت خلوی کسی
اسامی کی اول پرورش اون لوگونکی عمل مین آوی اور بحکمہ رلیے بر تاب سنگھ صاحب
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کا واسطے انصرام بندوبست کے خاص جھجر مین بندوبست قائم ہوا

ذکر حکومت کپتان ہاز صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع رہتک من ابتدای شمول تحصیل جھجر و بادلی کا دفعہ ۳۸ہ

زمانہ کپتان ہاز صاحب ڈپٹی کمشنر مین سلسلہ فروخت ہونی ملبہ اکثر مکانات عہد رئیس کا جاری ہوگیا چنانچہ ملبہ چوبی اور خشتی مکانات
اندرون قلعہ کا فروخت ہوا دفعہ ۳۹ہ باہ اکتوبر ۱۸۶۰ع کے کل ممالک محروسہ مین
حکم مقرر کیئے جانے محصول کا ہر ایک قسم کی آمدنی اور منافع پر اور طلب کیئے جانے رسوم کا
ہر ایک اہل حرفہ وغیرہ سے بدین شرط صادر ہوا کہ جن لوگونکی آمدنی اور منافع سالانہ
دو سو روپیہ سی زیادہ اور پانسو سی کم ہوا اون سی فیصدی دو روپیہ سالانہ محصول لیا جاوی
اور جن لوگونکی آمدنی اور منافع پانسو روپیہ یا اوس سے زیادہ ہوا اون سی فیصدی
چار روپیہ محصول سالانہ لیا جای اور منجملہ آمدنی اس درجہ کے فیصدی تین روپیہ خزانہ
عین المال مین داخل ہو اور فیصدی ایک روپیہ طیاری سڑکون اور پلون وغیرہ
امور مفید عام مین صرف کیا جای اور میعاد اس محصول کی پانچ برس من ابتدای
۳۱ جولائی ۱۸۶۰ع لغایت یکم اگست ۱۸۶۵ع مقرر ہوئی اور شرح رسوم اہل حرفان
اور دوکانداروں کی بلحاظ حیثیت اجرای اونکے کار کے تین درجہ قرار پائی چنانچہ
اول مین تعداد رسوم کی فی کس تین روپیہ اور درجہ دوم مین دو روپیہ اور درجہ
سوم مین ایک روپیہ قرار پایا اور سبب مقرری ان کرونکا یہہ ہوا کہ مفسدہ ۱۸۵۷ع مین

جو بسبب بغاوت فوج کے ہند مین واقع ہوا تہا سرکار کو زیادہ نقصان اوٹہانا پڑا جبکہ صبا
جب ۱۸۵۸ء مین ملکہ معظمہ وکٹوریا دام سلطنتہا نے بلحاظ مصلحت ملکی کے اہتمام عملداری ہندوستان کا ایسٹ انڈیا
کمپنی سے مسترد کر کے نظم ونسق اوسکا اپنی ہمت والانہمت پر لیا تو وقت انتزاع مملکت
ہندوستان کے حساب کی روسے کئی کرور روپیہ دادنی کمپنی کا ذمہ ملکہ معظمہ کے برآمد ہوا
اسواسطے بغرض ادائے قرضہ ذمگی سلطنت برٹش انڈیا کے ایک میعاد مناسب کیواسطے
جسمین سلطان مملکت مذکور کو بار دیون لوگون سے سبکدوشی ہوجاوے تجویز تقرران
محصولونکی عمل مین آئی چنانچہ واسطے تشخیص محصول پرگنہ ججہر اور بادلی کے میر اقرار علی
تحصیلدار اسیسر یعنی تشخیص کنندہ مقرر ہوا اور شمبر داس تحصیلدار بادلی کو حکم ہوا
کہ وہ تا اختتام بندوبست تشخیص محصول انکم کی انتجام کام ججہر اور بادلی دونو تحصیلونکا کرتا رہے
کہ مطابق اوسکے میر اقرار علی اسیسر نے تمام علاقہ ججہر اور بادلی مین دورہ کر کے تشخیص
محصول آمدنی کی کی اور جب اسیسر مطابق اپنی تجویز کے تشخیص کر چکا تو پہر اصلاح او
منظوری اوسکی پیشگاہ کپتان ہار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ہوئی اور صاحب
موصوف نے واسطے رفع نقص بندوبست کے بڑے بڑے قصبون اور دیہات مین دورہ کیا
غرضکہ آخر ۱۸۶۰ء مین تکملہ تشخیص ہر دو قسم کے محصول یعنی آمدنی اور اجرائے خرچیات کا
ہوچکا دفعہ ۴۴ اسی سال مین امساک بارش باران کا تمام ہندوستان مین اس درجہ
تک ہوا کہ دونو فصلون یعنی برسات اور مہاوٹ مین کوئی بارش کامل نہین ہوئی
اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ملک مین قحط سالی بشدت ہوگئی یہانتک کہ نرخ غلہ کا فی روپیہ
۸ سار ہوگیا اور خلقت خدا کی بہوک کے صدمہ سے تراہ تراہ کرنے لگی اور
غربا لوگ اپنے گہرون سے جلاوطن ہوکر اطراف اور اکناف عالم مین گداگری کیواسطے آوارہ

پھرنے لگی اور بقالون نے اپنی کہتون مین سے ایسا ایسا پُرانا غلہ دبا ہوا نکالکر خاطرخواہ دامون کو
بیچڈالا کہ اگر اوسکے دانہ کو چکّی سے ملا جاوے تو مثل ہڈی کے روڑے کی پس جاوے اور لوگون نے
ناج نہ ملنے کے سبب سے درختونکے چہالین اور گوکہرو یعنی خارخسک کو پیس کر کہانا شروع کیا
سوا اوسکے کہانے سے شکم پروریکا ہونا معلوم بلکہ اور اولٹا خلقت بمرض اسہال مبتلا ہوکر
مرنے لگی القصہ ایسی حالت مخمصہ کی عالم گیر ہوئی کہ اگر اوسکے دفعیہ مین سرکار انگریزی براہ
علوہمتی اپنی مال اور اہتمام سے شریک حال رعایا نہ ہوتی تو یقین تھا کہ کروڑون آدمی الجوع
الجوع کرتے مرجاتے مگر سرکار انگریزی ایسی دلداری اور محبت سے قحط زدون کی پرورش
اور چارہ گری مین مصروف رہی جیسے کوئی بڑا مربی مصیبت کیوقت مین اپنی اہل و
عیال کی غمخواری اور دردشریکی کرتا ہے چنانچہ اول تو جن جن دیہات مین جس جس
قدر اثر خشک سالی کا ہوا اوسی قدر جمع مالگذاری اونکی معاف کردی دوم جو ہسبنس
ٹیکس یعنی رسوم اجرای حرفجات وغیرہ کا بضرورت خاص لگایے گئے تھے بسبب اسکے کہ
اثر اوسکا اکثر غربا اور کم سرمایہ لوگونکے حق مین نہج خرابی تہا تحصیل اوسکی بالکل موقوف
کردی سوم شہرون اور قصبون مین معتبر افسرون اور رئیسونکی معرفت خیرات خانہ
مقرر ہوئے کہ وہان شام کیوقت سے تقسیم غلہ کی شروع ہوکر رات تک جاری ہاکرے
تاکہ تاریکی شب مین وے لوگ بہی وظیفہ خواری سے محروم نرہین جو دنمین علانیہ سب
لوگونکے سامنے خیرات لینا عار سمجہتے ہین اور سوا اسکے جو عورات پردہ نشین اور
مرد غیور تہے اونکے پاس بہی گہر بیٹہے ہوئے کچہہ وجہ کفاف پہونچنے لگا اور جابجا کام
تیاری سڑکون اور صفائی رستون اور کندیدگی تالابونکا جاری ہوگیا تاکہ مساکین
لوگ مزدوری کے ذریعہ سے اپنی اوقات بسری کرین چہارم ایک صلاے عام ہوئی

کہ جو شخص برکت والا اپنی ہمت اور توفیق سے کسی قدر روپیہ کسی صورت سے محتاجون کی
پرورش مین صرف کریگا اوسیقدر روپیہ سرکار سے اوسکے سرمایہ خیرات مین شامل کر دیگی
اور اوسی تجویز کے شامل کرنیکے واسطے تحصیلدار لوگ موجب حکم کے اپنے علاقہ کے ایک ایک
گانو مین دورہ کر کے دیکھنے لگے کہ کوئی محتاج وہان ہے یا نہین اور جسقدر کنگال لوگ
ملے اونکی فہرست بنائی اور وہانکے مہاجنان اور مالدار لوگونکو ترغیب دیکر کچھہ کچھہ
زر چندہ جمع کیا گیا اور جسقدر زر چندہ جمع ہوا اوسیقدر روپیہ سرکار سے شامل ہو کر اوس مین سے
خبرگیری قوت روزمرہ اونکے کی ہونے لگی الحاصل ایسا انتظام کہ سختی اور شدت قحط نے خلایق پر
نہایت کم اثر کیا علاوہ اسکے جب جون ۱۸۶۱ع مین بارش ہوئی تو کاشتکار لوگ
اجرای کار زراعت مین بالکل مجبور اور بے دسترس تھے کیونکہ کال کی شدت سے
ڈنگار ان زراعت بیچارگی کیحالت مین مر گئے تھے اور اون لوگونکو یہہ استطاعت
نہ تھی کہ اپنے پاس سے بیل اور بیج خرید کر ہاٹ کھیتی کا پہیلا دین تاکہ تا طیاری
فصل آیندہ کے روٹی کہا سکین اسواسطے سرکار نے اون لوگونکو واسطے خریدنے
بیل اور بیج اور قوت بسری کے تقاوی دی اور اس تقاوی مین دو قسمین رکھین ایک
خیراتی اور دوسری سرکاری تقاوی خیراتی اوس سرمایہ مین سے دی گئی جو واسطے
پرورش یتیم الحالان قحط کے جمع ہوا تھا اور اوسکی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ آیندہ کو
اگر لوگونکو مقدور ادا کرنیکا ہوگا تو بسہولیت وصول ہوگی ورنہ نہین اور تقاوی
سرکاری وہ تھی جو خزانہ عین المال سرکار سے دی گئی تھی اوسکی نسبت یہہ خصوصیت
تھی کہ وہ روپیہ زمانہ فارغ البالی مین بطور قسط بندی تدریج کے ساتھہ وصول کیا
جاوے چنانچہ پرگنہ جہجر مین [illegible] روپیہ تقاوی خیراتی کا اور [illegible] روپیہ تقاوی

سرکاری کا رعایای زراعت پیشہ کو تقسیم ہوا تھا دفعہ ۱۴۴ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع مین لین
برمٹ کی جو قصبہ مہم علاقہ رہتک سی براہ موضع مدینہ و خاص رہتک و موضع کیہراور علاقہ
تحصیل سانپلہ و خاص سانپلہ و موضع مبنہ کی بجانب اگرہ و جہانسی وغیرہ پورب و دکہن کے
جاتی ہے وہ اپنی جگہہ معمولی سے جنوب کیطرف ہٹائی گئی اور اس انتظام مین لین مذکور
علاقہ تحصیل جہجہر اور بادلی مین قیام پذیر ہوئی چنانچہ قصبہ جہجہر مین سررشتہ اسسٹنٹ گرداور
ماتحت سررشتہ گرداوری قصبہ بیری علاقہ رہتک اور قصبہ بادلی مین خود سررشتہ گرداوری
مقرر ہوا اور مطابق انتظام مجاریہ سررشتہ برمٹ کے پان پان سو قدم کے فاصلہ پر ایک ایک
چوکی بٹھائی گئی سو سرحد موضع دہوڑ علاقہ تحصیل جہجہر سے لیکر موضع لوہٹ علاقہ بادلی
تک للعہ چوکیات قایم ہوئین اور ہر ایک چوکی پر چار چار سپاہی اور دو دو چوکی پر
ایک ایک جمعدار مقرر ہوا تاکہ وہی لوگ موافق آئین برمٹ کے روک ٹوک نمک و قند سیاہ
و بورہ وغیرہ مٹھائی غیر مرکب کے جو بلا رونہ بطور ناجائز لائی جاتی کرتے رہین اور خط لین پر
کیکر و کریحوہ وغیرہ درختان خاردار نہایت گنجان اور ہجوم کے ساتھہ جمائے گئے اور پس پشت
اونکی باڑ جہربیری کی رکھہ کر ایسی سد مستحکم طیار کی گئی کہ آدمی کا تو کیا دخل جانور بہی
ادہر کو گذرنے نہ پاوے اور واسطے درآمد برآمد عوام الناس کے جابجا مواقع مناسب پر
ناکہ بنائے گئے کہ وہ دن کہلے رہین اور شام کو بند ہو جاوین اور خاص ایک ناکہ
جہجہر اور کچہری تحصیل کا جسطرف کو آمد رفت ملازمان وغیرہ کی زیادہ تر رہتی ہی رات کے
نو بجے تک کشادہ رہے دفعہ ۲۴۴ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ع سے بنظر مصلحت کے تحصیل پرگنہ
بادلی شکست ہوکر ملازمان اوسکے تحفیف مین لگ گئے اور منجملہ ... مواضع متعلقہ پرگنہ مذکور
کے موضع حبیب پور ایک م شامل تحصیل سانپلہ ضلع رہتک کے اور ... م بدین

تفصیل کالیاواس اقبال پور جہانجردلہ سلطان پور مبارک پور
خائق پور دومان خورم پور فاضل پور جوبیاواس بربری
کندولہ لکاکا لسوبندہ دالودہ کڈھے علیم الدین پور
شہد پور بالڑی جراون برہرہ شیخو پور باجرہ راجو پور کوکانہ
کانوالہ سحانہ فریدپور شامل ضلع گوڑگانوہ اور بموجب بدین تفصیل
اسماق پور اسحانہ ۔ اسحاق پور غریب دیڈہاسہ مبارک پور عرف فیض اللہ پور
غالب پور دیورانی دیوراله شامل ضلع دہلی ہوئے اور باقی دیہات
متعلق بتحصیل جہجر کیے کئے گئے کہ نام اونکے انشاراللہ تعالے جلد دوم مین بذیل تفصیل
دیہات تحصیل جہجر کے لکھے جائینگے اور اسی انتظام مین بدین تفصیل بھدانہ
بہدانی بردانہ جراالی ریواری کہبرہ سرخ پور رہہ حویلی کیلا کہیری آسرا
گوراور متاناریور پرگنہ جہجر سے خارج ہوکر داخل تحصیل سانپلہ کے ہوئے
دفعہ ۳۴۴ مئی ۱۸۶۱ء مین سررشتہ پولس جو ہمیشہ سے متعلق صاحبان مجسٹریٹ یعنی
عدالت فوجداری اضلاع سے علیحدہ ہوکر انتظام اوسکا اس طرح عمل مین آیا کہ ایک
صاحب افسر اعلے تمام پولس پنجاب کا بلقب انسپکٹر جنرل پولس بمتابعت لوکل گورنمنٹ
کے لاہور مین مقرر ہوا اور تمام اضلاع پنجاب کی باعتبار کارروائی پولس کے
چار حلقون پر منقسم ہوئے اور ہر ایک حلقہ کی سرپرستی کے واسطے چار صاحب
بلقب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولس ماتحت صاحب انسپکٹر جنرل کے مقرر ہوئے اور ہر ایک
ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے تعلق کئی کئی ضلع کیے گیے اور ہر ایک ضلع مین دو افسر انگریز
ایک بلقب ڈسترکٹ سپرنڈنٹ اور دوسرا نائب اوسکا ملقب اسسٹنٹ دسترکٹ سپرنڈنٹ

مقرر ہوا اور ماتحت اونکے بقدر ضرورت ایک فوج مختصر دیسی سوار اور پیادہ کی تعینات
ہوکر صدر مقام ضلع مین تعینات ہوئی اور اوس فوج دیسی پر ایک افسر اعلے ملقب انسپکٹر اور جتنے
افسر اوسکے نیچے ملقب ڈپٹی انسپکٹر اور سارجنٹ سوار اور پیادہ کے مقرر ہوئے اور جو سپاہی
پیادہ تہے لقب اونکا کنسٹبل کہا گیا چنانچہ ہر ایک تہانہ مین انتظام کے واسطے ایک ایک ڈپٹی
انسپکٹر اور دو سارجنٹ اور بہت سے کنسٹبل اور جہان ضرورت ہی وہان ایک ایک یا دو دو
سوار مامور ہوئے اور بندوبست کار تحریر سررشتہ تہانہ کا اسطرح پر ہوا کہ اکثر منجملہ ہر دو سارجنٹان
مامورہ تہانہ کے ایک سارجنٹ خوانده اور نیز جماعہ کنسٹبلان مین ایک کنسٹبل خوانده مخصوص
واسطے اجرای کار نوشت خواند کے متعین ہوا اور انہین کنسٹبلون مین ایک شخص واقف کار
سراغ براری کار کہا گیا تاکہ وہ ضرورت کیوقت کام کہوج کا کرے ورنہ ہمیشہ کار معمولی
کرتا رہے اور سررشتہ صدر و سرکت سپرنٹنڈنٹ مین کئی کئی ڈپٹی انسپکٹر اور سارجنٹ خوانده
واسطے انصرام کار تحریر انگریزی اور فارسی کے متعین ہوئی پس اب اس انتظام جدید مین
کچھہ تعلق عزل و نصب پولس کا صاحبان مجسٹریٹ اضلاع سے باقی نہین رہا مگر ہان اسقدر
واسطہ اونکا البتہ بحال ہا کہ وہ نگرانی حسن و قبح کاروائی پولس کی کرتے رہین اور جو رپورٹ
اور کاغذات پولس سے بہیجی جاوین اونکی نسبت احکام مناسب دین اور مقدمات چالانی
کو فیصل یا سپرد دورہ کے کرین اور پولس کی طرف سے عدالت مین ایک ایک افسر ملقب
کورٹ انسپکٹر اور کئی کئی نائب اوسکے ملقب اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر کے تعینات ہوئے
تاکہ وہ لوگ مقدمات چالانی مین دربیشی اسامیان اور انتظام آداب عدالت کا
کرتے رہین اور بڑے بڑے قصبات مین جو راتکے وقت گشت اور حفاظت کے واسطے
جماعت چوکیداران کی مقرر رہتی وہ بہی اس انتظام جدید مین برخاست ہوگئی

اور اونکی جگہہ بہی کنسٹبلان قواعد دان بہرتی ہوئی اور اگرچہ تنخواہ اونکی موافق معمول
شہر کے لوگون سی ملتی رہی مگر بتعلق عزل و نصب اونکے کا بہی رشتہ پولس سے ہو گیا اور
اسی قسم کے ملازمان پولس بلقب شہر پولس کے نامزد ہوئے مگر سوائے اونکے جو چوکیدار دیہات کے
تہے موقوفی بحالی اونکی بدستور مجسٹریٹان اضلاع کے اختیار مین رہی دفعہ ۴۴ ۴۴ مئی سنہ ۱۸۶۱ع
مین جو جہادنی عہد رئیس کی بسبب ضبطی ریاست ویران پڑی ہوئی تہی زمین اوسکی معہ چاہات
باستثنای مکانات تا باغ جہان آرا اور اندرون قلعہ کے بعد دریافت حقیقت تقرریجان
مالکان سابق کو بخشی گئی اور جمع اوسکی تشخیص ہوکر اون لوگون کے ذمہ سال بسال فصل بفصل
واجب الادا گردانی گئی دفعہ ۴۵ ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ع مین کپتان مارز صاحب ڈپٹی کمشنر
بحصول رخصت دو ماہ کوہ کانگڑہ کو گئے اور اونکی جگہ کپتان ہارن صاحب اسسٹنٹ کمشنر
انبالہ قایم مقام ڈپٹی کمشنر ہوکر آئے اور اونکے عہد مین بتاریخ ۲ نوامبر سنہ ۱۸۶۱ع انتظام
تخفیف وتجدید عہدہ جات اور کمی بیشی تنخواہ ملازمان صدر اور مفصل کا عمل مین آیا
چنانچہ جو کچہہ اثر انتظام مذکور کا رشتہ تحصیل اور محکمہ راے پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا
اسسٹنٹ کمشنر مقیم جہجہر مین پہونچا کیفیت اوسکی ضمن ہاے آئندہ مین لکہی جاتی ہے

ضمن اول تنخواہ ماہواری میر اقرار علی تحصیلدار کے دوسو روپیہ سے ما [illegible]
اور تنخواہ مولچند نائب تحصیلدار [illegible] سے [illegible] اور تنخواہ قبول سنگہ واصل باقی نویس کے
[illegible] سے [illegible] اور تنخواہ رنجیت رائے قانون گوی کی [illegible] سے [illegible] اور تنخواہ
میر العل خوطہ دار کی [illegible] سے [illegible] اور گنگا سہای جمعدار کے [illegible] سے اٹہہ روپیہ
ہو گئے اور ایک آسامی نائب قانونگوہے کی جدید مقرر ہوئی اور تین نفر چپراسیان
تحصیل کے تخفیف مین آگئے **ضمن دوم** حال محکمہ راے پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

کا یہہ ہے کہ پہلے اونکے محکمہ مین حسب تفصیل ذیل عملہ مقرر تھا چھمن نراین سرشتہ دار رام چھپال محرر ہر نراین محرر تلنگ ہر اس انتظام جدید مین وے سب خاست ہوے مگر منجملہ اونکے کچھمی نراین تو محکمہ بندوبست مین اور رام چھپال اسامی نایب قانون گوئی پر اور ہر نراین محرری جوڈیشل تحصیل جھجر پر مقرر ہو گیا دفعہ ۴۴۴ اسی سال مین بحسب لجسلٹف کونسل بہی ایک قانون بنام ز ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۱ع نافذ ہوا کہ اوسکی رو سے سرکار کو اختیار ہو گیا کہ سوائے مسکوک طلا و نقرہ و مس کے ایسے کاغذ بہی جاری کرے جو معاملات لین دین مین نقدی مین بجاے مسکوک کے رایج اور روان رہین چنانچہ مطابق اوسکے ۵ سے زیادہ تعدادکے کاغذات ممالک محروسہ سرکار مین بخوبی شایع اور مروج ہو گئے اور اس قسم کے ہر ایک کاغذ مین وہی تعداد منقوش ہوتی ہے جس مقدار نقد پر چلایا جاوے اسکا ملک مین منظور ہوتا ہے دفعہ ۴۴۷ جب بعد انقضای میعاد رخصت دو ماہ کے کپتان ہاز صاحب لوٹ آئے تو اونہون نے قریب ڈیڑہ مہینے کے ضلع رہتک مین قیام رکھا اور پہر تبدیلی اونکی ضلع شاہ پور ملک پنجاب کو ہو گئی اور ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع کو بجاے اونکے کپتان ہسٹن صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر تشریف لائے ذکر حکومت کپتان

امسٹن صاحب و میجر کریم صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنران دفعہ ۴۴۸

۲۲ یا ۲۳ تاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع کو کپتان ہسٹن صاحب نے کام ضلع رہتک کا کپتان ہاز صاحب ڈپٹی کمشنر سے لیا اور گیارہوین ماہ مئی سنہ ۱۸۶۲ع تک یہان قیام رکھا اور ایک دفعہ آخر ماہ مارچ سنہ مذکور مین میجر کریم صاحب بہی ضلع دہلی سے عہدہ ڈپٹی کمشنری ضلع رہتک پر مقرر ہو کر آئے تھے کہ آٹہہ دس روز قیام رکھکر کسی اور ضلع کو تشریف لے گئے اور کپتان ہسٹن صاحب بدستور بحال رہے ان صاحب کو خاص رہتک

[illegible] وہ قانون جسمین [illegible] قانون [illegible] جاری ہی ۱۲

مین کوئی کوٹہی واسطے قیام کے دستیاب نہین ہوئی اسواسطے اولاً دورہ ضلع کا کرتے رہے اور تخمیناً دو ماہ مقام جہجہر مین اندر کوٹہی باغ جہان آرا کے مقیم رہے دفعہ ۴۹ یکم جنوری ۱۸۶۲ء کو علی العموم تمام ہندوستان مین دو کتابین ہدایت کی ایک ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء بطور اصول قانون موسوم مجموعہ تعزیرات ہند اور دوم ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء بطور دستور العمل موسوم بہ مجموعہ جدید ضابطہ فوجداری واسطے عمل آوری حکام عدالت فوجداری کے سرکار سے جاری ہوئین اور اونکے اجراے سے سواے قوانین مختص الامراور مختص المقام کے جملہ قوانین سابقہ فوجداری کے رد اور منسوخ ہوگئی دفعہ ۵۰ فروری ۱۸۶۲ء مین کپتان اسمتھ صاحب ڈپٹی کمشنر نے بصلاح و صوابدید راے پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقیم جہجہر کے تشخیص جمع بندوبست قانونی دیہات علاقہ تحصیل جہجہر کی کی لیکن اس بندوبست مین کچہہ تجویز جمع بندی کی از روی رنٹ ریٹ اور ریونیو ریٹ کے نہین ہوئی جو جمع سابق سے بندوبست سرسری کی چلی آتی تھی اوسمین کچہہ جزوی کمی بیشی کردی گئی چنانچہ سابق مین جمع سرسری بتعداد [illegible] کے کی تہی منجملہ اوسکے [illegible] دیہات مین [illegible] کی کمی ہوئی اور پانچ دیہات مین [illegible] کی بیشی ہوئی اور رقم بیشی کی رقم کمی سے مجرا ہوکر اصلی تعداد رقم کمی کی [illegible] رہی سو بعد منہائی اوسکے کے تعداد جمع بندوبست سرسری سے [illegible] جمع بندوبست حال کے قایم ہوئی دفعہ ۵۱ اولاً بتاریخ ۳ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء سرکار سے حکم معافی لیسنس ٹکس یعنی رسوم اجراے حرفجات کا صادر ہوا کیونکہ اوسکی لاگ سے سرکار کو کچہہ چندان فائدہ نہ تہا حالانکہ غربا لوگ کو اوسکے ادا کرنے مین تکلیف اور اذیت بہت تہی اور پہر بتاریخ چوتہی ماہ مئی [illegible] کو حکم آیا کہ جن لوگون کی آمدنی اور منافع

دوسو روپیہ سالانہ سی لیکر کم از پانسو روپیہ سالانہ تک ہے اور اون سے فیصدی دو روپیہ
انکم ٹکیس یعنی محصول آمدنی لیاجاتا ہے وہ بہی معاف کیاجاوی کسواسطے جو محصول ثانی
یعنی فیصدی چار روپیہ اون لوگون سی لیاجاتا ہے جنکی آمدنی اور منافعہ سالانہ پانسو
روپیہ اور اوس سی زیادہ ہے غالباً تا ۱۸۶۵ء وہی محصول واسطے جبر نقصان قرضہ وغیرہ ذمگی
سرکار کے کافی ہوجاویگا **ذکر حکومت کرنیل وایل صاحب ڈپٹی کمشنر**
دفعہ ۴۵۲ ۱۲ر تاریخ ماہ مئی ۱۸۶۳ء کو کرنیل فراسیس لیٹ وایل صاحب بہادر
بعد شکستگی تھانیسر کے رہتک مین ہوکر عہدہ ڈپٹی کمشنری پر متسلط ہوئے چنانچہ
ابتک بدستور قایم ہین اور خداتعالے ہمیشہ انکو قایم رکھے کہ آدمی نہایت صاف طینت
اور راحم اور منصف ہین اور کام ازبس مستعدی اور جلدی کے ساتھہ انجام دیتے ہین
جو معاملات اونکے عہد مین خاص علاقہ جھجہر کے نسبت قابل یادداشت ہین وہ آئندہ
مذکور ہوتے ہین **دفعہ ۴۵۳** اگرچہ تشخیص جمع دیہات تحصیل جھجہر کے بعہد کپتان
اسٹن صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر کے ہوچکی تھی مگر تیاری کھیوٹ وغیرہ تکمیل
کاغذات بندوبست کی باقی تھی سو انجام اوسکا صاحب موصوف نے بہ نگرانی اپنے
زیر اہتمام راے پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کے ماہ ستمبر ۱۸۶۲ء مین فرمایا
اور رپورٹ خاتمہ کار کی فرمائی کہ لوکل گورنمنٹ نے اوسکو منظور کیا اور خوشنودی
اپنی نسبت اسلوبی کارگذاری بندوبست کے ظاہر کی **دفعہ ۴۵۴** اس سال مین بارش
شدت سی ہوئی اور اوسکے سبب سے ندی سہابی نے نہایت طغیانی کی کہ اوسکے سیلاب مین
رقبہ دیہات ڈہری نواح بادلی اور بعض دیہات جنوبی قصبہ جھجہر کا غرق ہوگیا یہانتک کہ
آب دگی زمین کے سبب سے سال بہر تک ابر دہاقین کو موقع زراعت کا نملا اور زمینداران نے

١٥	سلانی کھیتو	[illegible]	[illegible]	[illegible]
١٦	سلانی نامہ ظالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
١٧	بابرہ	[illegible]	.	[illegible]
١٨	اورنگ پور	.	المارسے	المارسے
١٩	زاہد پور	.	ہمالہ للعہ	ہمالہ للعہ
٢٠	فتح پور	.	[illegible]	[illegible]
٢١	عمادل پور	.	[illegible]	[illegible]
٢٢	میزان کل	[illegible]	للعہ	[illegible]

دفعہ ۵۵۴ جوکہ انگلستان مین لاکہون آدمی گذر اوقات اور حرفت کاری جنس روئی کے تھی اور وہان آمد روئی کی ہمیشہ ملک امریکہ سے ہوتی تہی ازبسکہ کئی سال سے درمیان قابضان ممالک جنوبی اور شمالی امریکہ کے جنگ و جدل شدت سے واقع ہوئی اس سبب سے بہونچنا روئی کا ملک برٹن مین بند ہوگیا لاجرم وہ لوگ نہایت مفلس اور نہایت ہوکر قوت روزمرہ سے تنگ ہوگئی ازانجاکہ قحط سالی 1860 و 1861 مین اہل برٹن نے چندہ جمع کرکے ہندوستانیونکی سدرمق کے واسطے وہانسے کئی لاکہہ روپیہ بہیجا تہا لہذا ضرور ہوا کہ ایسی سقیم الحالی مین ہندوستانیونکی طرف سے بہی کچہہ خبرگیری محتاجان ولایت کی کیجائے چنانچہ تمام ہندوستان سے تجویز فراہمی زرچندہ بقدر توفیق رضامندی کے ساتہ کرائی گئی تو اوس تجویز مین ساکنان علاقہ تحصیل جہجر نے بہی اپنی خوشنیتی سے بکشادہ پیشانی چندہ جمع کرکے مبلغ الکالہ للعہ ماہ جنوری 1863ع مین واسطے خبرگیری محتاجان روئی کے ولایت انگلستان کو روانہ کرائے دفعہ ۵۵۶ ازبسکہ بسبب مسدودی رسد

رسد روئی کے ملک امریکہ سے ولایت انگلستان مین وہ کارخانجات خلل پذیر ہوگئے
جہ روئی کے ذریعہ سے جاری تھی اسواسطے ہندوستان سے روئی بکثرت انگلستان کو جانے
لگی اور اس وجہ سے ہندوستان مین گرانی روئی کی یہان تک ہوئی کہ نرخ روئی کافی
روپیہ سیر سوا سیر ہوگیا اور کئی سال تک ایساہی نرخ گران رہا جب بدریافت خواہش
روئی کے تمام ہندوستان اور دیگر ولایتون قرب و جوار انگلنڈ مین زراعت روئی کی
بڑہائی گئی اور پیداوار اوسکی کثرت سے ہونے لگی اور جابجا سے انگلنڈ مین رسد روئی کی
پہونچ گئی تب نرخ روئی مین فی الجملہ ارزانی واقعہ ہوئی **دفعہ ۴۵۷** اسی سال مین
بلحاظ قرب اور بعد مسافت دیہات کے تحصیل کی کچہریون سے بندوبست مداخل اور
مخارج بعض بعض دیہات کا ایک تحصیل سے دوسری تحصیل مین ہوا اوسی انتظام مین یکم
مئی سنہ ۱۸۶۳ع سے نوگانوبہ تفصیل ذیل تحصیل سانپلہ سے خارج ہوکر تحصیل جہجر مین داخل
ہوئے بردہانہ گراور جہوپرانی بہدانہ بہدانی چہوچی سرج پور کیلانہ
تاتارپور حبیت پور **دفعہ ۴۵۸** اسی سال مین کئی دفعہ ٹڈی اکثر دیہات علاقہ
تحصیل جہجر مین نہایت زور و شور کے ساتھ آئی اور اوسکے سبب سے فی الجملہ حرج کشتکاری
زراعت اور نیز نقصان زراعت استادہ کا ہوا چنانچہ اولا شروع ماہ جولائی سے
لغایت ۱۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۳ع تک غلبہ ٹڈی اور انڈے بچے اوسکے کا رہا اور بعد
اوسکے ماہ ستمبر مین دل کے دل دیہات جنوبی قصبہ جہجر مین آگر بٹ گئے اور اونہون نے
کچھ نقصان زراعت باجرہ کا کیا کہ اوسکے ضایع کرنیکو خود مسٹر ڈو صاحب قایم مقام
ڈپٹی کمشنر ضلع رہتک جو بسبب لینے رخصت دو ماہ کرنیل وایل صاحب مستقل ڈپٹی کمشنر کے
دہلی سے تشریف لائے تھے دیہات مین گئے اور تحصیلدار اور نائب وغیرہ ملازمان

ہی جابجا ٹیڈیون کے مارنے مین مصروف ہوئے مگر جسقدر محنت اور تردد مرتبہ اول مین کرنا پڑا تھا ویسی دقت اور تکلیف اس دفعہ مین نہین اوٹھانی پڑی کیونکہ ایکبے مرتبہ ٹیڈیون نے یہان کچھہ انڈے بچے نہین دیئے چار پانچ روز کے بعد مشرق کیجانب اوڑ ہی چلی گئین

دفعہ ۴۵۹ پہلی دفعہ جب ٹیڈی آئی تھی تو تحصیلدار جھجر یعنی مولف کو بسبب مصروفیت انتظام دفعیہ ٹیڈی کے ہر طرح کا تجربہ اوسکی ماہیت کا حاصل ہو گیا تھا اسواسطے ایک ریورٹ مفصل مولف نے بطور کتاب موسوم بتجربہ بلیغ (اس نام مین تاریخ تالیف کتاب کی سن ہجری مین برآمد ہوتی ہے) واسطے فائدہ عام کے تیار کر کے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر کے بھیجی تھی کہ کتاب مذکور چھپ بھی گئی ہے۔ اوسکے مطالعہ سے کلی حال ٹیڈی اور تدابیر دفعیہ اوسکے کی کماحقہ مفہوم ہو سکتی ہین +

دفعہ ۴۶۰ ہر چند کہ ملک پنجاب مین بیچ ۱۸۶۳ع کے ٹیڈیون نے زور بہت کیا مگر سرکار نے بھی اپنی رعایا کو اونکے گزند سے بچانے کیواسطے اونکے دفعیہ مین حد سے زیادہ کوشش کی یعنی جابجا تحصیلداران وغیرہ ملازمان کو اونکے ضایع کرنیکے واسطے مامور کیا اور ایک اشتہار عام کر دیا گیا کہ جو شخص انڈہ یا بچہ ٹیڈیکے لاویگا اوسکو بحساب فی اثار ہر انعام ملیگا سو اس انتظام سے نوبت فنا ہونیکی لکھو کہا من انڈہ اور بچہ اور سالم جانوران ٹیڈی کی پہونچی ہوگی اور ہزار ہا روپیہ سرکار کا اوسکے مصارف مین پڑا ہوگا چنانچہ پرگنہ جھجر مین جناب مسٹر جارلس ولیم لینکس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر واسطے انتظام اندفاع و ہلاکت ٹیڈیونکے تشریف لائے ازبسکہ ملازمان تحصیل جنکے تعلق مصروفیت اس کام کی تھی نہایت کم تھے اور یہہ کام ایسی کثرت سے تھا کہ تمام پرگنہ مین انڈہ بچہ ٹیڈیونکے پھیلے ہوئے تھے ازانجا کہ صاحب موصوف نہایت مدبر

مدبر و دانا ہین اونہون نے اپنی حکمت عملی اور دانائی سے وہ تدبیر نکالی کہ خود بخود
بلا کسی ہا صرف کے ایک فوج مزدمان کی واسطے مارنے ٹڈیونکے کہڑی ہوگئی
یعنی اول تو جو لوگ معزز و نامی پرگنہ کے تھے اونکو براہ التیام و تالیف قلوب
اس معاملہ مین مصروف کیا دوم ملازمان پولس جو حسب دستور اپنے سررشتہ کے
اکثر گشت دیہات مین رہتے تھے اونکا تعلق بہی اس کام مین کیا گیا سوم پٹواریان
و چوکیداران دیہاتی کو حکم ہوا کہ ہمراہ ملازمان تحصیل کے رہکر زمینداران
دیہات کو ضایع کرنے انڈہ بچہ ٹڈیون مین مصروف کرین کہ اس تدبیر سے
دفعیہ ٹڈی مین کہ وہ ایک کام بڑا مشکل معلوم ہوتا تہا نہایت سہولیت
اور آسانی پیدا ہوگئی اور اگرچہ ابتدا بانی مبانی اختراع ان تجویزات
احسن کے صاحب محتشم الیہ تہے مگر جبکہ صاحب موصوف یہہ کام ناتمام
اس پرگنہ کا چہوڑکر پرگنہ کوہانہ کی طرف چلے گئے تو بعد مین جناب رای
پرتاب سنگہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقیم جہجہر نے بہی کہ جو ثانی الحال
اس کام پر مامور ہوئے تہے ایسی کوشش اور تندہی فرمائی کہ خاتمہ اس کام کا
اچہی طرح ہوگیا اور نوبت تلف ہونے انڈہ بچون ٹڈی کی حسب تفصیل ذیل
پہونچی

تعداد انڈہ ضایع شدہ	تعداد بچہ ضایع شدہ تک پدم
پانچ کروڑ ـــــ لاکھہ	ـــــ کروڑ لاکھہ ـــــ ہزار

سوا ے انعام فی اثار ۲ ر کے اون اشخاص معزز کو جنہون نے اس کام
مین سرکار کو تہہ دل سے مدد دی تہی بسفارش اور سعی مستر چارلس ولیم لینکس صاحب

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے حسب تفصیل ذیل خلعت ملا

غلام نبی	تحصیلدار	شیخ منتخب الدین	لعل سنگه سارجنٹ
مولف		ڈپٹی انسپکٹر جهجهر	پولس جهجهر
یک دوشاله		یک مندیل بیش قیمت	یک مندیل

محمود خان فیض خان عبد الستار خان	گامی خان ولی محمد خان لمبرداران
جمعیت راے لمبرداران اونتهی خان	جهجهر اور گلاب سنگه ٹهیکه دار ٹیر
پنشن خوار سرکار ٹهاکر اندر سنگه	جهوجهکے واس ٹهاکر سلطان سنگه
رئیس کوتانی	لمبردار کهیڑی باتوده

مندیل	تهان تن زیب	للمه دستار
سے	سے	

دفعه ۱۶۴ سنه ۱۸۶۳ ع مین شادی کتخدائی پرنس آف ویلز شاهزاده کلان ملکه والا بارگاه ملکه وکٹوریه فرمان فرمای سلطنت گریٹ برٹن کی عمل مین آئی سواسکی تهنیت کی تقریب مین یه تجویز هوئی که رعایاے برٹش انڈیا کیطرف سے بهی کچهه تحایف بحضور انور ملکه ممدوحه پیش کش کے طور پر بهیجے جاوین چنانچه خاص ضلع رہتک مین ایک ہزار روپیه کی تحفه بهیجنے کی صلاح ٹهیری اسواسطے چارون تحصیلدارونکو حکم ہوا که اپنے علاقه سے ڈهائی ڈهائی سو روپیه کی سبیل ان رئیسون سے کراکے بهیجدیوین جو اپنے جاوسے اس تهنیت مین شریک ہونا چاہین مگر اس معامله مین کسی طرحکا جبر یا تعدی نکیجاوے

چنانچہ مطابق اوسکے ماہ اگست ۱۸۶۳ء مین علاقہ تحصیل جہجہر مین بھی رئیس لوگون نے اپنی خوشی اور طیب خاطر سے ما ء جمع کر کے تحصیلدار کی معرفت بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر کے بہیجدیئے دفعہ ۲۶۲ انتظام ایکم ٹکس مین جو جو اون لوگون سے فیصدی چار روپیہ لیئے جاتے تھے جنکی آمدنی اور منافعہ سالانہ پانسو روپیہ یا اوس سے زیادہ تہا اور منجملہ اوسکے تین روپیہ خزانہ عین المال مین داخل ہوتے تھے اور ایک روپیہ سرمایہ طیاری سڑک و پل و تالاب وغیرہ عمارات مفید عام مین جمع کیا جاتا تھا از انجا کہ تعین اس محصول کا لغایت ۳۱ جولائی ۱۸۶۵ء صرف بضرورت ادای قرضہ ذمگی سلطنت برٹش انڈیا کے ہوا تہا سو قرینہ سے معلوم ہوا کہ اگر محصول مذکور مین سے کسی قدر کمی کیجا وے تو بہی میعاد متعینہ تک ادا ہو جانا قرضہ ذمگی گورمنٹ کا ممکن ہے اسواسطے ماہ ستمبر ۱۸۶۳ء مین منجملہ محصول مذکور کے جو فیصدی تین روپیہ خاص واسطے ادخال خزانہ سرکاری کے لیا جاتا تھا اوس مین سے ایک روپیہ چہوڑ دیا گیا اور آیندہ کو صرف فیصدی تین روپیہ محصول بدین تفصیل باقی رہا واسطہ ادخال عین المال ۲ واسطہ سرمایہ سڑک وغیرہ ۱ دفعہ ۲۶۳ اگرچہ روندی سہابی کی ۱۸۶۳ء مین بہی آئی اور اکثر دیہات نواح بادلی کا رقبہ بہی غرقاب ہوا مگر مثل سال گذشتہ کے کچہ بہت زیادہ طغیانی اوسکی نہین ہوئی اور پانی اوسکا جلد خشک ہو گیا اور زمین سیراب مین زرد فصل ربیع کا بہت ہوا مگر چند دیہات مین اس مرتبہ بہی قیام پانی کا زیادہ عرصہ تک رہا اور اونکے اکثر قطعات زمین مین آب زدگی کے سبب سی دونو فصلین ماری گئین اسواسطے بعد معائنہ تحصیلدار اور رائے

پرتاب سنگه صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے سال ۱۸۶۲ع مین بابت ربیع سال گذشته
کے دیہات مفصله ذیل مین الله سے جمع سرکاری مین سے واگذاشت ہو گئے

کوٹ کلال سوره کلوئی پلکپه دفعه ۴۶۴ سنه ۱۸۶۳ع

[illegible]

سی حکم سرکاری تہا که قصبه جہجہر اور دیہات نواحی مین واسطے تعلیم دختران کے
مدرسجات مقرر کئے جاوین اور تحصیلدارون سے اس معامله مین مدد لی جاوے سو اگرچه
رفع جہالت اور سکہلانا علم کا طبقه عورات کو جو ایک فرقه ناقص العقل ہے عقلاً اور
نقلاً مثمر فوائد اور حسنات کا ہے لیکن چونکه ہندوستان مین رواج اسکا نہین ہے
اسواسطے شرفا پڑہانا اپنی دختران کا مدرسه مین رسماً معیوب سمجہتے ہین اسواسطے سردست
کسی ہندو یا مسلمان نے تعلیم اپنی لڑکیونکی قبول نکی مگر چونکه ایک مدت تک اون
لوگونکو ترغیب دی گئی اور شکوک باطل اور دوراز کار کو بتدریج برابر اونکے دلون
سے دور کیا گیا تب ۱۸۶۴ع بعہد تحصیلداری مولف کے خاص قصبه جہجہر مین
دو مدرسه زنانه ایک ناگری باہتمام بہاری لعل پنڈت اور دوسرا فارسی باہتمام
امجد علی میانجی کے جاری ہوا چنانچه اب تک دونو مدرسه جاری ہین اور روز
بروز تعلیم دختران مین ترقی ہوتی جاتی ہے اور مولف کو اوسکے صله مین ایک
سند خوشنودی مزاج کی لوکل گورنمنٹ سے عطا ہوئی دفعه ۴۶۵
اسی سن مین بمقام لاہور ایک عجایب خانه بنایا گیا اور اوس تمام ملک پنجاب
کی اشیاء عجیبه اور نادره واسطے نمایش خلایق کے جمع ہو کر رکہی گئین چنانچه
تحصیل جہجہر سے جوڑه جوڑی ہای کنج اور ظروف گلی خاص ساخت قصبه جہجہر اور

لگام آہنی ساخت قصبہ گوڑیانی اور سنگ لرزان پیدایش کوہ کلیانہ علاقہ دادری
اور موتی ہای نقرہ ساخت موضع کینہ علاقہ کانونڈ معرفت مولف کے بہیجے گئے سو
کمیٹی عجایب خانہ مین اشیاء مرسلہ پسند ہوئین اور کمیٹی سے اوسکے شکرانہ مین ایک مسند مطلا
خریطہ کمحواب مین ملفوف ہوکر راقم کو مرحمت ہوئی

ذکر صاحبان دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ رہتک جس سے تحصیل جھجھر متعلق ہے

دفعہ ۴۶۶ ابتدای انتظام جدید پولس یعنی ماہ مئی ۱۸۶۱ع مین
کپتان ٹیٹ صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع رہتک کے مقرر ہوئے تھے اور
جب سی اب تک بدستور قایم ہین مگر ہان دو دفعہ اولا من ابتدای یکم اگست
لغایت آخر اکتوبر ۱۸۶۳ع اور ثانیا من ابتدای ۷ جولائی لغایت ۱۵ اکتوبر
۱۸۶۴ع ضرورت خانگی اور بیماری کے سبب سے صاحب موصوف رخصت
لیکر جانب کوہستان وغیرہ کے گئے تھے اوسوقت البتہ مستر کیلی صاحب نے
بقایم مقامی صاحب موصوف کے یہان کام دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹی کا کیا تہا اور
اصل یہہ ہے کہ کپتان ٹیٹ صاحب آدمی نہایت زیرک اور منتظم اور رسا کا
ہین اونہون نے بندوبست پولس کا اس ضلع مین نہایت خوب اور مستحسن کیا
اور غالب ہے کہ جیسے خوش نظمی کے ساتہہ کارروائی پولس کی صاحب موصوف
کی بدولت ضلع رہتک مین ہوتی ہے ایسی اور اضلاع مین کم ہوگی چنانچہ
لوکل گورنمنٹ نے بہی انتظام کپتان ٹیٹ صاحب کو نہایت پسند کرکے
تعریف خوش نظمی پولس ضلع رہتک کی رپورٹ سالتمام ۱۸۶۳ع مین درج فرمائی

ذکر تحصیلداران علاقہ تحصیل جھجھر دفعہ ۴۶۷

جو کہ یہہ کتاب خاص علاقہ تحصیل جھجھر کی بنائی گئی ہے اسواسطے اوس مین لکہنا کیفیت
حال تحصیلداران علاقہ مذکور کا بہی بموقع ہنین معلوم ہوتا ہے اور از بسکہ علاقہ
تحصیل جھجھر سابقًا بادلی اور جھجھر دو تحصیلون پر مشتمل تھا اسواسطے دونو تحصیلونکے
تحصیلدارونکا ذکر کرنا ضرور ہے سو حال تحصیلداران جھجھر کا تو دفعہ آئیندہ مین
لکہا جائیگا اس دفعہ مین ذکر تحصیلداران بادلی کا کیا جاتا ہے کہ اول بعد
ضبطی ریاست جھجھر کے گمانی لعل کایتھ ہتک جو زمانہ نوابی مین تحصیلدار رہا تہا ۱۴
ماہ نوامبر ۱۸۵۸ع کو بدستور اپنے عہدہ پر بحال ہا بہر نامبردہ بسبب ناواقفیت
کام کے برخاست ہوا اور بجائے اوسکے تقرری بشمبر داس کایتھ سکندرآباد ضلع
بلندشہر کی ۲۴ ماہ جون ۱۸۵۹ع کو عمل مین آئی ۲۸ ستمبر ۱۸۵۹ع کو بشمبرداس
تحصیل کالونڈ مین بدل گیا اور ہردیال سنگہ کایتہ ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گوڑگانوہ
اوسکی جگہہ وہان سے آیا بہر وہ چند روز کیواسطے جھجھر بدل گیا تو ۲۴ فروری ۱۸۶۰ع
کو اوسکی جگہہ گوجرمل سررشتہ دار فوجداری ضلع جھجھر قایم مقام ہو کر آیا از ان بعد
اقرار علی ساکن قصبہ تہنور علاقہ بجنور عہدہ تحصیلداری جھجھر پر مقرر ہوا اور
ہردیال سنگہ بدستور بادلی کو لوٹ گیا اور گوجرمل سررشتہ دار فوجداری جو
عارضی مقرر ہوا تہا عہدہ اپنے پر آگیا ۲۱ جولائی ۱۸۶۰ع کو ہردیال سنگہ
ضلع گوڑگانوہ مین جا کر نوکر ہو گیا اور بشمبرداس جو کالونڈ سے بسبب سپردگی
علاقہ مذکور کے مہاراجہ پٹیالہ کو برخاست ہو گیا تہا اوسکی جگہہ مقرر ہوا آخر کار
یکم مئی ۱۸۶۱ع تحصیل بادلی شکست ہو کر متعلق تحصیل جھجھر کے ہو گئی اور ملازمان
اوسکے تخفیف مین موقوف ہو گئے دفعہ ۶۸ بعد ضبطی ریاست جھجھر کے

جب انتظام انگریزی ہوا تو ہر دیال سنگہ کا بیٹہ مذکورہ دفعہ بالا ۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ء
کو عہدہ تحصیلداری جھجر پر مقرر ہوا پہر ۲۴ جون سنہ ۱۸۵۹ء کو بدلی اوسکی تحصیل
کانونڈ مین ہوئی اور ہر دہان سنگہ قوم مہاجن سراوگی ساکن قصبہ سلطان پور
جلکانہ ضلع سہارنپور عہدہ تحصیلداری مذکور پر قایم ہوا جب مستر جان کیمبل
صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جھجر اضلاع مغربی کی طرف بدل گئے تو نامبردہ بہی حسب
الطلب صاحب موصوف کے ضلع شاہجہان پور کو چلا گیا اور بعد چلے جانے
اوسکے کے شاہجہان پور کو یکم دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء سے لغایت ۲۳ فروری سنہ ۱۸۶۰ء
ہر دیال سنگہ تحصیلدار بادلی نے تحصیل جھجر مین اکر کام دیا پس ازان میر
اقرار علی ضلع لیہ سے اکر جھجر مین مقرر ہوا اور ہر دیال سنگہ بدستور اپنی جگہ واپس
چلا گیا چنانچہ میر اقرار علی کئی سال تک جھجر مین رہا آخر کار طبیعت اوسکی جھجر سے
ناراض ہوئی لھذا اوسنے وہانسے تبدیلی اپنی چاہی اوسے یکم اگست کو بدلی
اوسکی تحصیل گوہانہ ضلع رہتک مین ہوگئی اور وہانسے غلام نبی ساکن شہر میرٹہہ
یعنی مولف نسخہ ہذا بدل کر ۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ء کو کام تحصیلداری جھجر پر مسلط ہوا پہر
منشی ہرجیون لعل تحصیلدار سانپلہ بدل کر ۹ مئی سنہ ۱۸۶۴ء کو جھجر مین آیا اور مولف
اوسکی جگہ سانپلہ بدل گیا چنانچہ منشی موصوف اب تک جھجر مین قایم اور موجود ہے فقط

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

تم الکتاب
بعون الملک الوہاب

خاتمة الطبع

قادر ذو الجلال کا شکر ہے کہ یہہ کتاب ماہ جولائی
مین شیخ احمد کے اہتمام سے مطبع فیض احمدی مین
تمام وکمال مطبوع ہو چکی اب یہہ آرزو ہے
کہ تاریخ جھجر کی سیرابی مضمون اور شادابی
مطلب سے حریفان بادہ شوق کی
صراحی نوش آمیز اور ساقیان
بزم علم کا پیالہ
لبریز
رہے
فقط